[illegible] [illegible]

Title - UMDATUL SAHAIF FI HAAL AHAL AL KASHF
-O- AL MARUF.

Creator - Mohd. Abdul Kareem.

Publisher - Matba Ameeni Ahmadi (Allahabad).

Date - Not Available.

Pages - 376.

Subjects - Tazkira. Soofiya.

بسم اللہ … الحمد للہ والمنۃ کہ ان ایا … برکت مناقب فیض تعا…

موسوم بہ

عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف

مولفہ

فضایل مآب کمالات اکتساب محیط دائرہ افاضت عام نفع خواہ اہل اسلام راسخ القدم سجادۂ شریعت مقلد اصحاب طریقت محب محبان خالق ارض و سما تابع سنت رسول خدا ہیر احکام اللہ العلیم طور الیصال منفعت الکلیم اعنی جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب حنفی قادری ادامہ اللہ العلیم بالفیض العمیم

باہتمام بندۂ بارگاہ احد حافظ جلال الدین احمد غفر اللہ الصمد

مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد میں چھپی

فہرست کتاب

یا فتاح

والعصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا وشفیعنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ امہات المؤمنین وذریاتہ واہل بیتہ واولیاء امتہ اجمعین

بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر سراسر تقصیر بندہ اثیم راجی رحمت رب الرحیم محمد عبدالکریم حنفی قادری غفر اللہ العظیم ذنوبہ بلطفہ العمیم وستر عیوبہ بکرمہ الجسیم ابن جناب غفران مآب شیخ علی الدین محسن رحمہ اللہ الوہاب ساکن حال مقام احمد آباد عرف موضع نارا پرگنہ کڑا ضلع الٰہ آباد خدمت میں برادران دینی کے عرض پرداز ہے کہ باوجود تیقن عدم ثبات چند روزہ حیات کے بہ اغوائے شیطان لعین کہ بشہادت کلام رب العالمین بنی آدم کا عدو مبین ہے و باقتضائے اطاعت نفس امارہ کہ بدلالت قول رسول امین انسان کا دشمن در کمین ہے جو اعمال قبیحہ کہ اس فقیر نامہ سیاہ سے سرزد ہوئے بیرون از حد قیاس و تخمین ہیں اور جو افعال ذمیمہ کہ مجھ سراپا گناہ سے صادر ہوئے خارج از حیطۂ احصا کے

اثیم بروزن کریم یعنی گناہگار ۱۲ غیاث اللغات از کنز اللغات وکذا فی المنتخب

عقل دوربین مفہوم من آثم کہ من و اثم کا مصداق ہے یکبارہ زمان ہی مضمون آیہ کریمہ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ہر آئینہ باعث اطمینان
ہے سوائے فضل الٰہی و شفاعت حضرت رسالت پناہی کے اور کوئی وسیلہ
نجات کا نظر نہین آتا و بجز اعانت و امداد ارواح طیبات حضرات پیران طریقت
قدس اللہ اسرارہم کے کوئی ذریعہ ثبات کا خیال مین نہین گذرتا اَسْئَلُكَ يَا مُجِيْبَ
الدَّعَوَاتِ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ بِفِعْلِ مَرْضِيَّاتِكَ وَيَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ اَسْئَلُكَ اَنْ
تُجَنِّبَنِيْ عَنْ اِرْتِكَابِ مَنْهِيَّاتِكَ الحاصل حالت کذائی شرف بیعت حاصل کرنے کی
داعی ہوئی بنا برعلیہ بیعت جناب فیض انتساب قبلہ دین و ایمان فیض بخش دوران اور
معظم و استاد مکرم جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب الملقب بہ شاہ مشتاق احمد
حنفی قادری دامت فیوضہم کہ سابق سے مرید و خلیفہ پیر روشن ضمیر بیکسون کے
دستگیر شیخ المشائخ ہادی انام پیشوائے عارفان عالی مقام مقبول بارگاہ احد حضرت
مولانا آخوند حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد قدس اللہ سرہ العزیز کے ہین
شوق سراپا ہو کر دہلی شریف مین پہونچکر تاریخ بستم ماہ مبارک رمضان شریف ۱۲۹۱ھ
روز پنجشنبہ کو بوقت اول عصر حضرت آخوند صاحب موصوف کی خدمت بابرکت
مین حاضر ہو کر سعادت قدمبوسی سے مشرف ہوا اور سلسلہ عالیہ قادریہ مین شرف
بیعت حاصل کر کے حمد و شکر جناب مسبب الاسباب کا بجالایا الحمد للہ کہ منعم حقیقی
نے اس گنہگار کو محض بطفیل [illegible] اس نعمت عظمیٰ سے سربلند و سرفراز فرمایا
الٰہی تعالٰے اس نعمت کبریٰ سے کسی مسلمان بھائی کو محروم نہ رکھے آمین ثم آمین
[illegible] حضرات پیران طریقت کے

رغبت ہوئی اور خیال مین یہ گذرا کہ اگر مختصر حالات حضرات صوفین کے بہ ترتیب سلسلہ
بطور ایک رسالہ کے زبان اردو مین تحریر ہوجاوین تو شائقین ادراک حالات بزرگان
دین کو فائدہ بخش ہوگا لہذا کمر جہد و کوشش مستحکم باندھکر تجسس حالات حضرات بابرکات
کا ہوا جن حضرات کا حال جہانتک دریافت ہوسکا بطور اختصار کے ان اوراق مین قلمبند
کرکے نام اس رسالہ کا **عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف**
رکھا اور چونکہ واسطے دریافت حالات کے اولاً دریافت ہونا اسماء مبارک حضرات مظہر
کرامات کا بہ ترتیب شجرہ پر ضرور تھا لہذا پہلے بجنسہ نقل شجرہ عطیہ جناب پیر و مرشد برحق
نور اللہ مرقدہ لکھدیا بعدہ حسب رغبت دل چند سطور توحید باری تعالی عز اسمہ کے
لکھے ازان بعد حالات حضرات مشائخ طریقت کے شروع کیا اذانجا کہ تحریر شجرہ
مین سلف سے دو طریق اور ہین ایک نزولاً یعنی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے نام مبارک سے شروع اور اپنے شیخ طریقت کے نام پر ختم ہو دوسرا
عروجاً جو اسکے بالعکس ہے چونکہ شجرہ اس فقیر کا عروجاً ہے ایسی صورت مین ترتیب
تحریر حالات حضرات مشائخ کرام مقتضی رعایت عروج تھی مگر تقاضاے ادب
تقدیم تحریر حالات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سبب ہوا معہذا
طریق اول ملحوظ رکھا و نیز حالات خلفا ثلثہ و حضرت امام حسن و بعض آئمہ اثنا عشر
جنکے نام نامی شجرہ ہذا مین نہین ہین اور خاطر عقیدت گزین اونسے محبت و موانست
رکھتی ہے تکمیل سعادت اندوزی کے لئے اس ترتیب سے کہ ذکر اصحاب ثلثہ
بذیل تذکرہ شریفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بذیل سیدنا اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے احوال سے اور بعض آئمہ اثنا عشر کا بیان

فیض تبیان حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری کے ضمن
مین اور حضرت مرشد برحق قدس سرہ کے بھی بعض خلفاء کا ذکر حضور والا کی واقع کے
ہمراہ درج کیا اور آخر کتاب مین پانچ جدول اس ترتیب سے مرتب کیئے کہ
جدول اول مین تاریخ وصال حضرات مندرجہ شجرہ کی بقید سنہ وغیرہ بہ ترتیب
تحریر حالات کے ہین **جدول دوم** مین تاریخ اعراس حضرات موصوفین بلا لحاظ
ترتیب حالات صرف بہ ترتیب مہینہ و تاریخ کے ہین **جدول سوم** مین شامل
جدول اول کے تواریخ وصال اون حضرات کے ہین جو مندرجہ شجرہ نہین ہین مگر ذکر
حالات اونکے اس رسالہ مین درج ہین **جدول چہارم** مین مطابق جدول
ثانی تواریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول سوم کے ہین **جدول پنجم** مین شامل
جدول دوم و چہارم کے تواریخ اعراس بعض اون بزرگان دین کے ہین جنکا
ذکر اس رسالہ مین نہین ہے و اس فقیر کو تواریخ اونکے اعراس کے معلوم ہوئے
ہین - جدول دوم و چہارم و پنجم اس غرض سے ہونگے کہ طالبان تاریخ اعراس
کو وقت واقع ہونے ہر مہینہ مین دریافت کر لیوین کہ اس مہینہ کی فلان فلان تاریخ
مین فلان فلان حضرات قدس اللہ اسرارہم کا عرس شریف ہے اس ترتیب
سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انشاء اللہ تعالے کوئی عرس سہواً بھی نہ رہجانے
پاویگا - واضح رہے کہ اس کتاب مین استعمال لفظ (آپ) کا اکثر مقام پر ہوا ہے
پس اس لفظ سے وہی حضرت مراد ہین جنکے حالات و ذکر مین یہ لفظ مستعمل ہے
ناظرین رسالہ ہذا سے امید یہ ہے کہ اگر اس رسالہ کے ملاحظہ سے حظ اوٹھاوین تو اس
فقیر کو دعاے خیر سے یاد فرماوین اور اگر کہین خطا و سہو پاوین تو براہ لطف و عنایت

اوسے چھپاویں اور حرف گیری سے چشم پوشی کرکے اوسے درست فرماویں ارحم الراحمین جملہ مسلمین و مسلمات پر اپنا رحم فرماوے اور معصیتوں سے درگذر کرکے عاقبت بخیر کرے آمین اَسْئَلُكَ يَا مَنْ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَنْ تُحْيِيَنِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَتَوَفَّنِيْ عَلَى الْاِيْمَانِ ٥ وَيَا مَنْ يَّرْحَمُ الْعَاصِيْنَ وَالْمَسَاكِيْنَ اَنْ تَحْشُرَنِيْ فِيْ زُمْرَةِ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ اٰمِيْن

نقل شجرہ طیبہ عطیہ جناب حضرت پیر و مرشد قدس اللہ سرہ العزیز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَبِهٖ اَلُوْذُ هٰذِهٖ شَجَرَةٌ طَيِّبَةٌ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ الٰہی بعجز و نیاز خاکپا محبان خود و غبار پائے محبوبان خود العبد الفقیر المسکین الغریب الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی الملک الوہاب حافظ عبد العزیز الملقب بشاہ مقبول احمد کہ با تو دارد عفا اللہ عنہ الٰہی بعجز و نیاز قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین یگانہ حضرت صمدیت مقبول بارگاہ احدیت حضرت شاہ محمد غوث کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز الٰہی بعجز و نیاز سید السادات معدن الکرامات والبرکات سید المحبین سند المحبوبین تاج العاشقین سراج العارفین متصف بصفات اللہ الواحد الاحد الصمد حضرت سید شاہ آل احمد کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز الٰہی بعجز و نیاز سید السادات محبوب الاولیا و برہان الاصفیا حضرت سید شاہ حمزہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

٥ الهی بعجز و نیاز سید السادات محبوب الاولیا قطب العارفین اسوة الواصلین حضرت سید شاہ آل محمد کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز ٦ الهی بعجز و نیاز سید السادات سلطان العاشقین قدوة المحبین حضرت سید شاہ برکت اللہ کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز ٧ الهی بعجز و نیاز سید السادات مخزن حقایق و معارف میر سید شاہ فضل اللہ کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

٨ الهی بعجز و نیاز قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

٩ الهی بعجز و نیاز سید العارفین سند المحققین میر سید محمد کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٠ الهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ مخدوم جمال اولیا کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١١ الهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ضیاء الدین المعروف بہ قاضی جیا کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٢ الهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ حضرت محمد بھکاری کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٣ الهی بعجز و نیاز سید السادات منبع الحسنات میر سید ابراہیم ایرجی کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٤ الهی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ بہاء الدین کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٥ الهی بعجز و نیاز سید السادات میر سید احمد جیلانی کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٦ الهی بعجز و نیاز سید السادات معدن البرکات میر سید حسن کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٧ الهی بعجز و نیاز سید السادات جامع الکمالات میر سید موسیٰ کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٨ الهی بعجز و نیاز سید السادات میر سید علی کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

١٩ الهی بعجز و نیاز سید السادات میر سید محی الدین ابی نصر کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

٢٠ الهی بعجز و نیاز سید السادات میر ابو صالح کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

٢١ الهی بعجز و نیاز سید السادات میر سید عبد الرزاق کہ یا تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۲ الہی بعجز و نیاز سید السادات قطب الکونین غوث الثقلین محی الدین حضرت ابو محمد
عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۳ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابو سعید ابوالخیر مخزومی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۴ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابوالحسن علی محمد یوسف
القرشی الہکاری کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۵ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ ابوالفرح یوسف طرسوسی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۶ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز
تمیمی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

۲۷ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ امام ابوبکر شبلی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۸ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجہ جنید بغدادی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۲۹ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجہ سری سقطی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۳۰ الہی بعجز و نیاز شیخ المشایخ شیخ خواجہ معروف کرخی کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

۳۱ الہی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام موسی رضا رضی اللہ
تعالے عنہ کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

۳۲ الہی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ
کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

۳۳ الہی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ
کہ با تو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

۳۴ الہی بعجز و نیاز سید السادات حضرت سید امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ

کہ باتو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہیؐ بعجز و نیاز سید الساداتِ حضرت سید امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ باتو داشت قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہیؐ بعجز و نیاز سید السادات مقبول کونین حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ باتو داشت قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہیؐ بعجز و نیاز سید السادات امام المسلمین امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کہ باتو داشت کرم اللہ وجہہٗ۔

الٰہیؐ بعجز و نیاز سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ کہ باتو داشت صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی عاقبت محمد عبد الکریم بخیر گردانی بحرمت النبی و آلہ

توحید باریتعالیٰ عز اسمہ

ایزد سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ جس شخص کا اسپر ایمان ہو وہ مسلمان ہے اور جو شخص اس سے منکر ہے وہ کافر مشرک اور بے ایمان ہے شیطان رہزن ایمان اپنے فکر سے یک لحظہ غافل نہیں جو مسلمان اوسکے تدارک سے غافل ہو وہ عاقل نہیں ایمان حضرت انسان کے ولمین ایک نعمت عظمیٰ ہے جو شخص اس نعمت عمدہ کی حفاظت کرے وہ از زمرہ اہل ہدیٰ ہے اللہ اسم ذات ہے اور سب اسماء اوسکے اسماء صفات نہ اوسکے بیٹا ہے نہ بیٹی نہ ماں ہے نہ باپ

نہ بہائی ہے نہ بہن نہ چچا ہے نہ پہوپہی نہ ماموں ہے نہ خالہ نہ جورو ہے
نہ سالہ وہ ایک ذات واحد ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور وہ یگانہ ہی کوئی
اوسکا ہمسر نہین اور ہمیشہ سے ہی اوسکی ابتدا نہین اور ہمیشہ رہیگا اوسکی انتہا نہین وہ
ازلی اور ابدی ہے اوسکی ہستی اوسکی ذات سے ہی اسواسطے کہ وہ کل کا خالق ہے
اور سب اوسکی مخلوق اور خالق کا قیام اپنی ذات سے ہی اور سب چیزون کا قیام
اوس خالق کے سبب سے ہی وہ نہ جوہر ہے نہ عرض وہ کسی چیز مین حلول نہین
کرتا اور وہ بے مثل ہے کوئی چیز اوسکے مانند نہین اوسکی واسطے کوئی صورت و شکل
نہین کمیت وکیفیت کو اوسمین کچہ دخل نہین جو کمیت وکیفیت خیال مین آوے اور
دلمین گذرے اوس سے وہ پاک ہی کیونکہ سب خطرات فانی ہین اور وہ جاودانی
سب صفات اوسکی مثل ذات کے قدیم ہین اور مخلوق کے صفت کے ساتہہ مناسبت
نہین رکہتی بلکہ صرف نام مین مشارکت ہے وہم وخیال مین جو صورت آتی ہے
اوسکا پیدا کرنے والا بہی وہی ہے چہوٹائی بڑائی اور مقدار کو اوسمین کچہ دخل نہین
کیونکہ یہ چیزین اجسام عالم کی صفتین ہین اور وہ جسم نہین ہے نہ اوسے جسم کے
ساتہہ کچہ علاقہ ہی وہ سب پر غالب اور عزیز ہی وہ کسی جگہہ معین مین نہین ہی نہ اوسکی ذات
جگہہ لینے والی چیز ہے جو کچہ عالم مین ہے سب عرش کے نیچے ہے اور عرش اوسکی
قدرت کے نیچے مسخر ہے اور وہ عرش پر ہے لیکن اسطرح عرش پر نہین ہے جیسے
کوئی جسم کسی جسم کے اوپر ہوتا ہے اسواسطے کہ وہ جسم نہین ہے اور عرش اوسے
اوٹہائے ہوئے نہین ہے بلکہ عرش اور حاملان عرش سب اوسکے حکم مین قائم
ہین وہ آج بہی ویسا ہی ہے جیسا عرش پیدا کرنے کے قبل تہا اور ابد تک ایسا ہی

رہیگا اسواسطے کہ اوسکی ذات اور صفات مین کچھہ تغیر اور تبدل نہین اور جس طرح
اس جہان مین اوسے بے چون و بیچگون پہچانتے ہین اوسیطرح اوس جہان مین
اوسے بے کیف و بے نمون دیکھینگے وہ دیدار اس جہان کے دیدار کے قسم
سے نہین ہے کیونکہ دنیا کی بصر متحمل اوسکے دید کی نہین جیسا کہ تجلی کوہ طور اسپر
گواہ ہی بخلاف بصر آخرت کے حق تعالیٰ کسی چیز کے مانند نہین ہے لیس کمثلہٖ شئی
اسپر شاہد ہے اور اوسکی قدرت کمال کے درجہ پر ہے کہ کسی طرح کی عجز و نقصان
اور ضعف کا اوسمین گذر نہین ہے اوسنے جو چاہا سو کیا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
جو چاہیگا سو کریگا اوسکے کام مین کسیکو دخل نہین ہے ساتون آسمان
و ساتون زمین اور عرش و کرسی اور جو کچھ ہے سب اوسکے قبضۂ قدرت مین ہین
اوسکے سوا کسی چیز پر کسیکا کچھہ اختیار نہین پیدا کرنے مین کوئی اوسکا یار و مددگار
نہین تمام عالم اوسیکا پیدا کیا ہوا ہے اور ہر شئے مین اوسیکا ظہور ہے جملہ اشیا کا
موجد وہی ہی ایک درخت مین مختلف رنگ کے پہول اور ایک پہول مین مختلف
رنگ کی پنکھڑیان پیدا کرنا اوسیکی شان ہے دین و دنیا کا انتظام سب وہی کرتا
ہے جیسا چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سب کا انجام کرا دیتا ہی حاکم
حقیقی وہی ہے اور احکم الحاکمین کی صفت اوسی مین ہے حکام مجازی سے
جو چاہتا ہے حکم دلوا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے سعید کرتا ہے جسکو چاہتا ہے
شقی کرتا ہے پیر برسیسہ کی حکایت ہے کہ ولی سمجھے جاتے تھے اور تمام عمر ریاضت
و عبادت مین بسر کی اخیر وقت مین مرتکب زنا و قتل و دروغگوئی کے ہوئے
حتی کہ جان جانے کے وقت ایمان بھی شیطان کے نذر کر دیا اور برخلاف

اسکے ایک شخص تمام عمر فاسق و فاجر رہا اوسکی زیادتی فسق و فجور سے اوسکا باپ اوس سے بہت ناراض تھا جب وہ مرا تو بوجہ رنج دلی کے اوسکے باپ نے اوسکی تجہیز تکفین نہ کی عالم رویا مین اوسنے اپنے اوسی پسر فاسق کو دیکھا کہ بہشت مین بہت آرام سے ہے بڑے تعجب سے بارگاہ احدیت مین عرض کی کہ خداوندا یہ شخص تمام عمر فاسق و فاجر رہا ہے اسکے یہ مرتبہ ہونے کی کیا وجہ ہے حکم ہوا کہ یہ تیرا بیٹا تھا تونے اسکے اوپر رحم نہ کیا مگر چونکہ میرا بندہ تھا لہذا مین نے رحم کیا فقط سبحان اللہ کیا شان اور کیا اوسکی قدرت ہے۔

ص
ابوجہل از کعبہ می آید و ابراہیم از بتخانہ * کار بعنایت است باقی بہانہ

بھلا جز فضل حق اے واعظو تقوی طہارت کیا   ہمارا زہد کیا ہے گنہگاروں کی طاعت کیا
ہم عاصی ہین وہ مالک ہے رضا مین اُسکی حجت کیا   اگر بخشے زہے رحمت نہ بخشے تو شکایت کیا

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار مین آئے

دم مارنے کی جگہ نہین ہے صرف اوسکے رحم و کرم کی امید رکھنا چاہیئے جسکو جب تک چاہتا ہے دنیا مین رکھتا ہے اور جسکو جس ذریعہ سے چاہتا ہے دنیا سے اوٹھا لیتا ہے ہر ایک امر مین اوسیکا اختیار ہے دنیا مین ماں باپ بھائی بہن بیٹا بیٹی زوجہ شوہر عزیز قریب دوست آشنا مین اوسنے باہمی محبت ڈال دیا ہے اور انہین سے ہر ایک کے حقوق ہر ایک کے ذمہ اوسی نے قائم کئے ہین ہر ایک کے حقوق ادا کرنا اوسیکی فرمان برداری ہے عالم اور جو کچھ عالم مین ہے سب اوسیکے مخلوق ہین اور جس چیز کو اوسنے پیدا کیا ہے حکمت

و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا اگر کوئی کسی چیز مین سوچے کہ اسکو یون ہونا چاہیے
یہ اوسکی خطا ہی اور وہ غافل از حکمت و مصلحت خدا ہی اوس شخص کی مثل اوس اندہے
کی سی ہے جو کسی گہر مین جاوے اور وہان ہر چیز قرینہ کے ساتھ اپنی اپنی جگہہ
پر رکہی ہو وہ بغیر دیکہے کسی چیز سے ٹہوکر کہا کر گر پڑے اور کہے کہ یہ چیز سر راہ
کیون رکہی تہی حالانکہ اوسے راہ سوجہتی ہی نہین جو کچہ دکہہ درد بیماری ناتوانی
عاجزی اوسنے پیدا کی سب مین مصلحت و حکمت ہی کہ علم اوسکا اوسی علام الغیوب
کو ہے وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے اوسکا علم ہر چیز کو گہیرے ہوئے ہے
عرش اعلی سے تحت الثری تک کوئی چیز بغیر جانے ہوئے اوسکی نہین اسواسطے
کہ سب چیزین اوسکے حکم سے ظاہر ہوئی ہین بلکہ دریا کی ریگ اور درختون
کے پتون اور دلون کے خطرون کی تعداد اوسکے علم مین کہلی ہوئی ہی اور جو کچہہ
عالم مین ہے سب اوسکے چاہنے اور ارادہ سے ہے اور ہر چیز تہوڑی ہو یا
بہت چہوٹی ہو یا بڑی اچہی ہو یا بری گناہ ہو یا عبادت کفر ہو یا ایمان نفع
ہو یا نقصان زیادتی ہو یا کمی رنج ہو یا راحت بیماری ہو یا صحت اوسکی تقدیر
اور مشیت اور حکم سے ہے اگر آدمی جن شیطان فرشتہ تمام عالم اکٹھا ہو کر
عالم مین سے ایک ذرہ کا ہلانا یا کسی جگہہ رکہنا یا اوٹہانا یا گہٹانا یا بڑہانا چاہین تو
بے اوسکے حکم کے نکر سکین جس چیز کے ہونے پر اوسکی مرضی ہو کوئی اوسے دفع
نہین کر سکتا اور جو کچہ تہا اور ہے اور ہوگا سب اوسکی تقدیر اور تدبیر سے ہے اور
اوسکے ارادہ پر موقوف ہین لَا تَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ جسطرح وہ
ہر چیز کا جاننے والا ہے اوسیطرح ہر چیز کا دیکہنے والا بہی ہے وہ دنون دیکہ

اوسکے شنوائی مین برابر ہے تاریکی روشنی اوسکے بینائی مین یکسان ہے
اندہیری رات مین چیونٹی کے پیر کی آواز سنتا ہے تحت الثریٰ مین جو کیڑا
ہوا اوسکی رنگت اور صورت دیکہتا ہے نہ آنکہ سے اوسکی بینائی ہے نہ کان سے
اوسکی شنوائی ہو جسطرح اوسکے کل کام تدبیر اور سعی سے نہین ہین اوسطرح
اوسکا پیدا کرنا بہی بذریعہ وا سطہ آلہ نہین جو خبر اوسنے دی وہ سچ ہے اوسکا
وعدہ وعید سب حق ہے جسطرح وہ زندہ بینا دانا شنوا توانا ہے اوسطرح
گویا بہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بلا واسطہ کلام کیا اوسکی بات کلام
وزبان لب ودہان سے نہین ہے جسطرح آدمی کے دل سے بے آواز وحرف
کی بات آتی ہے حق تعالےٰ کی بات بے حرف وآواز ہونے مین اس سے
زیادہ پاک اور منزہ ہے قرآن شریف توریت انجیل زبور اور پیغمبرون پر صحیفے جو
اُترے ہین سب اوسیکا کلام ہے اور اوسکا کلام اوسکی صفت ہے اور اوسکی
سب صفتین قدیم ہین اور ہمیشہ سے ہین اور اوسکا فرمان سب مخلوقات پر واجب
ہے پس تقضا ے ایمان یہ ہے کہ اوسکی فرمان برداری کرتا رہے پابندی
شریعت وطریقت کی نہ چہوڑے جو احکام اوسکے ہین دل وجان سے بجا لاوے
اور اپنے وجمیع مسلمانون کی بہبود کے لئے دعا کرتا رہے اوسکی ذات ارحم الراحمین
ہے دعا قبول ہونے کی امید قوی ہے اسلئے کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَقَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُونِيٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اوسکی فرمانبرداری اور نیز دعا کرنے کے وقت
بمضمون آیۂ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ امید بہبود کی رکہے
اوسکی رحمت کے دریا موجزن ہین اوسکی درگاہ سے کسیوقت ناامید

نہوتا چاہیئے مگر عمل نیک کرنا ضرور ہے بقول بزرگون کے بے عمل نیک امید
بہبودی کی رکہنا مرض ہے پس خدا کی درگاہ مین ہر دم یہ دعا کرتا رہے
کہ اللہ تعالی توفیق عمل نیک کی عطا فرماوے کیونکہ توفیق عمل نیک کی
دنیا و افعال ذمیمہ سے بچاتا بہی اوسیکا کام ہے و معاملہ آخرت کا اوسکی
رحمت پر موقوف ہے گا اوسکی فرمانبرداری و عمل نیک کرنے مین غفلت
نہ چاہیئے کیونکہ یہ غفلت علامت بد ہے حق تعالی نے عالم کو دو قسم پر
پیدا کیا ہے ایک عالم اجسام دوسرا عالم ارواح اور اجسام کو ارواح کا
مقام بنایا تاکہ اس عالم سے زاد آخرت لین اور ہر شخص کے رہنے کی ایک
مدت مقرر فرمائی ہے اوس مدت مین گھٹا اور بڑہا نہین جب اجل آجاتی
ہے تو جان بدن سے جدا ہو جاتی ہے اور بروز قیامت جو حساب اور
مکافات کا دن ہے قالب کو پہر جان دیجائیگی اور سبہون کو قبرون سے اوٹہا کر
کہڑا کرینگے اور ہر شخص اپنے کردار اعمال نامہ مین لکہے ہوئے دیکہیگا او
جو کچھہ دنیا مین کیا ہے سب اوسکے پیش نظر ہوگا عبادت اور گناہ کے
مقدار کو ایسے ترازو مین جو اس کام کے لایق ہوگی تول کر بتائینگے وہ
ترازو اس جہان کے ترازو کے مشابہ نہین ہے پہر سبہون کو پل صراط پر چلنے
کا حکم ہوگا اور صراط نہایت تاریک اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے
زیادہ تیز ہے جو کوئی اس جہان مین صراط مستقیم یعنے شرع پر قائم رہا ہوگا
اوس صراط پر آسانی سے گذر جائیگا اور جسنے اس جہان مین سیدہی راہ نہ اختیار
کی ہوگی اوس صراط پر چل نسکیگا کٹ کر دوزخ مین گر پڑیگا کسی جماعت کو

بحساب بہشت مین لیجاینگے کسی گروہ کا حساب آسانی سے کسیکا غیر
آسانی سے کرینگے آخر سب کافرون کو دوزخ مین بھیجینگے کہ وہ کبھی نجات
نہ پاینگے فرمانبردار مسلمانونکو جنت مین داخل کرینگے اور گنہگار مسلمانون مین سے
جو لوگ بہ شفاعت شافعین یا محض بفضل رب العالمین بخشے جاوینگے جنت
اونکا مقام اور سرآئینہ اونکو آسایش و آرام ہے اور باقیون کو فرشتے دوزخ
مین لیجاینگے اور بمقدار اونکے گناہون کے معذب کرکے پھر جنت مین لیجاینگے
اور چونکہ حق تعالےٰ کے علم قدیم مین یہ امر ٹھہر چکا ہے کہ بعض آدمی شقی اور بعض
سعید ہونگے اور علامت شقاوت و سعادت کی آدمی پہچان نہین سکتا تھا
لہذا خداوند کریم نے اپنے فضل عظیم و کرم عمیم سے پیغمبرونکو ہدایت کے واسطے
مبعوث فرمایا تاکہ سعادت اور شقاوت کی راہ اونکو بتاوین اور اتمام حجت کے لئے
اونکو خدا کے احکام سناوین پھر سب پیغمبرون کے بعد ہمارے رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیا والمرسلین اور سید الاولین والآخرین
ہین خلق کی طرف بھیجا اور تمام جن وانس کو آپکی اتباع اور اطاعت کا
حکم فرمایا کہ کوئی اونکے دایرہ اطاعت سے قدم باہر نہ رکھے اور چونکہ آپکی
ذات بابرکات خیر النبیین ہے بنابران آپکی امت کو خیر الامم فرمایا پس اسلئے
یہ امر معلوم ہوچکا کہ جملہ امور اللہ ہی کے جانب سے اور اوسیکے حکم سے ہین اور سب
امور اوسیکی ذات سے متعلق ہین و پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اوسکے اور رسول
اوسکے ہین تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت
مین کسی طرح کا شک نہین لانا چاہئے اور باوجود ان دلائل قاطعہ کے پھر بھی اگر

کوئی شخص شبہہ کرے تو وہ کافر بے ایمان ہے اے بھائی مسلمانون تھوڑا
حال آخرت کا جو مختصر اوپر بیان ہو چکا ہی جب تم نے معلوم کر لیا تو تم سب مسلمانونکو
چاہئے کہ اللہ تعالی جلشانہ کو وحدہ لا شریک لہ سمجھو اور اوسکی وحدانیت کی گواہی
دیتے رہو اور جناب رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق جانو اور
کلمہ طیب یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جسطرح زبان سے کہتے ہو اوسیطرح
اوسکے معنی دل سے سمجھو اور تصدیق کرو کہ اوسمین کسیطرحکا شک وشبہہ نہین ہے
اور کلمہ طیبہ کے معنی پر اچھی طرح اعتقاد کرے کہ خدا کو واحد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو رسول برحق سمجھو اور خدا کی وحدانیت پر اور اوسکے پیغمبرون کی رسالت پر اور اوسکی
کتابون پر اور اوسکے ملائکہ پر اور روز قیامت اور حشر ونشر پر اور اوسکے جمیع احکام
پر جان ودل سے ایمان لاؤ کہ آخرت مین یہی کار آمد ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ
وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ ٭ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَ
رُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ
اس طرح پر اپنے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے واگر شاید کسی وقت اسکے خلاف
کچھ ذہن مین آوے تو اوسکو وسوسہ شیطانی سمجھنا چاہیئے اور یہ سمجھنا چاہیئے
کہ جسقدر اللہ تعالی نے ہماری عقل کو رسائی دی ہے اوسقدر ہماری عقل
مین آتا ہے اور جو امر کہ ہمارے فہم وادراک سے باہر ہے اوسکا ہمارے ذہن
مین آنا ظاہر ہے اور یہ بھی اللہ تعالے کا ایک انتظام ہے جو عقل کو زیادہ
رسائی نہین دی اور وساوس شیطانی سے یہ سمجھکر بچنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالے
کو بلا دلیل واحد صمد سمجھتے ہین اور احکام قرآن شریف اور فرمان رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو کافی ہو وافی ہین اسطرحپر اپنے دلکو سمجھا کر بیدار و
ہوشیار ہو جانا چاہیئے ایک عمدہ ترکیب وسوسۂ باطل سے بچنے کی یہ ہے کہ
جسوقت کوئی وسوسہ دل مین آنے لگے اوسیوقت لاحول پڑھکر فوراً دلکو
اوسکی طرف سے پھیر کر کلمہ طیبہ کے معنی کی طرف یا کسی اور احکام الہی کے
طرف متوجہ کرے اور واسطے بچنے کے مکروحیلہ و وسوسۂ شیطانی سے
حق سبحانہ تعالی سے دعا کرنا شروع کرے اس ترکیب سے انشاء اللہ تعالے
وسوسۂ باطل دل مین نہ جمنے پاوے گا اور سچا آور ہی احکام احکم الحاکمین و
فرمان سید المرسلین مین خوب مشقت و جانفشانی سے مستعد رہنا چاہیئے
اور اللہ تعالی کی محبت دل مین پیدا ہونے کی کوشش کرو و ہمہ تن اوسکی محبت
مین مشغول رہو کہ اپنے آپکو فانی اور سب کو باقی سمجھو اور جس چیز کو دیکھو سب کو
اوسیکا مظہر جانو ؎

گر بچشم دل ببینی جز دوست　　ہر چہ بینی بدان کہ مظہر اوست

جب تم اس طرحپر ہو جاؤگے اور بجان و دل اللہ سے دوستی رکھوگے تو اللہ
تعالے بھی تمکو دوست رکھیگا اور اللہ تعالی اپنے دوست کو ذلت و خواری
سے بچاتا ہے اور جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم و آئمہ اطہار
و اصحاب کبار رضی اللہ عنہم و مقتدایان شریعت و طریقت علی الخصوص جناب
غوثیت مآب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ و دیگر خاصان خدا
کی محبت بھی عین خدا کی محبت ہے کیونکہ دوست کا دوست بھی اپنا دوست
ہوتا ہے پس اون حضرات کی محبت بدرجہ کمال اپنے دل مین پیدا

کردیا تاکہ دل مین سوائے محبت الہی ومحبت رسول الہی ومحبت پیران طریقت ومحبت دیگر محبان وخاصان خدا کے اور کسی چیز کی گنجایش نہ رہے

ہرچہ آید در دلم غیر تو نیست یا تو ئی یا بوے تو یا خوے تو

جب سوائے اس قسم کی محبت کے دل مین اور کسی بات کی گنجایش نہی ہوگی تو شیطان رجیم آپ ہی پشیمان رہیگا اور وسوسون کے ڈالنے سے حیران رہیگا اور خدا یلاک دو کاوش ملجائیگا محبت دنیا وفکر عقبی سب سے نجات ملجائیگی آزادی از سر نو حاصل ہوجائے گی اگر قسمت مین ہو تو اس سے بڑھکر کوئی دولت نہین ہے اللہ تعالے بالطفیل اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو اور سب مسلمانون کو اپنی محبت و اپنے حبیب اور اپنے جمیع محبان وخاصان کی محبت عطا فرماوے اور توفیق عمل نیک کی عنایت کرے اور دین اسلام پر قائم رکھے اور بعقیدہ صحیحہ امت مرحومہ مین قبول فرماوے اور دنیا سے باایمان اوٹھاوے۔ آمین۔

حالات حضرت سرورانبیا علیہ الصلوۃ والثنا خاتم النبیین فخر مرسلین

اللہ عزوجل نے واسطے ہدایت اپنے بندون کے ایک لاکھ سے زیادہ پیغمبر دنیا مین مبعوث فرماکر سب کو حکم رہنمائی کا فرمایا اون سب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم پیغمبران برگزیدہ خدا ومحبوب خدا ومقبول خدا ہین وباعث وجود کائنات ومصداق لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ صرف آپ ہی کی ذات بابرکات ہے صلے اللہ علیہ وسلم حدیث صحیح مین وارد ہو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ یعنی سب سے پہلے اللہ جلشانہ نے میرے نور کو پیدا کیا وَكُنْتُ نَبِيًّا وَّآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ یعنی مین پیغمبر تھا اوسوقت مین کہ آدم درمیان روح اور جسد کے تھے یعنی پیدا نہین ہوئے تھے ان حدیثون سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکا نور سب سے پہلے پیدا کیا اور سب سے پہلے پیغمبری بھی آپ ہی کو عنایت فرمائی گو دنیا مین ظہور آپکا سب پیغمبرون کے بعد ہوا اسمین علماء دین یہ نکتہ ارشاد فرماتے ہین کہ چونکہ آپ روز ازل سے خاتم الانبیا قرار دیے گئے ہین اسوجہ سے دنیا مین ظہور آپکا سب پیغمبرون کے بعد ہوا اگر مثل پیغمبری کے ظہور بھی آپکا سب سے پہلے ہوجاتا تو اور جملہ انبیاء رسالت سے محروم رہجاتے غرضکہ آپ ہی کے نور سے آسمان و زمین ولوح وقلم وعرش وکرسی وچاند وسورج وستارے وجن وانس جمیع موجودات بنائے گئے وقلم نے بموجب حکم ربانی کے ساق عرش پہ لکھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ بعدہ جب خدا کو منظور ہوا کہ روشنی نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا مین پھیلائے تب آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ پیدا کیا و نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پیشانی مین چمکا کر دنیا مین بھیجا اور وہ نور حضرت آدم علیہ السلام سے مرتبہ مرتبہ منتقل ہوتا ہوا آپکے والد ماجد عبد اللہ تک آیا جب عبد اللہ کا نکاح بی بی آمنہ کے ساتھ منعقد ہوا تب وہ نور متبرک پشت عبد اللہ سے منتقل ہوکر آپکی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کے رحم مین آیا آخر کار جب وقت ظہور ذات بابرکات علیہ الثناء والتحیات کا آگیا تب بارہوین تاریخ ماہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن وقت صبح صادق

کے آپ پیدا ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم آپ بہترین ماسوائے اللہ ہین واعیان و اشراف
قبیلہ قریش سے ہین نسب پدری آپکا اسطرحپر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن
مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ
بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہانتک آپکے اجداد
کے اسما مین سب کا اتفاق ہے اس سے اوپر ارباب سیر و اصحاب تواریخ
مین اختلاف ہے مگر حضرت اسمعیل ذبیح اللہ و حضرت ابراہیم خلیل اللہ و حضرت
نوح نبی اللہ و حضرت شیث پیغمبر بن حضرت آدم علیہم السلام باتفاق
آپکے اجداد مین ہین و نسب مادری آپکا اسطرحپر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بن بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن مرہ بن کلاب الی آخر نسب
پدری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسما مبارک آپکے بہشت مین آسمان پر آپکا نام
احمد و محمود ہے و زمین پر اسم مبارک محمد ہے و توریت مین احمد ضحوک و قتال ہے و
انجیل مین حامد ہے صلے اللہ علیہ وسلم تولد آپکا سال فیل مین بعد پچپن یا چالیس روز
کے قصہ اصحاب فیل سے واقع ہوا ہے سات روز تک آپنے اپنی والدہ ماجدہ کا
دودھ نوش فرمایا بعدہ ثوبیہ لونڈی ابولہب نے آپکو دودھ پلایا ازان بعد آپنے
حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا دودھ نوش فرمایا اور اونہین کے مکان مین جو نواح
طائف مین تھا تشریف رکھتے تھے جب آپ دو برس کے ہوئے اور قوت
رفتار آپکو حاصل ہوئی تب آپ برادران رضاعی کے ساتھ بکریان چرانے کو جنگل
مین تشریف لیجانے لگے ایک روز جنگل مین دو فرشتے آئے اور آپکو چت لٹا کر

سینہ مبارک کو ناف تک چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کر دھویا اور سکینہ سے کہ
ایک چیز عالم قدس کی بصورت پیسے ہوئے دوا یا زیرہ گلاب کے تھی پر کیا وہ پھر اپنی
جگہہ پر رکھکر شگاف سینہ کو سی دیا اور آپکو مطلق تکلیف نہ معلوم ہوئی حلیمہ سعدیہ نے
احوال شق صدر شریف سے ڈر کر آپکو گھر میں آپکے جد عبدالمطلب کے پاس پہونچا
دیا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس سرہ تفسیر سورہ الم نشرح
میں تحریر فرماتے ہیں کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ سعدیہ کے
پاس تھے دوسرے مرتبہ قریب زمانہ جوانی میں جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری
بار قبل نزول وحی کے چوتھے دفعہ شب معراج میں اور اسمیں نکتہ یہ لکھا ہے کہ پہلے بار
شق کرنا اسلئے تھا کہ آپکے دل سے محبت لہو ولعب کو جیسا لڑکون کے دلمین ہوتی
ہے نکال ڈالین دوسرے مرتبہ اسلئے کہ جوانی مین آپکے دلمین رغبت
ایسے کامونکی جو مقتضاے جوانی خلاف مرضی الٰہی سرزد ہوتی ہین نہ رہے تیسرے
دفعہ اسلئے کہ آپکے دل کو قوت تحمل وحی کی ہو چوتھے بار اسلئے کہ آپکے
دلکو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کے ہو صلے اللہ علیہ وسلم والد آپکے قبل
تولد آپکے جب آپ رحم مادر مین جلوہ افروز تھے وفات پا چکے تھے جب آپکی عمر شریف
چھہ برس کی ہوئی تب آپ کی والدہ شریفہ نے بھی انتقال کیا عبدالمطلب دادا آپکے
متکفل پرورش کے ہوئے جب آپ آٹھہ برس کے ہوئے عبدالمطلب نے
بھی انتقال کیا تب ابوطالب چچا آپکے تربیت کے متکفل ہوئے اور بہت محبت
و تعظیم سے آپکو رکھتے تھے آپ نے کمال رشد اور تہذیب نشو و نما پایا ایکبار آپ
ابوطالب کے ساتھہ بارہ برس کی عمر مین بسفر تجارت شام کو گئے راہ مین بحیرا راہب کے

صومعہ کے پاس آپکو اتفاق قیام کا ہوا راہب مذکور نے آپکو علامات نبوت مذکورہ
کتب آسمانی سے پہچانا اور قافلہ کی دعوت کی ابوطالب سے کہا کہ یہ پیغمبر سردار سب
عالم کے ہین اور اہل کتاب یہود و نصاری آپکے دشمن ہین انکو ملک شام مین
نہ لیجاؤ مبادا انکے ہاتھہ سے انہین گزند پہونچے ابوطالب مال تجارت وہین
بیچکر مکہ کو واپس آئے اور بہت نفع پایا جب آپ جوان ہوے تو اون جمیع امور
سے جو جوانون مین خلاف تہذیب ہوتی ہین آپ پاک تھے اور صدق و امانت
و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ و اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور آپکو قریش
جب محافل لہو و لعب مین بلاتے تھے آپ ہرگز شریک نہوتے اور فرماتے کہ خداوند
تعالی نے مجکو اسواسطے نہین پیدا کیا سب قریش کو آپکی صدق و امانت کا اقرار تھا
یہانتک کہ آپکو محمد امین کہتے تھے پچیس برس کے عمر مین آپ مال بی بی خدیجہ
رضی اللہ تعالی عنہا کا کہ قریش مین عورت مالدار تھین لیکر واسطے تجارت کے تشریف
لے گئے اس سفر مین نسطور راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان
ہین جنکا ذکر پچھلے انبیا کی کتابون مین ہے میسرہ غلام خدیجہ رضی اللہ عنہا کا آپکے
ساتھہ تھا اوسنے بہت معجزات آپکے سفر مین دیکھے اور خدیجہ رضی اللہ عنہا
سے بیان کیا اور خود خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جسوقت کہ آپ اوس سفر سے پھرے
ہوئے آتے تھے اور وہ بالاخانہ کے دریچہ مین بیٹھی تہین دیکھا کہ آپ تشریف
لئے آتے ہین اور آپکے اوپر دو فرشتے سایہ کئے ہوئے ہین میسرہ نے بیان
کیا کہ مین نے سارے سفر مین ایسا ہی حال دیکھا ہے یہ حال سنکر ام المومنین حضرت
خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے خواہش نکاح کی آپکے ساتھہ کی اور ابوطالب سے بات

سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان قریش کو ساتھ لیکر حضرت خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے مکان پر گئے اونکے جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل
برادر عمزاد اونکے تھے ابو طالب نے خطبہ نکاح پڑھا اور فضائل و مناقب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے بیان کئے و نکاح منعقد کیا جب عمر شریف آپکی
قریب چالیس برس کے پہونچی اور زمانہ نبوت قریب ہوا تب آپکو صحیح خواب نظر
آنے لگے جو کچھ آپ خواب مین دیکھتے تھے وہ سب ظہور مین آتا تھا اور آپنے خلوت
اختیار کی کئی روز کا توشہ ساتھ لیکر غار حرا مین جا بیٹھتے تھے اور عبادت الہی مین
مشغول رہتے تھے اکتالیسوین برس ولادت سے آٹھوین ماہ ربیع الاول
روز دوشنبہ یا ماہ مبارک رمضان مین علی اختلاف الروایۃ حضرت جبرئیل علیہ السلام
غار حرا مین آپکے پاس آئے اور وحی الہی لائے اور اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ ۝ مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھایا پھر ایک دن آکر سورہ فاتحہ آپکو سکھادی اور اسطور پر
طریقہ وضو و نماز کا بتایا کہ زمین مین پر مار کر پانی نکالا اور وضو کیا آپ نے بھی اوسی
طرح وضو کیا اور دو رکعت نماز حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ پڑھی تمان احرار
مین سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عورتون مین سب سے
پہلے حضرت اُم المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور لڑکون مین سب سے پہلے
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور غلامون مین سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور
غلامان آزاد مین سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مشرف باسلام
ہوئے بعدہ حضرت عثمان بن عفان و حضرت سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر و
عبد الرحمن بن عوف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نعمت ایمان کی پائی و بذریعہ

لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے
یہانتک کہ آیہ فاصدع بما تؤمر نازل ہوئی یعنی جو تمہین حکم ہوا وسکو صاف کھلی کھلی علان
بیان کرو تب آپنے آشکارا دعوت اسلام شروع کی جب کفار نے مذمت بتون کی
سنی مسلمانون کے دشمن ہوگئے اور اونکو ایذا دینے لگے جناب رسول صلی اللہ علیہ
وسلم و اور مسلمانان ہمراہی آپکے اکثر چھپی رہتے تھے اور اونتالیس اہل اسلام ہو چکے
تھے حضرت عمر بن خطاب و ابوجہل بن ہشام یہ دونون قریش کے بڑے سردار
تھے آپنے دعا فرمائی کہ یا اللہ دین اسلام کو عمر بن خطاب یا ابوجہل بن ہشام کے
اسلام سے عزت دے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حق مین وہ دعا قبول ہوئی
اور دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے اونسے عدد چالیس
کا پورا ہوا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مشرکین عبادت
لات و عزی کی علانیہ کرتے ہین ہم لوگ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی عبادت
کیون پوشیدہ کرین اور ویسی وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کے
سب مسلمانون کو ساتھ لیکر مسجد الحرام مین آئے اور برملا بجماعت نماز ادا کی اوسیدن
سے مسلمانون کو بہت قوت و عزت حاصل ہوئی اور کفار عداوت دلی ظاہر کرنے
لگے ابو طالب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے
ظاہرا اونکی حمایت و باطنا اللہ تعالی کی عنایت سے کفار کا آپ پر کچھ زور نہین
چلتا تھا اور آپ ہمیشہ ابو طالب کو دعوت اسلام کی کیا کرتے تھے مگر ابو طالب نے
بوجہ عار چھوڑنے اپنے مذہب باپ دادا کے اسلام نہ قبول کیا اور بحالت کفر مین اونکا
انتقال ہوا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کہ وہ آپکی حمایت

کرتے تھے بہت رنج ہوا اور اوسی سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بھی وفات پائی آپ کو اوس کا بھی بہت رنج ہوا اسلیے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا پھر بعد وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکہ مین آپکے دو نکاح ہوے ایک نکاح ام المومنین حضرت عائیشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت امیر المومنین حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھہ دوسرا نکاح حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ کے ساتھہ منعقد ہوا یہ دونون بیبیان آپ کی ازواج مطہرات مین ہین جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام مین بہت کوشش فرماتے تھے مگر کفار مکہ راہ راست پر نہین آتے تھے اور آپ کو بہت تکلیفین دیتے تھے لیکن آپ بدستور ہدایت خلق اللہ و دعوت اسلام مین مشغول رہتے تھے مہینے ربیع الاول خواہ مہینے شوال مین خواہ ۲۷ تاریخ رجب کو جیسا کہ مشہور ہے خواہ ۲۸ تاریخ ربیع الآخر خواہ ۱۷ تاریخ ماہ مبارک رمضان شریف کو علی اختلاف الروایات بارھوین سال نبوت سے آپکو معراج ہوئی آپ حضرت امہانی بنت ابی طالب کے گھر تشریف رکھتے تھے ایک مرتبہ چھت شق ہوگئی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپکو مسجد الحرام مین لے گئے اور سینہ مبارک شکم تک شق کیا اور آب زمزم سے دل مبارک کو اور سب اندرون سینہ و شکم کو دھویا و سونے کا طشت ایمان اور حکمت سے بھر کے لائے تھے اوس سے آپکے دلکو پر کیا پھر براق کو کہ جنت سے لائے تھے آپ کی سواری کے لیے پیش کیا آپ اوسپر سوار ہوکر حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھہ مسجد اقصی یعنی بیت المقدس تک تشریف لے گئے وہان ارواح انبیاے کرام کی حاضر تھین آپنے

امام ہوئے بموجب حکم خدا تعالیٰ کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازین سب پیغمبر حمد الٰہی بجا لائے
ازان بعد آپ آسمان پر تشریف لے گئے اول آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام تھے دوسرے
آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام تھے تیسرے آسمان پر حضرت یوسف
علیہ السلام تھے چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام تھے پانچوین آسمان پر حضرت
ہارون علیہ السلام تھے چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے ساتوین آسمان پر
حضرت مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تھے ان سب پیغمبرون نے اور فرشتون نے ملاقات
کرتے ہوئے عجایبات قدرت الٰہی دیکھتے ہوئے آپ سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے
وہان حضرت جبرئیل رہ گئے اور کہا کہ اگر بال بھر بھی مین اوپر اڑون تو تجلی کی روشنی
سے پر کو جلا دیوے اور وہین براق بھی رہ گیا تب رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی
روشنی آفتاب پر غالب تھی (رفرف لغت مین بچھونے کو کہتے ہین) لیکن وہ رفرف
مسند سبز زرین نورانی تھا مثل تخت رواں کے آپ اوس پر سوار ہوئے اور وہ آپکو
کرسی وغیرہ سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طے کراکے عرش تک لے گیا
اللہ جل جلالہ نے آپکو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہین ہوا اور نہ کوئی فرشتہ
کبھی اس قرب کو پہونچا اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور آپکو اپنا دیدار مبارک
دیکھلایا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے
آپنے بہ الہام ربانی کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ سب عبادتین زبانی
و بدنی و مالی اللہ کے لیے ہین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ سلام تیرے پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پھر آپنے کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ سلام ہم پر اور خدا کے نیک بندون پر فرشتون

نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے
ہین کہ کوئی لایق عبادت کے نہین سوائے اللہ کے اور گواہی دیتے ہین ہم کہ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندۂ خدا اور رسول اوسکے ہین۔ اوس رات مین اللہ تعالے
نے ایسے علم اور فیوض آپکو عطا فرمائی کہ اوسکے اظہار سے زبان عاجز ہے وخود اللہ تعالے
نے مبہم رکھا ہے یعنے فرمایا ہے فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی پس وحی بھیجی خدا تعالے
نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ کہ وحی بھیجی) اور اوسی شب کو وہین آپ کی امت
پر نماز فرض ہوئی پہلے پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی تہی پہر حضرت موسی
علیہ السلام کے صلاح دینے سے آپکے عذر کرنے پر پانچ وقت کی نماز رہگئی
مولف مین ایسا کم بخت ہون کہ پانچ وقت کی نماز بھی مجھسے ادا نہین ہوسکتی
شبانہ روز شیطان کے اغوا مین پڑا رہتا ہون اللہ تعالے الطفیل اپنے
حبیب کے اس گنہگار روسیاہ پربھی اپنا رحم وکرم فرماوے اَللّٰهُمَّ یَا
مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ بِفِعْلِ مَرْضِیَّاتِكَ ٥ وَیَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ
اَنْ تُجَنِّبَنِیْ عَنِ ارْتِكَابِ مَنْهِیَّاتِكَ آمین آمین ثم آمین
شب معراج مین تین پیالے آپ کے روبرو پیش کئے گئے ایک دودھ کا
ایک شہد کا ایک شراب طہور کا آپنے دودھ کا پیالہ لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے کہا اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ تم نے فطرت اسلام کو اختیار کیا دودھ کو اللہ تعالی نے
بہت لطیف و نافع بنایا ہے مدار حیات آدمی کا کہانے اور پینے پر ہے سو دودھ
سے کہانے اور پانی دونون کے ہوجاتا ہے پس جسطرح ایمان مادہ حیات روحانی
ہے اوسیطرح دودھ مادہ حیات جسمانی ہے چونکہ دودھ صورت مثالی ایمان اور اسلام

کے تھی لہذا آپ نے اوسی کو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت مین ایمان واسلام قائم
رہے اور شب معراج مین آپنے بہشت اور دوزخ کی بھی سیر کی اور بہت امور
عجیبہ مشاہدہ کئے بعد قرب تمام جناب خالق کریم وحصول شرف کلام و دیدار
و دیگر نعمہا عظیمہ کے آپنے مراجعت فرمائی بستر مبارک بدستور گرم تھا اور زنجیر
حجرہ بدستور ہلتی تھی روضۃ الاحباب مین زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہے پس
اس عالم مین اثر توقف اور طول سیر کا معلوم نہین ہوتا تھا حضرت شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نے لکھا ہے کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا
از قبیل عالم آخرت ہے کہ اوس عالم مین بڑی گنجایش ہے ایک لمحہ مین صدہا
سال کے کام ہو سکتے ہین آپ نے صبح کو حال معراج کا سب کے روبرو
بیان فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا صدقت وہ
صدیق ہوسے اور کافرون نے آپکو جھٹلایا اور کہا کہ آسمانون کا حال تو ہمین
معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہے اور خوب جانتے ہین کہ تم وہان
کبھی نہین گئے ہو نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوسکے مکانات کی بیان
کرو چونکہ آپ شب مین تشریف لے گئے تھے اور آپ کو کوئی ضرورت
نقشہ دریافت کرنے کی بھی نہ تھی اسوجہ سے آپکو نقشہ کے بیان مین تامل ہوا
اوسیوقت اللہ تعالی نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کردیا آپ نے دیکھکر
بخوبی نقشہ بیان کردیا تب کفار لاجواب ہوگئے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مین واسطے حج کے آتے تھے دعوت اسلام کی فرمایا
کرتے تھے اور اپنی رفاقت کے لئے ارشاد کیا کرتے تھے چنانچہ گیارھوین سال

نبوت سے کچھ لوگ قوم انصار کے آئے آپنے اونکو دعوت اسلام کی اون مین سے
چھہ آدمی مشرف باسلام ہوئے اور سال آیندہ مین آنے کا اقرار کیا و مدینہ مین جاکر
آپکا ذکر مشتہر کیا چنانچہ بارھوین سال اور سات آدمیون نے آکر احکام اسلام اور
اطاعت پر بیعت کی اور حسب درخواست اونکے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید و شرایع اسلام کے مدینہ کو بھیجا مصعب
نے تعلیم قرآن اور شرایع و دعوت اسلام کی شایع کی اکثر انصار مسلمان ہوگئے و
تیرھوین سال نبوت سے ستر آدمی شرفاے انصار مین سے آکر مشرف باسلام
ہوے اور آپسے عہد و پیمان کیا کہ جو آپ مدینہ کو تشریف لیجاوینگے تو ہم خدمت گذاری
مین کوتاہی نکرینگے اور جو کوئی دشمن آپکا مدینہ مین چڑھ آویگا اوس سے ہم لڑینگے
و جان نثاری مین قصور نکرینگے بعدہ آپنے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ طیبہ کی فرمائی
اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا چنانچہ سواے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہما کے اور سب صحابہ ہجرت کر گئے کوئی باقی نرہا بعدہ ایک روز سرداران
کفار قریش مثل ابوجہل وغیرہ کے دار الندوہ مین کہ متصل خانہ کعبہ کے ایک مکان تھا
واوسمین مشورت کے لئے قریش جایا کرتے تھے واسطے مشورہ کے آپکے امر مین
جمع ہوے ابلیس لعین بصورت ایک پیر مرد کے وہان آکر موجود ہوا اور کہا کہ مین
ساکن نجد ہون جس بات مین تم مشورہ کیا چاہتے ہو وہ مجھے معلوم ہے مین
مرد تجربہ کار ہون اس امر مین صلاح نیک دونگا چنانچہ کفار نے مشورہ پیش کیا اور
کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمین بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمین بیوقوف کہتے ہین ہمارا
ہمارا دین خراب بتاتے ہین ہمارے معبودونکو برا کہتے ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالا ہے

بعید نہین کہ اپنے تابعین اور رفقا کے زور سے ہمسے لڑین اونکے لئے تدبیر معقول سوچو اونمین سے ایک نے کہا کہ فتنہ اونکا یہی ہے کہ لوگ اونکا کلام سنکے فریفتہ ہوجا ہین اونکو ایک کوٹھری مین قید کردو جب اونسے کوئی ملنے نہ پاویگا فتنہ موقوف ہوجائے گا شیخ نجدی نے کہا یہ رائے پسندیدہ نہین ہے بنی ہاشم اور سب تابعین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسبات مین مزاحم ہونگے اور نوبت قتال وجدال کی پہونچنے گی اسیطرح اور رائے بہی ظاہر کی گئی شیخ نجدی نے کوئی رائے پسند نہ کی بعد ازان ابوجہل نے یہ رائے دی کہ ہر قبیلہ قریش مین سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جا اونکو قتل کر ڈالین بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت بدلا لینے کی نہین رکھتے بالضرور خونبہا پر راضی ہوجاوینگے اور ہم لوگ دیت بے تکلف اداکر دینگے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اسی بات پر مشورہ ختم ہوا پہر اسی امر کا قصد مصمم کر کے وہان سے اوٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورہ کی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی اور حکم نازل فرمایا کہ تم مدینہ کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس تشریف لیجا کر تنہائی مین یہ حال بیان کیا اور فرمایا کہ تم رفیق ہو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا کہ مین نے دو اونٹنیان اسی سفر کے لئے خریدی ہین آپنے حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے منجملہ ان دو اونٹون کے ایک اونٹنی خود خرید کر لیا رات کو آپ دولت خانہ مین تھے کہ جماعت کفار نے آکر دروازہ مبارک گھیر لیا آپنے اپنے بستر پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لٹا کر فرمایا کہ تم

تمہین کچہ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور لوگون کی امانتین جو آپکے پاس تہین سب حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو دیکر فرمایا کہ یہ مالکون کو پہونچا کر مدینہ مین آئیو پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپکے ردائے
مبارک اوڑہ لیا اور آپ دروازہ سے نکلے و سورہ یسین فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
تک پڑہ کے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پہینک ماری وہ خاک ہر کافر کے سر و منہ و
آنکہ مین جا پڑی آپ صاف نکل گئے کسی نے نہ دیکہا کہ آپ کب تشریف لے گئے تہوڑی
دیر کے بعد شیطان بصورت آدمی وہان آکر موجود ہوا اور کہا کہ تم یہان کیون کہڑے ہو وہ
تمہارے آنکہون اور سر و نپر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے اپنے منہ پر ہاتھ
پہیرا تو اثر خاک کا پایا پہر کفار نے دروازہ کے درزون سے جو دیکہا تو حضرت علی رضی اللہ
تعالے عنہ کو آپکے بستر پر چادر اوڑہے ہوئے لیٹے دیکہا وہ لوگ یہ سمجہکر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم لیٹے ہین مکان کے اندر گہسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اٹہکا سنکر اوٹہ کہڑے ہوئے
اونسے کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچہا اونہون نے فرمایا مجہے نہین معلوم پہر کفار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کچہ متعرض نہوے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تلاش مین مشغول ہوے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وہانسے روانہ ہوکر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مکان مین تشریف لیگئے اور
وہان سے اونکے ساتھ غار ثور مین تشریف لے گئے وہان تین روز تک رہے غار کے
منہ پر مکڑی نے جالا لگا دیا و جنگلی کبوتر نے دو انڈے رکہکر سینا شروع کیا کفار آپکی
تلاش مین وہان تک آئے مگر مکڑی کا جالا اور کبوتر کا دو انڈا سینا دیکہکر سمجہے کہ مدت سے
اس غار مین کوئی نہین گیا اور لوٹ گئے عامر بن فہیرہ غلام آزاد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالی عنہ متصل غار مذکور بکریان چرایا کرتے تہے وہ دودہ بکریونکا آپکو و حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کو پلا جایا کرتے تہے اور عبد اللہ پسر حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

کہ مین قریش کے مجالس مین جاکر خبرین دریافت کرکے رات کو آپکے حضور مین
حاضر ہوکر بیان کر دیتے تھے بعد تین روز کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ و عامر بن فہیرہ اونٹنیونپر سوار ہوکے براہ ساحل روانہ
مدینہ منورہ کے ہوئے اونٹنیان عبد اللہ بن اریقط کے سپرد تہین اوس روز حسب الحکم
ورغار پر حاضر لایا تہا اوسکو بہی راہ بری کے لئے آپ نے ساتہ لیا مدینہ کے
لوگ آپکی تشریف آوری کے بہت منتظر رہا کرتے تہے اور روزانہ واسطے استقبال کے
راہ مین آیا کرتے تھے جب آپ پہونچے تب لوگ وہان کے بہت خوش ہوے
آپ بارھوین تاریخ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن مدینہ منورہ مین پہونچکر محلہ قبا منازل
بنی عمرو بن عوف مین ٹھہرے چودہ روز آپ وہان رہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بعد
ادا کرنے امانتون کے آپکے پاس تیسرے دن محلہ قبا مین جا ملے قبا ایک محلہ مدینہ
کا شہر کے کنارے پر تہا پہر آپ نے شہر مدینہ کے اندر تشریف رکہنے کا ارادہ کیا جب
آپ سوار ہوے شہر کے لوگ ساتہ ہوکر تمنا کرنے لگے کہ آپ ہمارے محلہ مین تشریف
رکہین آپ نے فرمایا کہ میری اونٹنی مامور ہے جہان یہ بیٹھ جاے گی وہین مین
مقیم ہونگا چنانچہ اونٹنی آپکی چلتے چلتے متصل مکان حضرت ابوایوب انصاری رحمۃ اللہ
علیہ کے ایک جگہہ پر جہان اب منبر مسجد شریف کا ہے بیٹھ گئی وہان اسباب آپکا
اوتار کر رکہا گیا اور آپ حضرت ابوایوب کے مکان مین ٹھہرے جس زمین مین اونٹنی بیٹھی
تہی وہ زمین دو یتیمون کی تہی کہ وہ اسعد بن زرارہ کی پرورش مین تھے آپنے
وہ زمین دس دینار کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مال سے خریدکی
و حجرات شریفہ اور مسجد شریف اوسی زمین مین بنی کتب حدیث مین وارد ہے کہ

مسجد شریف کے تعمیر مین ایک پتھر آپ نے رکھا اوسکے متصل ملاکر ایک پتھر حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے رکھوایا اوسکے متصل ملاکر ایک پتھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ
سے رکھوایا اوسکے متصل ملاکر ایک پتھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے رکھوا کر فرمایا ھٰؤلآءِ
الْخُلَفَآءُ مِنْ بَعْدِی یعنی یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ اصحاب کے
ساتھ کام تعمیر مسجد مین برابر شریک رہتے تھے اور دعوت اسلام جاری تھی عبداللہ
بن سلام کہ ایک بڑے عالم یہود مین تھے و حضرت سلمان فارسی کہ پہلے مجوس تھے
پھر نصاری ہوگئے تھے مسلمان ہوگئے اور بہت آدمی ایمان لائے و نجاشی بادشاہ
حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کہ دونون قوم نصاری کے نامی بادشاہ تھے
ایمان لائے و اسلام نے زور پکڑا پھر بحکم الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے طرف
متوجہ ہوئے پہلے غزوہ بدر واقع ہوا وہان کفار مکہ سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین
مسلمان صرف تین سو تیرہ آدمی تھے اور کفار ایک ہزار تھے مگر اللہ تعالے نے اپنے
حبیب کو فتح دیکر اسلام کو بہت زور دیا اور اس لڑائی مین ملائکہ کو واسطے مدد مسلمانون
کے بھیجا چنانچہ ملائکہ مسلمانون کی طرف سے کفار سے لڑے و اس لڑائی مین بعد فتح
کے بہت غنیمت مسلمانون کے ہاتھ آئی و اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی و ستر
شخص نامی سرداران قریش کفار مکہ مثل عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ و ولید پسر عتبہ و امیہ
بن خلف و ابوجہل و علی بن امیہ بن خلف وغیرہ کے اس غزوہ مین فی النار ہوئے
و ستر نامی سرداران قریش مکہ مثل حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کہ اوسوقت تک حالت جہالت مین تھے و بپاس برادری ہمراہ لشکر کفار کے
مسلمانون کی قید مین آگئے تھے و ابوالعاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بی بی

زینب ایک دختر کی اونکے نکاح مین تھین وشل انکے دیگر سرداران گرفتار ہوئے چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالے عنہ وہین ایمان لاکر مسلمان ہوگئے مسلمانان اہل بدر کا بہت بڑا مرتبہ ہی خلفاے راشدین بہت تعظیم کرتے تھے اون لوگون کو بہت فضیلت حاصل ہی بعدہ ملک عرب مین بہت فتوحات حاصل ہوئین جنگ احد و بیر معونہ وغزوہ بنی نضیر وغزوہ خندق وغزوہ بنی قریظہ وغزوہ خیبر وغزوہ موتہ وغزوہ فتح مکہ وغزوہ حنین وغزوہ تبوک وغیرہ اکثر لڑائی ہوئین اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو و مسلمانونکو فتح دیا و بہت غنیمت حاصل ہوئی و اکثر کفار فی النار ہوئے و بہت لوگ ایمان لائے و اکثر یہود وغیرہ کفار ملک سے خارج کیئے گئے اور اللہ تعالی نے تمام ملک عرب کو نجاست کفر سے پاک کردیا و اسلام کو خوب شائع و قوی کیا پھر دسوین سال ہجرت سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپنے ایسی باتین فرمائین جیسے کوئی لوگونکو رخصت کرتا ہی اسوجہ سے یہ حج حجۃ الوداع کہلایا آپنے حج ادا فرمایا و خطبون مین احکام حج اور مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد فرمایا اور بعض خطبون مین یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شاید مین سال آئندہ مین تم مین نہ رہون اور مسلمانون کے حفظ جان و مال و ممانعت خونریزی کی بہت تاکید فرمائی اور حقوق عورت کے مرد پر و مرد کے عورت پر بیان فرمایا و کتاب اللہ کے موافق عمل کرنے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ تین چیزین ہین جو نکو پاک صاف رکھتی ہین ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت الہی محض خالص خدا کے لئے کرنا اور ہر کام کو دل سے بغیر ریا کے کرنا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک ہونا تیسرے مسلمان بھائیونکی خیرخواہی بعدہ [illegible] یہ آیت نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج کامل کیا مین نے تمھارے

لیئے دین تمھارا اور پوری کی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیئے دین اسلام اس آیہ سے مسلمانونکو بڑی خوشی ہوئی بعد فراغ ادائے حج کے آپ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اور وہان پہونچکر کار ہدایت وارشاد خلق وعبادت حق مین مشغول ہوئے یا یک بینان صحابہ نزول آیہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ سے قرب زمانہ وفات شریف سمجھ گئے تھے اسلیئے کہ پیغمبر کا دنیا مین رہنا واسطے کمال دین کے ہے جب دین کامل ہوگیا تب پیغمبر کو لاحق ملاء اعلیٰ ہونا چاہیئے وانہین دنون مین سورہ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنی جب اللہ تعالےٰ کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور دین مین لوگ فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح وحمد واستغفار مین مشغول ہو اس سے بھی علماء صحابہ قرب اجل سمجھ گئے مشکوٰۃ شریف مین ہے کہ ایک روز آپنے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مین نے خیبر مین کہایا تھا مین اوسکی تکلیف ہمیشہ پاتا ہون یہانتک کہ اب میری رگ جان زہر کے کٹ گئی مراد اوس لقمہ سے وہ لقمہ گوشت زہر آلودہ ہے جو خیبر مین بعد فتح کے ایک یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت کو زہر آلود کرکے آپکے کہانے کے واسطے بہیجا تھا اور آپ نے او سمین سے ایک لقمہ منہہ مین لے لیا تھا پھر آپکو درد شدید لاحق ہوا کہ وہی مرض الموت ہوا اثر زہر سے مرض موت کا ہونا اسلیئے ہوا کہ آپکی وفات بطور شہادت ہو چنانچہ امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علماء نے تصریح کی ہے کہ آپکی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی ہے غرضکہ روز بروز مرض کی زیادتی ہوگئی یہانتک کہ آپ مسجد مین تشریف نہ لیجا سکے اور لوگونکو تسلی دیکر فرمایا کہ اے مسلمانون تمھین خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہو اور اطاعت خدا تعالیٰ کی کرتے

رہوں میں اب دنیا کو چھوڑتا ہوں اور فرمایا کہ کوئی نبی اپنی امت میں ہمیشہ نہیں رہا یہ خوش قسمتی امت کی ہے کہ اونکا پیغمبر اونکے سامنے انتقال کر جاوے جس امت سے اللہ تعالے ناخوش ہوتا ہے اوسکے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اوسکے سامنے امت کو ہلاک کر کے اوسکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے قبل وفات کے آپ نے یہ کلمہ فرمایا الصّلوٰۃ وما ملکت ایمانکم یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلاموں کی پھر آپ پر حالت نزع طاری ہوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کے سینہ پر آپ تکیہ لگائے تھے اوسی حال میں بارہویں تاریخ ربیع الاول کو ۱۱؁ سنہ گیارہ ہجری میں دوشنبہ کے دن روح مبارک آپ کی قبض ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اس حادثہ سے صحابہ کو وجملہ مسلمانوں کو بہت صدمہ ہوا صحابہ سے ملائکہ نے تعزیت کی اور حضرت خضر علیہ السلام نے آکر تعزیت کی اور بہت روئے حضرت علی و حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے غسل دیا اور ہر مسلمان نے نماز جنازہ کی پڑھی و بمقام مدینہ منورہ حجرہ شریف حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں جہاں روح مبارک قبض ہوئی تھی آپ مدفون ہوئے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ جب تک زندہ رہیں بسبب غم کے مطلق ہنسیں نہیں بعد آپ کی وفات کے صرف چھ مہینہ زندہ رہیں بعد دفن حضرت کے قبر شریف پر آئیں اور اصحاب سے فرمایا کہ تمھارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ اپنے پیغمبر کے بدن پر مٹی ڈالی اصحاب نے کہا کہ اے بنت رسول اللہ خدا کے حکم سے مجبوری ہے۔ زیارت قبر شریف کی بڑے ثواب کی بات ہے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیٰوتِیْ جو کوئی حج کرے و میری قبر کی زیارت کرے بعد میری موت کے

توگویا اوسنے زیارت کی میری حالت حیات مین وحالت حیات کی زیارت کے لئے فرمایا ہے لَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَآنِیْ دوزخ مین نجائے گا جسنے مجھے دیکھا پس دونون حدیثون کے ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جوکوئی زیارت قبر شریف کی کریگا وہ دوزخ مین نجائے گا آپ مین اخلاق کریمہ بہت تھے خداتیعالے نے فرمایا ہی اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تمھارا خلق بہت بڑا ہی اور آپ نرم خو بہت تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَبِمَا رَحْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ لِنْتَ لَھُمْ یعنی اللہ کی بڑی مہربانی ہے کہ تم نرم خو ہوئے حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے آپکے اخلاق کو پوچھا اونھون نے فرمایا کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰنَ آپکا خلق قرآن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تھے وضع آپکی باوقار تھی ملاقات مین آپ تقدیم سلام کی فرماتے ہرایک سے بکشادہ پیشانی ملتے آپکی زبان سے فحش یا کلام درشت نہ نکلتا تھا جوکوئی آپکو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر درمیان اصحاب کے کبھی پیر نپھیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑلیتا جب تک وہ نہ چھوڑتا آپ نہ چھوڑاتے کبھی کسی شخص کو آپنے نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے لئے آپنے کبھی کسی سے بدلا نہین لیا اور کسی پر آپ غصہ نہین کرتے تھے مگر جبکہ حدود الہی سے تجاوز ہو بڈھی عورتین جو آپکو اپنے کام کے لئے ساتھ لیجاتین آپ ساتھ ہولیتے اور کام کردیتے مدینہ کی لونڈی غلام خادم برکت کے لئے برتن پانی کا لاکر درخواست کرتے کہ دست مبارک آپ اسمین ڈال دین اونکے خاطر سے آپ تینون باین ہاتھ ڈال دیتے اگرچہ سردی کے ایام ہوتے اور آپکو سردی

کی تکلیف ہوتی مجلس مین اصحاب سے بے تکلف رہتے تھے اپنے کام آپ اپنے ہاتھ سے
کر لیا کرتے تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین نے دس برس
آپکی خدمت کی مجھ قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تھا اوس سے زیادہ
آپ میرا کام کر دیتے تھے اور آپ ہر سواری اونٹ گھوڑا خچر دراز گوش پر بلا تواضع سواری
فرماتے تھے اصحاب کے ساتھ کام مین شریک ہو جاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے
ایک بکری ذبح کی اور آپسمین کام تقسیم کر لیا کسی نے کہال صاف کرنا اختیار کیا کسی نے
گوشت بنانا اختیار کیا کسی نے پکانا اختیار کیا آپنے فرمایا مین لکڑیان جنگل سے اوٹھا
لاؤنگا اصحاب نے عرض کیا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ تکلیف نہ فرماوین آپنے فرمایا اس
بات کو اللہ تعالے نے ناپسند کرتا ہے کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہو کر بیٹھے اور کام مین شریک
نہ ہو یہ کہکر آپ لکڑیان اوٹھا لائے وہ آپ مسکینون سے بہت محبت رکھتے وہر غریب اور
امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف وعزت کی توقیر کرتے حسب مرتبہ ہر ایک
سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تھے جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت
کو تشریف لیجاتے تھے جو مرگا تعزیت کے لئے تشریف لیجاتے جو کوئی ہدیہ لاتا
قبول فرماتے اور اوسیقدر یا اوس سے زیادہ اوسکا بدلا اکثر دیتے تھے شست آپکی اکثر قبلہ
رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے اور نماز لمبی پڑہتے خطبہ چہوٹا اوس
کثرت سے نماز پڑہتے و تہجد مین قیام کرتے کہ پاے مبارک ورم کر جاتے لوگون نے
عرض کیا آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین اللہ تعالے نے تو آپکی اگلی پچہلی خطائین معاف کر دی
ہین آپنے فرمایا اَفَلَا اَکُونُ عَبْدًا شَکُورًا یعنی جب اللہ تعالی نے مجہپر ایسی مہربانی کی
ہے تو کیا مین بندہ شکر گزار نہون اور اوس مالک کی نوازش کا شکر ادا نکرون اور جب

آپکو ہنسی آتی تو آپ تبسم فرماتے آواز سے نہ ہنستے اور کلام اسطرح فرماتے تھے کہ سامع اچھی طرح سمجھ لے وہر شخص سے اوسکے فہم کے موافق کلام کرتے تھے اور اللہ تعالی نے آپکو جوامع الکلم عنایت فرمائی تھی یعنی ایسا کلام کہ عبارت تھوڑی ہو اور معنی بہت ہون اور آپنے فرمایا ہی جس بات مین کچھ فائدہ نہو وہ بات نکرنا چاہئے سخاوت وشجاعت مین آپ سب سے غالب تھے کسی سائل کے جواب مین آپنے کبھی لا نہین فرمایا حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کر دیتے تھے اور جو نہوسکتا تو بہ نرمی وخوش اخلاقی جواب دیتے تھے اور خرچ کرنے مین فقر وناداری سے نہ ڈرتے تھے سب عادات مین فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے بیٹھنے مین غربا کی طرح نشست رکھتے تکیہ لگا کے نہ کھاتے اور فرماتے کہ مین بندہ ہون بندون کی طرح کھاتا ہون کھانے کو کبھی برا نہ کہتے اور بسم اللہ کر کے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع کرتے کھانا داہنی ہاتھ سے کھاتے وجس چیز مین بو سے بد آوے جیسے کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نہ کھاتے اور ناپسند فرماتے استنجا یا ناک صاف کرنا اس قسم کے کام بائین ہاتھ سے کرتے آپ مسواک کو بہت دوست رکھتے تھے اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی کا اور سواری مین آپکو گھوڑا بہت پسند تھا دست مبارک گھوڑا کی پیشانی پر پھیرتے اور فرماتے کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہی معجزات آپکے ایک لاکھ سے زیادہ ہین کتب مطول مین اکثر معجزات درج ہین اللہ تعالی کے نزدیک جو آپکا مرتبہ ہی وہ ظاہر ہے کہ باعث وجود جمیع موجودات کے آپ ہی کی ذات بابرکات ہی اور اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا آپکا مرتبہ بسبب اعلی ہی آپ کے طفیل سے اس امت مرحومہ کا بھی مرتبہ

بہت افضل ہو اس امت پر اللہ تعالیٰ کی بہت عنایت ہو یہانتک کہ فرماتا ہے مَنْ جَآءَ
بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝
اور حدیث شریف مین یہ مضمون وارد ہو عُلَمَآءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَآءِ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ ۔ یہ فضیلت
کسی نبی کی امت کے علمار کو حاصل نہین ہو واگر بقول صاحب سفینۃ الاولیا کے یہ قائم
پر علمار سے مراد اولیا ہووے تو بھی یہ فضیلت اسی امت مرحومہ کو حاصل ہوگی کیونکہ
اولیار کرام بھی اسی امت مین بہت عالیمقام ہوگئے ہین وا ب بھی دنیا خالی نہین ہے
حاصل یہ کہ سب فضیلت آپ ہی کی ذات بابرکات کے تصدق سے ہو خوشا نصیب
اوس شخص کے جو اس امت مین داخل ہو و مطابق شریعت و طریقت کے کاربند
ہو جب اس امت پر اللہ تعالیٰ کی اسقدر نوازش ہے تو ہمکو بھی چاہئے کہ اوسکے
نوازش کے اداے شکر مین مشغول رہین و کسی وقت اوسکی یاد و اطاعت سے غافل
نہ رہین اللہ تعالے لئے۔ اس بات کی توفیق محض اپنی عنایت سے مجھہ سیہ کار اور
جملہ ارباب اسلام کو عطا فرما دے آمین کہ انہین امور سے خوشنودی اللہ و رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہم سب کے حق مین ہو اے مسلمانون شکر کا مقام ہو کہ ہم و
تم اس امت مرحومہ مین داخل ہین پس ہم سب مسلمانون پر واجب ہو کہ بموجب
ارشاد جناب باری عز اسمہ کے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جو شفیع المذنبین ہین
درود نامحدود بھیجین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ
تَسْلِيْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ
مَوْلَانَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ [illegible] النَّبِيِّ [illegible] اَلْاُمِّيِّ [illegible] وَاٰلِهٖ [illegible]

حال ازواج مطہرات واولاد واجداد کا مختصر اسطرح پر ہی کہ پہلے قبل نبوت کے آپنے ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا یہ بی بی آپ کی زوجیت مین رہین اور بعد نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں مین سب سے پہلے انہین نے اسلام قبول کیا وایمان واعتقاد درست کیا انکا بہت بڑا رتبہ ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ اللہ تعالے نے ان بی بی کو زبانی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بہشت کی بشارت دی اور سلام کہلا بھیجا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانچ برس قبل ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بی بی وفات پا کر جنت المعلی مین مدفون ہوئین پھر آپنے حضرت سودہ خاتون بنت ربیعہ سے نکاح کیا اور تین برس قبل ہجرت سے آپنے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے اول ماہ شوال مین بمقام مکہ معظمہ نکاح کیا اور حضرت بی بی حفصہ بنت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے نکاح کیا وحضرت بی بی زینب بنت خزیمہ سے آپنے نکاح کیا ان بی بی نے بعد دو مہینہ یا تین مہینہ کے بحین حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماہ ربیع الثانی سنہ ۳ ہجری مین وفات پائی اور حضرت ام سلمہ بنت سہل وزینب بنت جحش وام حبیب بنت ابوسفیان وحضرت میمونہ خاتون بنت حارث وحضرت صفیہ بنت حی یہ سب بی بیان آپکے نکاح مین آئین وحضرت ماریہ قبطیہ بھی جنکو بادشاہ مصر نے ہدیہ بھیجا تھا آپ کی زوجیت مین رہین اور سوائے حضرت خدیجہ وحضرت زینب بنت خزیمہ کے ان دونون نے بحیات رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات پائی اور سب ازواج مطہرات نے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات پائی ہی حضرت سودہ نے

سنہ ۵۴ھ ہجری مین وفات پائی وحضرت عائشہ صدیقہ سترھوین رمضان المبارک
سنہ ۵۸ھ ہجری مین بمقام مدینہ طیبہ وفات پاکر جنت البقیع مین مدفون ہوئین حضرت
حفصہ نے مہینہ شعبان سنہ ۴۵ھ ہجری مین وفات پائی حضرت ام سلمہ نے سنہ ۵۹ھ ہجری مین
وفات پائی وحضرت زینب بنت جحش نے سنہ ۲۰ھ ہجری مین وفات پائی حضرت ام حبیبہ
نے سنہ ۴۴ھ ہجری مین وفات پائی حضرت میمونہ خاتون نے سنہ ۵۱ھ ہجری مین وفات پائی
وحضرت صفیہ نے سنہ ۵۰ھ ہجری مین وفات پائی اور سوا انکے اور بھی عورتین آپ کے
نکاح مین درآئی ہین اور کتنون کو آپنے طلاق دیدئے تھے اور اولاد امجاد آپکے حضرت خدیجہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے بطن سے دو پسر قاسم وعبد اللہ کہ لقب اونکا طیب وطاہر تھا
وچار دختر بی بی زینب وبی بی رقیہ وبی بی ام کلثوم وبی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے
عنہن پیدا ہوئین دونون پسر قبل زمانہ اسلام سے فوت ہوگئے اور بی بی زینب ابوالعاص
کی منکوحہ ہوئین وبی بی رقیہ پہلے عتبہ بن ابی لہب کی منکوحہ ہوئین تھین مگر عتبہ نے
حالت غصہ مین اونکو طلاق دیدیا تب وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح مین
درآئین وبی بی ام کلثوم بھی پہلے عتیبہ بن ابی لہب کی منکوحہ تھین بعد وفات عتیبہ مذکور
بی بی رقیہ کے بی بی ام کلثوم بھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے نکاح مین درآئین
وحضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا حسب ارشاد جناب باری عز اسمہ کے
حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے نکاح مین درآئین یہ چارو بیٹیان زمانہ اسلام تک
بقید حیات رہکر مسلمان ہوئین وبی بی ماریہ قبطیہ کے بطن سے ایک پسر حضرت ابراہیم
پیدا ہوئے یہ بھی لڑکپن مین فوت ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اولاد مین
سے صرف حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا نے آپکی وفات سے چھ مہینہ بعد وفات پائی

باقی آپکے سب اولاد نے آپکی حیات ہی مین وفات پائی تہی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین بعد وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے چار اصحاب علی الترتیب آپکے خلفاء راشدین ہوئے **خلیفہ اول** افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق امیر المومنین وامام المسلمین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین بن ابی قحافہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ اور والدہ آپکی ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب ہین نسب حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا باپ مان دونون کی طرف سے کہ وہ دونون باخود ہا ایک دوسرے کے چچا کی اولاد ہین و نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرّہ سے اوپر کہ جد ہفتم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین و جد ششم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین ملتا ہے اسم مبارک حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا عبد اللہ و کنیت ابو بکر و لقب عتیق و صدیق اکبر ہے ولادت آپکی بعد واقعہ فیل کے دو برس چار مہینہ مین ہوئی شیوخ مین سب سے پہلے بلا طلب معجزہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ ہی ایمان لائے ہین خدا کے نزدیک آپکا بڑا درجہ ہے اللہ تعالے نے آپ کی تعریف و آپ سے رضامندی اپنے کلام مجید مین بیان فرمائی ہے و حدیث شریف مین وارد ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین طلوع و غروب ہوا آفتاب اوپر کسی ایک کے کہ بہتر ہو ابو بکر سے مگر وہ کہ پیغمبر ہو اور آپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت جان نثاری کی ہے اور غزوات مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر ابو بکر صدیق میری ساری عمر کے اعمال حسنہ لے لیں اور انکے عوض ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال مجھے دیدین تو مین راضی ہون رات ہجرت کی اور دن وہ کہ جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے اکثر لوگ مرتد ہوگئے اور آپنے کوشش کر کے از سر نو دین کو قائم کیا حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت مرض
موت مین مجھسے فرمایا کہ اپنے باپ ابوبکر و اپنے بہائی عبد الرحمن کو طلب کر لو تا کہ مین واسطے
خلافت ابوبکر کے مکتوب لکہدون کیونکہ مجکو خوف ہے کہ دوسرا دوسرا کوئی شخص نہ آرزو
خلافت کی کرے پہر فرمایا کہ رہنے دو کچہ ضرورت نہین ہے خدا تعالیٰ اور مومنین سوا
ابوبکر صدیق کے اور کسیکو خلیفہ نکرینگے چنانچہ مطابق ارشاد آپکے وقوع مین آیا کہ بعد وفات
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آپ ہی خلیفہ ہوئے یعنی بعد وفات رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کے آپ مسند خلافت پر بیٹھے اور جمیع مومنین نے آپسے بیعت اطاعت کی
کی وجہ بوجہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثرت لوگ عرب کے مرتد ہوگئے تھے
و بعض نے دعویٰ نبوت کا کیا تہا آپنے کوشش و جانفشانی کر کے خوب انتظام کیا
و مرتدین کو سزا قرار واقعی دیکر دین اسلام کو خوب مضبوط کیا و ملک عرب کو ایسا صاف کیا
کہ کوئی مخالف دین وہان باقی نرہا پہر آپ نے واسطے جہاد کے ملک شام مین فوج
روانہ کی کے چند مقامات ملک شام کے آپکے روبرو فتح ہوگئے حسب الحکم آپکے مسلمین مجاہدین
نے دمشق کا محاصرہ کیا تہا حسب وعدہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانونکو دمشق فتح کرایا اوسی روز
یوم دوشنبہ تاریخ گیارھوین جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری کو مدینہ منورہ مین حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ مدت
آپکی خلافت کے دو برس تین مہینہ ہے و عمر آپکی ترسٹھ برس کی بقول لیث چہ برس
کی ہوئی قبر آپکی مزار مبارک جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کے
متصل ایک ہاتھ حجرہ مین ہے و نقش آپکے نگینہ کا نعم القادر اللہ تہا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ دوم حضرت امیر المومنین و امام المسلمین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب
بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب
بن لوی بن غالب القرشی ہیں اور والدہ آپکی حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ اور کہا گیا ہے
کہ حنتمہ بنت ہشام بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہیں مطابق قول اول کے
والدہ آپکی ابوجہل کے چچا کی دختر ہیں و بقول ثانی ابوجہل کی بہن ہیں نسب حضرت
فاروق اعظم کا باپ کیطرف سے و نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کعب سے اوپر
کہ جد ہشتم حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و جد نہم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ہیں ایک ہی ہو اسم مبارک حضرت فاروق اعظم کا عمر و کنیت ابو حفص
و لقب فاروق اعظم ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولادت آپکی بعد واقعہ فیل کے تیرہ برس
میں ہے بعد ایمان لانے انتالیس آدمیوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا
فرمائی کہ یا اللہ عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام کے اسلام سے دین اسلام کو
عزت دے چنانچہ دعا آپکی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں قبول ہوئی اور
دوسرے روز آپ مشرف باسلام ہوئے و عدد چالیس کا آپسے پورا ہوا اور اسی روز
یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اللہ تعالیٰ نے آپکی تعریف و آپسے رضامندی اپنے
کلام مجید میں بیان فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے
بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے اور دوسری حدیث میں فرمایا ہے کہ عمر بہشت
کے چراغ ہیں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت جانفشانی کرتے تھے
اور غزوات میں ہمراہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر رہتے ہیں آپکا ایمان سب

قوی تہا اور آپ کفار پر بہت سخت تھے اور مسلمانون پر بہت مہربانی کرتے تھے اور
بہت محبت رکہتے تھے وسچا آورہی احکام شریعت مین کسیکی ملامت پر خیال نہین
کرتے تہے آپکے روبرو شیطان نہین آتا تہا آپکو دیکہکر دورسے بہاگتا تہا بعد وفات حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے آپ مسند خلافت پر بیٹھے آپکی نگرانی وحسن انتظام
سے بنیاد اسلام کو اللہ تعالی نے ایسا مضبوط کردیا کہ آج تک قائم ہے وانشاء اللہ تعالی
تا قیام قیامت قائم رہیگی آپکی کوشش وبہادری سے اللہ تعالی نے سارا ملک شام
وعراق وفارس ومصر وغیرہ مسلمانون کو فتح کرادیا مدت آپکے خلافتکے دس برس چہہ مہینے
سترہ یوم ہے جب اللہ تعالی کو دنیا سے آپکا اوٹہالینا منظور ہوا تب مغیرہ بن شعبہ کے
غلام مسمی فیروز نے جسکی کنیت ابو لولو تہی صبحکی نماز مین صف اول سے پہر بڑہکر آپکو
کہ اوسوقت آپ امامت کرتے تھے خنجر سے زخمی کیا اوسی زخم کاری کے وجہ سے
روز پنجشنبہ تاریخ اٹہائیسوین ذی الحجہ ۲۳ھ ہجری کو آپنے شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ عمر شریف آپکی جمہور کے نزدیک تریسٹہ برس وبقولے اٹہاون
برس وبقولے چہون برس وبقولے پچپن برس کی ہوئی ونقش آپ کے نگینہ مہر کا کفی بالموت
واعظا یا عمر تہا قبر آپکی متصل قبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک ہی حجرہ مین
ہے اور متصل قبر حضرت فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایک قبر کی جگہ جو باقی ہے کہتے
ہین اوسجگہہ پہ حضرت عیسی علیہ السلام کو دفن کرینگے ۔

خلیفہ سوم حضرت امیر المومنین وامام المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ بن
عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف اور والدہ آپکی [illegible] بیضا
[illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا [illegible]

دونون کیطرف سے ونسب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عبدمناف سے اوپر کہ جد چہارم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین وجد پنجم حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین ایک ہی ہے
کنیت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی ابوعمرو ابولیلی وابوعبداللہ واسم مبارک عثمان
ولقب ذی النورین ہے وجہ اس لقب کی یہ لکھی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دختر آپکی نکاح
مین آئی ہین اور یہ دولت سوائے آپکے اور کسیکو میسر نہین ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر میرے چالیس لڑکیان ہوتین تو ایک کو بعد دوسرے کے مین
عثمان کو دیتا ولادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد گذرنے مدت چھہ برس کے
عام فیل سے واقع ہوئی ہے اور آپ اوائل ہی مین بدلالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ
تعالی عنہ کے ایمان لائے ہین اللہ تعالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپکا بڑا
درجہ ہے کلام مجید مین آپکی تعریف ورضامندی مین آیات نازل ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر پیغمبر کا ایک رفیق ہے میرا رفیق بہشت مین عثمان ہے
اور دوسری حدیث مین وارد ہے کہ بتحقیق ستر ہزار آدمی جو مستحق عذاب دوزخ کے
ہوے ہون عثمان کی شفاعت سے بہشت مین داخل ہونگے آپ اعیان قریش سے
ہین اور تمام قبائل سے ذیمقدور تھے اور آپ مین سخاوت اس درجہ تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو بہشت کی بشارت اور مغفرت گناہان اولین وآخرین کا مژدہ دیا
اور آپ صاحب الہجرتین مصلی الی القبلتین تھے وصاحب حلم وحیا تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم آپ کی تعظیم فرماتے تھے واکثر شب کو آپ مقام ابراہیم مین تمام رات نوافل مین
قرآن پڑھتے تھے وکبھی ایک رکعت مین تمام قرآن ختم کر دیتے تھے صائم الدہر قائم اللیل
تھے وآپ جامع القرآن ہین بعد شہادت حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے باتفاق مسلمین آپ

مسند خلافت پر بیٹھے آپ کی عہد خلافت مین ہمدان آذربایجان افریقہ کا فرون
مازندران نیشاپور طرس ہرات بلخ قسطنطنیہ وغیرہ بہت سے ملک شہر اہل اسلام کے
تصرف مین آئے اور کفار پر خوب جہاد ہوا آپ کرم و بخشش مین معروف و محبوب القلوب
تھے وانتظام دین و شریعت کا آپکے عہد خلافت مین بخوبی رہا مدت خلافت آپکی گیارہ
برس گیارہ مہینہ ۲۲ یوم ہے و عمر شریف آپکی اٹھاسی برس و بقولے نوے برس و بقولے
پچھتر برس و بقولے بیاسی برس و بقولے چھیاسی برس کی علی اختلاف الروایات ہوئی
ہے تاریخ اٹھارھوین ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری کو لوگون نے مکان کے اندر گھس حالت
تلاوت قرآن مجید مین آپکو شربت شہادت پلایا و قطرے خون کے کلام مجید مین آیہ
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ پر ٹپکے و روح پاک آپکی روانہ خلد برین کی ہوئی اِنَّا لِلّٰهِ وَ
اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ نقش آپکے نگین کا لتصبرن او لتندمن تھا مزار مبارک آپکا جنت البقیع
مین ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ و خلیفہ چہارم امیر المومنین و امام المسلمین حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ ہین چونکہ آپ اس فقیر کے پیران طریقت مین سے ہین لہذا حال آپکا جدا گانہ بطور حالات
حضرات مندرجہ شجرہ کے علیحدہ لکھا گیا ہے آپ چارو صاحب اصحاب کبار خلفاے
راشدین جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین و آپ چارونصاحب باہم کمال درجہ کی
محبت رکھتے تھے و چار یار مشہور ہین و علماے اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے
کہ بعد انبیاے کرام کے آپ چارونصاحب سب سے بہتر ہین رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین اللہ تعالےٰ بطفیل رسول انام و اصحاب کرام کے اس فقیر گنہگار کے
گناہون سے درگذرے و جمیع مسلمین کو بخشش دیوے۔
آمین ثم آمین

حالات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

اسم مبارک آپکا علی اور کنیت ابوالحسن وابوتراب ہی اور القاب آپکے یعسوب المسلمین مرتضیٰ وحیدر کرار واسداللہ ہین آپ ابوطالب بن عبدالمطلب چچا حقیقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسر ہین اور والدہ آپکی فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبدمناف ہین ولادت آپکی مکہ معظمہ مین اندر خانہ کعبہ کے عام فیل سے تیسوین برس بروز جمعہ تاریخ ۱۳ تیرھوین رجب کو ہے آپ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاے راشدین مین سے خلیفہ چہارم ہین اور اکثر غزوات مین آپ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہین قلعہ خیبر کو خدا تعالیٰ نے آپ ہی کے ہاتھ سے فتح کرایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین فرمایا ہی کہ تو میرا بھائی اور رفیق ہے دنیا و آخرت مین اور فرمایا ہے کہ نظر کرنا علی کے منہ پر عبادت ہی اور فرمایا ہی کہ میرا نام اور علی کا نام دونون ماخوذ ہین خدا کے نام سے اللہ کا نام محمود ہی اوس سے ماخوذ ہی لفظ محمدؐ اور اللہ کا نام اعلیٰ ہے اوس سے ماخوذ ہے لفظ علی۔ لڑکون مین سب سے پہلے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے رسالت کا آپ ہی نے اقرار کیا ہے اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا والدہ امامین مکرمین جناب حضرت حسنین علیہما السلام آپکی زوجہ شریفہ ہین اور وہ جگر گوشہ حضرت رسول مختار بمنطوق حدیث صحیح سیدۃ نساء اہل الجنۃ فاطمہ کے بہشت مین سب عورات کی سردار ہین۔ شجاعت وسخاوت اور حلم و زہد آپکا تقریر و تحریر سے افزون ہے۔

حکایت ایک جنگ مین ایک یہودی قوی ہیکل طویل القامت خود برسر تیغ بکف زرہ دربر حضرت حیدر کرار کے مقابل ہوا وقت مقابلہ کے حضرت نے اوس

کبر کو مغلوب کیا اور اوسکے سینہ پر کینہ پر چڑہکر ذوالفقار اوسکے حلق پر رکھکر چاہا کہ
اوسے دار البوار مین پہونچادین اوسی حالت مین اوس بیہودہ نے حضرت کے
روے مبارک پر تھوک دیا فوراً اس گستاخی سے حضرت اوسکے سینہ سے اوتر پڑے
اوسنے کہا کہ یا علی آج تک مجھے کسی نے ایسی ذلت نہین دی تمنے مجھے اپنے
قابو مین لاکر جو چھوڑ دیا اسکی کیا وجہ ہے حضرت نے فرمایا مین تابعدار مولی کا ہون
نہ فرمان بردار نفس و ہوا کا تیرے تھوکنے سے پہلے صرف تیرے کفر کے سبب سے
مین تجھے مار ڈالتا جب تو نے مجھپر تھوکا تو میرے نفس نے کہا کہ اس کبر نے بڑی
بے ادبی کی جلد اسکو مار ڈال اس وجہ سے مین نے تجھے چھوڑ دیا اور للّٰہیت مین نفسانیت
کو نملایا فقط اب آپکے حالات حلم و زہد و شجاعت کو جمیع اوصاف حمیدہ اسی حکایت
سے قیاس کر لینا چاہئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فراغت حجۃ الوداع
کے جب مدینہ منورہ کو مراجعت فرمائی راہ مین بمنزل غدیر خم خطبہ ولایت اور تاکید محبت کا
آپکے لئے پڑھا پہلے سب لوگون سے فرمایا کہ کیا مین سب مسلمانون کیلئے واجب المحبۃ اونکی جانون سے
زیادہ نہین ہون سب نے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت ہمکو نہیں اپنی جانون سے زیادہ واجب
ہے پہر آپنے فرمایا یا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ
عَادَاهُ یعنی جسکا مولی ہون علی اوسکے مولی ہین یعنی جو مجھے محبت رکھے وہ علی سے محبت رکھے
یا اللہ دوست رکھ اوسکو جو علی سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اوس سے جو علی سے
دشمنی رکھے اور ہوگا موجب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی نے آپکو بہت فضیلت
عنایت فرمائی ہے کہ بخیال خوف جان مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بستر پر سویا [illegible] اسے لکھا ہوا کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ

ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ یعنی اور بعضے آدمی بیچتے
ہین جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہی بندہ پر فقط
قصہ ہجرت مین آپ ہی کی شان مین نازل ہوئی ہے اور سوا اسکے اور آیات بھی آپکی
شان مین نازل ہین و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی شان مین لَحْمُكَ لَحْمِي وَ
دَمُكَ دَمِي فرمایا ہی اور فرمایا ہی اَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ۔ سوا اسکے اور
بہت حدیثین آپکی فضائل مین وارد ہین بعد شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی
عنہ کے باتفاق مسلمین آپ مسند خلافت پر بیٹھے اور آخر عمر تک شوکت اسلام
و پابندی شریعت و طریقت مین مصروف و معرفت و حقیقت مین متوجہ رہے اور
چونکہ آپکے عہد خلافت مین بمشیت الہی باہم خود ہا نزاع واقع رہی اسوجہ سے
فتوح ممالک جدیدہ کی نہین آئی و بسبب اسی نزاع باہمی کے اسیوقت سے
مردمان ضعیف الاعتقاد والایمان سے باغوائے شیطانی جماعت اسلام مین تفرقہ
پڑا اور فرقہ روافض و خوارج وغیرہ پیدا ہوا جب بسبب ترقی نزاع باہمی کے نوبت
جنگ و جدال کی پہونچی تب بخیال مصالحہ مجروحان و آسایش مردمان و درستی سامان
کے جناب حیدر کرار رضی اللہ تعالی عنہ کوفہ مین تشریف لاکر مقیم ہوے عبدالرحمن
بن ملجم آپکے لشکر مین رہتا تھا اور اکثر لڑائیون مین آپکے ساتھ رہا ہی وہ ایک عورت
قوم خارجی پر عاشق ہوا اور اسکے اغوائے سے آمادہ شہید کرنے جناب حیدر کرار کا ہوا
آپکی عادت شریف تھی کہ بہت سویرے تاریکی مین سب سے پہلے واسطے ادائے
نماز صبح کی دار الخلافت سے مسجد کوفہ مین تشریف لیجایا کرتے تھے اور سونیوالوں کو
بآواز تکبیر جگایا کرتے تھے چنانچہ حسب معمول تاریخ انیسوین رمضان سنہ ۴۰ ہجری کو

آپ مسجد مذکور میں تشریف لائے اور ابن ملجم مردود شمشیر سے ستون کے آڑ میں چھپا کھڑا
تہا اوس شقی ازلی نے تلوار زہر آلود آپکے سر مبارک پر ماری کہ خون جاری ہوا
و تمام محاسن شریف خون سے تر ہوگئی ہر چند زخم کاری نہ تہا مگر زہر کی تاثیر سے
امید صحت منقطع ہوئی آخرکار آپنے سب کو اپنے پاس بلایا اور جناب امام حسن و امام
حسین علیہما السلام کو بہت تسلی و دلاسا دیکر اپنے پاس بٹھایا اور جو کچھ علم معرفت و حقیقت
سینہ بسینہ چلا آتا تھا دونوں صاحبوں کو عطا فرمایا اور بہت سی وصیتیں فرماکر
اپنے رحلت کا حال سنایا آخرکار بعد زخم کے تیسرے روز تاریخ اکیسویں رمضان المبارک
سنہ ہجری کو آپ مرتبہ شہادت کو فائز ہوکر تشریف فرماے فردوس بریں کے ہوے
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ مدت عمر شریف آپکی تریسٹھ یا پینسٹھ سال
ہے اور نقش نگین آپ کا الملک للہ تھا اور دوازدہ امام میں سے آپ امام اول ہیں
مدت خلافت آپکی چار سال نو مہینہ تین یوم ہے مزار مبارک آپکا نجف اشرف
میں ہی اور منجملہ اولاد ذکور آپکے سبطین طیبین حضرت حسنین علیہما السلام بطن حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سبط اکبر حضرت امام
حسن علیہ السلام و سبط اصغر حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں حالات حضرت امام حسین
علیہ السلام کے بوجہ ہونے پیر طریقت اس فقیر کے جداگانہ بطور حالات دیگر حضرات
مندرجہ شجرہ کے علیحدہ لکھے گئے ہیں و مختصر حالات سبط اکبر یعنی حضرت امام حسن
علیہ السلام کے اسجگہ لکھے جاتے ہیں۔

ذکر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کنیت آپکی ابو محمد و لقب تقی و مجتبیٰ و سید و سبط اکبر و اسم مبارک آپکا شبہ و حسن ہے

تاریخ پندرھوین رمضان شریف ۳ سنہ ہجری کو مدینہ منورہ مین آپ پیدا ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا نام حسن کہا آپ سر سے سینہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکو بہت چاہتے تھے اور آپکے واسطے خدا سے دعا مانگا کرتے تھے کہ الٰہی مین اسے دوست رکھتا ہون تو اسے دوست رکھ اور اوسے بھی دوست رکھ جو اوسے دوست رکھے اور امام حسن علیہ السلام بہت زاہد و سخی تھے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پدر بزرگوار سے روایت کرتے ہین کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے باوجود موجود گی بہت گھوڑے سواری کے کہ آپکے آگے آگے کوتل چلتے تھے پندرہ حج پیادہ پا کیے ہین اور دو مرتبہ تمام مال و اسباب اپنا للہ دیدیا ہے اور تین مرتبہ اپنے مال مین سے نصف نصف مال للہ دیا اور تقسیم مین اسقدر احتیاط فرماتے تھے کہ ایک جوتا للہ دیتے تھے اور ایک رکھتے تھے آپکا بہت بڑا مرتبہ ہے دوازدہ امام مین سے آپ امام دوم ہین اور جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ ہین اور دس روز کم چھ مہینہ آپنے خلافت راشدہ بھی کی ہے۔ خلافت راشدہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بموجب حدیث صحیح کے تیس برس تھی منجملہ اوسکے دو برس و تین مہینہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دس برس و چھ مہینہ و ستر دیوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و گیارہ برس و گیارہ مہینہ و بیس یوم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و چار برس و نو مہینہ و تین یوم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ خلیفہ رہے چنانچہ عہد چارون اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مین جملہ انتیس برس و چھ مہینہ و دس یوم خلافت راشدہ رہی پانچ مہینہ و بیس یوم جو منجملہ تیس برس کے باقی رہ گئے تھے بعد وفات جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپنے مسند خلافت پر بیٹھکر وہ بقیہ

ایام پورے کیے چالیس ہزار آدمیوں سے زیادہ نے آپکی بیعت کی بعد پورے ہوجانے تیس برس ایام خلافت راشدہ کے آپ نے ملک و سلطنت معاویہ بن ابی سفیان کو سپرد کر دیے تب سے انتظام ملوکانہ ہونے لگا اور بموجب پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ نے حضرت امام حسن علیہ السلام کے حق میں فرمایا تھا کہ انکی وجہ سے بڑے دو گروہوں میں صلح ہو جاویگی سبب ظاہری سپردگی ملک و سلطنت کا یہ ہوا کہ معاویہ بن ابی سفیان نے خبر شہادت جناب حیدر کرار کی سنکر جمعیت ساٹھ ہزار سپاہ کے عراق کیطرف کوچ کیا و امیر المومنین حضرت امام حسن علیہ السلام نے بھی جمعیت چالیس ہزار فوج کے بہمت فرمائی و تا انقضاے بقیہ مدت خلافت راشدہ کے جنگ ہوا کی جب ایام خلافت راشدہ گذر گئے تب بمضمون حدیث شریف اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ یَکُوْنُ مُلْکًا عَضُوْضًا یعنی خلافت راشدہ میرے بعد تیس برس ہے پھر ہو جاویگی بادشاہی کاٹ کھانے والی یعنی ظلم و ستم منتشر ہو جاویگا لہذا آپکو منظور ہوا کہ میں بادشاہ ظالم نہوں نیز بخیال خونریزی کثیر مسلمانوں کے آپ نے صلح کر کے معاویہ بن ابی سفیان کو ملک سپرد کر دیا بعد اسکے آپ مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور آخر عمر تک وہیں رہے اور یہ سب معاملہ مقام کوفہ سے ہوا تھا فقر و طریقت میں بہت نکتے و اشارہ آپ سے منقول ہیں در باب فضیلت محبت آپکی جو احادیث صحیحہ وارد ہیں انکو کتب احادیث میں دیکھکر جان و دل انکی محبت میں نثار کرنا چاہیے چونکہ اکثر احادیث میں فضائل آپکے و نیز حضرت امام حسین علیہ السلام کے یکجا مذکور ہیں لہذا مختصر یہاں فضیلت دونوں صاحبوں کے حالات تمامہ حضرت امام حسین علیہ السلام میں درج کیے جاینگے تمام ہو حضرت امام حسن علیہ السلام

عبادت و ذکر الٰہی میں مشغول رہے جب خدا کو اپنے جوار رحمت میں آپکا بلانا منظور ہوا تب
حیلہ ظاہری آپکی وفات شریف کا یہ ہوا کہ آپکو زہر دیا گیا مشیت الٰہی اسمین یہ تھی کہ درجہ
شہادت کا جو خدا کے نزدیک ایک بہت بڑا درجہ ہے آپکو حاصل ہو و چونکہ شہادت سرّیہ
و جہریہ ضد یکدیگر ہین بنا بران دونون قسم کی شہادت کا ایک شخص کو حاصل ہونا امر
محال تہا لہذا شہادت سرّیہ بذریعہ زہر کے آپکو حاصل ہوئی و شہادت جہریہ بذریعہ زخم نیزہ
و تلوار کے حالت مسافرت مین آپکے چھوٹے بہائی جناب سید الشہدا حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوئی تا کہ آپ دونون بہائیون سے کوئی فضیلت شہادت
کی باقی نہ رہجاوے دونون بہائیون کو دونون قسم کی شہادت میں سے ایک ایک قسم
کی شہادت کی فضیلت حاصل ہو جاوے جو زہر کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعاعنہ کو دیا گیا
وہ ایسا قاتل تھا کہ آپکو اسہال کبدی شروع ہوا و جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور آپ چالیس روز
تک بیمار رہے بعدہ آپ تاریخ پانچوین ماہ ربیع الاول ۴۹ھ ہجری کو درجہ شہادت حاصل
کر کے گوشہ گزین جوار رحمت الٰہی کے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝
عمر شریف آپکی اڑتالیس برس پانچ مہینہ بیس یوم کی ہوئی مزار شریف مقام جنۃ البقیع
واقعہ مدینہ منورہ مین ہے نقش آپکے خاتم کا اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ تھا چونکہ آپکو درجہ شہادت
سرّیہ کا حاصل ہوا لہذا دنیا مین کوئی شخص یقینی زہر دینے والا دریافت نہو جسکو زہر دیتے
ہوے کسی شخص نے دیکہا ہو مگر کہا جاتا ہے کہ مسماۃ جعدہ بنت اشعث نے جو آپکی زوجہ
تھی یزید پلید کے اغوا سے بطمع دنیا وی آپکو ایسا زہر ہلاہل دیدیا کہ آپ جان بر نہوے
حضرت امام حسین علیہ السلام نے بقصد سزا دینے کے آپسے تعین قاتل کی چاہی
آپنے فرمایا کہ اگر میرا زہر دینے والا وہی ہے جسپر میرا گمان ہے تو منتقم حقیقی سے

زیادہ عوض لینے والا ہی اور اگر وہ نہین ہی تو مین نہین چاہتا کہ تم کسی بیگناہ کے خون مین مبتلا ہو فقط

حالات حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اسم مبارک آپکا شبیر و حسین اور کنیت ابو عبد اللہ اور لقب سید الشہدا اور سبط اصغر ہی آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے پسر ہین اور حضرت سیدة النسا فاطمة الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی والدہ شریفہ ہین ولادت آپکی مدینہ منورہ مین تیسری یا پانچوین شعبان سنہ ۴ھ روز شنبہ کو ہوئی ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکا عقیقہ کیا مدت حمل آپکی چھ مہینہ ہے آپکو بعد تولد کے ام الفضل بنت حارث حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب کی بی بی نے دودھ پلایا عبد اللہ بن عباس و فضل بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما دونون آپکے برادران رضاعی ہین آپ ناف سے قدم تک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مشابہ تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکے و جناب امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مین بہت حدیثین فرمائی ہین چنانچہ فرمایا ہے کہ حسن اور حسین بہشت کے جوانون کے سردار ہین اور فرمایا ہے کہ یہ دونون میرے بیٹے اور میری دختر کے بیٹے ہین الٰہی مین انہین دوست رکھتا ہون تو بھی انہین دوست رکھ اور جو انہین دوست رکھے اوسکو بھی دوست رکھ اور فرمایا ہے کہ تمام اہل بیت مین مجکو حسن اور حسین سے زیادہ محبت ہی اور فرمایا ہی کہ حسین مجھسے ہی اور مین حسین سے دوست رکھے اللہ اوسے جو حسین کو دوست رکھے اور فرمایا ہی کہ حسن اور حسین میرے باغ دنیا کے دو ریحان ہین اور حدیث مین وارد ہی کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر خطبہ پڑہتے تھے کہ اتنے مین

حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لاے اور بسبب صغر سنی
کے چلنے مین دونون صاحبون کے پیر لڑکھڑاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال
مبارک مین آیا کہ مبادا یہ دونون گر پڑین اور چوٹ لگجاوے پس بے اختیار ہوکر آپنے خطبہ چھوڑ
کر کمال شفقت اور فرط محبت سے دونون صاحبزادونکو وہین اوٹھا لیا اس مقام سے شفقت
اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ دونون صاحبونکے ساتھہ معلوم کرلینا چاہیے
کہ خطبہ پڑہنے کے وقت مین بھی دونون صاحبزادون کی تکلیف گوارا نکی شواہد النبوۃ
مین لکہا ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے زانو پر حضرت امام حسین علیہ السلام
و بائین زانو پر حضرت ابراہیم علیہ السلام آپکے پسر بیٹھے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام آے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حقتعالے دونون کو آپکے پاس نرکھیگا دونون مین
سے ایک کو اختیار کیجیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حسین نہوگا تو مجکو اور علی اور
فاطمہ کے دلکو رنج ہوگا و اگر ابراہیم نہوگا تو میرے ہی جان پر رنج گذریگا مین نے اپنا رنج
اختیار کیا پھر تین دن کے بعد حضرت ابراہیم کا انتقال ہوا جناب امام حسین علیہ السلام
بہت خوبصورت اور نہایت باجمال تھے چہرہ مبارک ایسا روشن تہا کہ اگر اندہیرے
مین بیٹھے ہوتے تو پیشانی اور چہرہ کی چمک سے بیٹھے ہوے معلوم ہو جاتے تھے دوازدہ
امام مین سے آپ تیسرے امام ہین اور جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے خلیفہ ہین آپ
بہت علوم معقول اور معارف منقول مین ایک شخص نے آپسے سوال کیا کہ بندہ ہونا کیا چیز ہے
آپنے فرمایا کہ بندہ وہ ہے کہ اپنے اختیار کو چھوڑ دے کشف المحجوب مین لکہا ہے کہ ایک دن
ایک شخص آپکی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ بہت درماندہ اور محتاج ہون اور عیال و اطفال
رکھتا ہون آپنے اوسے ٹھہرایا اتنے مین پانچ توڑے سنہ دینار دار کے حضرت معاویہ

بن ابی سفیان نے بھیجے آپنے پانچون توڑے اوسی سائل کو عنایت کیے اور فرمایا کہ
تجھے انتظار مین بہت تکلیف ہوئی فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ ایک دن آپ مہمانون
کے ساتھ کھانا کھانے کو بیٹھے غلام آش گرم کاسہ مین بھرا ہوا مجلس مین لایا اتفاقاً اوسکا
پیر پھسلا اور کاسہ آپکے سر مبارک پر گر کر ٹوٹ گیا آپنے تادیب کے نظر سے اوسکے طرف دیکھا
اوسنے کہا وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ آپنے فرمایا مین نے غصہ روکا اوسنے کہا
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ آپنے فرمایا مین نے معاف کیا اُسنے کہا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ
آپنے فرمایا مین نے تجھے اللہ کے راہ مین آزاد کیا غرضکہ آپکا حلم و صبر و شکر و آپکی بردباری و
سخاوت و شجاعت و ریاضت و عبادت وغیرہ حد احصا سے باہر ہے بڑی بڑی کتابون
و کتب احادیث مین سب لکھا ہے تمام عمر آپنے انہین اوصاف حمیدہ کے ساتھ بسر کی اور
نقش آپکے خاتم کا اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ تھا جب خداوند کریم کو اپنے جوار رحمت مین
آپکو طلب کر لینا منظور ہوا تب حیلہ ظاہری وفات شریف کا شہادت کبریٰ کیا گیا تاکہ حاصل
ہونا کسی فضیلت کا آپسے باقی نرہجاوے و درجہ شہادت بھی جو ایک بہت بڑا درجہ ہے
آپکو حاصل ہوجاوے اور سامان اوسکا اسطرحپر ہوا کہ جب بعد وفات حضرت معاویہ کے
یزید پلید تخت نشین ہوا تب اپنے تمام قلمرو مین عمال و حکام کو نامہ لکھا کہ سب عاید و ساکنان
ہر دیار سے میری بیعت او انجملہ ایک نامہ ولید بن عقبہ کو بھی کہ حاکم مدینہ کا تھا باینمضمون
لکھا کہ معاویہ ایک بندہ بندگان خدا سے تھا وہ مر گیا اوسکے قائم مقامی مین مجھکو سلطنت
ملی تجکو لکھا جاتا ہے کہ بمجرد پہونچنے اس نامہ کے امام حسین اور جو اہالی مدینہ اور اکابر اس
شہر کے ہین ان سب سے میری طرف سے بیعت القیاوے جب یہ نامہ یزید کا
ولید بن عقبہ کے پاس پہونچا تب ولید نے آپکو بلا کر مضمون نامہ یزید کا آپسے عرض کر دیا

چونکہ یزید پلید مرد فاسق ودایم الخمر اور ظالم تہا لہذا آپنے اوسکی بیعت سے انکار کیا اور بمصلحت وقت تاریخ چوتھی شعبان سنہ ۶۰ ہجری کو آپ مع عیال واطفال مدینہ منورہ سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ مین تشریف لائے جب یہ خبر اہل کوفہ کو پہونچی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے مدینہ سے ہجرت کی تب اس اقرار سے کہ ہم سب آپکے تابعدار اور خدمت گزار ہین آپ یہان تشریف لاے ہم سب جان ومال سے حاضر ہین اور آپکی اطاعت کو سعادت دارین سمجھتے ہین اور سوا حضرت کے ہمکو اور کسیکی اطاعت منظور نہین ہے آپ بے تکلف رونق افروز ہوکر منتظرین کو قید انتظار سے آزاد فرمائے قریب ڈیڑہ سو نامے آپکے پاس بھیجے جب کوفیونکی استدعا آپکے طلب مین حد سے زیادہ گذری تب آپنے حسب مشورہ عمائد مکہ پہلے حضرت مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بہائی کو کوفہ کیطرف روانہ کیا اور اہل کوفہ کو لکہا کہ بالفعل بہائی مسلم تمہارے پاس پہونچتے ہین لازم ہے کہ انکو بجاے میرے تصور کرو اور انکی اطاعت وفرمان برداری مین قصور نکرو بعد انکے مین بہی آتا ہون جب حضرت مسلم کوفہ مین پہونچے تب سب اہل کوفہ نے جمع ہوکر بیعت حضرت امام حسین علیہ السلام کی حضرت مسلم کے ہاتہ پر کی اور بکمال عقیدت اطاعت سے پیش آئے کہتے ہین کہ بارہ ہزار آدمی وبروایتی تیس ہزار وبروایتی چالیس ہزار آدمیون نے بیعت کی نعمان بن بشیر حاکم کوفہ مرد صحابی خوش اعتقاد تہا جب اس حال سے مطلع ہوا تو باسباب ظاہر یزید کے خوف سے لوگونکو منع کیا مگر صرف ممانعت زبانی پر اکتفا کرکے زیادہ متعرض نہوا بلکہ باطن مین سب کو ترغیب وتحریص کرتا تہا واعانت وامداد حضرت مسلم کی ملحوظ خاطر رکہتا تہا جب حضرت مسلم کے ساتہ ایک جماعت کثیر ہوگئی تب مسلم بن یزید حضرمی اور عمارۃ بن الولید بن عقبہ نے اس حال کی اطلاع

یزید پلید کو دی یزید مرید نے کیفیت دریافت کر کے بمشورہ مشیران نامعقول
نعمان بن بشیر کو معزول کیا اور عبید اللہ بن زیاد کو جو حاکم بصرہ تھا کوفہ کا حاکم مقرر کر کے
بنام اوسکے نامہ بھیجا کہ مین نے تجھکو کوفہ کی حکومت دی تو اپنے تئین فوراً کوفہ مین
مین پہونچا اور مسلم بن عقیل اور اوسکے مددگارونکو قتل کر اور حسین بن علی سے میری
جانب سے بیعت لے اگر وہ بیعت کرین تو بہتر ورنہ اونکو بھی قتل کر اور جب کوفہ مین
حضرت مسلم سے اصاغر و اکابر اہل کوفہ نے بیعت کی اور کمال اطاعت و تابعداری
سے ہر شخص پیش آیا اور سب لوگ مستدعی تشریف آوری جناب امام حسین علیہ السلام
کے ہوئے تب حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت مین حضرت امام حسین علیہ السلام
کے لکھا کہ زیادہ چالیس ہزار آدمی سے میرے ساتھ ہین اور وہ سب جان و مال
سے حاضر ہین کسیطرحکا کچھ تردد باقی نہین رہا اب آپ کسی طرح کا تامل نہ کیجیے
اور بے تکلف تشریف لائے اسوجہ سے کوفہ مین آپکے تشریف آوری کی خبر
گرم تھی ہنوز آپ تشریف نہین لائے تھے کہ ابن زیاد بصرہ تھا وہ حسب حکم یزید پلید
کے بصرہ سے کوفہ کو روانہ ہوا اور قادسیہ مین کہ نواح کوفہ مین ایک شہر ہے
لشکر اور فوج کو چھوڑکر ازراہ فریب و مکر حجازیونکا لباس پہنا اور عمامہ سر پر باندھا
پھر ایک اونٹ پر سوار ہوکر چند لوگونکے ساتھ بغرض مغالطہ دہی اندھیری رات
مین مغرب و عشا کے درمیان مکہ کے راہ سے کوفہ مین داخل ہوا چونکہ سب اہل کوفہ
کو انتظار تشریف آوری حضرت امام حسین علیہ السلام کا تھا لہذا وہ لوگ دھوکا کہا کر
اوسکو حضرت امام علیہ السلام سمجھے اور تاریکی شب مین اوسکے پیشوائی کو گئے اور سلام
کیا اور مرحبا یا ابن رسول اللہ [illegible] کہا ابن زیاد معدن فساد و فتنہ

رہا اور کچھ نبولا یہانتک کہ دار الامارہ مین داخل ہوا اور اپنے ملازمین سے کہلا دیا کہ
اسوقت فرصت نہین ہی صبح کو ملاقات ہوگی آخر الامر وقت صبح ابن زیاد نے
سب لوگونکو جمع کرکے سند حکومت جو یزید مرید کے جانب سے اوسکے پاس تھی
سب کو سنائی اور کوفیونکو یزید کے مخالفت سے ڈرایا اور خوب دھمکایا اور اپنی تدبیر و
تزویر سے جماعت حضرت مسلم کو متفرق کردیا چنانچہ جن لوگون نے حضرت مسلم علیہ السلام
سے بیعت کی تہی اون سبھون نے بقول اَلْکُوْفِیُّ لَایُوْفِیْ حضرت مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کا ساتھ چھوڑدیا اور ابن زیاد درپے شہادت حضرت مسلم کے ہوا ہرچند حضرت مسلم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے شجاعت ہاشمی بہت کی اور کشتونکو فی النار کیا مگر آخرکار تاریخ تیسری ماہ ذی الحجہ
سنتہ ہجری کو آپ و آپکے دونون صاحبزادے شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
جس روز کوفہ مین آپ شہید ہوئے اوسی روز حسب تحریر آپکے حضرت امام حسین علیہ السلام
نے مکہ سے کوفہ کی روانگی کا قصد کیا آپکی روانگی سے اکابر مکہ مانع آئے اور بیوفائی و دغابازی
اہل کوفہ کی بیان کی مگر آپنے قبول نفرمایا اور ارشاد کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ ایک دنبہ مکہ مین ذبح کیا جائے گا اور اوسکا ذبح ہونا موجب ہتک حرمت کعبہ کا ہوگا اسواسطے
مین نہین چاہتا کہ وہ مین ہون اور میرے سبب سے خانہ کعبہ کی ہتک ہو اور بیحرمتی کعبۃ اللہ کے ظہور مین
آئے یہ بیان آپسے سنکر سب خاموش ہوگئے اور آپ اوسی روز یعنی تاریخ تیسری ذی الحجہ سنہ ۶۰ھ
کو بیاسی آدمی کے ساتھ معہ اہل بیت اور یاران و غلامان کے کوفہ کی طرف روانہ ہوئے
اثنائے راہ مین آپنے خبر پائی کہ اہل کوفہ نے بدعہدی کی اور ابن زیاد نے حضرت مسلم
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو مع دونون صاحبزادونکے شہید کرڈالا یہ حال سنکر آپنے مراجعت
کا قصد فرمایا مگر حضرت مسلم کے بھائیون نے جو آپکے ساتھ تھے بوجہ محبت بھائی حضرت

مسلم بن عقیل کے قسم شرعی کہاکر کہا کہ ہم تو اب نہ پھرینگے یا دشمنون سے اپنے
بھائی کا انتقام لینگے یا ہم سب بھی مارے جائینگے تب آپنے فرمایا لَا خَیْرَ فِی الْحَیٰوۃِ
بَعْدَکُمْ اور مع جماعت کے آگے بڑہے جب آپ نواحی عراق مین جہان سے کوفہ
دو منزل باقی تہا پہونچے وہان حُر بن یزید ریاحی کہ ہزار سوار مسلح اونکے ساتھ تھے
حضرت کو ملی و عرض کیا کہ یا امام حسین مین ابن زیاد کیطرف سے اسواسطے آیا ہون
کہ جسطرحسے ہو آپکو اوسکے پاس پہونچاؤن مگر واللہ مین بالطبع اس فعل کو مکروہ
جانتا ہون کہ آپ کو اوس شقی کے پاس لیجاؤن اب سخت مشکل ہے کہ نہ آپکو لیجا سکتا
ہون نہ چہوڑ سکتا ہون اسبارہ مین بہت کلام طویل ہوا آخر کار آپنے مرضی حُر کی
پاکر قصد کوفہ کا فسخ کرکے اور طرف کی راہ لی لیکن قضا و قدر نے تاریخ دوسری محرم
کو کشان کشان آپ کے تئین دشت کربلا مین پہونچایا آپنے وہان نہر فرات کے قریب
خیمہ نصب کیا اور لوگونسے پوچہا کہ اس مکان کا کیا نام ہے وہان کے لوگون نے کہا کہ
اس میدان کو کربلا کہتے ہین آپنے فرمایا کہ یہ مقام کرب و بلا کا ہے جب آپ وہان ٹہرے
تب حُر نے عرض کیا کہ فوج ابن زیاد کی اور بھی آتی ہے اور وہ کمبخت آپکے درپے
ایذا ہے مناسب یہی ہے کہ آپ یہانسے کوچ کر جایئے پہر جو گذریگی خبر دیکہہ لونگا چنانچہ
آپنے کوچ کیا اور تمام رات چلے صبح جو ہوئی تو دیکہا کہ اوسی جگہہ مین جہان سے کوچ
کیا تہا تحریر الشہادتین مین لکہا ہے کہ ایسا اتفاق سات شب برابر ہوا کہ آپ روز
رات کو کوچ فرماتے اور تمام شب قطع مسافت کرتے صبحکو پہر اوسی جگہہ ہوتے جس
جگہہ سے کوچ کرتے آخر کو یہ نوبت ہوئی کہ اونٹون کو ہر چند مارتے تھے وہ حرکت
نہین کرتے تھے پس آپنے چار و ناچار وہین مقام کیا اور زمین مین میخ گاڑنے

تھے یا درخت سے لکڑی توڑتے تھے تو اوس جگہ سے خون نکل آتا تھا جب آپنے یہ
حال دیکھا فرمایا کہ تھا موعود یہی ہے یہاں سے ہم نہیں جا سکتا تاریخ طبری میں لکھا ہے
کہ جب آپ کربلا پہونچے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جماعت ملائکہ
کے ساتھ تشریف لائے اور آپکو بغل گیر فرما کر ارشاد فرمایا کہ اے فرزند دلبند میں خوب جانتا
ہوں کہ دشمنان بے دین و بے پیر تیرے قتل کے درپے ہیں یہ سب روز قیامت کو
میری شفاعت سے محروم رہینگے اور قہر میں ہونگے خدائے تعالیٰ تجھکو درجہ شہادت
عطا فرمائی اور بہشت تیرے واسطے آراستہ ہے اور والدین تیرے منتظر ہیں پھر آنحضرت
دست مبارک اپنا آپکے سینہ شریف پر رکھکر کہا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ الْحُسَیْنَ صَبْرًا
وَّاَجْرًا جب آپ خواب سے چونکے یہ خواب سب اہل بیت سے بیان کیا
سب لوگ اسکو سنکر رونے لگے اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا القصہ جب
آپکی کربلا پہونچنے کی خبر ابن زیاد کو پہونچی اوسنے ایک نامہ بطلب بیعت یزید کے
آپکو لکھا جب وہ نامہ قاصد لیکر آیا آپنے اوسکو زمین پر پھینک دیا اور قاصد سے فرمایا
مَالَہٗ عِنْدِیْ جَوَابٌ یعنی اس نامہ کا جواب میرے پاس کچھ نہیں ہے جب قاصد نے
واپس جاکر یہ حال بیان کیا اوس شقی کا نائرہ غضب اشتعال میں آیا اور اوسوقت
سے لشکر کشی شروع کی اور عمر بن سعد کو کہ حاکم رے کا تھا سالار لشکر کرکے بائیس ہزار
سوار و پیادہ اوسکے ساتھ کرکے کربلا کی روانگی کا حکم دیا اور پیچھے سے اور فوج بھیجنے
کا بھی وعدہ کیا چنانچہ ابن سعد مع لشکر روانہ ہوکر ساتویں تاریخ محرم کو کربلا میں وارد ہوا
اور نہر فرات کو اپنے پس پشت کرکے آپکے خیمہ گاہ کے مقابل اپنا لشکر ڈال دیا اور فرات
پر متعین ہوکر ہمراہیان حضرت امام حسین علیہ السلام پر پانی بند کیا اور سوا اسکے

جیسا ظلم اشقیاؤں نے آپ پر و آپکے ہمراہیون پر کیا اور جس جس طرح پر مسلمانون کو
شہید کیا ہے اور مسلمانون نے جیسے جیسے داد شجاعت دی اور بہادری سے
دشمنون کو فی النار کیا یہ سب حالات بڑی بڑی کتابون مین مفصل لکھا ہے اسکو
بغور دیکھکر قدرت الٰہی دیکھنا چاہئے اس مختصر مین مفصل حال لکھنے کی گنجایش
نہین ہی آخرکار دسوین محرم ۶۱ھ ہجری کو لڑائی شروع ہو گئی اور آپکے لشکر مین
جتنے ذکور تھے سوائے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سبھون نے
اوسی روز شہادت پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ پہلے آپکے سب ہمراہیون نے
درجہ بدرجہ شہادت پائی بعدہ حُر بن یزید ریاحی جو پہلے ہزار سوار کے ساتھ آپکو ملا تھا
حالت جنگ مین بعد شہادت ہمراہیان حضرت امام مظلوم مع اپنے ایک بھائی اور
ایک بیٹا اور ایک غلام آزاد کے بتقاضائے سعادت ازلی لشکر اشقیا سے نکلکر آپسے
آملا اور کہا کہ مین پہلے آپسے مقابلہ کرنے کو آیا تھا اور اب پہلے آپکے نصرت کرنے
کے لئے آیا ہون اور اجازت لیکر چارون شخصون نے منجانب آپکے فوج اشقیا سے
مقابلہ کیا اور بہت اشقیا کو فی النار والسقر کرکے چارون شخص فائز بدرجہ شہادت ہوئے
پھر آپکے بھائی بھتیجے عزیزون نے شہادت پائی جب حضرت زین العابدین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حالت بیماری مین مقابلہ کا قصد کیا آپنے فرمایا کہ تم مت
قصد کرو بقائے میرے نسل کی تمہارے اوپر منحصر ہے یہ فرماکر علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم
فرماکر خود بمقابلہ اشقیا تشریف لے گئے اور بہت بہادری و شجاعت کرکے بہتیرا اشقیا
کو فی النار کیا تب لشکریان اعدا نے ہر طرف سے نرغہ کرکے آپکو حلقہ مین کرلیا
چارون طرف سے تیر تلوار برسانے لگے تا بجسم شریف زخمون کے کثرت سے

چور چور ہوگیا یہانتک کہ ایک ایک زخم پر سوزخم تھے تب آپ گھوڑے سے زمین
پر آئے اور جہان فانی کو چھوڑکر روضہ رضوان کو تشریف لے گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ لکھا ہے کہ یہ سانحہ یعنی آپکی شہادت تاریخ دہم ماہ محرم الحرام ۶۱ھ ہجری
روز جمعہ کو بعد زوال شمس نقطہ دائرہ نصف النہار سے کہ جزو اول اجزا نماز ظہر کا ہے
واقع ہوا اور گویا یہ حال اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ تکبیر افتتاح آپنے گھوڑے کے
پیٹھ پر شروع کی اور جب کثرت جراحات سے جھکے تو رکوع ادا کیا اور جب زمین
پر آئے تو وہ سجدہ تہا غرض کہ اس ہیئت مجموعی سے آپنے نماز ظہر ادا کرلی جب آپ
گھوڑے سے زمین پر گرے تب شمر مردود نے ایک تلوار آپکے چہرہ مبارک پر
لگائی اور سنان بن انس نخعی نے آکر ایک نیزہ مارا اور خولی بن یزید شقی نے گھوڑے
سے اوترکر آپکے سر مبارک کو خنجر ظلم سے کاٹا جب اعدا ئے بیدین ان ظلموں سے
فارغ ہوئے تب خیمہ گاہ حرم محترم مین آئے اور بارہ آدمی کہ اہل بیت نبوت مین سے مع
زنان و اطفال باقی تھے اونکو قید کیا اور جو کچھ اسباب پایا سب لوٹ لیا بعد
اسکے شمر پلید اور ابن سعد سر آمد اشقیا نے حکم دیا کہ لاشہ بے سر جناب سید الشہدا
علیہ التحیۃ والثنا کو گھوڑے دوڑاکر پامال کرو چنانچہ بیس سوار نے آپکے لاشہ بے سر
پر گھوڑے دوڑاکر جسم مبارک کو ریزہ ریزہ کردیا اور قیس بن اشعث نے آپکا پیراہن
شریف اوتا رلیا اور حبیب بن بدیل نے آپکی تلوار لی اور آپکا سر مبارک واور کئی
سر شہدا ئے کربلا کے اوسی روز نیزہ پر رکھکر بشیر بن مالک اور خولی بن یزید کے ساتھ
اشقیا نے ابن زیاد کے پاس کوفہ کو روانہ کردیا لکھا ہے کہ اس عرصہ مین حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیمار تھے جب اشقیا نے اہل بیت کو قید کیا اور شمر شقی کی نظر

حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پڑی چاہا کہ انکو بھی شہید کر ڈالے مگر
ایک شخص کے کہنے سے اونکے قتل سے باز آیا پھر ابن سعد نے کربلا مین
ایک روز ٹھہر کر جسقدر لوگ اوسکے فوج کے فی النار والسقر ہوئے تھے انکو
دفن کیا اور شہدائے کربلا بلا دفن پڑے رہے دوسرے روز اہل حرم کو شتران
بے پردہ پر اور حضرت زین العابدین کو ایک اونٹ پر سوار کرکے مع فوج و لشکر
کوفہ کو روانہ ہوا تین روز تک لاشہائے شہدائے کربلا بیگور و کفن رہے
تیسرے روز مردمان عاضریہ نے کہ ایک قریہ ہے قریب کربلا کے خبر پاکر جسم
مبارک جناب سید الشہدا کو ایک قبر مین اور شہدائے بنی ہاشم کو علیحدہ آپکے
پاؤن مین اور باقی شہیدونکو گنج شہیدان کر دیا عزیزان خاص آپکے جو شہید ہوئے
یہ ہین پانچ بھائی آپکے حضرت عباس بن علی اور عثمان بن علی اور محمد بن علی
اور عبد اللہ بن علی اور جعفر بن علی اور تین بھتیجے آپکے قاسم بن حسن اور عبد اللہ
بن حسن اور عمر بن حسن اور بعض کے نزدیک چوتھے بیٹے حضرت امام حسن
علیہ السلام کے کہ اونکا نام ابوبکر بن حسن تھا وہ بھی کربلا مین شہید ہوئے اور
دو پسر آپکے علی اکبر اور عبد اللہ کہ اونکا مشہور نام علی اصغر تھا حضرت علی اکبر
کفار سے لڑکر شہید ہوئے اور حضرت علی اصغر شیر خوار تھے آپ اونکو گود
مین لیے تھے کہ ناگاہ کسی بدبخت کا تیر اونکے حلق پر لگا اور کنار پدر مین
شہید ہوئے اور محمد اور عون پسران عبد اللہ بن جعفر طیار کے اور تین بیٹے
عقیل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن اور جعفر حضرت مسلم کے بھائی سبہ سب لہ
خواہ سترہ آدمی خاصان اہل بیت سے معرکہ کربلا مین شہید ہوئے سوا

انکے اور اولاد مہاجرین وانصار کے تھے جو آپکے ساتھ شہید ہوئے
رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین اور غازیون کے ضرب سے بے شمار شقیا
فی النار ہوئے جسطرح شہادت سریہ جناب امام حسن علیہ السلام آپکے
بڑے بہائی کو جمیع قیود شہادت مذکورہ کے ساتھ نصیب ہوئی کہ اُس
شہادت کا حال نہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا نہ جناب حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کے زبان سے یہ حال نکلا نہ ظاہراً زہر دینے والا یقینی
معلوم ہوا کہ جسکو کوئی شخص زہر پلاتے دیکھتا سب حال خفیہ رہا اوسیطرح
آپکو رتبہ شہادت جہریہ کا جمیع قیود شہادت مذکورہ کے ساتھ حاصل ہوا
کہ پہلے خبر اسکی وحی مین بزبان حضرت جبرئیل علیہ السلام و بعض اور فرشتون
کے ظاہر ہوئی اور اس شہادت کا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
جناب امیر علیہ السلام نے قبل واقعہ کے بیان فرمایا اور بعد آپکے شہادت کے
خاک مبدل بخون ہوگئی اور پتھرون سے خون جاری ہوا یہان تک کہ
بیت المقدس مین کوئی پتھر ایسا نہ تہا کہ وہ اوٹھایا گیا ہو اور اوسکے نیچے خون
سرخ تازہ نہ پایا گیا ہو اور آسمان سے اسقدر خون برسا کہ ظروف خون
سے بھر گئے اور ہاتفان غیب وجنات بہت روئے یہ سب باتین روایات صحیح
سے ثابت ہین اور اجساد شہدا کی محافظت بہائم اور جانوران درندہ صحرائی
نے کی اور قاتلونکے ناک مین سانپ گہس گیا اور لشکر حضرت سید الشہدا علیہ السلام
کے اونٹونکا گوشت کڑوا زہر ہوگیا اور زعفران جو عرب کی عورتین موافق اپنے
دستور کے منہ پر ملتی تہین وہ مثل سیاہ ہو گیا تہی اور روز روشن مثل اندھیری رات

کے تاریک ہوگیا تہا اور آسمان مدت تک رویا کیا اور اہل بیت قید ہوئے عورات
اونٹونپر بے پردہ سوار کرکر شام کو بہیجی گیئن یہ سب نشان و آثار اسواسطے تھے
کہ بعد وقوع اس واقعہ کے سب حاضر و غائب اس سانحہ شہادت سے آگاہ ہوجاوین
کوئی شخص دور و نزدیک بے خبر نرہے اور یہ غم تا قیام قیامت دنیا مین قائم
رہے وکوئی دقیقہ اس شہادت کی شہرت و اشتہار کا باقی نرہے اور یہی سب
تعریف شہادت جہریہ کی ہی و بحساب آپکے ولادت باسعادت کے کہ تاریخ پانچوین
شعبان ۴ھ ہجری تہی عمر شریف آپکی چہپن برس پانچ مہینہ پانچ دن کی ہوتی
ہے اور لکہا ہی کہ بروایت صحیح و معتمد تاریخ ولادت آپکی یہی صحیح ہی اور چونکہ شہادت
سریہ و جہریہ دو قسم ہے اور یہ دونون قسمین ایک دوسرے کی ضد ہین اسوجہ سے
ایک شخص کو دونون قسم کی شہادت حاصل ہونا محال ہی و اجتماع نقیضین ممکن الوقوع
نہین ہوتا لہذا حضرت امام حسن علیہ السلام کو شہادت سریہ و حضرت امام حسین
علیہ السلام کو شہادت جہریہ حاصل ہوئی تاکہ آپ دونون صاحبون کے ذریعے سے
کہ ظاہر ہین یہ دونون صاحبزادے تصویر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تہے کمال
دونون قسم کی شہادت کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوجاوے
کیونکہ آپ دونون صاحب جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند سمجہے گئے
ہین اور اسکی دو وجہ ہی ایک یہ کہ آپ دونون صاحب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کے نواسے تہے اور نواسہ بیٹے کا حکم رکہتا ہے اسی سبب سے حضرت عیسیٰ
علیہ السلام فرزندان حضرت یعقوب علیہ السلام سے معدود ہوے کہ حضرت مریم
حضرت یعقوب علیہ السلام کے اولاد مین تہین اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ...

متعددہ سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ دونون بھائیون
کی نسبت فرمایا ہے کہ یہ دونون میرے بیٹے ہین سوا اسکے آپ دونون
بھائی بمنزلہ دو آئینہ کے واسطے ملاحظہ جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تھے اسکی بھی دو وجہ ہے اولاً یہ سبب سیادت مطلقہ کے کہ عبارت ہے
سرداری بے قید سے یعنی جسطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرداری مین
کسیطرحکی قید اور اضافت نہ تھی اسی طرح حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ
تعالے عنہما کی سیادت بلا قید ہے کیونکہ احادیث معتبرہ سے ثابت ہے
کہ آپ نے بہ نسبت حضرات حسنین علیہما السلام کے فرمایا ہے کہ یہ دونون سردار
نوجوانان بہشت کے ہین تو آپ دونون صاحبون کی سیادت مطلقہ بھی طرق
متعددہ احادیث سے کہ بہت راویون نے روایت کی ہے بہ تکمیل ثابت
ہوئی اور وجہ ثانی یہ ہے کہ جسطرح آپ دونون صاحب سیرت اور باطن مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے اسیطرح صورت اور ظاہر مین بھی
مشابہت اور مماثلت تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھتے تھے سند اسکی
حدیث صحیح ہے جسکو ترمذی نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت
کی ہو کہ حضرت امام حسن علیہ السلام مشابہ تر تھے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے سر سے سینہ تک اور حضرت امام حسین علیہ السلام مشابہ تر تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناف سے نیچے پانون تک پس اس اعتبار سے
حضرات حسنین علیہما السلام گویا تصویر باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے ان
دونون مجموعہ لطف آپ دونون صاحبونکا آئینہ ہونا جمال باکمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کا بخوبی ثابت ہے تو آپ دونوں صاحبوں کی شہادت سے کمال دونوں قسم
کی شہادت یعنی سریہ وجہریہ کا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوگیا اور حال
اہل بیت رسالت کا بعد مقید ہونے کے یہ ہوا کہ جب اہل بیت رسالت بحالت
قید مع سر سید الشہداء علیہ التحیۃ والثنا کے مقام کوفہ میں ابن زیاد کے پاس پہنچے
اوسنے اپنے مکان حاکم نشین کو خوب آراستہ کیا اور بار عام کرکے سب وضیع وشریف
وچھوٹے بڑے کو اپنی مجلس میں جمع کرکے اوس بدبخت نے حکم دیا کہ پہلے سر سید الشہداء
وبندیان اہل بیت کو تمام کوفہ میں کوچہ بکوچہ پھراؤ بعد اسکے میرے سامنے لاؤ چنانچہ
اشقیاء بدنہاد نے بتعمیل حکم اوس تیرہ درون بدبخت کے بندیان اہل بیت کو
بہیئت کذائی تمام کوفہ میں پھرا کر اوس شقی ناپاک کے آگے لائے جب اوسنے
سر مبارک جناب امام حسین علیہ السلام کو دیکھا بہت خوش ہوا اور ہنسا اور ایک
لکڑی سے جو اوسکے ہاتھ میں تھی سر مبارک کے ساتھ بہت بے ادبی کی اور
منبر پر چڑھکر خطبہ پڑھا کہ شکر خدا کا کہ اوسنے حق بات ظاہر کی یعنی یزید پلید اوسکے
لشکر کو فتح دی اور امام حسین علیہ السلام کو قتل کرایا اور اسطرح کے بہت سے کلمہ
کفر بیہودہ بکا پھر جب اوسکی نظر حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
پڑی پوچھا کہ یہ کونسا لڑکا ہے اوسکو ان لوگوں نے کہا کہ علی بن حسین ہیں اسکا نام ہے
کہا واللہ اسکو بھی قتل کرو مجھکو منظور نہیں ہے کہ اولاد فاطمہ میں سے ایک شخص ابھی
زندہ رہے یہ حکم سنکر جلاد نے قصد کیا کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو بھی پکڑ کر شہید کر ڈالے مگر حضرت زینب [illegible]
[illegible]

مین محرم باقی ہی اگر اوسکو بہی مار ڈالوگے تو ہم سب عورتین بے محرم رہجائینگے حضرت
زینب رضی اللہ تعالے عنہا کے اس کلام سے ابن زیاد کانپ گیا اور ڈر کر
قتل حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ سے باز رہا اور قافلہ اہل بیت کا
شتران بے پردہ پر سوار کر کے و سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کا او
دیگر شہدا کے سر نیزہ پر رکھکر شمر ذی الجوشن شقی کے ساتھ دمشق کو یزید پلید
کے پاس روانہ کردیا جس شہر و دیار مین اس ہئیت سے سر مبارک شہدا کربلا
کے پہونچتے وہان صدائے واویلا و وامصیبتا کی زمین سے آسمان تک
پہونچتی الغرض بعد قطع منازل اور طے مسافت کے اہل حرم با حال پریشان
دمشق مین پہونچے جب یزید کو خبر پہونچی اوسنے اپنے مکانکو خوب درست و آراستہ
کیا اور سب عظمائے شام حاضر ہوئے اوسوقت سب حرم محترم مع سرہاے
شہدائے کربلا اوسکے روبرو کیے گئے یزید نے ایک ایک کا سر دیکہا اور حال شہر کا
پوچھنا شروع کیا شمر شقی نے سر مبارک جناب سید الشہدا کو اوسکے آگے رکھکر ماجراے
جنگ بہ افتخار بیان کیا یزید بدبخت سنتا جاتا تہا اور خوش ہوتا تہا اور کمال
سرور سے اکڑتا تہا اور ایک لکڑی درخت خیزران کی کہ ملک شام مین وہ درخت
بہت پیدا ہوتا ہی اوسکے ہاتہہ مین تہی لب و دندان جناب سید الشہدا علیہ السلام
پر مارتا تہا منتخب السادات مین منقول ہی کہ جسوقت سر مبارک امام حسین علیہ السلام
کا یزید پلید کے آگے لیگئے وہ بدبخت شراب پی رہا تہا سر مبارک کو دیکہکر بہت خوش
ہوا اور بہایت اہانت کی بعض صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بے دین سے
کہا کہ اے ملعون یہ کیا کرتا ہے خدا سے نہین ڈرتا اوس شقی نے سب کو قتل کروا ڈالا

لکھا ہے کہ سات صحابہ کو اوس دن قتل کیا اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالےٰ عنہ سے گفتگو کرتا رہا آخر خاموش ہوا پہر حکم دیا کہ سر مبارک کو اور جو سر اہن
سب کو دروازہ مین دمشق کے لٹکا دو چنانچہ لکہا ہے تین روز سر مبارک جناب سید الشہدا
کا دروازہ دمشق پر لٹکا رہا بعد تین روز کے اوس پلید نے حکم دیا کہ اہل بیت رسالت
کو مع سرہاے شہدا مدینہ منورہ مین پہونچا دو فقط اب سمجہنا چاہئے کہ ان
ظلموں نے کسقدر آپ کی شہادت و مظلومی کی شہرت ہوئی کہ صفت شہادت جو ہر یہ
مین سے کوئی امر باقی نہ رہا تا قیام قیامت رنج و الم آپکی مظلومی کا دلہاے مومنین
سے نجائیگا منقول ہے کہ جب یزید پلید علیہ ما یستحقہ نے اہل بیت رسالت کو مدینہ
کے طرف روانہ کیا نعمان بن بشیر کو حکم دیا کہ کچہ فوج اپنے ساتہ لیکر ان سب کو
بحفاظت مدینہ مین پہونچادے چنانچہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
و سب اہل بیت کو وہ لیکر مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے یہ روانگی بھی خالی از ذلت نہتی
کہ اہل بیت رسالت کو شتران بے پردہ پر سوار کر کے بذلت و خواری مدینہ
کیطرف بہیجا القصہ جب نعمان بن بشیر بحکم یزید پلید اہل بیت کے پہونچانے
پر مدینہ منورہ کو متعین ہوئے تو اثناے راہ مین وہ کمال آداب اور حسن خدمت سے
اہل بیت کے ساتہ پیش آئے اور اونکو کمال اطاعت اور پاسداری سے جیسا
کہ چاہئے مدینہ منورہ مین پہونچا دیا جسروز اہل بیت مدینہ مین پہونچے سب
مہاجرین و انصار کی اولاد اور سب چہوٹے بڑے مدینہ کے استقبال کو دوڑے
اور حال اہل بیت کا دیکہا گریہ و زاری سے ایک ہنگامہ محشر برپا ہو گیا لکہا ہے
کہ جو حال اہل مدینہ کا بروز وفات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تہا

وہی قیامت اُس دن بھی برپا تھی خصوصاً جو حال کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا غم والم سے ہوا تھا وہ بیان نہین ہوسکتا کہ ایک ایک سے ملکر روتی تھین آخر
اوسی حالت سے سب کو روضہ مبارک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم پر لے گئین اور
وہان جاکر اسقدر روئین کہ قریب تھا کہ کثرت غم والم سے طبقات زمین و آسمان
کے شق ہوجائین اور ایسا ہی حال سب کا تھا آخر کار سب سر شہدا کربلا
کے دفن کیے گئے و سر مبارک جناب سید الشہدا علیہ السلام کا جنۃ البقیع مین
حضرت فاطمہ کی قبر کے پاس و بروایتی حضرت امام حسن علیہ السلام کے قبر کے پاس
دفن کردیا صحیح یہی ہے کہ جسم مبارک آپکا کربلا مین و سر مبارک آپکا جنۃ البقیع
واقع مدینہ منورہ مین مدفون ہوا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ الٰہی بطفیل آپکے
سب مسلمانون کی مغفرت کر۔

حالات حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا وغیرہ کتب مین لکھا ہے
کہ آپ خلف و خلیفہ حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ
وجہہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام چہارم ہین کنیت آپکی ابو محمد
و ابو الحسن و ابو القاسم و ابو بکر ہی لقب آپکا سجاد و زین العباد و سید العابدین
زکی و امین و نام آپکا علی ہو ولادت آپکی تاریخ پانچوین شعبان روز جمعہ کو ۳۸ ھ
مین بمقام مدینہ منورہ ہوئی ہو والدہ آپکی بی بی شہر بانو دختر یزدجرد بادشاہ
ایران کی ہین عبادت و ریاضت و حلم و مروت و زہد و تقویٰ و خوف و رجا
جمیع اوصاف مین آپ موصوف تھے و ساتھ کشف حقایق و نشر دقایق کے

مشہور تھے آپ ہاشمی مدنی اکابر سادات اہل بیت و بزرگان تابعین سے ہین زہری سے روایت ہی کہ مین نے کسی قریشی کو فاضل زیادہ علی بن حسین علیہ السلام سے نہین دیکھا سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ علی بن حسین اوسوقت تک کہ آپنے وفات پائی رات دن مین ہزار رکعت ادا کرتے تھے روایت ہی کہ وقت وضو کے آپکے چہرہ کا رنگ متغیر ہوکر زرد ہوجاتا تھا و بجواب استفسار اس حال کے آپ فرماتے تھے کہ نہین جانتے تم کہ مین کسکے درگاہ مین جانا چاہتا ہون روایت ہے کہ آپ واسطے حج کے نکلے جب احرام باندھا و سواری پر سوار ہوے یکایک آپکے چہرہ کا رنگ زرد ہوگیا و بدن مین لرزہ پڑگیا تلبیہ کہہ سکے لوگون نے عرض کیا کہ آپ تلبیہ کیون نہین کہتے آپنے فرمایا اس خوف سے کہ مین لبیک کہون و مجکو لالبیک کہین عرض کیا گیا تلبیہ کہنا چاہیئے کہ سنت ہے پہر آپنے جو تلبیہ کہا بیہوش ہوگئے و لپشت سواری سے زمین پر گر پڑے جب تک راستہ مین رہے یہی حال رہا اور اسی حال مین آپنے حج ادا کیا آپکا قول ہے کہ ایک گروہ بسبب خوف عقاب خدا کے پرستش کرتی ہے یہ پرستش بندون کی ہے و یک گروہ بہ امید ثواب پرستش کرتی ہے یہ پرستش سوداگری ہے و ایک قوم واسطے ادائے شکر نعمت کے پرستش کرتی ہے یہ پرستش آزادون کی ہے اور آپ اسبات کو خوش نہین رکہتے تھے کہ کوئی شخص طہارت مین آپکو مدد دیوے و جب مسکین کو آپ صدقہ دیتے تھے پہلے اوسکا ہاتھ چومتے تھے پہر صدقہ دیتے تھے و عبادت مولیٰ مین آپ بہت سخت کوشش کرتے تھے آپکے

پس حضرت امام سید محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے کہا کہ اے پدر کب
تک یہ سب رنج کھینچیے گا فرمایا اپنے پروردگار سے دوستی چاہتا ہون تا کہ وہ مجکو
چاہے اور اپنی نزدیکی بخشے طاؤس یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ ایک
شب مین حجرہ اسمعیل مین تھا ناگاہ علی بن حسین آئے مین اونکے پیچھے بیٹھا آپنے
نماز پڑھی اور سجدہ مین گئے واپنے رخسارون کو خاک پر ملا اور دونون ہاتھ
آسمان کیطرف اوٹھائے سنا مین نے کہ آپ کہتے تھے عُبَیْدُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیْرُکَ
بِفِنَائِکَ مِسْکِیْنُکَ بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ یعنی بندہ کمینہ تیرا فقیر تیرا مسکین
تیرا سائل تیرا تیرے صحن خانہ مین ہے طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہین کہ
مین نے ان کلمات کو یاد کر لیا اور کسی سختی مین ساتھ ان کلمات کے مین نے
دعا نہین کی مگر یہ کہ کشود کار اپنا اوسمین پایا اور آپ لوگون سے حالت فقر و
غنا مین پوشیدہ نیکی کرتے تھے بعد فوت ہونے آپکے معلوم ہوا کہ آپ سو خانہ وار
کو مدینہ مین پوشیدہ قوت دیتے تھے و سفر مین نسب اپنا پوشیدہ رکھتے تھے
پوچھا گیا کہ آپ ایسا کیون کرتے ہین فرمایا مجکو مکروہ معلوم ہوتا ہے کہ آدمیون سے
نسب اپنا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر کرون وحق اوسکا اونکو دون
کہتے ہین کہ جب ہشام بن عبد الملک بن مروان ایک سال واسطے حج کے
آیا خانہ کعبہ کا طواف کیا اور چاہا کہ حجر اسود کو بوسہ دے مگر از دحام خلق سے راہ
نہ پائی تب منبر پر گیا و خطبہ پڑھا اسی حال مین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالےٰ عنہ اندر آئے وابتدا طواف سے کیا جب نزدیک حجر اسود کے پہونچے
آدمیون نے براہ تعظیم حجر اسود خالی کر دیا اور آپنے بوسہ دیا ایک مرد نے اہل

شام سے ہشام سے کہا یہ جوان خوب رو کون ہے کہ جب وہ آیا آدمیون نے
تجھر انکو وتعالی کردیا ہشام نے کہا مین اوسکو نہین پہچانتا وغرض اس سے یہ تھی کہ
اہل شام آپکو نہ پہچانین فرزدق وہان حاضر تہا کہا مین اوسکو پہچانتا ہون کہا یا
ابا فراس مجکو خبر دو کہ سخت مہیب جوان کو مین نے دیکہا فرزدق نے کہا کہ کان
لگاؤ تاکہ حال وصفت ونسب اوسکا مین کہون پہر فرزدق نے آپکے منقبت
مین قصیدہ پڑہا کہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب سلسلۃ الذہب مین اوسکا
ترجمہ کیا ہے پہر ہشام نے فرزدق کو زندان مین بہیجا یہ خبر آپکو معلوم ہوئی آپنے
بارہ ہزار درہم فرزدق کو بہیجا فرزدق نے نہ لیا اور کہا کہ مدح میری آپکی حق مین
خدا کے واسطے تھی نہ واسطے عطا کے آپنے فرمایا مین اہل بیت ہون جو کوئی چیز
مین بخشتا ہون پہر نہین لیتا تب فرزدق نے قبول کیا صاحب شواہد النبوت فرماتے
ہین کہ ایک روز رات کو آپ نماز میں تہے ابلیس لعین نے بصورت اژدہا آکر
چاہا کہ آپکو نماز سے باز رکہے آپنے اوسکے طرف التفات نفرمایا تب اوسنے پائے
مبارک مین کاٹا لیکن آپنے باوجود درد شدید کے نماز نہ چہوڑی پہر اوسیوقت
حق تعالیٰ نے آپ پر منکشف کردیا کہ یہ شیطان لعین ہے آپنے اوسکے منہ پر
طمانچہ مارا اور لاحول پڑہی وہ اژدہا دہوئین کی صورت ہوکر ہوا مین غائب
ہوگیا اور غیب سے آواز آئی کہ یا زین العابدین اوس روز سے آپ بلقب
زین العابدین کے ملقب ہوے مناقب ومحاسن آپکے بہت ہین آپ کو
عبدالملک بن مروان سے تکلیف حبس کی پہونچی ہے وجو مصائب آپ پر
معرکہ کربلا مین پیش آئے ہین وہ تحریر مین نہین آسکتی لہٰذا آپکے سامنے وار

وبھائی و دیگر اعزہ نے شربت شہادت نوش فرمایا و اہل بیت کے ساتھہ وخود
آپکے ساتھہ کس کس طرح کی بے ادبیان اعداے دین نےکین و اہل بیت
بے پردہ مدینہ منورہ کو روانہ کئے گئے چنانچہ لکھا ہے کہ بعد معرکہ کربلا
کے آپ اسقدر روئے ہین کہ پرنالے سے آنسو مثل آب بارش کے بہتے تھے
حق سبحانہ تعالی نے آپکی اولاد کو شرق سے غرب تک منتشر کیا چنانچہ کوئی شہر خالی
نہین ہے جہان وجود آپ کی اولاد کا نہو و یزید پلید و اخلاف اوسکے سے ایک
تن نہ چھوڑا کہ گھر آباد کرے وچراغ جلاوے امامت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ
تعالی عنہ کی چونتیس سال رہی و عمر شریف ستاون برس کی ہوئی لکھا ہے
کہ معاندان خاندان اہل بیت نبوی نے آپکے طعام مین زہر ملا دیا اوسی صدمہ
سے آپنے تاریخ اٹھارھوین محرم ۹۵ھ ہجری کو شربت شہادت نوش فرمایا اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار شریف مقام جنت البقیع واقع مدینہ
منورہ مین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ آپکے چچا کے پہلو مین ہے فقط

حالات حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے
کہ آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت سید امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام پنجم ہین بعد وفات اپنے والد ماجد کے
آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو عبداللہ و ابو جعفر و لقب باقر و اسم مبارک
محمد ہے والدہ شریفہ آپکی فاطمہ بنت الحسن بن علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین ولادت
آپکی مدینہ منورہ مین تاریخ تیسری صفر ۵۷ھ ہجری روز جمعہ کو ہوئی ہے آپ

بہت عالی رتبہ و مقبول بارگاہ لم یزلی و تابعی بزرگ و امام فایق ہین آپ کی بزرگی
پہ اجماع ہے و آپ معدود ہین فقہاے مدینہ سے و آپ نے حدیث سنی جابر
و انس و ایک جماعت کبار تابعین سے مثل ابن المسیب و ابن الحنفیہ کے آپکے
اقوال ہین کہ جو کچھ دلمین آیا وہ خالص دین خدا کو باز رکھتا ہے اوس دل سے
جسمین ماسوائے اللہ ہے و فرمایا اہل تقوی آسان ترین اہل دنیا کے ہین از روے
مؤنت کے و بسیار ترین اہل دنیا کے ہین از روے معونت کے اگر تو حق کو
فراموش کرے تجھے یاد دلاوین و اگر تو یاد کرے تیری مدد کرین و فرمایا آلہ جنگ
لیئمون کا بدزبانی اونکی ہے و فرمایا نگاہ رکھ اپنے کو کسل و ملامت سے کہ یہ دو
صفت کلید ہر بدی کی ہے و آپکے کرامات بہت ہین کہتے ہین کہ ایک وقت
ایک بادشاہ نے آپکے ہلاک کا قصد کرکے آپکے پاس اپنا آدمی بھیجا جب آپ
بادشاہ مذکور کے پاس تشریف لائے اوسنے عذر کیا و ہدیہ دیا دلجوئی کی کہا گیا
اے بادشاہ تو اونکے ہلاک کا قصد رکھتا تھا اب تجکو اونکے ساتھ ہم لوگ اسکے
برخلاف دیکھتے ہین اسکا کیا سبب ہے اوسنے کہا کہ جب وہ میرے پاس تشریف
لائے مین نے دو شیر دیکھے ایک اونکے داہنے طرف و دوسرا بائین طرف اور
مجھسے کہا اگر تو انکے ساتھ بدی کا قصد کریگا تو ہم تجکو ہلاک کر ڈالینگے فقط
آپ فرماتے تھے کہ ایک روز مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس
آیا اور اونکو سلام کیا اونہون نے جواب سلام کا دیکر میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو سلام کہا ہے مین نے جواب مین کہا السلام علی رسول اللہ
ورحمۃ اللہ برکاتہ بعدہ جابر نے کہا کہ ایک روز بخدمت جناب رسالت مآب

صلی اللہ علیہ وسلم کے مین حاضر تھا آپ نے فرمایا کہ اے جابر شاید تو اوس وقت تک رہے کہ میرے فرزندان مین سے محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے ملاقات کرے اللہ تعالی اوسکو نور حکمت دیگا پس اوسکو میرا سلام پہونچانا۔ روایت ہے کہ جب آپ اوراد سے فارغ ہوتے تھے بآواز بلند مناجات کرتے تھے کہ بار خدایا جب مرگ وگور کو یاد کرتا ہون دنیا سے کیونکر دل شاد کرون وجب نامہ کو یاد کرتا ہون ساتھ کسی چیز دنیا کے کیونکر قرار کرون وجب ملک الموت کو یاد کرتا ہون دنیا سے کیونکر فائدہ حاصل کرون پس مین تجھسے وہ چاہتا ہون جس سے مین تجھکو جانون و تجھسے اوسکا طالب ہون جس سے مین تجھکو طلب کرون راحت دے اندر حال مرگ کے بے عذاب وعیش اندر حال حساب کے بے عقاب یہ کہتے تھے اور روتے تھے یہانتک کہ ایک شب آپ سے عرض کیا گیا کہ اے سید وسید آبائی کب تک روئے گا وکب تک شور کیجیے گا آپنے فرمایا اے دوست یعقوب علیہ السلام کا ایک یوسف علیہ السلام گم ہوا اسقدر روکے کہ نابینا ہوئے و آنکھونکو سفید کیا و مین نے اٹھارہ شخص ساتھ باپ اپنے کے یعنی حسین علیہ السلام و شہداء کربلا کو گم کیا ہی مین نہین چاہتا کہ اونکے فراق مین آنکھون کو سفید نکرون۔ مدت امامت آپکی کچھ کم بیس سال ہے عمر شریف اٹھاون برس کی ہوئی تاریخ ساتوین ذی الحجہ ۱۱۴ھ ہجری روز دوشنبہ کو آپکا وصال ہوا مزار مبارک جنت البقیع واقعہ مدینہ منورہ مین ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حالات حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے

کہ آپ فرزند رشید و خلیفہ حضرت سید امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہین
و دوازدہ امام مین سے آپ امام ششم ہین بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے
آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپ کی ابو عبد اللہ و ابو اسمٰعیل و لقب
صادق و اسم مبارک جعفر ہے لقب آپکا صادق اسوجہ سے ہوا کہ آپکے گفتار
مین سوائے صدق کے کذب کو ہرگز دخل نہین تھا و جد مادری آپکے حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین و یہ لقب صدیق کا مخبر صادق جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے ہے و آپنے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے سنا تھا
اور حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا کے یہان سے لائے تھے والدہ حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بی بی ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن حضرت ابی بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہین اور والدہ بی بی ام فروہ کی بی بی اسما بنت حضرت عبد الرحمن
بن حضرت صدیق اکبر ہین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ولادت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی مدینہ منورہ مین تاریخ سترھوین ربیع الاول ۸۳ھ ہجری روز دوشنبہ کو ہوئی
ہے آپ عظمائے اہل بیت و علمائے کبار سادات سے ہین و آپنے روایت
کی ہے اپنے باپ و اپنی مان کے باپ و نافع و عطا و محمد بن المنکدر و زہری
وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور آپ سے روایت کیا ہے ائمہ مشہورہ نے
مثل یحیی بن سعید الانصاری و ابو جندر و ابن جریج و مالک و محمد بن اسحاق
و سفیان ثوری و سفیان بن عیینہ و شعبہ و خلف رشید آپکے موسیٰ بن جعفر
و دیگر بزرگان رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے و آپ کے امامت و جلالت و سیادت
پر امت نے اتفاق کیا ہے کشف المحجوب مین ہے کہ سیف سنت و جمال

طریقت و مقتدائے اہل معرفت و مزین ارباب صفوت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالی حال و نیکو سیرت و ظاہر و باطن آراستہ تھی اور سب علوم مین آپکے اشارات نیک ہین و دقت کلام و قوت معنی آپکے درمیان مشایخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مشہور ہین و طریقت مین آپکی کتاب مشہور ہی آپ فرماتے ہین کہ بلا توبہ کے عبادت راست نہین آتی خداوند سبحانہ نے توبہ کو عبادت پر مقدم کیا ہے اسواسطے کہ توبہ بدایت مقامات ہی و عبودیت نہایت اوسکی جب خداوند سبحانہ نے ذکر عاصیونکا کیا واسطے توبہ کے فرمایا تُوبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد فرمایا ساتھہ عبودیت کے یاد فرمایا یعنی فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی اور آپنے فرمایا ہے کہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ اَعْرَضَ عَمَّا سِوَاہُ یعنی عارف معرض ہوتا ہے غیر سے و منقطع ہوتا ہے اسباب سے اسواسطے کہ معرفت اوسکی عین نہ پہچاننا غیر کا ہے وہ پہچاننا غیر کا لازم معرفت ہی و معرفت ملزوم اوسکا پس عارف وہ ہے کہ خلق سے علیحدہ و اوس سے ملا ہے غیر کو اوسکے دلمین وہ اندازہ نہو کہ اوسکے طرف التفات کرے کشف المحجوب مین ہے کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ آپکے پاس آئے اور کہا یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجکو پند دیجیے کہ دل میرا سیاہ ہوگیا ہے فرمایا یا ابا سلیمان تم زاہد زمانہ ہو تمکو میری نصیحت کی کیا حاجت ہے کہا اے فرزند پیغمبر آپکو سب خلایق پر بزرگی ہے سب کو نصیحت دینا آپ پر واجب ہے فرمایا یا ابا سلیمان مین ڈرتا ہون کہ قیامت مین جد میرے صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازپرس کرین کہ تو نے حق میرے متابعت کا کیون نہ ادا کیا یہ کام ساتھہ معاملت کے خوب ہے گر ساتھہ نسبت صحیح و صواب کی

سکے نہین ہوسکتا حضرت داؤد طائی نے خدا کے درگاہ مین رونا شروع کیا اور
مناجات کی بارخدایا طینت اوسکی معجون آب نبوت سے ہے و ترکیب طبیعت
اوسکی اصل و برہان و حجت اوسکی جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے و مادر
اوسکی بتول ہے وہ اس حیرانی مین ہے داؤد کون ہو کہ وہ ساتھ معاملت
اپنے کے عجب کرنے والا ہو روایت ہے کہ ایک روز آپ اپنے موالی کے
ساتھہ بیٹھے تھے فرمایا آؤ ہم تم باخود بیعت کرین و عہد لین کہ ہم سے جو
شخص رستگاری پاوے قیامت مین سب کی شفاعت کرے کہا گیا یا ابن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو ہماری شفاعت کی کیا حاجت ہے کہ آپکے
جد سب خلایق کے شفیع ہین فرمایا مین اپنے ان افعال سے شرم رکھتا ہون
کہ قیامت مین اپنے جد کے منہ کی طرف دیکھون فقط۔

یہ سب دیکھنا عیوب نفس کا ہے و یہ صفت اوصاف کمال سے ہے و جملہ
متمکنان حضرت خداوندی اسی پر تھے انبیا و اولیا و رسل چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ جب خدا اپنے بندہ سے نیکی چاہتا ہو تو اوسکو اوسکے نفس
کے عیبون پر بینا کرتا ہے و جو شخص کہ از روے تواضع و عبودیت کے سر نیچے
لاتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت مین اوسکے کام بر لاتا ہے آپنے فرمایا جس کسی
شخص کو حادثہ پیش آوے پانچ مرتبہ ربنا کہے اللہ تعالیٰ اوسکو اندوہ سے نجات دے
اور جو کچھ کہ وہ چاہتا ہو عطا کرے بعدہ یہ آیت پڑھے ان فی خلق السموات والارض
فاستجاب لهم ربهم الآیہ و سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپسے کہا مجکو وصیت
کیجیے امید ہو کہ خداے عزوجل اوس وصیت سے مجکو نفع دیوے آپنے فرمایا

یا سفیان ورہ دوغگو کہ مروت نہو و حاسد کو راحت نہو و بدخلق مہتری نکرے و بادشاہون
کو کسی سے برادری نہو سفیان رحمۃ اللہ تعالے نے کہا اسپر کچہ اور زیادہ کیجئے
آپ نے فرمایا یا سفیان محارم خدا تعالے سے پرہیز کرتا کہ تو عابد ہو اور قسمت
خدائے عزوجل پر راضی رہ تا کہ تو توانگر ہو و حق ہمسائگی کا اچھی طرح ادا کر تا کہ
تو مسلمان ہو و فاسق سے صحبت مت رکہہ تا کہ فسق تجہہ پر غالب آوے
اور اپنے کامون مین اون لوگون سے مشورہ کر جو اللہ تعالی کی طاعت اچھی طرح
کرتے ہین و جو شخص کہ عزت طلب کرے بے اہنون کے و ہیبت چاہے بے
سلطنت کے وہ ذلت معصیت سے طرف عزت طاعت کے آوے
و جو شخص کہ ساتھ مصاحب بد کے صحبت رکھے ہرگز سلامت نرہے و جو شخص بری
جگہہ آوے متہم ہو و جو شخص کہ اپنے زبان کا مالک نہو وہ پشیمان ہو فقط علم
توحید مین و سوائے اوسکے آپکے کلام نفیس ہین و کرامات آپکے بہت ہین مدت
امامت آپکی چونتیس سال ہے وفات آپکی تاریخ پندرھوین رجب ۱۴۸ھ ہجری
روز جمعہ کو ہوئی ہے مزار مبارک مقام جنت البقیع واقع مدینہ منورہ روضہ عالیہ
باپ و دادا مین ہے فقط۔

حالات حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے
کہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ فرزند ارجمند و خلیفہ حضرت سید
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ
امام ہفتم ہین بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی

ابوالحسن و ابوابراہیم و لقب آپکا کاظم و صابر و صالح و امین و اسم مبارک موسی
ہے و آپ سیاہ فام تھے والدہ آپکی ام حمیدہ بربریہ ہین روایت ہو کہ ایک روز ابن
عکاسہ حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس آئی حضرت
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ موجود تھے ابن عکاسہ نے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے
عنہ سے نسبت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے عرض کیا کہ فرزند ارجمند سن بلوغ
کو پہونچے اونکے نکاح کی تجویز کرنا چاہیے حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالی عنہ نے ستر دینار دیکر ایک
کنیزک خریدکردی جب وہ کنیزک آئی و بر آئی آپ بہت خوش ہوئے کنیزک سے پوچھا کہ کیا نام ہے
کنیزک نے جوابدیا کہ حمیدہ آپنے فرمایا حَمِیْدَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَمَحْمُوْدَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ حمیدہ کو حوالے حضرت امام
جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ کے کیا پس اونسے حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہ پیدا
ہوے ولادت آپکی بمقام ابوا درمیان مکہ و مدینہ کے تاریخ ۷ صفر ۱۲۸ھ روز یکشنبہ کو ہولی ہے آپ صالح و
عابد و جواد و حلیم و عظیم القدر تھے و بوجہ صلاح و عبادت و اجتہاد کے آپ عبد صالح
کہے جاتے تھے و آپ سخی و کریم تھے و ہر روز وقت طلوع آفتاب سے زوال
تک سجدہ مین رہتے تھے مامون پسر ہارون رشید نے روایت کی ہے کہ
ہارون رشید نے اپنے لڑکون سے نسبت حضرت موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ
کے کہا کہ یہ سب آدمیون کے امام و حجت خدا کے اوسکے خلق پر ہین و اوسکے
بندون پر اوسکے خلیفہ ہین مین امام جماعت کا ہون ظاہر مین بحکم غلبہ قہر و بدرستی
و براستی بسوگند خدا اے پسران میرے ہر آئینہ وہ سزاوار زیادہ ہے بجانشینی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھسے و تمام خلق سے یہ وارث علم انبیا ہے یہ
موسی بن جعفر بن محمد ہے رضی اللہ تعالی عنہم اگر تو علم درست طلب کرنا چاہتا ہو

اوس سے طلب کرو مامون نے کہا اوس روز سے اونکی محبت کا درخت میرے دلمین بیٹہا مروی ہے کہ آپکے آثار مشہور و نوادر بہت ہین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ نسبت اپنے فرزندون کے اشارہ کرتے تھے کہ یہ جملہ فرزند میرے ہین اور یہ یعنی موسی کاظم بہترین اونکا ہے اور ایک موتی ہے سو یتون حق تعالیٰ سے اور حق تعالیٰ پیدا کرتا ہے اس سے غوث اس امت کا و نور اس امت کا بہترین مولود و بہترین پیدا ہونے والے لکہا ہے کہ آپ بزرگ فضیلت فراخ بخشش تھے اور اپنا دل خدا کے طرف باندہا تھا و جمیع اوصاف حمیدہ سے موصوف تھے پہلے ایک مرتبہ مہدی بن منصور خلیفہ بغداد نے بوجہ کینہ کے آپ کو مدینہ سے بغداد مین لاکر محبوس کیا ایک رات حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین اے مہدی فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ مہدی نے بیدار ہوکر اوسیوقت کہ وقت آدہی رات کا تہا آپکو بندیخانہ سے بلواکر معانقہ کیا و بٹہلایا و حال خواب کا آپکے روبرو بیان کیا و دس ہزار دینار آپکو دلواکر مدینہ کو رخصت کیا پس آپ مدینہ پہونچکر ایام خلافت ہارون رشید تک بآرام تمام رہے پہر دوسرے مرتبہ دشمنان دروغگو نے سخنان بد آپکے طرف سے ہارون رشید کے کان مین پہونچائے پہر ہارون رشید نے آپکو بغداد مین بلواکر محبوس کیا بعد چندے وہان مجلس مین بحکم وا جازت ہارون رشید کے یحییٰ بن خالد نے آپکو خرما مین زہر دیا آخر کار تاریخ ۲۰ رجب ۱۸۳ھ ہجری روز جمعہ کو صدمہ زہر سے اوسی بندیخانہ مین آپنے شربت شہادت نوش فرمایا اور خلد برین کو تشریف لے گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ عمر شریف پچپن برس کی ہوئی مزار شریف بمقام بغداد شریف مقبرہ موسومہ بہ مقبرہ قریش مین ہے دیہ مقبرہ مشہور ہے فقط ۔

حالات حضرت امام علی رضا ابن موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہما

خزینۃ الاصفیا وانوار العارفین وسفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے کہ آپ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین دوازدہ امام مین سے آپ امام ہشتم ہین بعد شہادت اپنے والد کے آپ مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو الحسن وابو محمد ولقب آپکا رضا وضامن وصابر ومرتضی واسم مبارک علی ہے ولادت آپکی بمقام مدینہ منورہ بروز پنجشنبہ تاریخ گیارھوین ربیع الآخر ۱۵۳ سنہ ہجری مین واقع ہوئی ہے اصحاب سیر نے آپکی والدہ کا نام بہ اختلاف بیان کیا ہے بعضون نے نام اونکا تکتمینہ وشتانۃ وبعضون نے ام البنین واستقرا لکھا ہے اور وہ کنیزک بی بی حمیدہ والدہ حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہ کی تھین نقل ہے کہ ایک رات کو بی بی حمیدہ رضی اللہ تعالے عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے حمیدہ اپنی کنیزک تکتمینہ اپنے پسر موسی کو بخش دے کہ جلد اوس سے ایک فرزند بہترین اہل زمین کا پیدا ہو آپکی والدہ فرماتے ہین کہ جب مین رضا سے حاملہ ہوئی حمل مین ثقل نہین پاتی تھی وسوتے مین اپنے پیٹ سے آواز تسبیح وتہلیل کی سنتے تھی ہول وہیبت دہیر غلبہ کرتا تھا جب پیدا ہوئی تھی کوئی آواز نہین آتی تھی

اور آپنے وقت ولادت کے دونون ہاتھ زمین پر رکھے اور منھہ آسمان کیطرف
کرکے لبہاے مبارک ہلائے جس طرح کوئی مناجات کرتا ہو حال آپ کے
رتبہ عالیہ کا رقم نہین ہوسکتا آپ اہل علم وفضل تھے ایک نے کہا قسم خدا کی
آپکی بہترین آدمیون سے ہین آپ نے فرمایا اے فلان قسم مت کہا مجھسے بہتر
وہ ہی جو پرہیزگار وطاعت کنندہ خداے عز وجل کا زیادہ ہے قسم خدا کی یہ
آیہ منسوخ نہین ہوئی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ اور مناقب آپکے
بہت ہین خلیفہ مامون نے کہ خاندان عباسیہ کا خیرخواہ تھا آپکو اپنا ولیعہد کیا
اور آپ سے بہت کرامات ظہور مین آئے مقربان مامون آپ سے بہت حسد
رکہتے تھے ایک روز ایک شخص نے مامون سے کہا کہ تونے خاندان عباسیہ سے
خلافت نکالکر اولاد علی مین کہ بدخواہان دولت عباسیہ کے ہین انتقال
ریاست خلافت کا کیون کیا وعلی بن موسی بن جعفر کو کہ مقتولان سیاست خاندان
عباسیہ کے ہین ولیعہد اپنا کسواسطے بنایا اور مرتبہ اوسکا ہم سے بلند کیون
کیا یہ امر دعوی جوانمردی و دلاوری و بلندہمتی سے بہت بعید ہے مامون
نے جواب دیا کہ ظہور امر ولیعہد کرنے علی رضا کا مجھسے بباعث الفت ومحبت کے نہین ہے
کہ خاندان علی سے رکھتا ہون بلکہ یہ شخص پوشیدہ لوگون سے ساتھ بیعت خلافت اپنے کے
دعوی کرتا ہی لہذا مین نے اوسکو ولیعہد کیا تاکہ لوگونکو میری طرف بلاوے اور ہمارے
خاندان کے عداوت سے ہاتھ اوٹھاوے اب رفتہ رفتہ مین اوسکو ولیعہدی سے
نکالدونگا - یہ بات مامون کی واقعی تھی نہ واسطے اطمینان مقربان اپنے کے
کیونکہ آپکو اوسی نے زہر دیا ہے چنانچہ حال وفات آپکا مولانا عبد الرحمن جامی

رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب شواہد النبوت مین اسطرح پر بیان کیا ہے کہ ابو الصلت
خادم خاص آنحضرت سے مروی ہے کہ مین ایک روز بخدمت حضرت امام ذی احتشام
علی ابن موسی رضی اللہ تعالی عنہ کے حاضر تھا مجھہ سے فرمایا کہ جس قبہ مین
کہ قبر ہارون رشید کی ہے وہان جاؤ اور چارون طرف سے خاک لاؤ مین گیا
اور خاک لایا اوسکو آپنے سونگھہ کرکے ڈالدیا اور کہا کہ اسجگہ میرے دفن کے لئے
تجویز کرینگے مگر یہان ایک پتھر ظاہر ہوگا کہ اوسکو نہ کہود سکینگے پھر فرمایا کہ فلان
جگہہ سے خاک لاؤ مین جاکر لایا آپنے فرمایا کہ میری قبر اس جگہہ کرینگے پس وقت
دفن کے تو حاضر رہنا قبل میرے دفن کے قبر مین سرہانے کیطرف پانی پیدا
ہوگا پس جو کلام کہ مین تجکو سکھلاتا ہون وہ کلام کرنا پس پانی جوش کریگا اور تمام
لحد پانی سے بھر جاویگی اوس پانی مین چھوٹی چھوٹی مچھلیان معلوم ہونگی پھر
روٹی کہ مین تجکو دیتا ہون ٹکڑے ٹکڑے کرکے پانی مین ڈالنا کہ مچھلیان کھا جاوین
پھر ایک بڑی مچھلی پیدا ہوگی وہ چھوٹی مچھلیونکو کہا جاویگی جب مچھلیان غائب
ہو جاوین تب اپنا ہاتھ پانی پر رکھنا اور جو کچھ کہ مین تجکو تعلیم کرتا ہون کہنا یہان
تک کہ پانی کم ہو اور لحد خشک ہو جاوے اور جو کچھ کہ مین نے کہا ہے یہ سب
مامون کے روبرو کرنا بعدہ فرمایا کہ اے ابو الصلت کل مین مامون کے پاس
جاؤنگا جب مین وہانسے واپس آؤن اگر مین کچھ سر پر نہ پہنے ہون تو مجھسے
بات کرنا اور اگر مین سر پر کچھ پہنے ہون تو مجھسے کچھ بات نہ کرنا چنانچہ دوسرے روز
غلام مامون کا آیا اور اپنے ساتھ حضرت کو مامون کے پاس لے گیا اوسوقت مامون
کے پاس ایک طبق انگور تازہ کا رکہا تہا کہا آ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس سے بہتر انگور تمنے دیکھے ہین آپنے فرمایا اس سے بہتر انگور بہشت مین ہین پہر
مامون نے آپ سے اوس انگور کہانے کے واسطے مبالغہ کیا اور ایک خوشہ اوٹھا
دو تین دانہ اوس سے خود کہائے باقی سب آپکو دیکر کہا کہائیے آپنے بہی اوس سے
تین دانہ کہائے باقی پہینک دئے اور وہان سے اوٹھے مامون نے کہا کہان
جائیگا فرمایا جہان تو نے بہیجا اور کوئی چیز اپنے سر پر پہینکر باہر آئے اور اپنے
مکان کے طرف چلے کہتے ہین کہ مامون نے اون انگورون مین زہر ہلاہل ملا دیا
تہا اور جو دو تین دانہ خود کہائے تہے وہ زہر سے خالی تہے ابو الصلت کہتے
ہین کہ چونکہ آپ سر چہپائے تہے ناچار موجب وصیت کے مین بات نکرسکا خاموش
رہا حضرت نے اپنے مکانپر پہونچکر فرمایا کہ دروازہ مکان کا بند کردو اور آپ اپنے
فرش پر لیٹ رہے مین دروازہ بند کرکے صحن مکان مین غمگین کہڑا رہا ناگاہ ایک
نوجوان کو دروازہ سے آتے ہوے دیکہا کہ شکل و شباہت مین حضرت سے
بہت مشابہت رکہتے تہے مین نے کہا دروازہ مکان کا بند تہا آپ کس راہ سے
تشریف لائے فرمایا جس شخص نے مجکو ایک لحظہ مین مدینہ سے بلایا وہی دروازہ
سے بہی لایا مین نے پوچہا کہ آپ کون ہین اور کیا نام ہے فرمایا حجت اللہ محمد تقی ابن
علی ابن موسی رضی اللہ تعالے عنہما ہون پہر وہ والد بزرگوار کے آگے گئے وہ مجکو بہی ساتہ لیتے
گئے جب حضرت امام نے اونکو دیکہا اوٹھے معانقہ کیا اپنے سینہ سے لگایا اور
درمیان اونکے دونون آنکہہ کے بوسہ دیا اور اپنے بستر پر لے گئے اور لیٹ رہے
اونہون نے منہہ اپنا اپنے باپ کے منہہ پر رکہا اور پوشیدہ باتین کین اسوقت
مین نے حضرت کے لبون پر کف برف سے زیادہ سفید دیکہا امام محمد تقی رضی اللہ

تعالے عنہ اوسکو لیتے تھے اور ہاتھ اپنا اپنے باپ کے سینہ پر پیراہن پھیرا
حضرت امام رضا رضی اللہ تعالے عنہ رحمت حق مین جا ملے امام محمد تقی رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ اے ابو الصلت اوٹھو اور خزانہ سے پانی و تختہ لاؤ مین نے
عرض کیا کہ خزانہ مین پانی و تختہ نہین ہے فرمایا کہ ہے لاؤ مین خزانہ مین گیا
گھڑا پانی کا سفید زیادہ دودھ سے و تختہ چوب صندل کا دیکھا اوٹھا لایا آپ پدر
بزرگوار کو تنہا غسل دیتے تھے مین نے چاہا کہ مدد کرون فرمایا میرے ساتھ
ایک شخص مدد کرتا ہے تمہارے مدد کی حاجت نہین ہے بعدہ فرمایا کہ خزانہ مین
چادر انی کے اندر کفن و حنوط ہے لاؤ مین گیا اور وہان وہ چادرانی دیکھا کہ مین نے
کبھی نہین دیکھی تھی اوسمین سے کفن لایا اوس کفن مین آپنے تکفین کیا اور نماز
پڑھی پھر مجھسے فرمایا کہ تابوت لاؤ مین نے عرض کیا اگر حکم ہو تو بڑھی کو
لاؤن وہ تابوت بنا دیوے فرمایا کہ خزانہ مین جاؤ وہان تابوت پاؤ گے
اوسکو لاؤ مین خزانہ مین گیا وہ تابوت دیکھا کہ کبھی نہ دیکھا تھا اوسکو اوٹھا لایا
آپنے نعش حضرت امام کی تابوت مین رکھی اور آگے رکھکر پھر نماز شروع کی ہنوز
نماز تمام نہ کی تھی کہ تابوت اپنی جگہہ سے اوٹھا چھت توڑ کر نظر سے غائب ہو گیا
مین نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامون بھی اسیوقت پہونچیگا
اگر تابوت نہ پاویگا تو کیا کہے گا فرمایا خاموش رہو تابوت اسیوقت آتا ہے چنانچہ
بعد ایک ساعت کے پھر چھت پھٹی و تابوت نیچے آیا حضرت امام محمد تقی رضی اللہ
تعالی عنہ نے نعش کو تابوت سے باہر کر کے فرش پر لٹا دیا وہ تابوت و کفن سب
میری نظر سے غائب ہو گیا و نعش مبارک اسطرح ہو گئی گویا اب تک لیسکو

غسل بھی نہین دیا پھر آپنے فرمایا کہ دروازہ کھول دو جب مین نے دروازہ
کھولا مامون وغلامان اوسکے دروازہ پر موجود تھے اندر آئے ونکرسے روئے
وتجہیز وتکفین اوس امام دین مین مشغول ہوے اول جس جگہہ قبر کھودی نیچے
سے ایک پتھر بہت سخت ومستحکم نکلا ہرچند اوسکو توڑنا چاہا وہ نہ ٹوٹا پھر دوسری
جگہہ قبر کھودنے مین مشغول ہوئے اور مین حسب وصیت حضرت کے قبر پر حاضر
تھا چنانچہ وہ سب حال ہوا جو حضرت نے قبل موت کے ابو الصلت سے
فرمایا تھا جب مامون نے یہ سب حال دیکھا کہا کہ علی رضا ابن موسی رضی اللہ تعالیٰ
عنہما جیسا کہ اپنی حیات مین مجکو عجائبات دکھلاتے تھے بعد ممات کے بھی عجیب
کرامت ظاہر کی ایک شخص نے مقربان مامون سے کہ محبان اہل بیت
محمدی سے تھا کہا کہ یہ کرامت اشارہ ہے کہ مملکت عباسیان واونکی کثرت
مثل چھوٹی مچھلیونکے ہی جب وعدہ اجل آپہونچے گا ایک شخص ہم مین سے
مثل بڑی مچھلی کے پیدا ہوکر سب چھوٹی مچھلیونکو کھا جائے گا یعنی سب
عباسی اوسکے ہاتھ سے کالعدم ہو جاینگے حالانکہ اوسکو بھی بقا نہین ہے جیسا کہ
بڑی مچھلی بھی اس پانی سے ناپدید ہوئی بعد ازان نہ چھوٹی مچھلی ہی نہ بڑی نہ پانی تھا
صرف ملک خدا باقی ہے مامون نے کہا کہ تمنے سچ کہا وحضرت امام رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو اوسی قبر مین دفن کیا شہادت آپکی ولایت طوس مین بمقام قریہ سناباد
کہ اب مشہد مقدس کے نام سے مشہور ہے تاریخ اکیسوین رمضان المبارک
سنہ ۲۰۳ ہجری بروز جمعہ کو ہوئی ہے وہین مزار مبارک ہی عمر شریف پچاس برس
پانچ مہینے دس دن کی ہوئی ہے منجملہ اوسکے تیس برس دو مہینے پچیس یوم

صحبت پدر میں رہے و بتیس برس دو مہینہ پندرہ یوم کہ عمر شریف میں باقی رہے تھے امر امامت و ولایت میں قیام کیا۔ فقط اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ذکر حضرت امام محمد تقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب میں لکھا ہے کہ آپ خلف ارجمند و خلیفہ حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ہیں اور دوازدہ امام میں سے آپ امام نہم ہیں بعد وفات اپنے والد کے مسند امامت پر بیٹھے کنیت آپکی ابو جعفر ثانی ہے و لقب تقی و جواد و اسم مبارک محمد بن علی بن موسی بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم و والدہ آپکی قبیلہ ماریہ قبطیہ سے ہیں نام ام لنگا خیزران و ریحانہ یا سکینہ ہے ولادت آپ کی مدینہ منورہ میں تاریخ پندرھوین رمضان روز جمعہ کو ۱۹۵ھ ہجری میں ہوئی ہوا آپکے کمال علم و ادب و فضل سے کہ رکھتے تھے فیض باطن سے خلق کثیر مستفید و مستفیض ہوئی جو کہ مامون رشید خلیفہ بغداد کے پیشانی پر داغ بدنامی زہر خورانی آپکے والد ماجد حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ کا تھا لہذا اوسنے بخیال رفع داغ بدنامی کے اپنی دختر ام الفضل آپکو دے اور بعد نکاح کے آپکے ساتھ مدینہ منورہ کو روانہ کیا جب مامون نے وفات پائی آپنے فرمایا کہ بعد گذرنے عرصہ تیس مہینہ کے میری بھی وفات ہوگی چنانچہ یہی ہوا کہ بعد وفات مامون رشید کے تیس مہینہ گذرنے پر تاریخ چھٹویں ذی الحجہ بروز سہ شنبہ کو ۲۲۰ھ ہجری زمان معتصم باللہ میں صدمہ زہر ہلاہل سے کہ بہ ایماے معتصم کے دیا گیا تھا آپنے رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مدت عمر آپ کی پچیس برس دو مہینہ کچھ دن ہیں و

مدت امامت آپکی ستر۱۷ہ سال دو مہینہ کچہ دن ہی مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین پاس مزار آپکی جد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہ کے ہے نماز آپکی ابوجعفر ہارون بن معتصم محمد بن ہارون رشید نے پڑہی ۔ فقط

ذکر حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالی عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین مذکور ہے کہ آپ خلف ارجمند حضرت سید امام محمد تقی رضی اللہ تعالی عنہ کے ہین اور دوازدہ امام مین سے آپ امام دہم ہین بعد وفات اپنے والد کے آپ مسند امامت پر بیٹھے ہین کنیت آپکی ابوالحسن ثالث ہی و لقب ہادی و عسکری و نقی و زکی و ناصح و متوکل و فتاح و مرتضی و اسم مبارک علی ہے والدہ آپکی ام الفضل بنت مامون رشید خلیفہ بغداد ہین ولادت آپ کی مدینہ منورہ مین تاریخ تیرھوین رجب سنہ ۲۱۴ ہجری کو ہوئی ہے متوکل علی اللہ جعفر بن معتصم مدینہ سے آپکو بغداد مین لے گیا اور واسطے اقامت آپکے مقام سر من رای سے مقرر کیا آپنے وہان اکیس برس نو مہینہ اقامت کی اور زمان المعتز باللہ مین کہ وہ پسر ابو عبداللہ زبیر بن متوکل کا تہا وفات پائی (سر من رای ایک شہر ہے کہ اوسکو معتصم نے بر وقت زیادہ ہونے لشکر و تنگ آنے بغداد کے آباد کیا تہا اوسیکو سامرہ و سامرا بھی کہتے ہین) امام ہادی ابوالحسن علی بن جواد رضی اللہ تعالےٰ عنہما متعبد و فقیہ و امام تھے وفات آپکی تاریخ سلخ ماہ جمادی الآخر روز دوشنبہ کو سنہ ۲۵۴ ہجری مین مقام سر من رای مین ہوئی ہے مزار شریف آپکا مقام سر من رای اوس مکان مین ہی جو شاہراہ ابی احمد رشیدی مین

ہین واقع ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥ عمر آپ کی بارہ روز کم بیالیس
برس کی ہوئی مدت امامت آپکی تینتیس (۳۳) برس چھ مہینہ چوبیس روز ہے فقط

ذکر حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خزینۃ الاصفیا و انوار العارفین و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین مذکور ہے
کہ آپ خلف رشید حضرت سید امام علی نقی رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور دوازدہ
امام مین سے آپ گیارھوین امام ہین بعد وفات اپنے والد کے آپ مسند امامت
پر بیٹھے کنیت آپکی ابو محمد ہے ولقب زکی و خالص و سراج و عسکری و اسم مبارک
حسن ہے نام آپکی والدہ کا سوسن ہے ولادت آپ کی مدینہ مین تاریخ دسوین (۱۰)
ربیع الاول سنہ (۲۳۲) ہجری روز دوشنبہ کو ہوئی ہے کرامات آپکے مثل کرامات آبا
و اجداد کے بہت ہین مدت امامت آپکی قریب چھ برس کی ہے آپ مقام
سرمن رای مین تھے وہین بہ ایماے حاکم بغداد کے معاندان اہل بیت محمدی
نے طعام مین آپکو زہر دیا اوسی کے صدمہ سے تاریخ آٹھوین ماہ ربیع الاول
روز جمعہ کو سنہ (۲۶۰) ہجری مین آپنے شربت شہادت نوش فرمایا مزار مبارک آپکا
مقام سرمن راے مین آپکے والد کے پہلو مین ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

ذکر حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالے عنہ

انوار العارفین و خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا و دیگر کتب مین لکھا ہے
کہ آپ خلف ارجمند حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین اور
دوازدہ امام مین سے آپ بارھوین امام ہین کنیت آپکی ابو القاسم ہے و
لقب مہدی و حجت اللہ و اسم مبارک محمد ہے نام آپکی والدہ کا نرجس ہے

ولادت آپ کی موضع سرمن رای مین تاریخ تیرھوین رمضان کو ۲۵۵ ہجری
مین ہوئی ہے روایت ہے کہ حکیمہ پھوپی حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ
تعالے عنہ کے حضرت موصوف کو بہت دوست رکھتی تھین واسطے پیدا ہونے
فرزند امام موصوف کی درگاہ خدا تعالیٰ مین بہت دعا و تضرع کیا کرتی تھین
جس روز تولد حضرت امام مہدی کے حکیمہ موصوف پاس حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالے عنہ کے آئین اور دعا دی حضرت امام موصوف نے کہا کہ اے
پھوپی آجکی رات تم میرے مکان مین رہو ایک کام درپیش ہے چنانچہ حکیمہ
اوس رات کو وہین رہین قریب صبح نرجس دردزہ مین مضطرب ہوئین حکیمہ اونکے
پاس آئین اور قل ہو اللہ احد و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی پڑھکر اونپر دم کیا اوسی حال
مین سنا کہ جو حکیمہ نے پڑھا تھا بچہ بھی پیٹ مین پڑھتا ہے بعدہ مکان روشن
ہوگیا حکیمہ نے دیکھا کہ پسر ختنہ کیا ہوا و ناف بریدہ پیدا ہوا اور سجدہ کیا پھر حکیمہ
پھوپی جب کہنے حضرت امام کے پسر کو حضرت کے پاس لے گئین حضرت امام
نے پسر کو گود مین بٹھا لیا داہنے کان مین اذان و بائین کان مین اقامت کہی اور زبان
مبارک اپنے پسر کے منہ مین ڈالی اور فرمایا اے فرزند میرے حکم خدا سے گویا ہو
فی الحال آپ گویا ہوئے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا پھر جب فرمانے سے حضرت
امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکیمہ نے آپکو آپ کی والدہ کے پاس
پہونچا دیا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی با وجود صغر سنی
کے بہت کرامات ظہور مین آئین ہین اور کل دوازدہ امام کا بہت بڑا درجہ ومرتبہ
ہے اللہ تعالے نے سب مسلمانون کو دوازدہ امام کی محبت عطا کرے فرماد

وفات حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالے عنہ کی سنہ ۲۶۶ ہجری مین ہوئی ہی
ومذہب واعتقاد اہل سنت وجماعت کا اسی پر ہے کہ آپ نے اس سن
مین وفات پائی ہے اور آپ حضرت امام محمد مہدی امام آخرالزمان نہین ہین امام
آخرالزمان موسوم باسم محمد بن عبداللہ ہونگی اور اونکی والدہ کا اسم شریف آمنہ
ہوگا جیسا کہ حدیث سے ثابت ہی وآپ یعنی امام آخرالزمان خاندان سادات
مین پیدا ہونگے اور بعد چہل سالگی قبل حضرت عیسی علیہ السلام کے آسمان سے
نازل ہونے کے اونکا ظہور ہوگا برخلاف مذہب روافض کے کہ وہ آپ ہی کو
یعنی حضرت امام محمد مہدی بن حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالے عنہما کو امام
آخرالزمان سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ نے مثل حضرت خضر علیہ السلام
کے عمر جاوید پائی ہے اور آدمیون کے نظر سے غائب ہین اخیر زمانہ مین ظاہر
ہونگے سنہ ۲۶۶ ہجری کو جو سال وفات آپ کا ہے آپکے غائب ہونے کا
سن جانتے ہین سو یہ بات غلط ہے اسلئے کہ اول تو امام آخرالزمان کا نام
محمد بن عبداللہ ہے دوم یہ کہ حضرت مہدی آخرالزمان کے والدہ کا نام آمنہ
ہوگا اور مہدی متوفی کی والدہ کا نام نرجس تھا جیسا کہ کتب تواریخ معتبرہ سے
ثابت ہے سوم یہ کہ مہدی متوفی صاحبزادے حضرت حسن عسکری کے اولاد
امجاد امام حسین سبط اصغر رضی اللہ عنہ سے ہین اور مہدی موعود حضرت امام
حسن سبط اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونگے جیسا کہ ابوداؤد کی حدیث سے ثابت ہے
قال علی رضی ونظر الی ابنہ الحسن فقال ان ابنی سید کما سماہ النبی و سیخرج من صلبہ
رجل یسمی باسم نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم یشبھہ فی الخلق ولا یشبھہ فی الخلق

کتاب مخبر الواصلین میں لکھا ہے کہ رحلت آپکی
تاریخ ساتوین محرم روز جمعہ کو ہوئی ہے انا للہ و انا الیہ راجعون ۝

حالات حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا مین حالات حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ کے
اسطرحپر درج ہین کہ آپ مقدم طریقت تھے اور گروہ مخصوص کے بانواع
لطائف مقتدا تھے و محبان وقت کے سردار اور عارفان عہد کے خلاصہ تھے
بلکہ اگر عارف نہوتے تو معروف نہ ہوتے کرامات و ریاضات آپکے بہت ہین اور
فتوی و تقوی عظیم رکھتے تھے اور مقام انس و شوق مین غایت درجہ رہے ہین
نقل ہے کہ ایک روز بضرورت طہارت آپ تیمم فرماتے تھے لوگون نے کہا کہ دجلہ
موجود ہے آپ تیمم کیون کرتے ہین آپنے فرمایا ہوسکتا ہے کہ جب تک مین
دجلہ پر پہونچون بے وضو مرجاؤن ۔ والدین آپکے قوم ترسا تھے جب آپکو معلم
کے پاس بھیجا اوستاد نے کہا کہ ثالث ثلاثہ آپنے فرمایا نہین بلکہ ہو اللہ الواحد جب
معلم کہتا تھا کہ ثالث ثلاثہ آپ فرماتے تھے ایک ہی ہے ہرچند اوستاد مارتا تھا
کچھ فائدہ نہوتا تھا ایک مرتبہ اوستاد نے بہت مارا تب آپ بھاگ گئے آپ کی
والدین نے کہا کاشکے معروف پھرآتا تو جس دین مین وہ چاہتا ہم اوسکی
موافقت کرتے تب آپ اونکے ارادہ پر مطلع ہوکر حضرت امام علی رضا بن حضرت
امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہما کے پاس تشریف لے گئے اور اونکے
ہاتھ پر مسلمان ہوئے بعدہ اپنے باپ کے مکان پر تشریف لاکر دروازہ
کھٹکھٹایا اونہون نے کہا کون ہے آپنے فرمایا معروف اونہون نے کہا

کس دین پر ہے آپ نے فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر یہ سنکر آپکی والدین بہی مسلمان ہو گئے پہر آپ حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تشریف لے گئے اور بہت ریاضت کی اور صدق مین ایسا قدم مارا کہ معروف ہوئے صاحب کشف المحجوب نے لکہا ہے کہ مناقب وفضائل حضرت معروف کے بہت ہین وفنون علم مین آپ قوم کے مقتدیٰ رہے ہین محمد بن منصور طوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہین کہ مین بغداد مین حضرت معروف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس تہا اون مین ایک اثر دیکہا مین نے کہا کل مین آپکے پاس تہا یہ نشان نہ تہا یہ کیا ہے اونہون نے کہا جس چیز سے تمکو چارہ نہین ہے اوسکو نہ پوچہو وہ چیز دریافت کرو جو تمہارے کام آوے مین نے کہا تمکو قسم معبود برحق کی کہ بیان کرو اونہون نے کہا مین کل نماز پڑہتا تہا چاہا کہ مین جاکر طواف کرون زمزم کی طرف گیا کہ پانی پیون قدم میرا کانپا اور منہ میرا اوسمین آگیا یہ نشان اوسکا ہے نقل ہے کہ ایک روز آپکو شوق غالب ہوا اوٹھے اور ایک ستون کو لپٹ کر ایسا دبایا کہ قریب تہا وہ ستون پارہ پارہ ہو جاتا اور آپ نے فرمایا ہے کہ جوانمردی تین چیزین ہے ایک وفا بے خلاف دوسرے تعریف بے بخشش تیسرے عطاے بے سوال اور آپکے اقوال ہین کہ علامت اولیاء یہ ہے کہ فکر اوسکا خدا مین ہو قرار اوسکا ساتہ خدا کے ہو شغل اوسکا خدا کے راہ مین ہو اور فرمایا ہے کہ جو چیز خدا نے بندہ کو دی ہو اوسکو کار خیر مین صرف کرے وسخن شر آمیز نہ کہے اور بات لکہنا مرد کا اوس چیز مین کہ کام نہ آوے علامت خذلان کی ہے اور فرمایا حقیقت وفا کی ہوش مین آتا ہے خواب غفلت سے اور فارغ ہونا

اندیشہ کا فضول حماقت سے اور فرمایا بے طلب بہشت بے عمل کے گناہ ہے
اوسیطرح انتظار شفاعت کا بے نگاہ رکھنے سنت کے ایک قسم غرور سے ہے
اور امید رکھنا رحمت کی نافرمانی مین جہل وحماقت ہے اور فرمایا جو شخص عاشق
ریاست ہو اوسکو ہرگز فلاح نہین ہے اور فرمایا کہ مین نزدیکتر راہ جانتا ہون
طرف اللہ تعالے کے وہ یہ ہو کہ کسی سے کچہ طلب نکرے اور تیرے پاس کچہ
ہو کہ تجھسے کوئی طلب کرے اور فرمایا کہ زبان کو مدح سے نگاہ رکہ جیسا کہ ذم سے
لوگون نے پوچہا کہ کس چیز سے طاعت پاوین فرمایا حب دنیا دل سے دور کرو
کہ اگر تہوڑی چیز دنیا سے تمہارے دلمین آوے تو جو سجدہ کہ تمنے کیا وہ اوس چیز
کو کیا اور نسبت محبت کے سوال کیا گیا فرمایا محبت تعلیم خلق سے نہین ہے بلکہ
محبت موہبت حق سے ہے اور اوسکے فضل سے ہے اور فرمایا کہ اگر عارف کچہ نعمت
رکہے تو وہ خود ہمیشہ بہمہ وجوہ نعمت مین ہے ایک روز کسی نے آپسے وصیت چاہی
فرمایا خدا پر توکل کر تا خدا تیرے ساتھ ہو اور بازگشت تیرا اوسکے طرف ہو کہ جملہ
خلایق نہ تجکو منفعت پہونچا سکتی ہے نہ مضرت دفع کر سکتی ہے اور فرمایا کہ جو التماس
کرتا ہو اوس سے کر جسکے پاس سب درمان ہے دوسرے شخص نے کہا مجکو
وصیت کیجیے فرمایا پرہیز کر اوس حال سے کہ اللہ تعالے تجہے دیکھتا ہے اور
تو زمرہ مساکین مین ہو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے فرمایا ہو کہ
حضرت معروف رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے مجہسے فرمایا کہ تجکو خدا تعالی سے جو حاجت
ہو اوسے قسم دی کہ یارب بحق معروف کرخی میری حاجت روا کر فوراً قبول ہوگی
لکہا ہو کہ شیعہ نے آپکو اکتیس ۳۱ روز حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالی عنہ کے دروازہ

پر مزاحمت کی وا پکا پہلو توڑا کہ آپ بیمار ہوئے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالی
علیہ نے کہا مجکو وصیت کیجیے آپ نے فرمایا جب مین مرون تو میرا پیراہن صدقہ کر
دینا مین چاہتا ہون کہ دنیا سے برہنہ جاؤن جیسا کہ بطن مادر سے برہنہ آیا
تھا پھر جب آپنے وفات پائی تب جملہ اہل ادیان یعنی جہود و ترسا و مومنین
نے آپکے نعش لینے کا دعوی کیا آپ کے خادم نے کہا وصیت شیخ کی یہ
ہے کہ جو قوم جنازہ میرا زمین سے اوٹھا لیوے مین اونہین مین سے ہون
چنانچہ جہود و ترسا جنازہ آپکا نہ اوٹھا سکے اہل اسلام نے آکر جنازہ اوٹھایا اور دفن
کیا حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ فرماتے ہین کہ مین نے شیخ معروف
کرخی علیہ الرحمہ کو خواب مین دیکھا نیچے عرش کے مانند ایک مدہوش کے حق
تعالے سے ندا پہونچی کہ اے فرشتگان یہ کون ہے فرشتون نے عرض کی کہ
بار خدایا تو دانا تر ہے فرمان آیا کہ یہ معروف ہے میری دوستی مین والہ ہوا ہے
بدون میرے دیدار کے ہوش مین نہ آویگا و بغیر میرے لقا کے آپے مین نہ آویگا
سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابو محفوظ ہے و نام معروف و آپکے
والد کا نام فیروز تھا و بعضون نے کہا ہے معروف بن علی الکرخی آپ والدین
کے ساتھ دین ترسا مین تھے امام علی بن موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہما کے
ہاتھہ پر اسلام لائے و مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا رکھتے تھے کتاب سلاسل الانوار
مین مذکور ہے کہ شیخ معروف کرخی مرید حضرت داؤد طائی کے تھے و دربان
و مولاے حضرت امام علی بن موسی کاظم علیہما السلام کے تھے اور استفادہ علوم
ظاہری و باطنی کا اونہین سے کیا لکھا ہے کہ آپکے مناقب و فضائل بہت ہین

اور فنون علم مین آپ مقتداے قوم رہے ہین وفات آپکی تاریخ دوم ماہ محرم کو ۲۶۶ھ
مین واقع ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار شریف آپکا بغداد شریف مین ہے
وہان جو شخص جاکر دعا کرتا ہے مجیب الدعوات اسکو قبول فرماتا ہے فقط

حالات خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

تذکرۃ الاولیا مین حالات حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز کے اسطرح پر درج ہین کہ آپ اہل تصوف کے امام تھے اور اصناف علم مین کمال رکھتے تھے وور دواندوہ کے دریا تھے حلم وثبات کے پہاڑ تھے مروت وشفقت کے خزانہ تھے درموز واشارات مین اعجوبہ روزگار تھے پہلے جس شخص نے سخن حقایق وتوحید کی بغداد مین کہے وہ آپ ہی تھے اور عراق کے بہت مشایخ آپکے مرید تھے اور آپ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں و پیر تھے اور حضرت معروف کرخی قدس سرہ کے مرید وخلیفہ تھے اور آپ نے حبیب راعی کو دیکھا تہا رحمہم اللہ تعالے اولا آپ بغداد مین دُکّان خردہ فروشی کی رکھتے تھے اور دروازہ دکان پر پردہ لٹکاکر ہرروز ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ایک شخص کوہ لکام سے آپ کی زیارت کو آیا اور پردہ دکان کا اوٹھاکر اوسنے آپکو سلام کرکے کہا کہ فلان پیرنے کوہ لکام سے آپکو سلام کہا ہے آپنے فرمایا وہ پہاڑ مین سکونت پذیر ہین مرد کو چاہیے کہ بازار مین ایسا مشغول رہے کہ حق تعالے سے غائب نہو اور فرمایا ہے کہ قوی ترین قوت وہ ہے کہ اپنے نفس پر غالب آوے نقل ہے کہ آپ خرید فروخت مین دس دینار مین آدہی دینار سے زیادہ نفع کی طمع نہ رکھتے تھے ایک بار ساٹھ دینار کے بادام آپنے خرید کئے

بعدہٗ بادام گران ہوگئے دلال نے کہا آپ بادام فروخت کرڈالئے آپ نے فرمایا کس قیمت پر دلال نے کہا نوے دینار پر آپ نے فرمایا میرا عہد ہے کہ دس دینار مین آدہی دینار سے زیادہ نفع نہ لون دلال نے کہا کہ مین آپکا مال نقصان سے نہ بیچون گا آپ نے فرمایا مین اپنے قصد مین نقض نکرونگا غرض کہ نہ دلال نے بیچا نہ آپنے زیادہ لینا روا رکہا لکہا ہے کہ آپ سقط فروشی کرتے تھے ایک روز بغداد کا بازار جلا آپنے فرمایا مین بہی فارغ ہوا بعدہ دیکھا تو آپکی دکان نہ جلی تہی یہ حال دیکھکر جو کچہ آپ رکھتے تھے سب فقیرون کو دیکر راہ تصوف کی اختیار کی لوگون نے آپ سے پوچھا کہ ابتدا حال آپکا کیونکر تہا فرمایا ایک روز حبیب راعی میرے دکان پر گذرے مین نے کچہ اونکو دیا کہ فقیرونکو دیجئے اونہون نے فرمایا خیرک اللہ جس روز سے اونہون نے یہ دعا دی میرے دل پر دینا سرد ہو گئی پہر ایک روز معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ایک یتیم لڑکا اپنے ساتھ لئے ہوئے آئے اور فرمایا کہ اس یتیم کو کپڑے پہناؤ مین نے کپڑے پہنائے تب حضرت معروف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا تیعالے دنیا کو تیرے دل پر دشمن کرے اور تجھے اس شغل سے راحت دے اونکے دعا کی برکت سے مین ایکبارگی دنیا سے فارغ ہوگیا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عبادت مین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے کامل تر مین نے کسیکو نہین دیکھا کہ اٹھانوے ۹۸ برس پہلو زمین پر نہیں رکہا الا بیماری مرگ مین حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہر روز کئی بار اس خوف سے مین آینہ دیکھتا ہون کہ شومی گناہ سے منہ میرا سیاہ نہ ہوگیا ہو اور فرمایا کہ خلق کے دل کا اندوہ سب اپنے دل پر

چاہتا ہون تاکہ دہ اندوہ سے فارغ ہون حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک روز مین حضرت سری سقطی علیہ الرحمہ کے پاس گیا آپ روتے تھے مین نے سبب گریہ کا پوچھا فرمایا ایک لڑکا آیا اور کہا کہ آج تمھارا کوزہ اوپر لٹکادون تاکہ پانی سرد ہو مین خواب مین ہوا اور ایک حور دیکھا مین نے کہا تو کسکے واسطے ہے اوسنے کہا اوس شخص کے واسطے جو کوزہ اوپر نہ لٹکادے کہ پانی سرد ہو اور کوزہ میرا زمین پر دے مارا فقط پھر خواب بیان کرکے آپنے فرمایا کہ یہ دیکھہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ٹھکڑے کوزہ کے مین نے دیکھی کہ پڑی تھی حضرت سری سقطی علیہ الرحمۃ کا قول ہے کہ خُلق وہ ہی کہ خلق کو رنجیدہ نکرے و فرماتے تھے کہ اے جوانان کام جوانی مین کرو قبل اس سے کہ بڈھے اور ضعیف ہو اور گناہ مین رہو جیسا کہ مین رہا ہون اور فرمایا کہ مین ایک شکر کہنے کی وجہ سے تیس برس سے استغفار کرتا ہون لوگون نے کہا کیونکر فرمایا کہ ایک روز بغداد کے بازار مین آگ لگی ایک شخص نے آکر مجھسے کہا کہ تمہاری دکان نہین جلی مین نے کہا الحمد للہ پس اس شرم سے کہ اپنے تئین مین نے مسلمان بھائیون سے بہتر چاہا اور اوپر سلامتی دنیا کے حمد کیا استغفار کرتا ہون اور فرمایا کہ اگر ایک حرف میرے کسی ورد سے فوت ہوتا ہو ہرگز اوسکی قضا نہین ہے اور فرمایا کہ ہمسایگان توانگر و عالمان امیر و قُرّایان بازار سے دور رہو اور فرمایا جو شخص چاہے کہ دین اوسکا سلامت رہے و اوسکے دل و تن کو راحت پہونچے و غم اوسکا تھوڑا ہو تو خلق سے عزلت اختیار کرے کہ اب زمانہ عزلت و تنہائی کا ہی اور فرمایا سب دنیا فضول ہے مگر پانچ چیز روٹی کہ سد رمق ہو پانی کہ تشنگی لیجاوے کپڑا کہ ستر عورت چھپاوے مکان

کہ وہاں رہسکے علم کہ اوس سے کام کرے اور فرمایا جو معصیت کہ شہوت کے
سبب سے ہو اوسکے آمرزش کی امید رکھنا چاہیئے وجو معصیت کہ کبر کے سبب سے
ہو اوسکے آمرزش کی امید نہ رکھنا چاہیئے کیونکہ معصیت ابلیس لعین کی کبر سے
تھی اور ذلت آدم کی شہوت سے اور فرمایا اگر کوئی شخص باغ مین جاوے
اور اوسمین درخت بہت ہون اور ہر درخت پر ایک چڑیا بیٹھی ہوئی زبان فصیح
سے کہے السلام علیک یا ولی اللہ پس اگر وہ شخص نہ ڈرے کہ یہ مکر و استدراج ہے
تو اوس شخص سے ڈرنا چاہیئے اور فرمایا کہ جو قدر نعمت نہ پہچانے اوسکو زوال اُس
جگہہ سے آوے کہ وہ نہ جانے اور فرمایا کہ دل تین قسم کے ہین ایک دل مثل پہاڑ
کے ہے کہ اوسکو کوئی شخص جگہہ سے ہلا نہین سکتا اور ایک دل مثل درخت کے
ہے کہ جڑ اوسکی ثابت ہی مگر کبھی کبھی ہوا اوسکو حرکت دیدیتی ہی اور ایک دل مثل
پر کے ہے کہ ہوا کے ساتھہ ہر طرف جاتا ہے اور ہر طرف پھرتا ہے
اور فرمایا حیا و اُنس دل کے دروازے پر آتی ہین اگر دلمین زہد و ورع پاتی ہین
اندر آتی ہین وگرنہ پھر جاتی ہین اور فرمایا کہ جس دلمین کچھ زور یعنے مکر ہو اوس دلمین
پانچ چیز قرار نہین پکڑتین خوف از خدا و رجا بخدا و دوستی خدا و حیا از خدا و انس
بخدا اور فرمایا کہ شوق برتر مقام عارفون کا ہی اور فرمایا عارف وہ ہی کہ کہانا اوسکا
مثل کہانے بیمارون کے اور سونا اوسکا مثل سونے مار گزیدہ کے اور عیش اوسکا
مثل عیش غرق شدگان کے ہو اور فرمایا بعض کتب مین ہی کہ حق تعالے نے
فرمایا اے میرے بندہ جو ذکر میرا تیرے اوپر غالب ہو تو مین تیرا عاشق ہو جاؤن
(اس جگہہ عشق بمعنی محبت کے ہے) اور فرمایا تصوف نام ہے تین معنی کا ایک یہ

کہ اوسکی معرفت اوسکے نور ورع کو کم نکرے دوسرے علم باطن سے کچھ نہ کہے
کہ ظاہر کتاب کا نقض ہو یعنے خلاف کتاب کے ہو تیسرے اوسکی کرامات
اسطرح پر نکرے کہ آدمی کو حرام سے باز رکھے اور فرمایا علامت زہد آرام لینا نفس
کا ہے قناعت سے اور اوس مقدار کے طلب کرنے سے جس سے بھوک
زایل ہو اور اوس چیز سے راضی رہنا ہے جس سے عورت پوشی ہو اور نفرت
کرنا نفس کا فضول سے اور باہر کرنا خیالات خلق کا دل سے ہے اور فرمایا سرمایہ
عبادت زہد ہے دنیا مین و سرمایہ فتوت رغبت ہے دنیا سے اور فرمایا حسن خلق وہ
ہے کہ خلق کو رنجیدہ نکرے و خلق کا رنج بے کینہ و مکافات کے خود کھینچے اور کسی سے
قطع کرنیوالا مت ہو گمان و شک مین اور ہا تا اوسکے صحبت سے بے عتاب
ست پھیرا اور فرمایا گناہ ترک کرنے کی تین وجہ ہے ایک خوف دوزخ دوسرے
رغبت بہشت تیسرے شرم خدا اور فرمایا جب تک خواہش پر دین نہ اختیار
کرے تب تک بندہ کامل نہین ہوتا حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے ارشاد کیا کہ مین بغداد مین مرنا
نہین چاہتا ڈرتا ہون کہ مجکو زمین قبول نکرے اور رسوا ہون و آدمی میرے
طرف گمان نیک لے گئے ہین اونکو برا معلوم ہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہین کہ جب شیخ بیمار ہوے مین اونکی عیادت کو گیا اور پنکھا اوٹھا کر
اون کو جہلنے لگا اونہون نے فرمایا اے جنید رکھدے ہوا سے آگ اور زیادہ
تیز ہوا فروختہ ہو [illegible] فرمایا عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ
حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے کہا کچھ وصیت کیجئے فرمایا صحبت حق سے

صحبت خلق کیطرف مست مشغول ہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اگر یہ بات آپ پہلے سے فرماتے تو مین آپ سے بھی صحبت نہ رکھتا پس حضرت شیخ نے اسی حال مین وفات کی اور ساتھ رحمت ایزدی کے ملے رحمۃ اللہ علیہ سفینۃ الاولیا مین لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابوالحسن و نام آپکا سری ہے آپ مقتداے زمان و شیخ وقت تھے وفات آپکی بروز منگل تاریخ تیسری ماہ مبارک رمضان کو بوقت صبح ۲۵۳ سنہ ہجری مین واقع ہوئی ہے و مزار مبارک آپکا بغداد شریف مین بمقام شونیز واقع ہے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

حالات حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا و دیگر کتب مین حالات حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ کے اسطرح پر درج ہین کہ آپ شیخ الشیوخ عالم و امام جہان تھے سب لوگ آپ کی امامت پر متفق تھے و آپ فنون و علوم مین کامل تھے اور اصول و فروع مین مفتی و معاملات و ریاضات مین بہرہ وافی اور کلمات لطیف و اشارات عالیہ مین سب پر سبقت رکھتے تھے اول سے آخر تک آپکے کام پسندیدہ و محمود تھے اور آپ سب فرقہ مین مقبول تھے اور سخن آپکا طریقت مین محبت و سب زبانون مین ستودہ ہے اور ظاہر و باطن مین کسی شخص نے آپ کو انگشت نما نہین کیا نہ برخلاف سنت کے کسی نے آپ پر اعتراض کیا مگر وہ شخص کہ اندھا تھا اور آپ اہل تصوف کے مقتدا تھے اور آپ ملقب بہ سید الطائفہ و لسان القوم و اعتماد المشائخ و طاؤس العلما و سلطان المحققین ہین آپ شریعت و حقیقت و طریقت مین مفتی رہے ہین اور عشق و زہد مین بے نظیر و طریقت مین مجتہد

تھے واکثر مشایخ آپ کا مذہب رکھتے تھے اور طریق آپکا طریق صحو ہے بخلاف
طیفوریون کے کہ اصحاب بایزید رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے ہین اور معروف ترین
طریقہ طریقت مین و مشہور ترین مذہب مذاہب مین طریقہ و مذہب آپکا ہے
اور اپنے وقت مین آپ مرجع جملہ مشایخ تھے اور آپکی تصانیف بہت ہین در سبب
اشارات و حقایق و معانی مین ہین اور پہلے جس شخص نے علم اشارات کو نشر کیا
ہے وہ آپ ہی تھے اور ایسے زمانہ مین بارہا دشمنون و حاسدون نے ساتھ
کفر و زندقہ کے آپ پر گواہی دی تھی اور آپنے صحبت محاسبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کی پائی تھی اور آپ خواہرزادہ و مرید و خلیفہ حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ کے تھے
ایک روز حضرت خواجہ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کسی مرید کا درجہ پیر سے بلند تر ہوتا ہے فرمایا
ہان اور دلیل اسکی ظاہر ہے کہ جنید کا درجہ میرے درجہ سے بالا ہے حضرت جنید قدس سرہ لاپادر و شوق و
عشق تھے اور شیوہ معرفت و کشف توحید مین شان رفیع رکھتے تھے و مجاہدہ
و مشاہدہ و فقر مین آیۃ من آیات اللہ تھے ابتدائی حال آپکا یہ تھا کہ لڑکپن سے
درد آگین و با ادب و بافراست تھے و فکر و تیز فہمی آپ کی بحد تھی ایک روز آپ مکتب خانہ
سے آئے باپ کو روتے دیکھکر سبب گریہ کا پوچھا باپ نے فرمایا آج کچھ مال
زکوٰۃ سے تمھارے ماموں کو بھیجا اونھون نے قبول نہ کیا روتا ہون کہ مین نے
عمر اپنی اس پانچ درم مین بسر کی اور یہ خود دوستان خدا سے دوستی نہین چاہتا
آپنے فرمایا مجکو دیجئے دے آؤن مال لیکر آپ گئے اور ماموں کا دروازہ کھٹکھٹایا حضرت
سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کون آپنے جواب دیا جنید ہے دروازہ کھولئے واس فریضہ
زکوٰۃ کو لیجیے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مین نہ لونگا آپنے فرمایا بحق اس

خدا کے جسنے آپکے ساتھ فضل کیا اور میرے باپ کے ساتھ عدل کیا آپ اسکو سمجھیے
حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے جنید خدا نے میرے ساتھ کیا فضل کیا
اور تیرے باپ کے ساتھ کیا عدل کیا آپنے جواب دیا کہ آپکے ساتھ یہ فضل کیا کہ آپکو
درویشی دی اور میرے باپ کے ساتھ یہ عدل کیا کہ اونکو دنیا مین مشغول کیا آپ
چاہیں قبول کیجیے چاہیں رد کیجیے فریضہ زکوٰۃ مستحق کو پہونچانا چاہیے حضرت سری
رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات خوش آئی فرمایا زکوٰۃ قبول کرنے سے پہلے مین نے تجکو قبول
کیا و دروازہ کھولا اوس زکوٰۃ کو لیا اور حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے دل مین جگہ
دی حضرت جنید قدس سرہ ہفت سالہ تھے کہ آپکو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ اپنے
ساتھ حج کے واسطے لے گیے مسجد حرام مین چارسو بزرگ کے درمیان مسئلہ شکر کا
بیان ہو رہا تھا چارسو قول کہے گئے تھے حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے
جنید تم بھی کچھ کہو حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ ایک ساعت سر ڈالے رہے پھر فرمایا کہ
وہ یہ کہ جو نعمت تجکو خدا نے دی ہو اوس نعمت کے ذریعہ سے خدا کا گنہگار نہ ہو
وا اوسکے نعمت کو سرمایہ معصیت کا نہ بنا یہ سنکر جملہ چارسو بزرگ نے فرمایا احسنت یا
قرۃ عین الصدیقین اور سبھون نے اتفاق کیا کہ اس سے بہتر نہین کہا جا سکتا پھر حضرت
سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے پسر یہ تو کہان سے لایا آپنے فرمایا کہ آپ کی صحبت
سے پھر بغداد مین واپس آکر آبگینہ فروشی اختیار کی ہر روز دکان مین تشریف لیجاتے
اور پردہ چھوڑکر چارسو رکعت نفل ادا کرتے ایک مدت اسیطرح گذری پھر دکان
چھوڑ دی اور دہلیز مکان حضرت خواجہ سری رحمۃ اللہ علیہ مین ایک مکان تھا وہان
بیٹھے پاسبانی اپنے دل کی کرنے لگے اور سجادہ مراقبہ کا بچھایا حتی کہ کسی چیز نے

بدون حق کے آپکے دل پر گذر نہ کیا چالیس برس آپ اسیطرح بیٹھے رہے
حتی کہ تیس برس نماز عشا کی ادا کرتے اور کہڑے ہوکر وقت صبح تک اللہ اللہ کہتے
اوسی وضو سے نماز صبح کی ادا کرتے بعد چالیس برس کے آپکو گمان ہوا کہ مین
اپنے مقصود کو پہونچا اوسی حال مین ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید وہ وقت آیا
کہ گوشہ زنار تیرا تجکو دکھلاؤن یہ سنکر آپنے کہا خداوندا جنید کا کیا گناہ ہے ندا
آئی کہ قبل اس سے کہ تو ہستی مین ہے گناہ پوچھتا ہے آپنے ایک آہ کہینچی و سر نیچے
کرکے کہا مَنْ لَمْ یَکُنْ لِلْوِصَالِ اَهْلًا فَكُلُّ اِحْسَانِهٖ ذُنُوبٌ پھر اس مکان مین بیٹھے اور تمام رات
اللہ اللہ کہتے رہے مخالفون نے آپکے کام مین زبان درازی کی و قصہ آپکا
خلیفہ سے کہا خلیفہ نے کہا بلا کسی حجت کے اونکو منع نہین کرسکتے کہا گیا کہ
اونکے سخن سے خلق فتنہ مین پڑتی ہے تب خلیفہ نے اپنی لونڈی سے کہ اوسکو
تین ہزار دینار پر خریدی تھی اور حسن و جمال مین کوئی اوسکا مثل نہ تھا و زیبائی
و ملاحت مین اپنے عہد مین بے نظیر تھی اور خلیفہ اوسکا عاشق تھا فرمایا کہ زر و زیور
سے آراستہ ہو و جواہر نفیس منہ پر باندہ و فلان موضع مین جنید کے پاس جا و نقاب
منہ سے اوٹھا کر اپنے کو اونپر عرض کر اور کہہ کہ مین مال بہت رکھتی ہون و میرا دل عالم
کے کام سے گرفتہ ہے مین اسواسطے آئی ہون کہ آپ مجکو چاہین اور مین آپکی صحبت
مین طاعت کرون کہ میرا دل سوا آپکے اہل دنیا کیطرف قرار نہین لیتا پھر خلیفہ نے
ایک خادم کو اوس کنیزک کے ساتھہ کرکے روانہ کیا اور مکرر تاکید کی کہ جہانتک
تجھ سے ہو سکے چاپلوسی کرنا آخر کار کنیزک نے آپکے روبرو آکر چہرہ سے نقاب
اوٹھائی آپنے جو اوسکو دیکھا فوراً سر نیچے کرلیا کنیزک نے جو کچھ اوسکو سکھلا دیا تھا

سب کہا اور گریہ وزاری حد سے زیادہ کی آپ خاموش تھے ناگاہ سر اوٹھایا اور
آہ آہ کہا کنیزک پر پھونک دیا فوراً کنیزک گر پڑی اور مر گئی خادم لوٹ گیا اور یہ حال
خلیفہ سے کہا خلیفہ بہت پریشان اور پشیمان ہوا اور کہا جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ
وہ کام کرے جو نہ کرنا چاہیے وہ شخص وہ دیکھے جو نہ دیکھنا چاہیے اور اوٹھکر آپکے
روبرو آیا اور کہا ایسے آدمی کو اپنے روبرو نہ بلانا چاہیے اور آپ سے کہا اے
شیخ آپکو دل مہ یا ہو تو بھی آپنے ایسی حسینہ وجمیلہ کو ہلا دیا آپنے فرمایا کہ اے
امیر المومنین تمکو مومنوں پر ایسی ہی شفقت ہو کہ میری چالیس سال کی ریاضات
وبے خوابی تمنے برباد کرنی چاہی تھی میں کسکے درمیان میں ہوں تو نکردہ بھی
نکرے بعدہ آپکے کام نے بلندی لی اور آوازہ آپکا عالم میں منتشر ہوا اور جس چیز
میں لوگ آپکا امتحان کرتے تھے آپ نہار چند ہوتے تھے اور آپنے فرمایا ہے کہ میں نے
آدمیوں سے بات نہیں کی جب تک کہ تیس ابدالوں نے مجھ سے اشارہ نہیں کیا
کہ شاید تو خلق کو خدا کیطرف بلاوے اور فرمایا میں نے یہ تصرف قیل وقال سے نہیں
لیا نہ لڑائی دھکا رزار سے چنگل میں لایا لیکن گرسنگی وبے خوابی وہاتھ کھینچے
دینا سے وترک کرنے اوس چیز سے جسکو میں دوست رکھتا تھا حالانکہ میرے
آنکھوں میں وہ اچھی معلوم ہوتی تھی اور فرمایا یہ راہ اوس شخص کو چاہیے جو کتاب
خدا کی داہنے ہاتھ میں لے اور سنت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں ہاتھ
میں اور ان دونوں شمع کی روشنی میں جاتا ہو تا کہ نہ غار شبہ میں پڑے نہ تاریکی بدعت
میں اور فرمایا کہ میں نے ایک زمانہ ایسا چھوڑا کہ اہل زمین وآسمان مجھپر روتے تھے
پھر ایسا ہوا کہ میں اونکے غیبت میں روتا تھا اب ایسا ہوا ہوں کہ نہ اونسے

خبر رکھتا ہون نہ اپنے سے اور فرمایا کہ مین دس برس دروازہ دل پر بیٹھکر پاسبانی
دل کی کرتا رہا و دس برس تک میرے دل نے مجکو نگاہ رکھا اب بیس برس
ہوے کہ نہ مین دل سے خبر رکھتا ہون وہ دل مجھسے اور فرمایا تیس سال ہین
کہ خدا تعالی نے جنید کی زبان مین جنید سے باتین کین اور جنید درمیان نہین
اور خلق کو خبر نہین اور فرمایا بیس برس ہین کہ حواشی اس علم مین مین نے سخن کیا لیکن
جو کچھ غوامض اوسکے تھے وہ نہین کہے کہ زبان کو کہنے سے منع کیا ہے اور دلکو
اوسکے ادراک سے محروم کیا ہے اور فرمایا خوف مجکو منقبض کرتا ہے اور رجا منبسط
جسوقت خوف سے منقبض ہوتا ہون اوس جگہہ میری فنا ہوتی ہے اور جسوقت
منبسط ہوتا ہون اوسوقت رجا کے ساتھہ مجکو پھیر دیتے ہین اور فرمایا اگر کلاہ خدا تعالی
مجھسے کہے کہ مجکو دیکھہ تو کہون مین نہین دیکھتا کہ آنکھہ غیر کی دوستی مین بھی بیگانہ و بیخبر
غیرت مجکو دیدار سے باز رکھتی ہے کیونکہ دنیا مین بے واسطہ آنکھہ کے مین اوسے یونہین
دیکھتا تہا اور فرمایا جب مین نے جانا اَنَّ الْکَلَامَ لَفِی الْفُؤَادِ سی سالہ
نماز کو قضا کیا اسطرح کہ اگر نماز مین مجکو اندیشہ دنیا دی آتا تو اوس نماز کو قضا کرتا و اگر اندیشہ
بہشت و آخرت کا آتا تو مین سجدہ سہو کا کرتا اور فرمایا بیس برس تکبیر اول مجھسے فوت نہین
ہوئی ایک روز آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اگر مین جانتا کہ کوئی نماز بیرون فریضہ
دو رکعت تمہارے ساتھہ بیٹھنے سے فاضلتر ہے تو ہرگز مین تمہارے ساتھہ نہ بیٹھتا لکہا
ہے کہ حضرت جنید قدس سرہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور جو آپ کے یار آجاتے تھے تو
روزہ کہول ڈالتے تھے اور فرماتے تھے کہ یگانگی مساعدت بھائیون کی کمتر بزرگی روزہ
سے نہین ہے اور آپ جامہ برسم علما کے پہنتے تھے عرض کیا گیا کہ لباس پیر طریقت کیا ہو

اگر آپ اصحاب کے خاطر سے مرقع پہنیں فرمایا اگر مین جانتا کہ مرقع سے کام
برآتا ہی تو مین آہن و آتش سے اپنا لباس کرتا اور پہنتا ہر ساعت باطن مین ندا
آتی ہے لَیْسَ الْاِعْتِبَارُ بِالْخِرْقَۃِ اِنَّمَا الْاِعْتِبَارُ بِالْحُرْقَۃِ جب شہرت آپ کی زیادہ
ہوئی اور حال آپکا ایسا دیکھا تو حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمکو وعظ کہنا
چاہیئے آپ متردد ہوے و رغبت نہین کرتے تھے ایک رات حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ سخن کہہ صبح کو اوٹھے کہ حال
حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ سے کہین حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ دروازہ پر
کھڑے فرماتے ہین کہ دروازہ اسواسطے بیٹھا تھا کہ سخن کہنے کو اور لوگ تم سے کہین
اب تمکو کہنا چاہیئے کہ تمہارے سخن کو سبب نجات عالمیان کا کیا ہی مریدون کے
عرض کرنے سے و مشایخ بغداد کے شفاعت سے تمنے نہ کہا و مین نے
کہا کہ کہو تم نے نہ کہا اب کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تمکو کہنا چاہیے
پس آپنے قبول کیا و استغفار کی اور حضرت سری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی
کہ آپنے کیونکر جانا کہ مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا حضرت سری
رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مین نے خدا کو خواب مین دیکھا کہ فرماتا ہے مین نے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے تاکہ جنید سے منبر پر سخن کہنے کو کہین حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مین کہون بشرطیکہ چالیس تن سے زیادہ نہون
پھر آپنے ایک روز مجلس مین کہ چالیس آدمی تھے وعظ فرمایا اٹھارہ آدمی مر گئے
و بائیس آدمی بیہوش ہو گئے اونکا آدمی گردن پر کہا لے گئے و ایک روز جامع مسجد
مین آپ وعظ کہتے تھے ایک غلام ترسا مسلمانون کے لباس پہنا اور [illegible] آیا

قول پیغمبر کا ہے اتقوا فراسة المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ یعنی ڈرو تم فراست
مومن سے کہ وہ ساتھ نور خدا کے دیکھتا ہی آپنے فرمایا قول وہ ہی کہ تو مسلمان
ہوجا اور زنار کو توڑ ڈال کہ وقت مسلمانی ہے پس فوراً غلام مسلمان ہوگیا خلق
نے غلو کیا پھر آپنے زیادہ وعظ نکہا اور مکان مین تشریف لائے ہر چند لوگون
نے درخواست کی کچھ سود مند نہوا آپنے فرمایا مجکو خوش نہین آتا مین اپنے
تئین ہلاک نہین کر سکتا بعد دو برس کے بے استدعا خلق آپ منبر پر گئے
اور وعظ شروع کیا عرض کیا گیا کیا حال تہا فرمایا مین نے ایک حدیث مین دیکہا
ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ آخر زمانہ مین پیشوا ے خلق وہ ہوگا
جو بدترین اونمین سے ہووے اون لوگون کو سخن اوسکا کہے پس مین اپنے کو بدترین
خلق جانتا ہون واسطے راستی سخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مین کہتا ہون تاکہ
سخن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مجہہ سے خلاف نہو ایک بزرگ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکہا کہ بیٹھے ہین و حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہین ایک شخص
استفتا لایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کو دو وہ جواب
کہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف رکہتے ہین تو جنید کو کیون دین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسا کہ ہر نبی کو اپنی سب امت کے ساتھ ناز
تہا مجکو جنید کے ساتھ ناز ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ جب سخن توحید فرماتے
ہر بار نئی عبارت مین شروع کرتے کہ کسیکی فہم و سمجھ نہ پہونچتی ایک روز حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے مسجد مین آکر کہا اللہ آپنے فرمایا اے شبلی اگر خدا غائب ہے
تو ذکر غائب کا غیبت ہی و غیبت حرام ہے و اگر حاضر ہی تو مشاہدہ حاضر مین اوسکا نام لینا

ترک حرمت ہو ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ دل کسوقت خوش ہوتا ہے
آپنے فرمایا جسوقت کہ وہ دلمین ہو ایک وقت آپ کی مسجد مین ایک شخص آیا اور
سوال کیا آپکے دلمین آیا کہ یہ شخص تندرست ہو کسب کر سکتا ہے پھر کسواسطے سوال کرتا ہے اور جو
دولت اپنے پیر کسواسطے رکھتا ہے راتکو خواب مین دیکھا کہ ایک طبق ہند آپکے آگے رکھکر کہا کہ کھاؤ جو آپنے
سر پوش اوٹھایا اوس طبق مین اوسی فقیر کو مردہ رکھا ہوا دیکھا کہا کہ مین آدمی نہین
کھاتا کہا گیا کہ پھر کسواسطے تو نے اوسکو مسجد مین کھایا تھا آپ فرماتے ہین کہ اوسکے
ہیبت سے مین بیدار ہو گیا اور جانا کہ مین نے دلمین اوسکی غیبت کی ہے اوٹھا اور
طہارت کر کے دو رکعت نماز پڑھا اور اوس درویش کی تلاش مین باہر آیا کنارہ دجلہ
کے اوسکو بیٹھا ہوا دیکھا کہ اوس سے ریزہ ہاے ساگ کہ اوسین لوگون سے زیادہ بچا
تھا لے لیکر کھاتا ہے سر اوٹھاکر مجکو دیکھا اور کہا کہ اے جنید جو کچھ کہ تو نے میرے
حق مین اندیشہ کیا تھا اوس سے توبہ کیا مین نے کہا کہ ہان اوسنے کہا کہ اب جا
وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ اور آئندہ اپنے دلکو نگاہ رکھ ایک روز
بغداد مین آپنے ایک چور لٹکا ہوا دیکھا اوسکے پاس تشریف لے گئے اور اوسکے پانو
کا بوسہ دیا عرض کیا گیا یہ کیا حالت ہے فرمایا ہزار رحمت اوسپر ہے کہ اپنے کام مین پورا
ہے اور اوس کام مین کہ شروع کیا اوس جگہ تک پہونچا دیا کہ اوسکے واسطے جان دیا ایک
روز کیا کسی شخص نے آپکے روبرو شکایت کی کہ مین بھوکھا و ننگا ہون آپنے
فرمایا جا نذرہ گرسنگی و برہنگی وہ اوس شخص کو نہین دیتا جو اوسکی تشنیع کرے
اور جہان کو شکایت سے بھر دے وہ صدیقونکو اور اپنے دوستونکو دیتا ہے
تک ایک رات آپکے مکان مین ایک چور آیا سواے ایک پیراہن کے کچھ نہ پایا لیگیا اور

نہ پایا دوسرے روز آپ بازار جاتے تھے پیراہن کو دلال کے ہاتھ مین دیکھا اوسکا
خریدار کہتا تھا کہ پہچان لاؤ تا گواہی دے کہ یہ پیراہن تیرا ہے تو مین خرید کرون
آپ نے فرمایا مین پہچانتا ہون اوس مرد نے خرید کر لیا - ایک مرتبہ ایک مرید سے
بے ادبی وقوع مین آئی شرم سے باہر چلا گیا مسجد شونیزیہ مین بیٹھا آپکا گذر اوس
طرف ہوا اوسکو دیکھا وہ مرید آپکے ہیبت سے گر پڑا سر اوسکا ٹوٹ گیا جو قطرہ
خون کا زمین پر ٹپکتا تھا اللہ لکھہ جاتا تھا آپنے فرمایا تو جلوہ گری کرتا ہو کہ مین ایک
مقام مین پہونچا ہون سمجھ لے کہ سب لڑکے ذکر مین تیرے برابر ہین مرد کو چاہیے
کہ مذکور مین پہونچے یہ بات مرید پر بہت سخت گذری فوراً مر گیا اوسکو دفن کیا -
بصرہ مین آپکا ایک مرید گوشہ گزین تھا ایک روز اوسکے دلمین اندیشہ ایک گناہ کا
گذرا جو آئینہ دیکھا منہہ اپنا سیاہ پایا متحیر ہوا جو حیلہ کرتا تھا اوس سے کچھ فائدہ نہ ہوتا
تھا شرم سے منہ اپنا کسیکو نہ دیکھلاتا تھا بعد تین روز کے وہ سیاہ منہ تھوڑا تھوڑا
سفید ہو چلا یہانتک کہ سب منہ صاف ہو گیا ناگاہ ایک شخص نے اسکا دروازہ
کھٹکھٹایا اسنے کہا کون ہے اوسنے جواب دیا کہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کا نامہ لایا
ہون اسنے نامہ لیکر پڑھا اوسمین لکھا تھا کہ حضرت عزت مین بمقام عبودیت تو
ادب سے کیون نہین رہتا کہ آج تین شبانہ روز ہوے کہ مجکو گازری کرنی پڑتی
ہے تاکہ سیاہی تیرے منہ کی سفیدی سے بدلجاے - ایک مرتبہ آپ بیمار
ہوے کہا اللھم اشفنی ہاتف نے آواز دی کہ اے جنید درمیان بندہ
و خدا کے تو کیا کام رکھتا ہے درمیان میرے مت آ جو کام تجھے فرمایا ہے وسمین
مشغول ہو اور جس چیز مین تجکو مبتلا کیا ہے صبر کر تجکو اختیار مین کیا کام - ایک مرتبہ

ایکا پیر درد کرتا تھا آپ نے سورہ فاتحہ پڑھکر دم کی ہاتف نے آواز دی تو شرم
نہین رکھتا کہ میرے کلام کو اپنے نفس کے حق مین صرف کرتا ہے ۔ آپنے
فرمایا ہی کہ ایک روز دل میرا گم ہوگیا مین نے کہا الٰہی دل میرا پھیر دے ایک
ندا سنی کہ اے جنید تیرے دلکو مین اسواسطے لے گیا ہون کہ تو میرے ساتھ
رہ تو پھیرنا چاہتا ہے تاکہ میرے غیر کے ساتھہ التفات کرے ۔ ایک مرتبہ
آپ کی آنکھہ درد کرتی تھی طبیب نے کہا آنکھہ کو پانی سے بچاییے آپنے فرمایا وضو
کیونکر کرون طبیب قوم کا ترسا تھا کہا اگر آپکو آنکھہ بچانا ہے تو اوسکو پانی
سے بچایئے جب طبیب چلا گیا آپنے وضو کرکے نماز ادا کی اور سر رکھکر سو گئے
جب بیدار ہوئے تو آنکھہ تندرست تھی آواز سنی کہ اے جنید میری طلب
رضا مین تو نے آنکھہ ترک کی اگر اوسی قصد سے جملہ اہل دوزخ کو مجھسے چاہتا تو
مین قبول کرتا جب طبیب آیا اور آنکھہ تندرست پائی تو سبب دریافت کیا
آپ نے سب حال بیان فرمایا طبیب ترسا مسلمان ہوگیا اور کہا یہ علاج خالق
کا ہے نہ مخلوق کا درد چشم مجھے تھا نہ آپکو طبیب آپ تھے نہ مین ۔
شیخ ابوجعفر حدادی کہا ہے کہ اگر عقل مرد ہوتی تو بصورت جنید کے ہوتی
ایک روز آپ زار زار روتے تھے سوال کیا گیا کہ سبب گریہ کا کیا ہے فرمایا
اگر بلا اژدہا ہو تو اول وہ شخص مین ہی ہون کہ اپنے تئین لقمہ اوسکے
منہ کا کرون و با اینہمہ طلب بلا مین مین نے ایک عمر گذرانی و ہنوز مجھے کہتے
ہین کہ تیری اسقدر بندگی نہین ہیکہ میرے بلا مین سما سکے ۔ لکھا ہے کہ ناصر نامی
ایک سید تھے اونہون نے قصد حج کا کیا جب بغداد مین پہونچے واسطے

زیارت حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے گئے آپ نے فرمایا سید کہاں سے آنا ہوا جواب
دیا کہ گیلان سے آپ نے استفسار فرمایا کسکے فرزندان سے ہو کہا فرزندان حضرت
امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ نے فرمایا تیرا باپ دو تلوار مارتا تھا
ایک کافرون پر دوسرا ایک نفس پر اے سید تو کہ اونکے فرزندوں سے ہے کون تلوار
مارتا ہے سید نے جو یہ سنا اپنے کو نگاہ نرکھ سکے گر پڑے اور زمین پر لوٹ گئے
روتے تھے اور کہتے تھے اے شیخ میرا حج یہی تھا خدا کے واسطے مجھکو راہ دو کہلاؤ
آپ نے فرمایا یہ سینہ تیرا حرم خاص خدا کا ہے جہاں تک تجھ سے ہو سکے کسی نامحرم
کو اوسکے حرم خاص میں راہ نہ دے سید نے کہا تمام ہوا تمام ہوا۔ لکھا ہے کہ حضرت
جنید قدس سرہ کے کلام برتر میں چنانچہ فرمایا ہو کہ خدا تعالیٰ نے بندوں سے دو
علم چاہتا ہے ایک علم عبودیت دوسرے علم ربوبیت یعنی جو کچھ کہ سوا اسکے ان دو قسم
کے ہو وہ حظ نفس ہے۔ و فرمایا شریف ترین مجلس اور علیا ترین نشستگاہ ہے کہ میدان توحید
سا بیٹھکر ذکر خدا کے رہے۔ و فرمایا۔ درمیان بندہ اور خدا کے چار دریا ہیں جب تک بندہ
اونکو قطع نکرے نزدیک حق کے نہ پہونچیگا ایک دریا دنیا ہے کشتی اوسکی زہد ہے
و ایک دریا آدمیان ہیں کشتی اوسکی اونسے دور رہنا ہو و ایک دریا ابلیس ہے
کشتی اوسکی اوس سے بغض رکھنا ہو و ایک دریا خواہش ہو کشتی اوسکی مخالفت
نفس ہے و فرمایا طاعت نوشتہ ازل کے سبب نہیں ہے مگر اوس بات
کی بشارت دیتی ہے جو ازل میں طاعت کنندہ کے حق میں حکم نیک لکھا گیا ہے
و فرمایا کہ مرد سیرت سے مرد ہوتا ہے نہ صورت سے۔ و فرمایا کہ دل دوستان
خدا کا جگہ راز خدا کی ہے و جو دل کہ دوستی دنیا میں رہتا ہے اوس دل میں

خدا اپنا راز نہین رکھتا - و فرمایا کہ خدا سے غافل رہنا آگ کے رہنے سے زیادہ سخت ہے - و فرمایا جو شخص اپنا نفس پہچانتا ہے اوسپر عبودیت آسان ہوتی ہے و جو شخص نیک ہوتا ہو رعایت ولایت اوسکی ہمیشہ رہتی ہے - و فرمایا جو شخص خدا کو نہین پہچانتا ہرگز شاد نہین ہوتا و جو شخص چاہے کہ دین اوسکا سلامت رہے و تن اوسکا آسودہ و دل اوسکا ساتھ عافیت کے رہے اوسکو چاہئے کہ آدمیون سے جدا رہے کہ یہ زمانہ وحشت کا ہے عقلمند وہ شخص ہے جو تنہائی اختیار کرے - و فرمایا ہے جو وقت فوت ہو جاتا ہی پہر وہ ہرگز نہین ملسکتا اور کوئی چیز عزیز اوس وقت سے نہین ہے - و فرمایا ہے جوانمردی وہ ہے کہ احسان اپنا خلق پر نہ رکہے و جو کچہ پاس موجود ہو وہ دیوے - و فرمایا خلق چار چیز ہے سخاوت الفت نصیحت شفقت شفقت وہ ہی کہ سائل کی خواہش سے زیادہ دیوے طلب کرے اوسپر احسان نہ رکہے کہ وہ طاقت اوسکی نہین رکہتا اور ایسی بات نہ کہے جسکو وہ نہ سمجھے - آپ سے پوچھا گیا کہ صحبت کس سے رکہنا چاہئے فرمایا جو شخص نیکی کرکے بہول جائے - پوچھا گیا کوئی چیز زندگی سے زیادہ بہتر ہے فرمایا رونے پر رونا یعنی بہت رونا - پوچھا گیا بندہ کون ہے راہ خدا ملنے کی کون ہے فرمایا دنیا کو ترک کر دے خواہش کے خلاف کرے حق سے ملجائیگا - و فرمایا جس شخص کا علم ساتھ یقین کے اور یقین ساتھ خوف کے و خوف ساتھ عمل کے و عمل ساتھ پرہیزگاری کے و پرہیزگاری ساتھ اخلاص کے و اخلاص ساتھ مشاہدہ کے نہ پہونچے وہ شخص ہلاک ہونے والون سے ہے اور بندہ وہ ہے کہ کسی سے شکایت نکرے و خدمت مین قصور نکرے

اور جو آنکھ کہ ساتھ خوف حق کے نہ دیکھے وہ آنکھ نابینا بہتر ہے و جو زبان کہ
ساتھ ذکر حق کے مشغول نہو وہ زبان گونگی بہتر ہے و جو کان کہ واسطے حق سننے
کے مستعد نہ ہو وہ کان بہرا بہتر ہے و جو تن کہ اوسکے خدمت کے کام نہ آوے
وہ تن مردہ بہتر ہے۔ اور فرمایا ہے معرفت دو قسم کی ہے معرفت التعرف و معرفت
التعریف معرفت التعرف وہ ہے کہ اپنے کو ساتھ اوسکے آشنا کرے و معرفت
تعریف وہ ہے کہ اوسکو ساتھ اپنے شناسا کرے۔ اور فرمایا جو بندہ سب چیز
کو ملک خدا کے دیکھے و ظہور سب کا خدا کیطرف سے جانے و قیام سب کا
بجانب اللہ سمجھے و مرجع سب کا طرف خدا کے جانے وے سب اوسکو
محقق توحید و صفات معبودیت میں پہونچتا ہے اور بندہ وہ ہے جو دوسرن
کی بندگی سے آزاد ہو۔ و فرمایا کہ درمیان دل مومن و منافق کے یہ فرق
ہے کہ مومن کا دل ایک ساعت میں ستر مرتبہ پھرتا ہے و منافق کا دل ستر
برس میں ایک مرتبہ بھی نہیں پھرتا۔ نقل ہے کہ لوگون نے آپکو دیکھا کہ قرآن
ختم کیا ہے پھر فرمایا ہے قیامت کو مجاہدہ اوٹھایا اسواسطے کہ جو شخص جب
تک کچھ نہ دیکھے اوسکو دیکھنا ہی نہ چاہیئے جب وفات آپکی نزدیک آئی
فرمایا مائدہ دسترخوان رکھو تا کہ حالت کھلی رہنے میں منہ اصحاب کے
میں بیان و دن جب وقت قریب آیا فرمایا مجکو وضو کرادو چنانچہ آپکو وضو کرایا
مگر خلال کرانا اونگلیون کا بھول گئے آپنے فرمایا تخلیل بجالاؤ پھر بعد وضو کے اوٹھ
سجدہ میں گئے و رونے لگے عرض کیا گیا کہ اے سید طریقت یاد جو وان
سجدہ جو ادا فرمایا اوسکے کہ آپنے پہلے سے بھیجی ہے کس وقت

سجدہ کا ہے فرمایا کوئی وقت جنید کا اسوقت سے زیادہ محتاج نہ تھا فوراً قرآن
شریف پڑھنا شروع کیا ایک مرید نے عرض کیا کہ آپ قرآن مجید تلاوت فرماتے
ہین فرمایا کہ مین اسوقت اپنے ستر برس کی طاعت کو ایک تار بال مین لٹکی ہوئی
دیکھتا ہون اور ایک ہوا آکر اسکو ہلاتی ہے مین نہین جانتا کہ یہ جدائی کی ہے یا وصل
کی ایک طرف صراط ہے دوسری طرف ملک الموت اور قاضی کہ عدل صفت
اوسکی ہے میل نہین کرتا اور ایک راہ میرے روبرو کی ہے مین نہین جانتا کہ
مجھکو کس راہ کے طرف لیجاینگے بعدہ قرآن شریف ختم کیا اور سورہ بقرہ سے
ستر آیت پڑھا جب وقت بہت قریب ہوا عرض کیا گیا کہو اللہ فرمایا مین بھولا
نہین ہون جو یاد دلاتے ہو اور تسبیح شروع کی عقد انامل کرنے لگے چار
اونگلی تک عقد کرکے اونگلی شہادت کو چھوڑ دیا اور کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور آنکھ بند کی اور جان دیکر غریق رحمت ہوے انا للہ وانا الیہ راجعون ۰
جب نہلانے والے نے وقت غسل کے چاہا کہ آنکھ مین پانی پہونچا دے
ہاتف نے آواز دی کہ میرے دوست کے دیدہ سے ہاتھ اوٹھا لے جو آنکھ
میرے نام کہنے سے بند ہوئی سواے دیکھنے میرے کے نہ کھلیگی پھر غسال
نے بہت کوشش کی کہ انگلیونکو جو واسطے عقد تسبیح کے بند ہی تھی کھولی
مگر نہ کھولسکا اور ایک آواز سنی کہ جو ہاتھ ساتھ نام میرے کے بند ہو گیا بجز حکم میرے
کے نہ کھلیگا جب جنازہ اوٹھایا ایک کبوتر سفید آیا اور آپکے جنازہ کے گوشہ
پر بیٹھا اصحاب نے بہت کوشش کی کہ اوسے اڑا دیں کچھ فائدہ نہ ہوا یہانتک کہ کبوتر
نے آواز دی کہ مجھکو اپنے کوشش سے رنجیدہ کرو اسواسطے کہ پنجہ میرا سوزن عشق سے

آپکے گوشہ جنازہ پر بیٹھ گیا ہے تم رنج مت اوٹھاؤ کہ آج قالب حضرت جنید رحمۃ اللہ
تعالےٰ علیہ کا نصیب فرشتگان مقربان کے ہے اگر زحمت و غوغا تمہارا
نہ ہوتا تو بدن آپکا مانند باز سفید کے درمیان آسمان و زمین کے اوڑتا۔ ایک شخص
نے آپ کو خواب مین دیکھا عرض کیا کہ آپنے جواب منکر نکیر کا کیونکر دیا فرمایا جو وہ
دونون مقرب درگاہ عزت سے ہیبت کے ساتھہ میرے پاس آئے اور کہا
مَنْ رَّبُّكَ مین اونکی طرف دیکھکر ہنسا اور کہا کہ اوس روز کہ میرا پوچھنے والا وہ تھا
جسنے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کہا مین نے جواب دیا بَلیٰ اب تم آئے ہو اور پوچھتے ہو
کہ خدا تیرا کون ہے جو شخص کہ جواب سلطان کا دے رہتا ہے وہ غلام سے
کب اندیشہ کرتا ہے مین آج بھی اوسیکی زبان سے کہتا ہون اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ
فَهُوَ یَهْدِیْنِ پس میرے روبرو سے چلے گئے اور کہا وہ اب تک سکر محبت
مین ہے۔ وا اور دوسرے شخص نے آپ کو خواب مین دیکھا کہا خدا تعالےٰ
نے آپ کے ساتھہ کیا معاملہ کیا فرمایا رحمت کی اور اون سب اشارات و عبارات
کو ہوا لے گئی کام میرا اوس قیاس مین نہ تھا جو مین جانتا تھا۔ حریری رحمۃ اللہ
علیہ نے کہا کہ مین نے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کو خواب مین دیکھا اور کہا کہ خدا نے
آپ کے ساتھہ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا کہ رحمت کی اور بخش دیا اور مجھے کچھ حاصل
نہ آیا مگر وہ دو رکعت نماز کہ مین آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا۔ سفینۃ الاولیا مین
لکھا ہے کہ کنیت آپ کی ابو القاسم ہے و لقب آپکا سید الطائفہ و طاؤس العلما
و قواریری و زجاج و خزاز تھا۔ قواریری و زجاج اس سبب سے کہتے ہین
کہ آپ کے والد محمد بن جنید آبگینہ فروشی کرتے تھے اور والد آپکے نہاوند کے

تھے ومولد ومنشا آپ کا بغداد ہے مذہب سفیان ثوری کا رکھتے تھے وظاہر وباطن میں شرع شریف سے آراستہ تھے وفات آپکی بروز شنبہ تاریخ ۴ رجب سنہ ۲۹۶ ہجری میں واقع ہوئی ہو مزار مبارک آپکا بغداد شریف میں ہے

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ

حالات حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب تذکرۃ الاولیا ودیگر کتب میں حالات حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز کے اسطرح پر تحریر ہیں کہ آپ مرید وخلیفہ حضرت شیخ جنید بغدادی قدس سرہ کے تھے ومعتبران ومحتشمان طریقت سے تھے واہل تصوف کے امام ووحید عصر تھے وحال ووجد وعلم میں بے مثل تھے اور نکات وبیان وتعبیر کرنا ورموز واشارات وریاضات وکرامات آپکے حد حصر سے زیادہ ہیں وجو مشایخ آپکے وقت میں تھے آپ نے سب کو دیکھا تھا وصحبت اوٹھائی تھی اور آپ علم طریقت میں یگانہ وبے مثل تھے اور آپ نے احادیث بہت لکھیں وپڑھیں تھیں اور آپ مالکی مذہب تھے وخلایق پر شفقت تھی وجو ریاضت کہ آپ نے کی ہے وہ کسی قسم سے بیان میں نہیں آسکتی اول سے آخر تک مردانہ بے فتور وضعف نے آپ کے حال میں ہرگز راہ نہ پائی اور آپکی زیادتی شعلہ شوق نے کسی چیز سے آرام نہ لیا - واقعہ ابتدائی آپکا یہ ہے کہ آپ نہاوند میں حاکم تھے بغداد سے آپکے پاس نامہ پہونچا آپ ایک جماعت کے ساتھ خلیفہ بغداد کے پاس تشریف لے گئے وخلعت پہنا جب وہان سے لوٹے تو آپکو چھینک آئی آپنے آستین جامہ خلعت سے منہ وناک صاف کیا

یہ بات خلیفہ سے کہی گئی کہ انہون نے ایسا کیا اور حسب فرمودہ خلیفہ آپ سے خلعت کھینچ لیا گیا اور آپ کام سے معزول کئے گئے اس امر سے آپ آگاہ ہوے اور فکر کیا کہ جو شخص خلعت مخلوق کو خراب کرے وہ مستحق عزل واستخفاف کا ہوتا ہے اور اوسکے خلعت وحکومت کو زوال آتا ہی پس جو شخص کہ خلعت پادشاہ عالم کو خراب کرے اوسکے ساتھہ وہ آپ کیا کریگا اور فوراً خلیفہ کے پاس لوٹ آئے و فرمایا اے امیر تو نے کہ مخلوق ہے اس امر کو پسند نہ کیا کہ تیرے خلعت کے ساتھہ بے ادبی کیجاے باوجودیکہ تیرے خلعت کی قدر تھوڑی سی ہے پادشاہ عالم کہ اوسنے مجکو اپنی دوستی ومعرفت کا خلعت عنایت فرمایا ہے کیونکر پسند کریگا کہ مین اوسکی خلعت کو مخلوق کی خدمت مین خراب کرون اور باہر تشریف لاے و مجلس خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ مین توبہ کی اور اونے واقعہ بیان کیا اونہون نے بسبب اسکے کہ آپ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے قوم تھے بسبب احترام کے آپ کو شیخ موصوف کے پاس بھیجا جب آپ شیخ کی خدمت مین آئے کہا گوہر صحبت آپکے پاس نشان دیا ہی یا بخشئے یا بیچئے شیخ نے فرمایا اگر مین فروخت کرون تو قیمت اوسکی تم نہ دسکوگے و اگر مین بخش دون تو تمکو آسانی ہوگی تم قدر اوسکی نہ جانوگے اور ضائع کروگے لیکن مثل مردون کے سر کو قدم کرو اور اپنے کو اس دریا مین ڈالدو یہانتک کہ تمکو صبر وانتظار ہو تب وہ گوہر ہاتھہ آوے پس آپنے کہا فرمائیے کیا کرنا چاہیئے شیخ نے فرمایا جاؤ ایک سال کبریت فروشی کرو آپنے ایسا ہی کیا بعد ایکسال کے شیخ نے فرمایا جاؤ ایکسال اسطرح گدائی کرو کہ دوسری چیز مین مشغول نہ ہو پس آپنے یہی کیا آخر سال مین سب بازار بغداد مین گدائی کی

وکسی شخص نے آپکو کچہ ندیا آپنے یہ حال شیخ سے عرض کیا شیخ نے فرمایا اب تم نے اپنی قیمت جانی کہ خلق کے نزدیک تم کچہ نہین ہو اب دل اُنسے مت لگاؤ اور انکو کسی چیز کے واسطے مت پکڑو پہر فرمایا کہ تم نے نہاوند مین امیری و حاکمی کی ہے جاؤ اور وہان کے لوگون سے معافی تقصیر چاہو پس آپ تشریف لے گئے اور سب سے معافی چاہی یہانتک کہ بالکل شہر مین پہرے اور معافی چاہی ایک مظلمہ سوچہ سے رہگیا کہ اوس شخص کو نہ پایا آپنے فرمایا ہو کہ اوسکے عوض مین نے لاکہ درم صدقہ کئے اور ہنوز میرے دل نے قرار نہین لیا ہے پس جب چار برس ان شغلون مین آپکا زمانہ گذرا شیخ نے فرمایا کہ تم مین اب تک جاہ باقی ہے جاؤ ایک سال اور گدائی کرو آپ فرماتے ہین کہ ایک سال مین گدائی کرتا رہا اور شیخ کے روبرو جاتا تہا شیخ درویشون کو دیتے تھے و مجکو ہر شب بہوکھا رکہتے تھے جب دوسرا سال آیا شیخ نے فرمایا کہ اب مین تمکو صحبت مین راہ دیتا ہون بشرطیکہ تم درویشون کی خادمی کرو چنانچہ ایکسال اور اصحاب کی خدمت کی پس شیخ نے فرمایا اے ابابکر اب تمہارے نفس کا حال و قدر تمہارے نزدیک کیا ہے آپ نے عرض کیا کہ اپنے تئین کمترین خلق کا جانتا ہون و دیکہتا ہون شیخ نے فرمایا کہ اسوقت ایمان تمہارا درست ہوا کتاب سلاسل انوار مین مذکور ہے کہ شیخ شبلی شاگرد حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ کے تھے و اونسے ارادت رکہتے تھے - حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہر قوم مین تاج ہو تاج اس طائفہ کا شبلی ہے - لکہا ہے کہ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ ابتدا مین فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کہے اوسکا منہ شکر سے پر کرون

ولڑکوں کو شکر دیتے تھے تاکہ اللہ کہیں بعد چند روز کے فرمانے لگے جو
شخص اللہ کہے اوسکا منہ چاندی سونے سے بھردوں اور ایسا ہی کرتے تھے
بعدہ آپ کو جذبہ پیدا ہوا تلوار کھینچی اور فرمایا جو شخص اللہ کہیگا سر اوسکا تن سے
جدا کردونگا عرض کیا گیا کہ پہلے آپ شکر و زر دیتے تھے اب آپ یہ ہی کرتے ہین
فرمایا مین جانتا تھا کہ یہ لوگ اوسکو خلوص و محبت سے یاد کرتے ہین اب معلوم
ہوا کہ غفلت و عادت سے کہتے ہین اور مین روا نہین رکھتا کہ غفلت سے زبان
کو آلودہ کرکے اوسکو یاد کرین اور آپ جس جگہہ نقش اللہ دیکھتے تھے بوسہ دیتے
تھے اور تعظیم کرتے تھے پس ہاتف نے آواز دی کہ کب تک اسم مین مشغول
رہیگا اگر تو طلب کرنے والا مرد ہے تو طالب مسمّی مین قدم رکھ چونکہ یہ
ندا سنی آپ پر عشق و اشتیاق غالب ہوا تشریف لے گئے واپنے کو دجلہ مین
ڈالا ایک لہر آئی آپ کو کنارہ پر پہونچایا پھر آپ نے اپنے تئین آگ مین ڈالا
اوسمین نہ جلے اسیطرح جیسے مقامات مہلکہ مین چاہتے تھے کہ اپنے تئین ہلاک
کرین مگر اللہ تعالے لے انکو نگاہ رکھتا تھا اور آپ کو بیقراری زیادہ ہوئی پس فریاد
کی کہ وَیْلٌ لِمَنْ لَا یَقْتُلُہُ الْمَاءُ وَالنَّارُ وَالسِّبَاعُ وَالْجِبَالُ پس ایک ندا سنی کہ مَنْ کَانَ
مَقْتُوْلَ الْحَقِّ لَا یَقْتُلُہُ غَیْرُہٗ پھر آپ ایسے دیوانہ ہوئے کہ دس مرتبہ آپ زنجیر
مین کھینچے گئے مگر کسیطرح قرار نہ لیتے تھے پس آپکو ایک مکان مین لے گئے
وایک مدت قید مین رکھا لوگ کہتے تھے شبلی دیوانہ ہے آپ فرماتے تھے
مین تمھارے نزدیک دیوانہ ہون اور تم میرے نزدیک دیوانہ ہو انشاء اللہ تعالے
دیوانگی میری زیادہ ہوگی ایک روز ایک جماعت آپ کے دیدنکو گئی اور

اور آپ قید مین تھے فرمایا تم کون ہو سبھون نے کہا ہم آپکے دوست ہین
آپ نے سبھونکو پتھر مارنا شروع کیا سب بہاگ گئے آپ نے فرمایا اے
جھوٹھو میری دوستی کا دعوی کرتے ہو اور میرے بلا پر صبر نہین کرتے۔ لکھا
ہے کہ آپنے عوام خلق سے بہت رنج اوٹھایا ہے وہمیشہ زحمت و غوغاے
خلق سے درماندہ رہے اور جیسا کہ حسین بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ہلاک کئے
گئے لوگ آپ کے ہلاک کرنے کا بھی قصد کرتے تھے اسواسطے کہ بعض
کلام انکے حسن بن منصور علیہ الرحمۃ کے کلام کے موافق تھے۔ ایک مرتبہ پتھر
سے آپکا پیر ٹوٹا ہر قطرہ خون مین کہ زمین پر ٹپکتا تھا نقش اللہ کا ہوتا تھا
ایک روز آپکے پاس آگ تھی حالت جذب مین فرمایا مین چاہتا ہون کہ جاؤن
اور کعبہ کو جلا دون تاکہ خلایق خداوند کعبہ کے طرف منہ کرے۔ ایک روز آپ
ایک لکڑی دونون طرف جلتی ہوئی ہاتھ مین لئے ہوے تھے فرمایا مین
چاہتا ہون کہ بہشت اور دوزخ دونون کو جلا دون تاکہ خلایق بلا سبب بندگی
کرے۔ چند رات دن آپ ایک درخت پر وجد کرتے تھے اور فرماتے
تھے ھُو ھُو کہا گیا یہ کیا حالت ہے فرمایا اس درخت پر فاختہ بیٹھی ہے وکوکو
کہتی ہے مین بھی اوسکے ساتھ ہُو ہُو کہتا ہون اور جب تک شیخ چپ ہوئے
فاختہ بھی چپ نہوئی۔ ایک مرتبہ عید کے روز آپ سیاہ جامہ پہنے تھے
اور وجد فرماتے تھے عرض کیا گیا کہ آپ نے عید مین کیون سیاہ جامہ پہنا ہے
فرمایا مصیبت خلق پر کہ خدا سے غافل ہین۔ لکہا ہے کہ اول مجاہدہ مین
تک آپ تمام رات آنکھ مین نمک چھڑکتے تھے تاکہ نیند نہ آوے اور کہا گیا

ہے کہ سات من نمک آپنے آنکھون مین چھڑکا ہے اور آپ نے فرمایا
ہے کہ حق تعالی مجھپر ظاہر ہوا و فرمایا کہ جو شخص سوتا ہے وہ غافل رہتا ہے اور
غافل محجوب ہوتا ہے۔ آپکے نہ خانہ تھا وہان تشریف لیجایا کرتے تھے و
اپنے ساتھہ لکڑی لیجاتے تھے جسوقت آپ کے دل مین غفلت آتی تھی
وہ لکڑی اپنے ارتے تھے و اکثر ایسا ہوتا تھا کہ سب لکڑیون کو توڑ ڈالتے
تھے اور دیوار مین ہاتھہ پیر مارتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ مینے تیس برس
فقہ و احادیث پڑھی تھی کہ ایک آفتاب میرے سینہ سے نکلا مین اوستادون
کے پاس گیا و کہا کہ آئے اور علم خدا کا کچھ مجھہ سے کہئے کسی نے کچھ نہ جانا اور
کہا کہ نشان کسی چیز کا سوائے کسی چیز کے نہین ہوتا غیب سے کوئی نشان
نہین ہوتا مین نے عجب ایک بات جانی کہ تم رات تاریک مین آتی ہو اور مین
صبح ظاہر مین شکر کرتا ہون مین نے ولایت اپنے چور کے سپرد کی یہانتک کہ
میرے ساتھہ کیا جو کچھ کیا۔ ایک مرتبہ آپ خلوت مین تھے ایک شخص نے
دروازہ کھٹکھٹایا آپنے کہا تم کون ہو جواب دیا کہ ابوبکر آپ نے کہا اگر تم ابوبکر
صدیق ہو ست آؤ اور زحمت نہ دو کہ اسبات کو مین زیادہ تر دوست رکھتا
ہون ایک عمر گذری کہ مین چاہتا ہون کہ حق تعالے سے اسطرح پر خلوت
کرون کہ درمیان مین شبلی بھی نہو۔ اور فرمایا کہ چالیس برس سے اس آرزو
مین ہون کہ ایک ساعت خدا کو جانون و پہچانون۔ اور فرمایا تکیہ گاہ میرا
نیاز و عجز ہے و عصا کش میرا سانپ ہے۔ و فرمایا کاشکے مین پہاڑ
جھوٹ نکلنے والا ہوتا کہ خلق مجکو نہ پہچانتی۔ و فرمایا خرابی میری خرابی جہود

سے بھی بدتر ہے۔ اور فرمایا مین چار بلا مین مبتلا ہوا ہون نفس و دنیا و خواہش
و شیطان۔ اور فرمایا مجکو تین مصیبت پڑی ہین ایک یہ کہ میرے دل سے
حق جاتا رہا ہے دوسرے یہ کہ بجاے حق کے باطل بیٹھ گیا ہے تیسرے
یہ کہ نفس میرا کافر ہے کہ ان مصیبت کے علاج کرنے سے فارغ ہے۔ اور
فرمایا خداوندا مجکو دنیا و آخرت دونون بخش دے تاکہ دنیا کو مین لقمہ کر کے
وہان جہودمین رکھون دہر دو حجاب خلق کے آگے سے اوٹھہ جاوے
اور مقصود کو پہونچے۔ پہر فرمایا کہ دنیا و آخرت سے دل بہتر ہے اسواسطے کہ
دنیا سرائے محنت ہے و آخرت سرائے نعمت و دل محل معرفت ہے۔ و
فرمایا اگر مین نے خدمت سلطان کی نہ کی ہوتی تو خدمت مشایخ کی نکرسکتا۔
لکھا ہے کہ جب آپکے احوال نے قوت پکڑی خلق کو بیٹھنے کے لئے فرماتے
تھے اور سخنان تحقیق عوام پر آشکارا کرتے تھے۔ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ
علیہ نے آپکو ملامت کی کہ مین اسبات کو بھید و پوشیدگی مین کہتا تھا تم
منبر پر عوام سے کہتے ہو آپ نے کہا مین کہتا ہون و مین سنتا ہون
سوائے میرے دونون عالم مین کون ہے اسواسطے کہ یہ سخن جو مین کہتا
ہون حق سے طرف حق کے جاتا ہے شبلی درمیان سے نہ جنید حضرت
جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو تمکو مسلّم ہے۔ اور فرمایا جو شخص دنیا و
آخرت کا اندیشہ دلمین رکھتا ہے اوسکو ہماری مجلس مین بیٹھنا حرام ہے۔
اور جب کوئی شخص روبرو آپ کے توبہ و سلوک طریقت طلب کرتا تھا اوس سے
آپ فرماتے تھے کہ بادیہ مین توکل و تجرید کے ساتھ حج کا قصد کر جب یہان

جاہی پہر آوے اوسوقت تو میرے ساتھہ صحبت رکھہ سکے گا پہر اسکو اوسکی
سواری کو صحرا کیطرف بہیجتے تھے لوگون نے جو سوال کرنے والون اوس
زمانہ سے تھے شیخ سے کہا کہ آپ خلق کو ہلاک کرتے ہین آپنے فرمایا کہ مقصود
ان لوگون کا میرے پاس آنے سے مین نہین ہون کیونکہ مراد ان لوگون کی
اگر مین ہون تو یہ بت پرستی ہے اس سے وہی فسق ان لوگونکا بہتر ہے
اسواسطے کہ فاسق موحد ہیاتن زاہد سے بہتر ہے پس مراد ان لوگون کی میرے
روبرو آنے سے صرف طلب حق ہے اگر یہ لوگ راہ مین ہلاک ہون تو مقصود انکا
بر آوے دا گر پہر آوین تو مجاہدہ سفر ان لوگون کا ایسا راست کیا جاوے
کہ یہان دس برس کے مجاہدہ مین راست نہ ہون۔ آپ نے فرمایا جب مین
بازار مین گذرتا ہون پیشانی خلق پر سعید و شقی لکہا دیکہتا ہون۔ اور آپ کبھی
کبھی نعرہ مارتے اور کہتے آہ افلاس سے آہ افلاس سے آہ افلاس سے
لوگون نے کہا افلاس کس سبب سے ہے آپنے فرمایا مِنْ مُجَالَسَةِ
النَّاسِ وَمِنْ اِسْتِئْنَاسِ النَّاسِ وَمِنْ مُخَالَطَةِ النَّاسِ فَمُعَادَتِهِمْ وَمُحَادِ مِنْهُمْ
ایک روز ایک جنازہ لیے جاتے تھے ایک شخص پیچھے سے جاتا تہا اور کہتا تہا
آہ مِنْ فِرَاقِ الْوَلَدِ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ اپنے سر پر طمانچہ مارتے تھے
و فرماتے تھے آہ مِنْ فِرَاقِ الْاَحَدِ ایک وقت لکڑی آپکے سامنے
آگ مین جلاتے تھے ایک طرف سے لکڑی جلتی تھی اوسکے سوزش سے
دوسرے طرف سے اوس لکڑی کے پانی ٹپکتا تھا آپ نے اصحاب سے
فرمایا اے اصحاب اگر تم سچ کہتے ہو کہ ہم دل مین آتش شوق رکھتے ہین

تو تمہارے آنکھوں سے آنسو کیوں نہیں رواں ہوتے - ایک روز حضرت شیخ جنید قدس سرہ نے اس طرح پر دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور شبلی علیہ الرحمۃ کے پیشانی کو بوسہ دیا شیخ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ تم نے کیا عمل کیا آپ نے کہا کہ بعد سنت نماز شام کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں وہ آیت آخر آیت تک پڑھتا ہوں لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ الآیہ لوگوں نے آپ سے کہا کہ دنیا واسطے اشغال کے ہے و آخرت واسطے اہوال کے پس راحت کب ہوگی آپ نے فرمایا اشغال دنیا سے ہاتھ اوٹھا لے تا کہ اہوال آخرت سے نجات ملے - ایک روز آپ غلبہ شوق و وجد میں مضطرب و متحیر تھے شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلی اگر کام اپنا حق تعالی پر چھوڑ دو تو راحت پاؤ آپ نے کہا اے شیخ اگر حق تعالے کام میرا مجھ پر چھوڑ دے تو اوس وقت میں راحت پاؤں شیخ نے فرمایا شمشیر شبلی سے خون ٹپکتا ہے - ایک روز ایک مرد یا رب کہتا تھا آپ نے فرمایا تو کب تک یا رب کہے گا وہ کہتا ہے جلدی سن جو وہ کہتا ہے اوسنے کہا میں وہ سنتا ہوں اوسی سبب سے میں یہ کہتا ہوں آپ نے فرمایا اب کہتا ہے کہ تو معذور ہے - اور فرمایا خداوندا اگر تو آسمان کو میری گردن کا طوق و زمین کو میرا پاے بند و جملہ عالم کو میرے خون کا تشنہ کرے میں تجھ سے نہ پھروں اور کلام متصوفانہ آپکے بہت ہیں - لکھا ہے کہ اواخر احوال میں شیخ شبلی قدس سرہ العزیز کے تھے لا الہ الا اللہ زبان پر نہ لاتے تھے اسوجہ سے مشایخ وقت کو آپکی شان میں گمان ناقص ہوے و عوام طعن کرنے لگے اگرچہ جمعیت و جلا [illegible]

آپکے کوئی شخص نسبت اوس حال کے جرأت سوال کی نکرسکتا تہا ایک روز ایک
جوان آپ کی مجلس مین ہوپنچا و باگ صبر و شکیبائی کے ہاتہ سے دیکر کہا کہ اے
پیر طریقت اس معنی کو فرمایئے تا موجب ہدایت جماعت کے ہو آپنے فرمایا
اس طایفہ کو لازم ہے کہ ہر نفس کو نفس آخری سمجھے و بہ اتفاق نفس آخر مین
مشغولی ساتہہ لفظ اللہ کے افضل ہے تلفظ کلمہ لا الہ الا اللہ سے اسواسطے
کہ ہوسکتا ہے کہ نفی مین قبل تلفظ لفظ اللہ کے نفس منقطع ہوجاے جوان
نے کہا اس سے بہتر وجہ چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ واسطے نفی کے
غیر ہے و مین کوئی غیر نہین دیکہتا کہ نفی کرون جوان نے کہا اُرِیْدُ اَعْلٰے
مِنْ ھٰذَا یعنے اس سے بہتر وجہ چاہتا ہون آپ نے فرمایا کہ اس طریق مین
مین نے متابعت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے کی ہے جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ اصحاب کو واسطے دینے اموال کے حکم فرمایا
و صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے ہر مرتبہ کل مال اپنا راہ حق مین دیا رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ استفسار فرمایا کہ واسطے عیال اپنے کے کیا
چہوڑا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے اول مرتبہ کہا کہ اولاد میری و عیال
سے خالی نہین ہے یا صالح ہین یا طالح اگر صالح ہین تو خدا ے تعالی بندہ
ہاے صالح کو ضایع نکریگا و اگر طالح ہین تو مجہکو اونکے لئے کیا کام ہے و دوسرے
مرتبہ کہا کہ اونکے واسطے سورہ واقعہ چہوڑا ہے کہ بعد مغرب پڑہین و تیسرے
مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا کہ اگر کسی روز مین ابوبکر رضی اللہ
تعالے عنہ پر سبقت کرسکون تو وہ آجکا روز ہوگا و اون دنون مین حضرت

عمر رضی اللہ تعالے عنہ مالدار تھے وحضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ فقیر
وحضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصف مال اپنا دیا وحضرت صدیق رضی اللہ
تعالے عنہ نے کل اوس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو بصورت ایک شخص کے جامہ لیف خرما پہنے ہوئے دیکھا
وسبب اوسکا پوچھا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آج جمیع ملائکہ نے بمتابعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جامہ لیف خرما کا پہنا
ہے ناگہان دیکھا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ جامہ لیف خرما کا پہنے
ہوئے وبوریائے کہنہ ودستانے وپیراہن چاو نکے کندہے پر رکھا
سر پر اوٹھائے ہوئے آتے ہیں وادس روز سوائے اون چیزوں
کے بساط صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ میں اور کوئی چیز نہ تھی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ اے ابوبکر عیال کے واسطے تم نے
کیا چھوڑا اس مرتبہ کہ مرتبہ اخیر تہا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے
جواب دیا کہ اللہ اس سخن کو جب حضرت شبلی قدس سرہ نے ختم کیا جوان نے
کہا اُرِیْدُ اَعْلیٰ مِنْ ھٰذَا شیخ شبلی قدس سرہ نے فرمایا اے جوان ہمنے
خوب وجوہ بیان کیے لیکن ہمت تیری بہت بڑی ہے اب ہیں اس
سے بہتر کہتا ہوں پہر فرمایا کہ اختیار کرنا اس طریق کا ہی سبب الٰہی ہے کہ
قرآن مجید میں آیا ہے قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ یعنی کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ بس چھوڑ انکو بیچ شغل اونکے کہ کرتے ہیں کہ کہتے
ہوں جوان نے کہا بس ہی یعنی یہ بات بہت ہے آپنے فرما

ہیں کہ جوان نے یہ کہکر میرے طرف نعرہ مارا اور مر گیا متعلقین نے
یہ حال دیکھکر حضرت شبلی قدس سرہ سے دعوی خون کا کیا آپنے فرمایا میری
روح نے کشش کی پس اوسنے تاڑ کیا و مشتاق ہوا و فریاد کی بلایا گیا
پس اجابت کی اسمیں میرا کیا گناہ ہے یہ سنکر مدعی دعوی سے درگذرے
اور انکو معذور رکھا نقل ہے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ اکرم الاکرمین
کون ہے آپ نے فرمایا وہ ہے کہ کسی وقت سب کا گناہ بخش دیا ہو و
وہ کس گناہ میں عذاب نکرے لکھا ہے کہ جب وفات آپکی نزدیک
پہونچی آپ اضطراب میں ہوئے اور فرمایا دو ہوا چلتی ہیں ایک ہوا لطف
کی دوسرا ایک ہوا قہر کی جس شخص پر ہوا لطف کی چلتی ہے اوسکو جلد اپنے
مقصد دلی کو پہونچا دیتی ہے اور جس شخص پر ہوا قہر کی چلتی ہے وہ حجاب
میں گرفتار ہوتا ہے اب اس ہوا کے چلنے کا معلوم ہونا مشکل ہے
اور وقت [illegible] کہ فرمایا مجھکو وضو کراو جب وضو کرایا خلال کرنا داڑھی کا بھول
گئے آپنے یاد دلایا جس رات کو آپنے وفات کی تمام رات یہ شعر پڑھتے تھے

ان بیتا انت ساکنه غیر محتاج الی السرج ٭ وجهک المأمول حجتنا یوم یاتی الناس بالحجج

ترجمہ جس گھر میں تو رہے اوس گھر کو چراغ کی حاجت نہیں ہے
وہ منہ یا خیال تیرا میری حجت ہوگی جس دن کی امید لگی ہے جس روز
کہ مردوں کو ساتھ حجتوں کے [illegible] بہت لوگ آپکے پاس نماز جنازہ کیلئے
حاضر ہوئے حالانکہ اوس وقت تک آپکی وفات نہیں ہوئی تھی آپنے
فراست سے دریافت کرکے فرمایا عجب ہے کہ ایک جماعت مردوں کی

کی زندہ پر نماز پڑھنے کے واسطے آئی ہے۔ لوگون نے کہا لا الٰہ
الا اللہ آپنے فرمایا جب غیر نہین ہے تو نفی کسکی کرون کہا گیا چارہ نہین
ہے کلمہ کہئے آپنے فرمایا سلطان محبت کہتا ہے مین رشوت نہین قبول
کرتا ہین ایک شخص نے آواز سے شہادت تلقین کی آپنے فرمایا مردہ آیا
ہے تا کہ زندہ کو تلقین و نصیحت کرے۔ پھر بعد ایک ساعت کے لوگون نے
کہا آپ کیونکر ہین فرمایا مین محبوب سے مل گیا یہ فرما کر وفات کی انا للہ
وانا الیہ راجعون لوگون نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا منکر نکیر کے سوال
مین آپنے کیا کہا فرمایا وے آئے اور کہا تیرا خدا کون ہے مین نے
کہا میرا خدا وہ ہے جسنے تمکو و سب فرشتون کو میرے باپ آدم علیہ السلام
کے سجدہ کرنے کا حکم کیا اور مین پشت آدم علیہ السلام مین تھا اور تمکو دیکھتا
تھا پس اونھون نے کہا یہ سب فرزندان آدم علیہ السلام کی طرف سے
جواب دیتا ہے اور چلے گئے۔ ایک دوسرے شخص نے آپکو خواب
مین دیکھا پوچھا حق تعالے نے آپکے ساتھ کیا کیا آپنے فرمایا
باوجود ان سب دعوی و بیان کے کہ مین نے کیا تھا مجھسے مطالبہ
نہین کیا لیکن ایک روز میری زبان سے نکلا تھا کہ کوئی زیان بزرگ تر
اوس سے نہین ہے کہ تو بہشت سے باز رہے و دوزخ کیطرف
جاوے اسبات پر حق سبحانہ تعالے نے مجھپر عتاب کیا کہ بزرگ تر زیان کاری
و خسران وہ ہی کہ میرے دیدار سے باز رہے اور محجوب ہو۔ ایک روز
ایک شخص نے آپکو خواب مین دیکھا پوچھا کیف وجدت سوق الآخرۃ

ترجمہ آپ نے بازار آخرت کو کیونکر پایا + آپ نے فرمایا ایسا پایا کہ اس بازار میں وہ رونق نہیں رکھتا مگر جگرہاے سوختہ و دلہاے شکستہ اور یہی سبب ہے اسواسطے کہ یہاں سوختہ پر مرہم رکھتے ہیں و شکستہ کو پیوند دیتے ہیں اور کسی طرف التفات نہیں کرتے۔ سفینۃ الاولیا میں لکھا ہے کہ کنیت آپکی ابوبکر تھی و لقب بن جحدر اور نام آپکا جعفر و آپکے والد کا نام یونس تھا اور آپ مالکی مذہب رکھتے تھے و بقولے اصل آپکی موضع شبلیہ خراسان سے ہے و بقولے اصل آپکی سروشنہ خواہ اشروشنہ ہے (جو لفظ صحیح ہو) کہ توابع فرغانہ سے ہے و مولد آپکا سامرہ تھا عمر آپکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور وفات آپکی شب جمعہ تاریخ ستائیسویں ماہ ذی الحجہ کو ۳۳۴ھ ہجری میں واقع ہوئی ہے و مزار مبارک آپکا بغداد شریف میں ہے اور سیر لکھا ہے جعفر بن یونس و تذکرۃ الاولیا میں لکھا ہے کہ اصل و منشا آپکا یعنی بنیاد و جگہ تولد آپکی بغداد ہے و عمر آپکی ستاسی برس کی ہوئی فقط

حالات حضرت شیخ عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و دیگر کتب میں حال حضرت شیخ عبد الواحد تمیمی قدس سرہ کا اسطرح مذکور ہے کہ آپ خادم شریعت و سالک طریقت و واقف حقیقت و امام اہل سنت و جماعت تھے مذہب حنبلیہ کا رکھتے تھے و بعض کہتے ہیں کہ مذہب حنبلیہ پر تھے آپکے والد کا نام عبد العزیز بن حرث بن اسد تھا و آپ اکمل مریدان شیخ ابوبکر شبلی قدس سرہ سے

ہیں بعد وصال شیخ شبلی قدس سرہ کے آپ مسند ارشاد پر بیٹھے و راہ شریعت و طریقت میں قدم بقدم پیر روشن ضمیر اپنے کے رہتے تھے و خلق کثیر کو ہدایت ظاہری و باطنی پر پہونچایا آپ تمیمی اسوجہ سے کہلاتے تھے کہ آپ قبیلہ تمیم سے تھے و یہ قبیلہ مشہور ہے وفات آپ کی بقول صحیح مہینہ جمادی الآخرہ ۴۲۵ سنہ ہجری میں ہوئی ہے مزار شریف مقبرہ حضرت امام احمد حنبل میں بمقام بغداد شریف ہے بیاض خاندان مارہرہ شریف میں تاریخ وصال آپ کی چھبیسویں جمادی الآخرہ درج ہے فقط۔

حالات حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب خزینۃ الاصفیا و سفینۃ الاولیا میں مذکور ہے کہ اصل شیخ ابو الفرح قدس سرہ کی طرطوس ہے آپ اعاظم خلفاء سے و مریدان شیخ عبد الواحد تمیمی سے ہیں و قدوۂ اولیاء زمان و زبدۂ مشائخ جہان صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند کے تھے توکل میں قدم محکم رکھتے تھے اور تجرید و تفرید میں یگانۂ وقت تھے وفات آپ کی ۴۴۷ سنہ ہجری میں ہوئی ہے حسب جدول محبوب عارفین و ہدایت الطالبین و تحفہ مراۃ مظہر میں بحر الغرائب و بیاض خاندان مارہرہ شریف میں تاریخ وصال آپ کی تیسری شعبان درج ہے فقط

حالات حضرت شیخ ابو الحسن ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و سلاسل الاولیا میں مذکور ہے کہ نام شیخ ابو الحسن ہکاری قدس اللہ سرہ کا علی ابن محمد [illegible]

ہے وکنیت ابو الحسن ولقب شیخ الاسلام ہے آپ اعاظم خلفاے ومریدان حضرت شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز سے ہیں و بزرگان مشایخ وقت ومقتداے اہل زمان سے وصاحب عادات خوارق وکرامات وصایم الدہر وقائم اللیل تھے کہا جاتا ہے کہ بعد تین روز کے لقمہ طعام کا کہاتے تھے وبنماز عشا وتہجد کے درمیان میں دو ختم قران کا کیا کرتے تھے ایک بزرگ نے آپ سے کہا أَنْتَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ آپنے جواب دیا بل انا شیخ فی الاسلام ولادت آپکی ۴۰۹ھ چارسو نوہجری مین ہوئی ہے وصال آپکا تاریخ یکم محرم سنہ ۴۸۶ھ چارسو چہیاسی ہجری مین ہوا ہکار بفتح ہا وتشدید کاف نفحات مین لکہا ہے کہ جبل ہکاریہ تواںع موصل سے ہے فقط۔

حالات حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا ودیگر کتب معتبرہ مین مذکور ہے کہ اسم شریف شیخ ابو سعید مخزومی قدس سرہ کا مبارک بن علی بن حسین المخزومی ہے آپ سلطان الاولیا برہان الاصفیا قدوہ عارفان زبدہ سالکان پیر طریقت واقف اسرار حقیقت جامع علوم ظاہر وباطن ومصاحب حضرت خضر علیہ السلام کے تھے ومذہب حنبلی رکہتے تھے مرید وخلیفہ شیخ ابو الحسن ہکاری قدس سرہ کے وپیر خرقہ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کے تھے بناے مدرسہ متبرکہ باب الازج کے کہ منسوب بحضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ ہے آپ ہی نے

ہے آپ نے اپنی حیات میں حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ
کو عطا فرمایا تھا وفات آپ کی مہینہ محرم ۱۳ ۵۱ھ ہجری میں ہوئی ہے جدول
محبوب عارفین وسیلۂ ہدایت طالبین ملحقہ معمولات مظہریہ دبیاض خاندان
ماہرہ شریف میں تاریخ وصال آپ کی ساتوین شعبان درج ہے فقط

حالات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ

آن شاہ سرافراز کہ غوث الثقلین است ۔۔۔ دراصل سیادت چہ صحیح النسبین است
از سوئے پدر تا بحسن سلسلہ اوست ۔۔۔ از جانب مادر دُر دریائے حسین است

آپ حسنی و حسینی اس وجہ سے کہلاتے ہین کہ سلسلۂ نسب پدری
آپکا حضرت امام حسن مجتبےٰ اور سلسلۂ نسب مادری آپکا حضرت حسین شہید دشت
کربلا علیہما السلام تک منتہی ہوتا ہے کتاب نثر الجواہر مین سلسلۂ نسب پدری
آپکا اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ بن سید نور الدین ابو صالح موسی جنگی دوست حق بن
ابی عبد اللہ عبد الکریم بن یحیٰی زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبد اللہ موسی الجون
بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن ابی محمد امام حسن مجتبےٰ بن امیر المومنین حضرت
علی مرتضی رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین۔ وجہ جنگی دوست حق کہلانی والد
ماجد حضرت کی کتاب ریاض الحیات مین اسطرح لکھی ہے کہ آپ ہمیشہ اپنے
نفس سے جنگ و جدال اور اوسکے سرکشی کو پامال کرتے تھے ایک سال
تک نفس کے مجاہدہ مین آپ نے نہ کچھ کھایا نہ پیا بعد ایک سال کے کچھ
کھانے پینے کا ارادہ کیا نان جوین بے نمک اور آب گرم حاضر کیا گیا

اوسی حال مین کسی شخص نے طعام لذیذ اور آب سرد حاضر کیا آپ نے طعام لذیذ
اور آب سرد فقرا کو دیا اور نفس سے کہا اگر تجھے کچھ غذا کی ہوس ہے تو یہ
نان جوین اور آب گرم بس ہے یہ سنتے ہی نفس نے آواز دی یا ابا صالح
موسی جنگی الجوع الجوع اوسوقت حضرت خضر علیہ السلام نے تشریف فرما
ہوکر کہا السلام علیک یا سبط النبی یا صالح موسی خدا تعالے نے تیرے
نفس کو جنگی کہا تجکو دوست حق فرمایا اور تیرے ساتھ افطار کرنے کو مین مامور
ہون یہ گفتگو ہوکر جو طعام و آب کہ خضر علیہ السلام لائے تھے دونون نے
ملکر کہایا اوسوقت سے موسی جنگی دوست حق آپکا لقب ہوا - وسلسلہ
مادری جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کا اسطرح پر ہے کہ
نام مبارک حضرت کی والدہ ماجدہ کا ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ ثانی ہے بنت
ابی عبد اللہ صومعی بن سید ابی جمال بن سید محمد بن سید ابی محمود طاہر
بن سید ابی عطا عبد اللہ بن سید ابی کمال عیسی بن سید علاء الدین بن حضرت
امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت سید امام زین العابدین
بن حضرت سید امام حسین شہید دشت کربلا بن جناب حضرت علی مرتضی رضوان اللہ
تعالے علیہم اجمعین - مژدہ آپ کی ولادت باسعادت کا ارشاد حضرت سالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم سے پایا جاتا ہے یعنی وقت عقد نکاح حضرت خاتون قیامت
کے آپ نے جناب مرتضوی و حضرت خاتون قیامت کے حق مین یہ دعا
فرمائی کہ خدا ے تعالے تم دونون کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمہارا بخت
سعید کرے اور تمپر برکت کرے اور تم مین سے بہت طیب پاکیزہ

پیدا کرے چنانچہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ پاک بے نیاز
مین قبول ہوئی اور بنی فاطمہ مین ایسے طیبین وطاہرین پیدا ہوے کہ اونکی
اولاد مین ہوئے آئمہ اطہار کبار و اولیاے نامدار مثل جناب حضرت
غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پیدا ہوئے۔ وا و ربھی بشارت
آپ کی ولادت کی بطور پیشین گوئی کے اولیا ء اللہ سے ہوئین ہین ۔
کتاب ریاض الحیات مین بحوالہ تحفہ قادریہ کے لکھا ہے کہ حضرت ابوالمعالی
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شیخ ابو بکر کی مجلس مین ذکر اولیاء اللہ کا آیا اسوقت
شیخ نے فرمایا کہ ایک مرد عراق مین ظاہر ہوگا عبدالقادر نام عندالناس
عالی مناصب معالی مناقب و عنداللہ عالی تقرب اور اولیاے والامقام
ہوگا بغداد مین رہے گا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ
حکم الٰہی سے کہے گا سب اولیاے متقدمین و متاخرین گردن جھکا ئینگے
اونکے قدم مبارک کو اوٹھا ئینگے ۔ کتاب نثر الجواہر مین بیان شیخ ابومحمد شنبکی
کا اسطرحپر لکھا ہے کہ شیخ ابی بکر بن ہوار نے فرمایا کہ عراق کے اوتاد آٹھ
ہین پہلے معروف کرخی دوسرے احمد بن حنبل تیسرے بشر حافی
چوتھے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری سقطی ساتوین سہل
بن عبداللہ تستری آٹھوین عبدالقادر جیلانی مین نے کہا عبدالقادر کون ہے
فرمایا وہ ایک مرد ہے عجمی سادات سے بغداد مین پانچوین صدی مین
اوسکا ظہور ہوگا اور صدیقین اور اوتاد و افراد سے جو جو دنیا کے قطب
اور اعیان ہین اون سب مین وہ یکتا ہے اور اوسکی شان سب سے

سوا ہے - اسیطرح اور اولیا ر اللہ کی بھی پیشین گوئیان نسبت
ولادت آپکی ہوئی ہین - حاصل کلام جب وقت ولادت باسعادت
کا آگیا تب جناب حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ نے بلدہ
گیلان مین کہ اوسکا معرب جیلان ہے اور وہ بغداد شریف سے تین
منزل ہے اور بقول بعضون کے کسی قصبہ مین علاقہ جیلان کے ۴۷۱ھ
مین مہد زمین کو اپنے جمال جہان آرا سے رشک چرخ برین فرمایا و بعض
روایت مین آپ کی ولادت ۴۷۰ھ ہجری مین ہے اور اسی طرح مہینہ
مین بھی اختلاف ہے بعض نے ماہ مبارک رمضان لکھا ہے اور بعض نے
ماہ ربیع الآخر کہا ہے جیسا ولادت و وفات حضرت رسول الثقلین صلی اللہ
علیہ وسلم کی ربیع الاول مین ہے ویسا ہی ولادت و وفات جناب
غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی ربیع الآخر مین ہے سال ولادت
مین اختلاف کا سبب یہ ہے کہ موافق عادت عرب کے بعض نے
کسرات کے مہینون کو ملا کر اکہتر ۴۷۱ کہا اور بعض نے اوسکو نکال کر ستر ۴۷۰ کہا
نام نامی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کا عبدالقادر اور کنیت
ابو محمد اور لقب محی الدین ہے کسی دن چند حضار نے آپ سے پوچھا
کہ آپکا لقب محی الدین کیونکر ہوا آپ نے فرمایا کہ مین سنہ ۵۱۱ ہجری مین
جمعہ کے روز پا برہنہ سفر سے بغداد کو آرہا تھا ایک بیمار کو دیکھا کہ اوسکا
رنگ متغیر اور جسم لاغر تھا مجکو دیکھکر کہا السلام علیک یا عبدالقادر مین نے
سلام کا جواب دیا پھر اوسنے مجھے بلایا اور کہا کہ مجکو بٹھلاؤ پس مین نے

اوسکو بٹھلایا اتنے مین اوس بیمار کا جسم توانا اور صورت بہتر ہوئی اور
رنگ صاف نکلا مجکو اوسکے دیکھنے سے خوف پیدا ہوا اوسنے کہا
تو مجھے نہین جانتا مین دین ہون پژمردہ ہو گیا تھا جیسا کہ تونے مجھے
دیکھا تھا اب اللہ تعالے نے تیری بدولت سے مجھے زندہ کیا تو محی الدین
ہے مین اوسکو چھوڑکر جامع مسجد مین آیا وہان ایک شخص نے مجھسے
ملکر میری نعلین آگے رکھین اور کہا یا سید محی الدین جب نماز جمعہ سے
فارغ ہوا لوگون نے میرے نزدیک ہجوم کیا اور ہاتھون کو بوسے
دئے اور محی الدین کہنے لگے اوسکے آگے کوئی مجھے محی الدین نہین کہتا
تھا۔ کتاب ریاض الحیات مین لکھا ہے کہ تولد کے وقت والدین حضرت
کے ملہم ہوئے کہ اس طفل کا نام عبدالقادر رکھنا اولیا کے اصطلاح
مین عبدالقادر ایک مرتبہ کا نام ہے کہ وہ مرتبہ قدرت احیا اور اماتت
کی بخشتا ہے اور وہ مرتبہ کمال اہل ولایت کا ہے اور حضرت ولادت
کے وقت اوس رتبہ پر تھے کتاب محبوب المعانی مین منقول ہے کہ آپکی
شب ولادت کو گیلان مین کوئی لڑکی پیدا نہین ہوئی اور تمام
زمین پر گیارہ سو گیارہ خاصان خدا پیدا ہوئے اور وہ سب خدمات
اور صاحب کمالات اور اولیا ہوئے۔ شیخ عبدالرزاق فرزند حضرت
غوث الآفاق کے فرماتے ہین کہ حضرت فرماتے تھے مین جب ایام
طفلی مین ہمراہ اطفال کے کھیل کا ارادہ کرتا تو بارگاہ الٰہی سے یہ ندا
آتی الی یا مبارک یعنی آ میری طرف اے مبارک اس آواز کے

خوف سے مین مانند عادت اطفال کے بہاگتا اور اپنے کو کنار مادر
مین پہونچاتا اب وہ آواز مجھے خلوت خاص مین آتی ہے ۔ حضرت شیخ
موصوف قدس سرہ سے مروی ہے کہ مین نے جناب غوثیت
مآب رضی اللہ تعالے عنہ سے پوچہا کہ آپنے اپنے کو خدا کا ولی کب سے
جانا ارشاد ہوا کہ مین دس برس کی عمر مین مکتب کو جاتا تہا میرے گرد ایک
جماعت فرشتون کی تھی جب مکتب کو پہونچا فرشتون کی آواز سنی کہتے
ہین افسحوا لولی اللہ یعنی جگہ دو اللہ کے ولی کو اوسوقت ایک شخص
اجنبی کو دیکہا آواز فرشتون کی سنکر اوسنے مکتب کے ایک لڑکے سے پوچہا
کہ یہ کون لڑکا ہے اوسنے کہا ابو صالح کا اوس شخص نے کہا قریب ہے کہ اسکے لئے
شان عظیمہ ہوگی یہ وہ شخص ہے کہ نہ دینگے اسکو بغیر منع کے یعنی ایسا قرب حاصل ہوگا کہ
اوس سے انکار نہ کیا جائیگا اور دیگا بخشش بغیر حجاب کے اور قریب کیا جائے گا
بغیر مکر کے حضرت فرماتے ہین کہ چالیس برس کے بعد مین نے پہچانا
کہ وہ شخص ابدال وقت سے تہا ۔ کتاب خلاصۃ الاخبار مین لکہا ہے کہ
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ ایام طفلی مین کنار دایہ سے
یا گہوارہ سے اکثر اوقات غائب ہو جاتے دایہ بہت متفکر ہوتی لیکن بعد
تہوڑی مدت کے پہر آتے جب آپ کا آفتاب ہدایت تابان اور ماہتاب
کرامت درخشان ہوا تو دایہ نے کیفیت اوس حالت کی حضرت سے
پوچہی آپنے فرمایا مین واسطے ملاقات مردان غیب کے جاتا تہا ۔ اعجاز
غوثیہ مین لکہا ہے کہ جناب غوث الثقلین ایک روز ایام طفلی مین دایہ

کے گود مین آرام فرماتے تھے یک بیک آغوش دایہ سے
پرواز کرکے ہمسر خورشید ہوئے اور وہان آپ کے جسم کو ایک
حرکت مانند سیماب کے ہوئی دایہ یہ ماجرائے عجیب دیکھکر نہایت حیران
و پریشان جانب آسمان کے نگران تھے اتنے مین حضرت بخیریت
دایہ کی گود مین آئے جب آپ بعد سن بلوغ کے شہر بغداد مین رونق افروز
مسند ہدایت و ارشاد کے ہوئے تب اوس دایہ نے یکبار آپکی زیارت
کو گیلان سے بغداد مین آکر ایک روز تنہائی مین وہ حالت بیان کرکے
عرض کیا کہ ویسی حالت اسوقت مین بھی کبھی ہوئی ہے آپ نے فرمایا الحمد للہ
والمنہ کہ عنایت و رحمت حق تعالے کی اب مجھپر اوس سے سو حصہ زیادہ
ہے مگر اوسکا سبب یہ ہے کہ مین اوس عالم طفلی مین بمقتضائے سن
متحمل اوسکے تجلیون کا نہوسکتا تھا اور سیماب وار بیقرار ہو جاتا تھا اب
خدائے عز و جل نے مجھے وہ ظرف عالی بخشا ہے کہ ویسے ہزارہا تجلیات
مجھمین سما جاتی ہین اور مجکو اپنی جگہہ سے نہین ہلاتین - کتاب ریاض الحیات
مین شیخ عبداللہ محمد قادری سے منقول ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین
قطب الدارین خدمت اہل اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کو جیلان سے
بغداد مین تشریف فرما ہوئے تو ایک وقت میرے روبرو ایک سائل
نے حضرت سے سوال کیا کہ آپکے کام نے کس چیز پر ثبات و قیام
پایا آپنے فرمایا صدق پر کہ ہرگز مین جھوٹھ نہین بولا نہ اسوقت مین نہ عہد
طفلی مین اور فرمایا کہ مین ایک وقت ایام طفلی مین عرفہ کے دن عرفہ کے

دن اپنے شہر کے باہر صحرا کے جانب نکلا و ایک گائے کے پیچھے
اوسکے پکڑنے کو دوڑا اوس گائے نے میری طرف رخ کرکے کہا کہ
اے عبدالقادر نہ تو اسواسطے پیدا کیا گیا اور نہ واسطے اس کام کے
امر کیا گیا - مین تنہا مکان کو آیا اور بالاے بام گیا دیکھا کہ تمام مخلوق عرفات
پر کھڑی ہوئی نظر پڑی وہان سے خدمت مین والدہ بزرگوار کے
آیا اور عرض کیا کہ مجھے خدا کو سونپ دو اور اجازت سے سرفراز کرو تا
بغداد کو جاؤن اور تحصیل علم مین دل لگاؤن اور زیارت صلحا کی کرون خدا
کی یاد مین مشغول رہون اونھون نے مجھسے استفسار فرمایا کہ کیا سبب
ہے مین نے تمام احوال عرض کیا آبدیدہ ہوئین اور معروضہ پذیرا فرمایا
اسی دینار جو میراث پدری سے رہے تھے اون مین سے چالیس
دینار میرے بہائی کو دئے اور چالیس دینار زیربغل میرے پیرہن مین
سیکر مجھہ سے عہد لیا کہ کسی حال مین جہوٹھ نہ کہنا اور باہر آکر مجھے رخصت
کیا مین قافلہ کے ہمراہ جانب بغداد روانہ ہوا جب شہر ہمدان سے
گذرا تو یکایک ساٹھہ سوار پیدا ہوئے اور قافلہ کو گھیر لیا مجھسے
کوئی متعرض نہوا بعدہ ایک شخص نے اونمین سے کہا کہ اے فقیر تیرے
پاس کیا ہے مین نے کہا کہ چالیس دینار ہین اوسنے پوچھا کہان ہین
مین نے جواب دیا کہ میری دلق مین زیربغل سئے ہوئے ہین وہ مسخرہ سمجھہ کر
چلا گیا پھر دوسرے شخص نے اون مین سے ویسا ہی پوچھا اور مین نے
ویسا ہی جواب دیا اوسنے اپنے قافلہ مین جاکر سالار قافلہ سے

یہ کیفیت عرض کی اوسنے کہا اوس فقیر کو یہان لے آؤ مجھے وہان لے
گئے وہ تمام ایک بلندی پر بیٹھے تھے اور مال تقسیم ہو رہا تھا اونکے
سردار نے مجھ سے کہا تیرے پاس کیا ہے مین نے اوسیطرح
کہا کہ چالیس دینار دلق مین سئے ہوئے ہین وہ بولا کہ اس دلق کو کھولو
جب کھولا تو اوس مین چالیس دینار نکلے اوسنے کہا کہ اے فقیر کس سبب
سے تو نے اعتراف کیا مین نے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے مجھسے
عہد لیا ہی کہ کسی حال مین جھوٹھ نہ کہیو پس مین اوس عہد کو نہین توڑتا اور
خیانت نہین کرتا اون چورونکے سردار نے یہ حال سنکر رو دیا اور کہا کہ
مین نے کتنے سال سے اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کی ہی
اور کرتا ہون اب اوس سے باز رہا پھر اوسیوقت میرے ہاتھ پر توبہ
کی اوسکے یارون نے کہا کہ تو طریق دزدی مین ہمارا سردار اور مقدم تھا
اب طریق توبہ مین بھی تو ہمارا مقدم رہ سبھون نے توبہ کی اور تمام
مال قافلہ کا واپس دیا اول جنہون نے میرے ہاتھ پر توبہ کی وہ یہی
چور تھے لیجو اسے اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ یہ سچ کہنا میرا اون سب کے
ہدایت کا باعث ہوا۔ کتاب بحر السرائر قادریہ مین سید عبداللہ نقل کرتے
ہین کہ نام اون چورون کے سردار کا احمد بدوی تھا جب وہ تائب ہوا
تو حضرت کو اپنے مکان مین لایا سعادت اور مرتبہ خدمت گذاری کا پایا
بعد اوسکے جناب قطب الاقطاب بغداد کے طرف روانہ ہوئے تھا اور بہ
تحصیل علوم و مجاہدہ وغیرہ مین کامل ہوئے۔ کتاب [illegible] نقل کیا ہے [illegible]

مین شیخ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت فرماتے
تھے مین نے پچیس برس تک صحرائے عراق مین سیر کی اور چالیس برس
عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہی اور پندرہ برس بعد نماز عشا کی ایک
پیر سے کھڑے ہو کر صبح تک قرآن مجید ختم کیا ایک رات میرا نفس خواب کی
آرزو کرکے کہنے لگا کہ اے سید عبد القادر رحمک اللہ اگر ایک لحظہ آرام
فرمائے اور پھر تازہ ہو کر نماز پڑھیے تو اس مین کیا قباحت ہے مین نے
اوسکے کہنے پر کچھ خیال نہ کیا اور اوسی طرح ایک پیر سے کھڑے ہو کر
قرآن پاک کو ختم کیا اور اکثر اوقات خواب مجسم ہو کر میرے سامنے آتا تھا
مین اوسپر خفا ہوتا تھا وہ دفع ہو جاتا تھا اسیطرح دنیا بھی صورتین
بدل بدل کر میرے پاس آتی تھی اور فریب کی باتین کرتی تھی مین
اوسپر غصہ ہوتا تھا وہ بھاگتی تھی اور اکثر مین نے تین روز سے
کم نہین اور چالیس روز تک بھی روزہ رکھا ہے اور پھر بعد اوسکے کچھ
میسر نہ ہوا کہ اوسکو کھاتا اور گیارہ برس مین برج عجمی مین رہا اسی سبب سے
وہ برج عجمی کے نام سے مشہور ہوگیا کتاب نفحات الانس مین لکھا ہے
کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مین گیارہ سال
ایک برج مین بیٹھا تھا ایک مرتبہ اوسی برج مین مین نے خدائے تعالےٰ
سے عہد کیا کہ نہ کہاؤنگا جب تک نہ کہلاوین نہ پیونگا جب تک نہ پلاوین
غرض چالیس روز گذر گئے تھے کہ کچھ نہ کھایا تھا بعد چالیس دن کے
ایک شخص آیا اور کچھ طعام لایا اور رکھکر چلا گیا قریب تھا کہ نفس میرا

اور بس گرسنگی سے طعام پر گرے کہا قسم ہے اللہ کی جو عہد کہ خدائے تعالےٰ
سے باندھا ہے اوس سے نہ پھرونگا سنا مین نے کہ میرے باطن سے
کوئی شخص فریاد کر رہا ہے اور یہ آواز بلند الجوع الجوع کہتا ہے ناگاہ شیخ
ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوئے اور وہ آواز سنی اور کہا
کہ اے عبد القادر یہ کیا ہے مین نے عرض کیا کہ یہ قلق و اضطراب نفس کا
ہے مگر روح برقرار ہے اور بادہ مشاہدہ خدائے تعالےٰ سے سرشار
ہے شیخ رحمۃ اللہ نے فرمایا میرے مکان کو آ مین نہ گیا اور دل مین کہا کہ
باہر نجاونگا یکایک حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام آئے اور کہا کہ
اوٹھ ابو سعید کی خدمت مین جا تب مین گیا اور دیکھا کہ شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ
علیہ اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوئے میرا انتظار کرتے ہین
فرمایا کہ اے عبد القادر میرا کہنا تجھے بس نہ تھا جو خضر علیہ السلام کو کہنا پڑا پھر
مجھے مکان مین لے گئے اور طعام مہیا کیا لقمہ لقمہ میرے دہن مین رکھا
یہانتک کہ مین سیر ہوا بعد ازان مجھے خرقہ پہنایا اور مین نے اونکی صحبت
با برکت کو لازم کر لیا۔ جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو
خرقہ خلافت شیخ ابو سعید مبارک بن علی المخزومی سے اور اونکو شیخ ابو الحسن
علی بن محمد بن یوسف قرشی ہکاری سے اور اونکو شیخ ابو الفرح طرطوسی
سے اور اونکو شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن شیخ عبد العزیز تمیمی سے اور اونکو شیخ ابو بکر شبلی
سے اور اونکو شیخ خواجہ جنید بغدادی سے اور اونکو شیخ خواجہ سری سقطی سے اور اونکو
شیخ خواجہ معروف کرخی سے اور اونکو حضرت امام علی رضا سے اور اونکو حضرت امام

موسیٰ کاظم سے اور اونکو حضرت امام جعفر صادق اور اونکو حضرت امام محمد باقر سے اور اونکو حضرت امام زین العابدین سے اور انکو حضرت سید الشہدا امام حسین سے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور انکو حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے اور اونکو حضرت سرور کائنات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا۔ یہ سلسلہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ بیعت مشایخ کبار مین بواسطہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ہے و اسی سلسلہ مین دوسرا سلسلہ طریقت فیض یابی کا اجداد بزرگوار کی طرف سے بواسطہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے اسطرح پر ہے کہ خرقہ پہنایا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اونکے والد سید ابو صالح موسیٰ نے اونکو اونکے والد سید عبد اللہ جیلی نے اونکو سید یحییٰ زاہد اونکو سید محمد نے اونکو سید داؤد نے اونکو سید موسیٰ ثانی نے اونکو سید عبد اللہ ثانی نے اونکو سید موسیٰ الجون نے اونکو سید عبد اللہ محض نے اونکو اونکے والد ماجد امام حسن مثنیٰ نے اونکو اونکے والد ماجد حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونکو اونکے والد ماجد حضرت امیر المومنین و امام المسلمین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے رضوان اللہ علیہم اجمعین و اونکو حضرت سرور کائنات جناب رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ و آپکو حضرت خضر علیہ السلام سے بھی فیض حاصل ہے چنانچہ حضرت سیدنا میر عبد الرزاق قدس سرہ خلف الصدق حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے رسالہ ملہمات مصنفہ اپنے مین تحریر فرماتے ہین کہ وظیفہ مشغولی ارسال حضرت کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا ہے و بسبب رونق دین اسلام و استحکام شریعت و طریقت و اجراے فیض معرفت و حقیقت

آپ کی ذات بابرکات سے ہوا ہے وہوتا ہے وہ اظہر من الشمس ہے اصلا محتاج کتابت کا نہیں ہے حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہم آپ سے فیض یاب ہیں و حضرت شہاب الدین عمر آپ ہی کے دعا سے پیدا ہوئے ہیں و سلسلہ سہروردیہ اونہیں کے طرف منسوب ہے حضرت رضی اللہ تعالےٰ عنہ قطب الاقطاب و غوث اعظم تھے مرتبہ ولایت میں مقام آپکا سب سے بالاتر ہے وسواے اور حال کے آپ کو مرتبہ محبوبیت ہی کا حاصل تھا اسی وجہ سے آپکا لقب محبوب سبحانی ہے چنانچہ کتاب تحفل گیارھویں میں لکھا ہے کہ ایک روز شہر گیلان میں آپ اپنے صحن خانہ میں تشریف رکھتے تھے دو بار آواز سنی کہ اے سید عبدالقادر عاشقی اور معشوقی سے کون مقام میں تجھے عطا کروں اور کون سا مرتبہ بخشوں دوسرے مرتبہ آپنے یہ کیفیت اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت میں عرض کی اونھوں نے ارشاد فرمایا کہ اے سید عبدالقادر اگر پھر یہ آواز آئی تو عرض کرنا کہ مرتبہ معشوقی عنایت ہو آپنے فرمایا کہ اے مادر مہربان مجھے کیا اختیار ہے کہ یہ عرض کروں جز رضا اور تسلیم کے آپکی والدہ ماجدہ یہ سنکر بہت خوش ہوئیں اور فرمانے لگیں عجب نہیں کہ پروردگار عالم تجھے دونوں مرتبہ عطا کرے دفعتہ درگاہ پروردگار عالم سے حکم ہوا کہ اے سلطان عبدالقادر ہم نے عاشقی اور معشوقی کے دونوں مرتبے تجھے دئیے مبارک ہو اوسی کتاب میں شیخ محمد علی بن ادریس یعقوبی سے روایت ہے کہ حضرت فرماتے تھے انسانوں

مین بھی مشائخ ہوتے ہین اور جنون مین بھی اور ملائکہ مین بھی اور ہین کل کا
شیخ ہون ۔ واوسی کتاب مین روایت لکھی ہے کہ ابتدا مین اکثر آپ اپنے
اصحاب سے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ ملک عراق کا میرے سپرد ہے اور بعد
چند روز کے فرمانے لگے کہ اب تمام مشرق اور مغرب میرے حوالہ ہوا ۔ کوئی
ولی نہ تھا کہ جو آپ کی اطاعت نکرتا ہو یا آپکے پاس حاضر نہ ہوتا ہو اور آپ نے
بحکم خدا قَدَمِی هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا شیخ ابو مسعود کہتے
ہین کہ مین اوسوقت حاضر تھا یہ قول حضرت کے ولولہ باطن سے زبان پر آیا
وہان اوسوقت کے اعیان مشائخ سے پچاس آدمی حاضر تھے اون سبھون
نے اپنے گردنین جھکائین اور عاجزی کی نشانیان اونپر ظاہر آئین اور جب آپنے
یہ قول فرمایا خداے تعالے نے آپکے دل پر ایک تجلی کی اور جناب رسالت
مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے خلعت عنایت ہوا اور آپنے اون خلعت
کو روبروے اولیاے متقدمین اور متاخرین کے پہنا اور فرشتے و رجال الغیب
مجلس کے اطراف ہوا مین صفین باندھے ہوئے کھڑے تھے اس
کثرت سے تھے کہ بسبب اونکے افق نہ نظر آتا تھا ۔ روے زمین پر کوئی
ولی اللہ احیا یعنی احیاء و اموات یعنی ارواح باقی نہ رہا مگر یہ کہ بحکم خدا اپنی گردنین
جھکا دین بقول بعضون کے ایک شخص نے عجمیون تواضع نہ کی فوراً جو اوسکا
حال تھا وہ جاتا رہا شیخ ابو البرکات بن صخری نے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر
اموی سے پوچھا کہ شیخ محی الدین رضی اللہ تعالے عنہ کے سوا بھی کسی دوسرے
نے اگلے مشائخون سے قَدَمِی هٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ کہا ہے

اونہون نے کہا نہین پہر اونسے اسکا سبب پوچھا فرمایا کہ یہ کلمہ اونکی مقام
فردیت کی خبر دیتا ہے وہر وقت مین فرد ہوتا ہے مگر سواے حضرت
غوث الثقلین کے کسی فرد کو یہ کہنے کا حکم نہین ہوا اور تمام اولیا اللہ نے
اپنی گردنون کو نہین جہکایا مگر امر الہی سے۔ ابو سعید قیلوی نے فرمایا ہے
کہ شیخ محی الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قَدَمِی هٰذِهِ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ
وَلِیِّ اللّٰہ بہ امر الہی کہا تہا کیونکہ وہ نشان قطبیت کا ہے ہر زمانہ مین ایک
قطب رہتا ہے مگر بعض مامور ہوتے ہین سکوت پر تو اونکو سواے سکوت
کے گزیر نہین اور بعض مامور ہوتے ہین تکلم پر تو اونکو سواے کلام کے چارہ
نہین اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مقام قطبیت مین سب سے زیادہ
کامل ہین اور صاحب طاقت وشفاعت ہین جسوقت حضرت قطب الاقطاب
نے یہ قول فرمایا تہا اوسوقت شیخ علی بن ہیتی بہی مجلس مین موجود تھے اونہون
نے اوٹھکر حضرت کی کرسی مبارک پہ چڑھ کے قدم اقدس کو اپنی گردن پر
رکہا اور خود حضرت کے دامن کے تلے آ گئے۔ شیخ عبد الرحمٰن نے طفسونج
مین گردن جہکادی اور کہا علی راسی۔ شیخ ابی محمد نے اپنے سر کو زمین
پر رکھ دیا اور کہا علی راسی شیخ سوید سنجاری نے اپنا سر جہکادیا اور کہا
میرے سر پر ہے۔ شیخ ابو مدین شعیب مغربی نے مغرب مین گردن جہکادی
اور کہا اے باری تعالےٰ مین اونہین لوگون مین سے ہون تجھے اور تیرے
فرشتون کو گواہ رکھتا ہون تحقیق مین نے سنا اور اطاعت کی۔ شیخ عدی بن
مسافر اموی نے کوہ الیش پر اسطور سے گردن جہکادی کہ سر زمین کو پہونچا

حضرت سید محمد گیسو دراز المشہور بہ بندہ نواز قدس سرہ نے کتاب لطائف الغرائب
مین ذکر کیا ہی کہ ایک روز زبان فیض ترجمان نیر اعظم خواجہ نصیر الدین محمود
چراغ دہلی قدس سرہ سے مین نے سنا ہے فرماتے تھے کہ جب حضرت
غوث الثقلین واسطے کہنے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ کے مامور ہوئے
تو جتنے اولیاء اللہ زمین پر تھے سبھون نے گردنین رکھین اور اطاعت کی
اوسوقت حضرت امام السالکین قطب العارفین خواجہ معین الحق والدین جوان
تھے ملک خراسان مین ایک پہاڑ کے دامن مین مجاہدہ وریاضت مین مشغول رہتے
تھے آگہی امر الٰہی یعنے قَدَمَاكَ عَلٰی رِقَابِ اَوْلِيَائِی کے تمام اولیاے عصر کے مبادرت
کر کے اپنا سر مبارک زمین پر پہونچایا اور کہا عَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ اوسیوقت
حضرت غوث الاعظم نے اپنے نور باطن سے مطلع ہو کر مجلس مین روبرو
تمام اولیاء اللہ کے فرمایا کہ فرزند خواجہ غیاث حسن سنجری کا اس امر کی اطاعت
مین تمام اولیاء اللہ سے سبقت لے گیا اس حسن ادب اور تواضع سے خدا
جل وعلا اور رسول کبریا کو خوش کیا عنقریب وہ صاحب ولایت ہندوستان
کے ملک کا ہوگا چنانچہ ویسا ہی ہوا سید ادم نوری نقشبندی قدس
سرہ نکات الاسرار مین لکھتے ہین کہ ایک روز محفل قدس مشاکل حضرت
شیخ فرید الدین محمد گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مین ذکر حضرت غوث الثقلین کے قدم
کا آیا حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مین اوس عہد مین
ہوتا تو بآرزو تمام قدم مبارک کو اپنے آنکھون پر رکھ لیتا کیونکہ میرے
پیر کے پیر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وضع رقاب اولیاء مین داخل

ہین فَمَنْصِبِیْ اَنْ اَقُوْلَ عَلٰی حَدٍّ قَدَمٍ عَلَیَّنِیْ مقامات دستگیری مین لکہا
ہے کہ اس قول یعنی قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ مین اصحاب کبار وائمہ اطہار
داخل نہین ہین اور یہ اونکو شامل نہین بعض شخص یون کہتے ہین کہ تمام اصحاب
اور ائمہ اولیاے کامل ہین کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ مین داخل ہین اور بعض کہتے ہین
کہ جیسے بزرگوار اپنے برخوردار کو کندھے پر محبت سے بٹھاتے ہین اور اوسکے
ناز اوٹھاتے ہین ویسا ہی اگر آپ کا قدم اصحاب عظام وائمہ کرام گردنون پر
لیوین تو کیا عجب ہے یہ سب اونکی جہالت کا سبب ہے محبوب المعانی
مین مذکور ہے جو ولایت کہ ساتھ نبوت کے امتزاج رکہتی ہے وہ ولایت
خاص ابنیا کی ہے اونہین صاحب افتخار اور اونکے سردار حضرت خاتم رسالت
ہین اور جو ولایت کہ ساتھ خلافت اور صحبت اور امارت اور امامت کے ممتزج
ہے وہ ولایت جناب امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور
صحابہ کرام ودوازدہ امام رضوان اللہ تعالے علیہم کی ہے اگرچہ ولایت مین
یہ سب شریک ہین مگر عرف مین ابنیا کو اولیا نہین کہتے ابنیا اور رسل کہتے
ہین ویسا ہی اصحاب کو بسبب شرف وعزت صحبت حضرت خاتم رسالت
کے اصحاب والا جناب کہتے ہین اسیطرح ائمہ کرام کو ائمہ اثنا عشر و دوازدہ
امام کہتے ہین حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالے عنہ کا کوئی قول وفعل مخالف
عقل ونقل وشرع نبوی کے نہین ہے اسواسطے آپنے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ
کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ مین اولیا کو خاص کیا اصحاب کرام اور ائمہ عظام کا نام نہین
لیا بحث اولیاے عام مین ہے نہ اصحاب کرام اور دوازدہ امام مین کیونکہ وہ

لوگ سلاطین اسلام اور اکابر اتام ہین اور حکم تام پر موافق محاورہ کے ہوتا
ہے **مثلاً** اگر بادشاہ کسی ایک لشکری کو کہے کہ مین نے تجھے
تمام لشکریون کا سردار کیا اس قول مین تمام لشکری شامل ہین مگر وزرا اور
سردار کہان داخل ہین حقیقت مین یہ بھی لشکری ہین مگر عرف مین مشہور یوزا
و سرداری ہین **مثلاً** اگر کسی شخص نے سوگند کہائے کہ چار
مہینہ گوشت نہ کہاؤنگا اور اوسنے اون مہینون مین مچھلی کہائی تو وہ حانث
نہ ہوگا گو حقیقت مین وہ بہی گوشت ہے مگر عرف مین مچھلی مشہور ہے
اور جیسا کسی نے کہا کہ گیہون کی روٹی سب روٹیون سے بہتر ہے
تو اس سے یہ نہین نکلتا کہ گیہون کی روٹی بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہو البتہ
وہ غلہ کے قسم کی روٹیون سے بہتر ہوگی نہ کہ میوہ کے قسم کی روٹیون سے
پس جو اولیا ر کہ صاحب ولایت مجردہ معرّا عَنِ الصُّحبَۃِ وَالْاِمدَاد تھا ہین اس
قول مین داخل ہین اونکو بزرگیان اوس قدم مبارک کی حاصل ہین اللہ جل جلالہ
نے حضرت غوث الثقلین کو درجہ ولایت اخص الخواص کا دیا تہا اور اونکو کمالات
ولایت مین بدرجہ اتم کامل کیا تہا اونکے مانند صاحب تصرف و کرامات کوئی
نہین ہوا اور کسی ولی کے ویسے مقامات نہین ہین تصرفات آپکے ظاہر
ہین کہ جس شخص کو نظر عنایت سے دیکھتے تھے وہ ولی ہو جاتا تھا حتیٰ کہ
چور چوری کرنے کو گیا اور ایک نظر مین ابدال ہو گیا اور اب بعد ممات کے بھی
وہی تصرف آپکا جاری ہے جس شخص پر عنایت ہو جاوے وہ منزل مقصود
کو پہونچ جاوے - قاضی ثنا ر اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کتاب المسلول مین

تحریر فرماتے ہین کہ بعضے اکابر اولیاء اللہ کو کشف صحیح سے معنی امامت کے اور
ظاہر ہوئے ہین وہ یہ ہی کہ فیوض و برکات کارخانہ ولایت کہ جناب الٰہی سے
اولیاء اللہ پر نازل ہوتے ہین پہلے ایک شخص پر نازل ہوتے ہین واوسی
شخص سے تقسیم ہوکر ہر ایک اولیاء عصر سے موافق رتبہ واستعداد کے ولی
کو پہونچتے ہین وکسی ولی کو بلا توسط اوس شخص کے کچھ فیض نہین پہونچتا
ومردان خدا سے کوئی شخص بے وسیلہ اوس شخص کے درجہ ولایت تک نہین
پاتا اقطاب جز نے واوتاد وابدال ونجبا ونقبا وجمیع اقسام اولیاء سے خدا اوس
شخص کے محتاج رہتے ہین صاحب اس منصب عالی کو امام کہتے ہین و
قطب الارشاد بالاصالۃ بھی کہتے ہین وہ منصب عالی وقت ظہور آدم علیہ السلام
سے روح پاک حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو مقرر تھا وقبل نشاء عنصری
آپکے امم سابقہ مین جس شخص کو درجہ ولایت پہونچتا تھا توسط روح پاک آپ کی
پہونچتا تھا وبعد وجود عنصری آپ کے تا وقت حیات سب پر آپ ہی سے یا
بتوسط آپ ہی کے یہ دولت پہونچی وبعد رحلت آپکے یہ منصب حسن مجتبیٰ و
بعد اونکے حسین شہید کربلا بعدہ امام زین العابدین بعدہ امام محمد باقر بعدہ امام
جعفر صادق بعدہ امام موسیٰ کاظم بعدہ امام علی رضا بعدہ امام محمد تقی بعد ازان امام
علی النقی بعدہ امام حسن عسکری علیہم السلام کو وہ منصب معلی مفوض رہا وبعد وفات
امام حسن عسکری تا وقت ظہور سید الشرفا حضرت غوث الثقلین محی الدین شیخ
عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ منصب عالی حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کے متعلق رہا جب جناب حضرت غوث پاک

رضی اللہ تعالےٰ عنہ پیدا ہوئے یہ منصب مبارک اونکے متعلق ہوا تا ظہور
حضرت امام مہدی کے یہ منصب وہ مبارک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کے متعلق رہے گا لہٰذا آپ نے قَدَمِی ہٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ
فرمایا و اس بیت کے ساتھ ترنم کیا ۔ اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ ۔ و جب امام مہدی ظاہر ہونگے یہ منصب
عالی اونکے سپرد ہوگا و الٰی آخر زمان تک اونکے سپرد رہے گا ۔ کتاب مقامات
دستگیری میں لکھا ہے کہ چار شخص جیسا زندگی میں تصرف کرتے تھے ویسا
ہی بعد ممات کے بھی تصرف کرتے ہیں اول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالےٰ عنہ دوم شیخ معروف کرخی قدس سرہ سوم شیخ عقیل منبجی چہارم شیخ
حیات بن قیس حرانی رضی اللہ تعالےٰ عنہم ۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی
رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ
سلطان طریقہ کے تھے اور تحقیق تصرف کرنے والے وجود میں اور تھی
اونکو طاقت اللہ کیطرف سے تصرف میں اور خرق عادت دائمی ہیں ۔ امام
یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مرآۃ الجنان میں لکھا ہے کہ کرامتیں شیخ عبدالقادر
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شمار نہیں کیجاتیں اور اندازہ میں نہیں آتیں ایک بڑا
عالم جو حضرت کی صحبت فیضدرجت میں بیٹھا اوسنے کہا ہے کہ کرامتیں آپکی
حد تواتر کو پہونچی ہیں یہ بات شہرہ آفاق ہے جیسی کرامتیں کہ حضرت سے ظاہر
ہوئیں ہیں کسی مشایخ سے ظاہر نہیں ہوئیں اسپر سب کا اتفاق ہے ۔ مقامات
دستگیری میں لکھا ہے کہ چار شخص اولیا اللہ سے درست کرتے ہیں کوڑھی

اور گونگے کو خدائے تعالیٰ کے حکم سے ایک حضرت محبوب سبحانی دوسرے
شیخ بقا بن بطو تیسرے شیخ ابو سعید قیلوی چوتھے شیخ علی بن ہیتی رضوان اللہ
تعالےٰ علیہم ۔ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے نظر غضب سے زندہ
مردہ اور نظر رحمت سے مردہ زندہ ہوگئے ہیں اور آپکی دعا سے لڑکیاں لڑکے
ہوگئے ہیں آپ کے بہت کرامات کتب معتبرہ سابقہ میں موجود ہیں کتاب
نثر الجواہر میں مذکور ہے کہ ہیبت حضرت غوث الثقلین محبوب وارین رضی اللہ
عنہ کی لوگوں کے دلوں میں نہایت تھی جب کوئی شخص پیش نظر آتا تو ہیبت
سے لرز جاتا حضرت اگر کچھ فرماتے تو لوگ بہت جلد بجا لاتے نہایت مطیع
و فرمان بردار تھے ۔ شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک فرماتے ہیں کہ نہیں
دیکھا میری آنکھ نے کسیکو خوش اخلاق کشادہ دل بزرگ ذات وعدہ وفا
نباہنے والا محبت کا زیادہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے
باوجود جلالت قدر اور علو منزلت کے چھوٹوں کی تعظیم کرتے اور بڑوں کی
تکریم سلام میں سبقت کرتے اور ضعیفوں کی شفقت اور اونکے ہمنشین ہوتے
ہمیشہ آپنے فقرا سے دوستی کی اور امرا کو تعظیم نہ کی کبھی کسی امیر کے در پر نہ گئے
اور وزیر کے گھر پر تشریف فرما ہوئے ۔ اور تھے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ
تعالےٰ عنہ خائف خدا ۔ سریع البکا ۔ مقبول الدعوات ۔ کثیر الہیبت ۔
کریم الاخلاق ۔ پاک اصل ۔ بدگوئی سے دور ۔ صاحب وصل ۔ اور اگر
کوئی خدائے تعالےٰ کا گناہ کرتا تو اوس سے ناخوش ہوتے ۔ اور اپنی ذات
کے لیے غصہ نہ کرتے ۔ سائل کو کبھی محروم نہ پھیرتے اگرچہ بدن پر کا کپڑا مانگتے تو

توبھی دینے سے باز نہ آتے ۔ اور رکھی توفیق الہی پیش رو اونکی ۔ اور
تائید ربانی یاور اونکے ۔ اور علم مذہب اونکا ۔ اور قرب الہی مودب اونکا
معرفت پناہ اونکے ۔ اور محاضرہ زر خطیر اونکا ۔ اور انس ندیم اونکا ۔ اور
خطاب الہی مشیر اونکا ۔ اور لحظہ سفیر اونکا بسط اونکی نسیم ۔ فتح اونکی بضاعت
راستی اونکی علم ۔ اور حکمت اونکی صناعت ۔ فکر اونکی سمر ۔ ذکر الہی اونکا وزیر
مکاشفہ اونکی غذا ۔ اور مشاہدہ اونکی شفا ۔ آداب شریعت اونکا ظاہر ۔ اوصاف
حقیقت اونکے سر ہیں ۔ شیخ ابو الحسن روایت کرتے ہین شیخ ابو القاسم سے
کہ تھے حضرت پیر دستگیر رضی اللہ تعالے عنہ نہایت خوش اخلاق ۔ اور پاک
اوصاف ۔ اور نفس بہو کہا ۔ ہاتھ سخی ۔ اور ہر شب دسترخوان چنواتے
اور مہمانون کے ساتھ کہاتے ۔ اور ضعیفون کے ہمراہ بیٹھتے ۔ اور طالبعلمون
کے جسارت پر صبر کرتے ۔ اور حضرت کی خدمت مین رہنے والا یہ سمجھتا کہ مجھسے
زیادہ کوئی حضور اقدس مین پیش نہین یعنے یہ جانتا کہ مجھسے اور کسی پر عنایت
بیش نہین ۔ اور حضرت کے دوستون سے کوئی نہ آتا تو اوسکا حال دریافت
فرماتے اور اوسکے مکان کا حال پوچھتے ۔ اور دوستی کو بہت نباہتے
اور تقصیرین معاف فرماتے ۔ اور جو کوئی قسم کہاتا تو اوسکی تصدیق کرتے
اور باوجود مطلع ہونے کے اوسکے باطن پر اوس سے چھپاتے ۔ اور
اونکے مانند حیا والا کوئی نظر نہین آیا ۔ کتاب ریاض الحیات مین عبد اللہ بن
ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
نے فرمایا جب میرے گہرمین فرزند متولد ہوتا ہے تو مین اوسے ہاتھ مین

لیتا ہون اور کہتا ہون کہ بسبب ہے اسکو اپنے دل سے خارج کرتا ہون
پھر جب وہ جہان سے سفر کرتا ہے تو میرے دل مین موت کا صدمہ نہین
اثر کرتا۔ راوی کہتا ہے کہ جب دختر یا فرزند حضرت کا وفات پاتا تو مطلق
کچھ خیال نہ لاتے منبر پر آتے اور وعظ فرماتے جب غسل اور تکفین سے
فارغ ہو کر میت کو مجلس مین لاتے تو حضرت نماز جنازہ سے فارغ ہو کر
پھر منبر پر رونق افزا ہوتے اور وعظ کرتے۔ کتاب قلائد الجواہر مین لکھا ہے
کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ابتدا بغداد
مین بیس روز تک کچھ قوت نہ ملا پس مین قصر کسریٰ کے ویرانی کے
طرف چلا گیا تاکہ وہان کچھ چیز پاؤن دیکھتا کیا ہون کہ وہان ستر اولیاء اللہ قوت
ڈھونڈھتے ہین دل مین کہا اونکے تلاش کے حائل ہونا مروت سے
بہت بعید ہے ویسا ہی بغداد کو پھر گیا ایک میرا دوست وہان ملا
اور ایک ٹکڑا سونے کا مجھے دیا جسکو میری والدہ نے بھیجا تھا مین نے
اوسمین سے ذرا سا ٹکڑا توڑ کر اپنے لیے رکھا باقی لیکر جلد کسریٰ کے محل
کیطرف گیا اور اون ستر آدمی پر تقسیم کیا اونھون نے کہا کہ یہ کیا ہے
مین نے کہا میری والدہ بزرگوار کے پاس سے آیا ہے تمکو نہ دیکر تنہا
کھانا بہتر نہ جانا پھر مین بغداد کو آیا اور اوس ٹکڑے کا طعام منگوایا اور
فقرا کو بلا کے اونکے ہمراہ کھایا غرض شام تک سب صرف ہوکر کچھ نہ رہا
جب کوئی شخص حضرت کے پاس پیسے لاتا تو اوسکو فرماتے کہ تلے
مصلے کے رکھدے اور اون پیسون کو اپنے دست پاک سے نہ اوٹھاتے

جب کوئی خادم آتا تو فرماتے کہ وہ پیسے لے نان پز کو دے اور اوس سے روٹی خرید لا حضرت کا غلام مظفر نام ایک طبق بہر کے روٹی خرید لیتا اور دروازہ پر کہڑے ہو کر فقرا کو دیتا - اور خلیفہ کے پاس سے حضرت کے لئے خلعت لاتے تو فرماتے ابو الفتح آرد فروش کو دو اوسکے یہان سے فقرا اور مہمانون کے لئے آٹا خریدو - ایک قطعہ زمین کا حضرت نے وجہ حلال سے خرید کیا تہا اور اوسکو بعض دہقان جو خادم تھے اونکے ذمہ کر دیا تھا وہ لوگ ہر سال اوس زمین مین کشتکاری کرتے اور اوس غلہ سے ہر روز چار پانچ روٹیان شام کیوقت حضرت کے روبرو لا کر دہرتے حضرت اونمین سے ایک ایک ٹکڑا مجلس والون پر تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لئے رکہہ لیتے اور جب کوئی حضرت کے واسطے ہدیہ لاتا تو لیتے اور تمام اہل محفل کو دیتے ہدیہ قبول کرتے اور اوسکے بدلے سے نگذرتے نذر قبول فرماتے اور اوس مین سے کچہ کہاتے - روایت ہے شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے کہ حضرت پیر دستگیر لباس عالمانہ پہنتے تھے اور سر پر طیلسان ڈالتے اور خچر پر سوار ہوتے لوگ روبرو جناب اقدس کے غاشیہ بردار ہوتے اور حضرت بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور لوگ حضرت کا فرمان بجان و دل بجالاتے اور کلام مین حضرت کے سرعت قبولیت تھے اگر کوئی سخت دل اونکو دیکہتا تو عاجز ہو جاتا اور جو حضرت کو دیکہتا تو گویا تمام خلقت کو دیکہہ لیتا - اور جب جامع مسجد کو جاتے تو لوگ راستے مین کہڑے ہو کر اپنی حاجتین طلب کرتے - شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم بن بدران قرشی بغدادی بزاز سے روایت

ہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سر پر طیلسان ڈالے ہتے اور لباس عالمانہ بیش قیمت پہنتے ایک بار ۵۵۸ھ پانچسو اٹھاون ہجری مین حضرت کا خادم میرے پاس قیمت لایا اور کہا مجھے ایسا کپڑا دے کہ جسکے ایک گز کی قیمت ایک دینار ہوا اور بمقدار ایک حبہ کے ہو کم و زیادہ نہ ہو مین نے اوسکو ویسا ہی کپڑا دیکر پوچھا کہ یہ کسکے لیئے ہے اوسنے کہا کہ میرے پیر و مرشد حضرت شیخ الشیوخ غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے واسطے ہے اوسوقت میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ حضرت نے خلیفہ کے لیئے لباس باقی نہین رکہا ہنوز خطرہ دل مین تمام نہ ہوا تہا کہ میرے پیر مین ایک میخ چبہی اوسکے درد کے شدت سے موت نظر آنے لگی خلقت اوسکے نکالنے کو میرے پاس جمع ہوئی مگر کسیکی طاقت و ہمت نہ پڑی مین اونسے بولا مجھے حضرت کے حضور مین لیجاؤ وہ اونسے مجکو اوٹہا کر حضرت کے حضور مین لائے ارشاد ہوا اے ابوالفضل تو اپنے دل مین مجہپر اعتراض کرتا ہے قسم ہے عزت معبود کی مین نے اس کپڑے کو نہین پہنا جب تک مجہے نہین کہا گیا کہ قسم ہے میرے حق کی جو تجہپر ہے پہن ایسا پیرہن کہ ایک گز اوسکا ایک دینار کے قیمت کا ہو اے ابوالفضل یہ ہمارا کفن ہے اور میت کو کفن بہتر پہناتے ہین میت کا کفن ایک موت کے بعد ہوتا ہے اور ہمکو یہ کفن ہزار موت کے بعد ملا ہے پہر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے پیر پر پہیرا فی الفور میخ پیر سے غائب ہوئی اور مین اچہا ہوا اور وہان سے پیادہ چلا آیا حضرت نے فرمایا اوسنے جو مجہپر اعتراض کیا تہا سو وہ میخ کی صورت پر ظاہر ہوا نثر الجواہر مین شریف ابو العباس حضرت حسینی موصلی سے روایت ہے کہ حضرت

غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ تمام علوم مین مہارت رکھتے تھے اور
حضرت کے مدرسہ مین ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور
ایک مذہب کا اور ایک خلاف کا صبحکو ہوتا تہا اور سہ پہر کو تفسیر و حدیث و مذہب
و خلاف و اصول و نحو کا سبق پڑھاتے اور ظہر کے بعد قرآن شریف ہفت قرات سے
تلاوت فرماتے۔ شیخ عبدالرزاق قدس سرہ سے روایت ہے کہ حضرت غوث اعظم
رضی اللہ تعالے عنہ کے پاس عراق وغیرہ اطراف کے شہرون سے استفتا
آتے تھے اور کوئی استفتا شب تک نرہتا تہا اور کسی جواب مین فکر و تردد نہوتا
تہا بمجرد استفتا پڑہنے کے جواب تحریر فرماتے تہے اور امام شافعی اور امام احمد
بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہما کے مذہب پر فتوی دیتے تہے حضرت کا جواب
بہت سرعت سے ہوتا تھا تمام عراق کے علما نہایت متعجب ہوتے تھے اور
حضرت کے پاس جو کوئی شخص فن شرعی شروع کرتا تو اپنے اقران مین سردار اور
سرتاج ہوتا اور دوسرا اوسکا محتاج ہوتا۔ شیخ علی بن ہیتی سے روایت ہے
کہ ایک دن شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ
تعالے عنہ کے زیارت کے واسطے تشریف فرما ہوئے اور شیخ بقا بن بطو حضرت
کے ہمراہ تھے پس مین نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالے عنہ کو دیکھا کہ اپنے
قبر شریف سے نکل کے حضرت کو اپنے سینہ سے لگایا اور خلعت پہنایا اور فرمایا
کہ اے شیخ عبدالقادر علم شریعت اور طریقت اور علم حال اور فعل حال مین سب تیرے
محتاج ہوئے ہین۔ شیخ ابو عبداللہ عبدالوہاب سے روایت ہے کہ حضرت نے
چالیس برس وعظ کہا ۵۲۱ھ پانچسو اکیس ہجری مین ابتدا ہوئی اور ۵۶۱ھ پانچسو اکسٹھ ہجری مین انتہا

ہو شیخ عمر بزاز و شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب و شیخ ابو بکر عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہم سے
روایت ہی کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ نے ۵۵۳ھ پانچسو ترپن ہجری مین کرسی
پر بیٹھکر فرمایا کہ ۵۲۱ھ پانچسو اکیس ہجری مین سہ شنبہ کے روز شوال کے مہینہ مین ظہر کے نماز
کے قبل مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھہ سے فرمایا کہ اے فرزند تو وعظ کیون
نہین کہتا مین نے عرض کیا کہ اے پدر مین عجمی ہون فصحاے بغداد کے روبرو
کسطرح وعظ کہون آپنے فرمایا تو منہ کھول مین نے اپنا منہہ کھولا حضرت نے اپنا
لعاب مبارک میرے منہہ مین سات مرتبہ ڈال کے فرمایا خلقت کو وعظ کہہ اور اونکو
نیک نصیحت کر کے اپنے پروردگار کے طرف بلا پہر مین ظہر کی نماز پڑہ کے بیٹھا
ایک جماعت کثیر نے ہجوم کیا لیکن میری زبان سے بات نہ نکلے پس مین نے
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اوس مجلس مین دیکھا کہ میرے روبرو
کھڑے ہوکے فرماتے ہین اے فرزند وعظ کیون نہین کہتا مین نے عرض کیا
کہ بابا میرے زبان سے بات نہین نکلتی اونہون نے بھی فرمایا اپنا منہ کھول
مین نے منہہ کھولا آپنے اپنا لعاب مبارک چہہ بار ڈالا مین نے عرض کیا کہ آپ
سات مرتبہ کیون نہین ڈالتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے سات
بار نہین ڈالا اور میرے آنکھون سے غائب ہوئے اور مین نے یہ کہا جسکا۔

ترجمہ یہ ہے فکر کا غواص دل کے دریا مین ڈوب کر موتی معارف
کے سینہ کے ساحل پر نکالتا ہے پہر دلال ترجمان زبان کا اوسکو بیچتا ہے پس
اوسکو خریدکرتے ہین بہتر قیمت طاعت کی دیگر گہرون مین جو اذن دیا ہے خدا تعالے
نے پکارنے کا اوسمین اللہ کا نام لیکر۔ راوی کہتے ہین کہ یہ حضرت کا کرسی پر پہلا

کلام ہے - شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب سے روایت ہی کہ حضرت ہفتہ مین تین بار وعظ فرمایا کرتے تھے جمعہ کی صبحکو اور سہ شنبہ کی شام کو مدرسہ مین اور یکشنبہ کی صبحکو خانقاہ مین علما فقہا اور مشائخ حاضر ہوتے اور مجلس مین دو قاری تھے ترتیل کے ساتھہ بغیر الحان کے قرارت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن عمر ہاشمی مقری بھی حضرت کی مجلس مین قرارت کرتے تھے اور حضرت کی مجلس مین ہشت و سے دو مرد یا تین مرد مر جاتے تھے اور حضرت اکثر اپنی مجلس مقدس مین ہوا پر اوڑتے تھے پھر کرسی پر آتے تھے - شریف خضر حسینی سے روایت ہی کہ غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجلس مین انواع علوم سے سمند تکلم کے جولانی دیکھاتے اور سخن کو مکرر نفرماتے اور جب کرسی پر رونق افزا ہوتے تو نہ تہوکتے نہ بینی صاف کرتے نہ کھکھارتے اور وعظ کے سوا دوسرا سخن نہ کہتے اور حضرت کی ہیبت و جلالت سے کوئی شخص مجلس والو نسے اوٹھہ نہ سکتا تھا - شیخ ابو سعید قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مین نے بار بار رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور دوسرے انبیا علیہم الصلواۃ والسلام کو شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مجلس مین دیکھا ہے کہ سردار اپنے تابعدار کو عزت اور حرمت دیتے ہین اور انبیا علیہم السلام کی روحین آسمان و زمین مین جولانی کرتی ہین جیسے ہوا آفاق مین جولانی کرتی رہتی ہی اور ملائکہ کی گروہ مجلس مین حاضر ہوتی تھی اور رجال الغیب اور جنات کی جماعت حضوری کے لئے جلدی کرتے تھے اور مین نے خضر علیہ السلام کو ہمیشہ دیکھا ہے کہ حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتے ہین اور کہتے تھے جو شخص اپنی فلاح چاہے وہ اس مجلس مین آئے جناب غوثیت مآب مرجع خلایق وہادی انام کا وہ کلام

جسمین ذالقہ حدیث مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ کتاب محفل گیارھوین مین روایت ہے کہ عمر شریف حضرت کی اکانوے (۹۱) برس کی ہوئی اونیس (۱۹) برس کی عمر مین جیلان سے بغداد شریف مین تشریف لائے سات برس تحصیل علم کی اور پچیس (۲۵) برس عالم تجرید مین رہے اور چالیس (۴۰) برس دعوت اور ارشاد خلق مین مشغول رہے رضی اللہ تعالےٰ عنہ وَجَعَلَ عَلَی الْفِرْدَوْسِ مَثْوَاہُ بعدہٗ بمقتضائے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کی آپکو مرض الموت لاحق ہوا۔ روایت ہے کہ حالت بیماری مین حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک نامہ پیچیدہ جسکے پیشانی پر لکھا تھا یَصِلُ هٰذَا الْمَكْتُوْبُ مِنَ الْمُحِبِّ اِلَى الْمَحْبُوْبِ یعنے یہ عاشق کا خط معشوق کو پہونچے درگاہ الہی سے لائے اور حضرت سید عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ آپکے صاحبزادہ کو دیا اونہوں نے اوسکو پڑھا اور حضرت کے پاس لے گئے آپ مضمون وصال سنکر بہت خوش ہوئے اور عامہ مومنین اور مریدین کے واسطے دعاء آمرزش کی کی اور سجدہ کیا۔ روایت ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے ایام مرض الموت مین آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیے آپنے فرمایا کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اوسکی بندگی کرو اور خدا کے سوا کسی سے نڈرو اور نہ کسی سے امید رکھو اور سب حاجتین اپنی اللہ سے مانگو اور اللہ کے سوا کسی پر تکیہ کرو نہ اعتماد پھر حضرت نے اپنی اولاد کیطرف کہ گرد جمع تہی مخاطب ہوکر فرمایا کہ میرے پاس سوا تمہارے اور لوگ آئے ہین اوٹھو اور جگہہ دو اور ادب کرو یہان رحمت عظیم نازل ہے جگہہ تنگ کرو اور بار بار فرماتے تھے عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَغَفَرَ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ وَتَابَ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ یعنے اوپر تیرے سلام اور

رحمت اللہ کی اور بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رجوع برحمت کرے ہمپر اور تمپر۔ روایت ہے کہ انتقال کے وقت غیب سے آواز آئی اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً یعنے پھر اپنے رب کی طرف راضی اور خوش بعدہ جب وقت نزاع روح مبارک کا آیا توحید باریتعالے وکلمہ طیبہ فرمانے لگے حتی کہ روح مبارک حضرت کی قفس خاکی سے آشیانہ قدس میں پہونچی و دولت وصال سے ذخیرہ اندوز ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ آپکی تاریخ وفات کی نسبت روایات مختلف ہین ایک روایت ہے کہ گیارھوین تاریخ ربیع الآخر ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین شنبہ کے دن وفات شریف واقع ہوئی و بعد عشا کے بغداد شریف کے محلہ باب الازج مین مدفون ہوئے کتاب قلائد الجواہر مین شیخ شمس الدین ناصرالدین دمشقی محدث سے روایت ہے کہ وفات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی بغداد شریف مین شنبہ کی شب کو ربیع الآخر کے آٹھوین تاریخ ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین ہوئی اور رات ہی کو باب ازج کے نزدیک مدرسہ مین دفن ہوئے۔ علامہ شمس الدین ابوالمظفر یوسف نے کتاب مرأت الزمان مین لکھا ہے کہ حضرت کی رحلت ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ ہجری مین ربیع الآخر کے مہینہ مین شنبہ کے شب کو ہوئی ہے۔ سید محمد قادری نے اوراد قادریہ مین سترھوین صفر پنجشنبہ کا دن لکھا ہے۔ کتاب بہجۃ الاسرار مین نوین ربیع الآخر لکھا ہے۔ کتاب انوار احمدی ملفوظ سید احمد رفاعی مین دسوین ربیع الآخر شنبہ کی رات لکھی ہے۔ اور ابن النجار نے بھی اپنی کتاب مین یہی لکھا ہے کہ حضرت کا انتقال شنبہ کی شب کو ہوا ربیع الآخر کے دسوین کو تجہیز و تکفین سے شب کے وقت فارغ ہوئے اور جناب شیخ عبدالوہاب قدس سرہ نے امام ہو کر جنازہ

کی نماز پڑھی بہت رفیق اور فرزند اور مرید جمع تھے اونکے مدرسہ عالیہ کی رواق
مین دفن کیا۔ اور بعضون نے تیرھوین ربیع الآخر۔ بعضون نے چودھوین
ربیع الآخر۔ بعضون نے غرہ بھی لکھا ہے۔ لیکن صاحب مناقب غوثیہ کے نزدیک
تاریخ وفات کی سترھوین ربیع الآخر صحیح ہے۔ تحفہ قادریہ مین بھی سترھوین ربیع الآخر
لکھی ہے۔ اور بعض بزرگان بغداد شریف کا بیان یہ ہے کہ وہان عرس حضرت
کا سترھوین ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ درگاہ شریف حضرت قطب الکونین غوث الثقلین
رضی اللہ تعالے عنہ کی شہر بغداد شریف مین مشہور و معروف ہے۔ فقط

حالات حضرت سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہ العزیز

سفینۃ الاولیا و خزینۃ الاصفیا و سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار
و سلاسل الانوار و دیگر کتب معتبرہ مین حالات سید عبد الرزاق قدس سرہ کے
اسطرح پر مذکور ہین کہ لقب آپکا تاج الدین و کنیت ابو بکر و ابو الفرح ہے آپ خلف
رشید و شاگرد و مرید و خلیفہ جناب غوث الثقلین محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ تعالے عنہ کے ہین آپنے تحصیل علوم اپنے والد ماجد سے کیا ہے و
سب علما روقت سے سبقت لے گئے تھے اور حافظ قرآن و حدیث تھے
و علوم ظاہر و باطن مین مرتبہ کمال کا رکھتے تھے فاضل متبحر و مفتی عراق و مدرس
و واعظ و ولی اکمل تھے ولایت و امامت مین درجات علیہ و مقامات سنیہ رکھتے
تھے ملفوظات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ موسومہ کتاب جلاء الخواطر
آپ ہی کی جمع کی ہوئی ہے آپ کی ذات بابرکات کے فیض عام سے بہت
لوگ عالم اور فاضل اور درویش کامل ہوئے۔ ایک مرتبہ جناب حضرت

غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ منبر پر جلوہ گر ہوکر انواع علوم سے تکلم فرماتے
اوس مجلس خاص مین پایہ اخیر منبر کے قریب زیر قدم پدر پیشوا سے جن و
بشر کے آپ تشریف فرماتے یکایک اوپر دیکھکر بیخود و بیخبر ہوگئے اور
خود بخود شعلہاے آتشین اونکے ملبوس عطر آگین اور موے عنبرین اور اندام جام
زیب سے مشتعل ہونے لگے جناب غوثیت مآب رضی اللہ تعالے عنہ
یہ کیفیت دیکھکر جلد تر منبر سے اوترکر دست اطہر سے اوس آتش پر شرر کو بجھا
فرمانے لگے کہ اے نور بصر یہ کیا سانحہ پیش نظر ہوا آپ نے دست بستہ عرض
کیا کہ جب مین نے سر اوٹھا کر اوپر دیکھا تو مردان غیب سربسر ہوا پر صف بستہ
نظر آئے کہ ساکت کھڑے ہین اور آتش تاب ناک سے اونکے لباس جل
رہے ہین اور شعلہاے آتشین اونکے جسمون سے نکل رہے ہین اور اونمین سے
کتنے قعود مین اور کتنے سجود مین اور کتنے بجاے خود اور کتنے بیخود زمین پر گر رہے ہین
حضرت غوث الورمی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ مقام خوف وہراس کا نہین
ہے یہ مردان غیب ہین اور تم بھی انہین مین ہو - تیس برس کامل معبود برحق سے
شرما کر آپنے سر اوپر نہین اوٹھایا اور ہمیشہ یاد خدا مین ہمہ تن مصروف رہتے اور سکوت
و خاموشی سے سروکار رکھتے آپکی حکایات علیہ کتب سابقہ مین بہت ہین جلد
اول کتاب خزینۃ الاصفیا مطبوعہ مطبع ثمر ہند لکھنؤ کے صفحہ ۱۰۹ مین بحوالہ
کتاب انیس القادریہ بروایت شیخ ابو المعالی صاحب تحفۃ القادریہ کے لکھا ہے
کہ شیخ تاج الدین عبد الرزاق کو - حق تعالے نے پانچ فرزند عطا فرمائے تھے شیخ
ابو صالح و شیخ ابو القاسم عبد الرحیم و شیخ ابو محمد اسمعیل و شیخ ابو المحاسن فضل اللہ

و شیخ سید جمال اللہ قدس اللہ اسرارہم منجملہ اونکے شیخ جمال اللہ صورت وحسن جمال مین حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بہت مشابہت رکہتے ستے و حضرت غوثیت مآب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اونسے بہت محبت و رغبت تھی چنانچہ حضرت کی دعا سے اونکو عمر دائمی نصیب ہوئی آجتک زندہ وحیات ہین وساتہ حیات المیر کے شہرت رکہتے ہین سکونت اونکے اکثر دیار سمرقند وغیرہ مین رہتی ہے کہ سید محمد مقیم صاحب شجرہ وغیرہ بہت اولیاء اللہ اونکے مرید ہین و رسالہ تحفل گیارھوین مطبوعہ مطبع گلزار اودہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۱۹ مین بحوالہ روایت مصنف تحفۃ القادریہ کے اسقدر اور لکھا ہی کہ یہ بزرگ میرے زمانہ مین زندہ ہین ایک روز کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپکو کچہ حال اپنا معلوم ہے کہ کب تک زندہ رہین گی فرمایا کہ بہ یقین معلوم نہین مگر ایک روز میرے جد امجد نے مجہے گود مین لے لیا اور فرمایا کہ اے جمال اللہ سلام ہمارا اخی مہتر علیسے علیہ السلام سے کہنا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید حضرت کو دیکہونگا فقط و رسالہ سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار مطبوعہ مطبع منشی علی حسین واقع شہر لکھنؤ کے شروع صفحہ ۰ مین بحوالہ کتاب تحفۃ القادریہ بروایت شیخ سید معالی لاہوری کے لکھا ہے کہ شیخ جمال اللہ سرچشمہ فضل وکمال منجملہ ابدال سبعہ سے ایک ابدال ہین سراپا ہمصورت وہمسیرت اپنے جد امجد رضی اللہ عنہ کے اور آپ کے دعا سے اونکو زندگانی جاودانی بارگاہ یزدانی سے عنایت ہوئی کہ آج تک وہ ہفت اقلیم کے حفاظت کرتے ہین اور شہر لیلا مین اقامت رکہتے ہین ایک بزرگ نے اونسے پوچھا کہ آپکی کتنی عمر ہوگی فرمایا مجکو اسقدر تو معلوم ہے کہ حضرت محبوب سبحانی مجکو دیکہکر اکثر ارشاد فرماتے تھے

کہ اے جمال اللہ تیری بڑی عمر ہے تو زمانہ عیسیٰ علیہ السلام کو پاوے گا
اور اونکی صحبت کا حظ اوٹھائیگا ہمارا سلام اُس روح القدس کی خدمت اقدس مین پہونچانا
حضرت سید عبد الرزاق قدس سرہ ۵۲۸ھ پانچسو اٹھائیس ہجری مین پیدا ہوئے تھے
و تاریخ چھبیسوین شہر شوال ۶۲۳ھ چہ سو تیئیس ہجری و بقولے ۶۰۴ھ چہ سو چار ہجری و بقولے ۵۹۵ھ
کو آپکا وصال ہوا مزار شریف آپکا بغداد شریف مین ہے۔

حالات حضرت میر ابو صالح قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار و دیگر کتب مین مذکور ہے کہ سید ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ علماے کبار و عظماے محدثین سے ہین شاگرد و تربیت یافتہ اپنے والد سید عبد الرزاق قدس سرہ کے ہین و خرقہ خلافت بھی اونہین سے پہنا اور اپنے چچا سید عبد الوہاب قدس سرہ سے بھی تربیت پائی ہے سال وفات آپکا ۶۳۳ھ چہ سو تینتیس ہجری ہے تاریخ خمسی مین لکھا ہے کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے ۶۳۲ھ چہ سو بتیس ہجری مین وفات پائی اسی سال مین قاضی القضاۃ بغداد عماد الدین ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق جیلانی قدس سرہ نے بھی وفات پائی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم شریف آپکا نصر و لقب عماد الدین و کنیت ابو صالح ہے و آپ قاضی القضاۃ بغداد شریف کے تھے اور سال وصال آپکا ۶۳۳ھ چہ سو تینتیس ہجری ہی لکھا ہی کہ عمر آپکی ستر برس کی ہوئی ہے محفل گیارھوین مین تاریخ وصال آپکی تیرھوین شوال ۶۳۳ھ چہ سو تینتیس ہجری لکھی ہی مگر بیاض خاندان پاکشریف مین تاریخ وصال آپکی ستائیسوین رجب درج ہے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال فقط

حالات حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سید محی الدین ابی نصر خلف ارجمند و شاگرد و مرید و خلیفہ سید ابو صالح نصر بن سید عبد الرزاق قدس اللہ سرہما کے تھے دا اپنے جد اعلی حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت مشابہت رکھتے تھے و تحصیل علوم ظاہر و باطن کی اپنے والد ماجد سے کی آپ جلیل القدر عزیز العلم کثیر الحلم و سراج العلما و مفتی عراق کے تھے ۲۵ سنہ چھ سو چہل مین بمقام بغداد شریف وفات پائی بیاض خاندان مارہرہ شریف مین تاریخ وصال آپ کی بائیسوین ربیع الاول ۷۱۳ھ سات سو تیرہ ہجری درج ہے فقط

حالات حضرت میر سید علی قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سلسلہ ارادت میر سید علی قدس سرہ مین اختلاف ہے بعضے شجرہ ہاے مشائخ طریقت مین آپکو ساتھہ حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ کے منسوب کیا ہے اور بعض مین آپکو ساتھہ سید احمد کے وا اونکو ساتھہ محی الدین ابی نصر قدس اللہ سرہما کے منسوب کیا ہے چنانچہ اجازت نامہ شیخ عبد العزیز حسن طاہر چشتی شطاری قادری مین جو واسطے شیخ برہان الدین کے لکھا ہے اسطرحپر مذکور ہے کہ مجکو اجازت دی سید ابراہیم بن معین حسینی چشتی قادری نے اور اونکو تلقین کیا شیخ بہاء الدین بن ابراہیم انصاری چشتی شطاری قادری نے اور اونکو تلقین کیا سید احمد شافعی حسنی الحسینی نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر میر سید حسن نے اور اونکو اجازت دی اونکے پدر سید موسی نے اور اونکو اجازت دی اونکے پدر سید علی نے اور اونکو تلقین

کیا سید احمد نے اور اونکو تلقین کیا سید محی الدین ابی نصر محمد بن ابو صالح نے
قدس اللہ تعالی ارواحہم - و اجازت نامہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم انصاری
قدس سرہ مین جو واسطے شیخ عمر کے لکہا ہے بجاے اسم سید علی کے سید محمد
بغدادی دیکہنے مین آیا ہی اوسمین اسطرح پر ہے کہ مجکو اجازت دی سید احمد جیلانی
نے اونکو تلقین کیا اونکے پدر سید حسن قدس اللہ روحہ نے اور اونکو تلقین کیا
اونکے پدر سید موسی نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر سید محمد بغدادی نے اور اونکو
تلقین کیا اونکے بہائی سید احمد نے اور اونکو تلقین کیا سید محی الدین ابی نصر نے اور اونکو تلقین کیا
اونکے پدر میر ابو صالح نے اور اونکو تلقین کیا اونکے پدر شیخ عبد الرزاق نے قدس اللہ ارواحہم اور
شیخ بدر الدین کہ از مستفیدان شیخ احمد سہرندی علیہ الرحمۃ ہین کتاب حضرات القدس
مولفہ اپنے مین لکہتے ہین کہ مجکو انتساب اپنے والد سے تہا اور اونکو شیخ رکن الدین
بن شیخ عبد القدوس گنگوہی سے اور اونکو میر سید ابراہیم ایرچی سے اور اونکو شیخ
بہاء الدین انصاری سے اور اونکو سید احمد سے اور اونکو سید موسی سے اور اونکو
سید عبد القادر سے اور اونکو سید حسن سے اور اونکو سید محی الدین ابی نصر سے
غرض کہ سید محی الدین ابی نصر سے سید احمد جیلی تک شجرہ ہاے
مشایخ طریقت مین بہت اختلاف ہے ایک مطابق دوسرے
کے دیکہنے مین نہین آیا واللہ اعلم بالصواب - (المولفہ) اس فقیر نے اپنے شجرہ کے
مطابق حضرت کے حالات لکہنے کی خواہش کی ہے و مطابق شجرہ اس فقیر مولف
کے یہ ہے کہ تلقین کیا و خرقہ پہنایا شیخ بہاء الدین شطاری قدس سرہ کو سید
احمد جیلانی نے اور اونکو میر سید حسن نے اور اونکو میر سید موسی نے اور اونکو میر سید علی

نے اور اُنکو سید محی الدین ابی نصر نے اور اونکو میر ابو صالح نے اور اونکو سید عبد الرزاق نے قدس اللہ اسرارہم - پس ہمارے شجرہ کے مطابق میر سید علی قدس سرہٗ خلیفہ و تربیت یافتہ سید محی الدین ابی نصر قدس سرہٗ و پیر خرقہ میر سید موسی قدس سرہ کے ہین آپ اکمل الکملا تھے اور عجب شان رکھتے تھے اور عبادت و ریاضت مین ہمہ تن مصروف رہتے تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کے تاریخ وصال آپ کی تیئسوین شوال ۷۳۹ھ

حالات حضرت سید موسی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ سید موسی قدس سرہ نسبت ارادت اپنے پدر سید علی قدس سرہ سے رکھتے تھے و اجازت تلقین اذکار و خلوت گزینی اونھین سے پائی آپ بہت کامل و عبادت و ریاضت و یاد الہی مین بے مثل تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپکی تیرھوین رجب ۷۶۳ھ سات سو ترسٹھہ ہجری ہے فقط

حالات حضرت میر سید حسن قدس اللہ سرہ العزیز

سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ آپ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید موسی قدس سرہ کے ہین آپ نسبت ارادت اونھین سے رکھتے تھے و خرقہ خلافت بھی اونھین سے پہنا آپکے حالات عالی و مقامات بلند تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی تاریخ وصال آپ کی چھبیسوین صفر ۷۸۱ھ ہجری ہے

حالات حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب سلاسل الانوار مین لکھا ہے کہ میر سید احمد جیلانی قدس سرہٗ خلف ارجمند و خلیفہ و تربیت یافتہ میر سید حسن قدس سرہ کے ہین آپ درویش

کامل و فیض رسان عالم تھے مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی
تاریخ وصال آپ کی انیسوین محرم ۱۰۵۳ھ ہجری ہے ۔ فقط

حالات حضرت شیخ بہاء الدین شطاری قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب وفیات الاولیا مین لکھا ہے کہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم بن عطاءاللہ القادری الحسینی الشطاری صاحب حالات و جامع کرامات و برکات تھے وطن اصلی آپکا قصبہ جند سرکار سرہند سے ہے پاستدعا ریکے از ملوک مندو کے اوس دیار مین تشریف لے گئے اور یہ زمانہ سلطان غیاث الدین بن سلطان محمود خلجی کے مندو مین بسر کیا بعدہ وہان سے عزیمت دیار دکھن کرکے شہر بدر مین سکونت اختیار فرمائی ۔ آپ قادری تھے و مشرب شطاری رکھتے تھے ۔ آپکا ایک رسالہ ہے اوسمین انواع اذکار و اشغال و طرق و آداب اوسکے بیان کئے ہین اور اوس رسالہ مین نسبت اپنی طرف سلسلۂ عالیہ قادریہ کے اسطرح کی ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک ذکر کرکے فرماتے ہین کہ

وَهُوَ لَقَّنَ لِابْنِهِ السَّعِيْدِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْبَغْدَادِيِّ وَ لَقَّنَ الشَّيْخُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ شَيْخًا بَعْدَ شَيْخٍ اِلٰى شَيْخِيْ وَ مُرْشِدِي السَّيِّدِ اَحْمَدَ الْجِيْلِيِّ الْقَادِرِيِّ الشَّافِعِيِّ فَشَيْخِيْ لَقَّنَنِيْ وَ اَرْشَدَنِيْ فِيْ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ وَ جَمِيْعِ الْاَذْكَارِ وَ اَلْبَسَنِيْ الْخِرْقَةَ الْقَادِرِيَّةَ فِي الْحَرَمِ الشَّرِيْفِ بِحِذَاءِ بَابِ الْكَعْبَةِ وَ اَجَازَنِيْ اِجَازَةً مُطْلَقَةً بِاَنْ اُجِيْزَ مَنْ يَسْتَجِيْزُنِيْ وَ اُلَقِّنَ وَ اُلْبِسَ مَنْ يَسْتَلْقِنُ وَ يَسْتَلْبِسُ مِنِّيْ انتهى

کتاب اخبار الاخیار مین بھی آپکا حال اسیطرح پر ہے اور لکھا ہے کہ رسالہ
شطاریہ مین آپ فرماتے ہین اَلطُّرُقُ اِلَی اللہِ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ
کہا گیا ہے * لیکن اون طریقون مین سے تین طریق مشہور و معروف
ہین اول طریق اخیار اور وہ صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و حج و جہاد ہے
چلنے والے اور پہونچنے والے اس طریق کے بہت عرصہ مین تھوڑے
مقصود کو پہونچتے ہین دوسرا طریق مجاہدات و ریاضات
ہے تبدیل اخلاق ذمیمہ و پاک کرنے نفس اور صاف کرنے دل و جلادینے روح
مین اور یہ طریق ابرار کا ہے اس طریق سے مقصود کو پہونچنے والے بہت
ہین بہ نسبت طریق اول کے تیسرا طریق شطاریہ ہے اور یہ طریق اون
دو طریقون سے قریب ترین طرق وصال الی اللہ ہے۔ اصول طریق
شطاریہ کے دس چیز ہین اول توبہ اور وہ خارج ہونا ہے کل مطلوب
سے سوا اسکے دوسرے زہد یعنے بے رغبتی
دنیا و اوس کی محبت و اوسکی پونجی قلیل و کثیر سے تیسرے توکل
اور وہ خارج ہوتا ہے سببون سے چوتھے قناعت اور وہ خارج
ہوتا ہے خواہشون نفسانیہ سے پانچوین عزلت اور وہ خارج
ہوتا ہے ملنے خلق سے ساتھ گوشہ نشینی و انقطاع کے جیسا کہ بسبب
موت کے ہوتا ہے چھٹے مین توجہ طرف حق کی اور وہ خارج
ہوتا ہے کل خواہشون سے جو بلاوے طرف غیر حق کے جیسا کہ خارج ہوتی
ہین خواہشین بسبب موت کے پس نہ باقی رہی کوئی مطلوب نہ کوئی محبوب

* ترجمہ راہین اللہ کی طرف گنتی مین انفاس خلق کے ہین یعنی بہت ہین

ذکو بی مقصود سوا اللہ تعالےٰ کے **ساتوین صبر** اور وہ خارج ہونا ہے
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کے **آٹھوین رضا** اور وہ خارج ہونا ہے
رضاے نفس سے بسبب داخل ہونے کے رضاے اللہ تعالےٰ مین ساتھ
تسلیم کرنے احکام ازلیہ اور سپرد کردینی جملہ امور کے طرف تدبیر اللہ تعالےٰ کے
بلا اظہار کرنے کسی چیز کے کَمَا هُوَ بِالْهُوِیَّتِ **نوین ذکر ہی** اور وہ
خارج ہونا ہے ذکر ماسواے اللہ سے **دسوین مراقبہ** اور وہ خارج ہونا
ہے ہستی اور قوتون سے جیسا کہ خروج ہوتا ہے بسبب موت کے ۔
اسمار ذکر تین قسم پر ہین اسم جلالی و اسم جمالی و اسم مشترک اگر اپنے مین صفت
رعونت اور درشتی کی دیکھے تو پہلے اسم جلالی مین مثل اسما یَا قَهَّارُ یَا جَبَّارُ
یَا مُتَکَبِّرُ کے مشغول ہو تا نفس مطیع و فرمان بردار ہو بعدہ اسم جمالی
مین مثل اسما یَا مَالِکُ یَا قُدُّوْسُ یَا عَلِیْمُ کے بعدہ اسم مشترک مین مثل اسمار
یَا مُؤْمِنُ یَا مُهَیْمِنُ کے مشغول ہووے اگر اپنے مین صفت انکسار و تواضع کی
دیکھے تو پہلے اسم جمالی مین مشغول ہو بعدہ اسم مشترک مین بعد ازان اسم جلالی
مین اسیطرح ذکر مین مشغول ہو تا کہ دل صاف ہو و ذکر دلمین قرار پکڑے
و مقام ذکر ننانوے کا تلوین مین ہے پس سوان مقام تمکین ہے و بزرگی
و بلندی جگہہ ذاکر کی ذکر اسم اللّٰہ مین ہے کہ اسم ذات ہے ننانوے نام
اسمار صفات ہین جب تک ذکر اسما صفات مین ہے عالم تلوین مین ہے
جب ذکر اسم ذات مین پہونچے اوسکی گرمی سے وجود فانی جلجاے و مضمحل
ہوجاوے اسجگہ فنا حاصل آئی ہے اور اس سے مراد محو ہونے وجود

فانی سے ہے اور جب اپنے سے فانی ہو بقا پاوے پس دل مرید صادق کا بلا ذکر کے ہرگز کشادہ نہین ہوتا اور جب دل منور ہو جاے پس حقیقت اشیا کی اوسپر ظاہر ہو اور عالم ارواح سے ملاقات ہو ذکر حقیقی کہ شہود حق ہے اس منزل مین فتح ہو۔ اور اوسی رسالہ مین بعد بیان کیفیت سلوک و آداب و شرایط ذکر و طرق و اقسام و اسامی اوسکے فرماتے ہین کہ ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد کے دو طریق ہین طریق پہلا یہ ہے کہ یا احمد کو داہنے طرف کہے و یا محمد کو بائین طرف کہے اور دل مین ضرب یا رسول اللہ کا کرے طریق دوسرا یہ ہے کہ یا احمد کو داہنے طرف کہے و یا محمد بائین طرف کہے و دلمین یا مصطفی کا خیال کرے اور ذکر یا احمد یا محمد یا علی یا حسن یا حسین یا فاطمہ کا ذکر شش طرفی کرے کشف جمیع ارواح کا ہو جاے ۔ اور اسمار ملائکہ مقربین بھی یہی تاثیر رکھتے ہین یا جبرئیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل یہ ذکر چہار ضربی ہے ۔ اور ذکر اسم شیخ اسطرح ہے یعنے یا شیخ یا شیخ ہزار بار اسطرح سے کہے کہ حرف ندا یعنے لفظ یا کو ول سے کھینچتا ہوا داہنے طرف لیجاوے و لفظ شیخ کو دل مین ضرب کرے و ذکر درازی عمر یہ ہے کہ بعد نماز فجر تا طلوع آفتاب ہزار بار هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ کہے و بعد نماز ظہر ہزار مرتبہ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ و بعد نماز عصر هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ و بعد نماز عشا کے هُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ہزار بار کہے ۔ اور بیان مراقبہ مین فرماتے ہین کہ مراقبہ وہ ہے کہ جو کلمہ و آیت کلام مجید کے توحید کے معنی پر دلالت کرے اوس کلمہ و آیت کو باطن مین خیال کرے اسجگہہ چند کلمات لکھے گئے ہین

اونہین پر قیاس کرنا چاہیئے **کلمات مراقبہ** اول وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا
كُنْتُمْ دوسری أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللهِ تیسرے أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللهَ يَرٰى
چوتھے وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ پانچوین إِنَّ اللهَ بِكُلِّ شَيْءٍ
مُحِيطٌ چھٹے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ساتوین إِنَّ رَبِّي مَعِي سَيَهْدِينِ
آٹھوین اَللّٰهُ حَاضِرِي اَللّٰهُ نَاظِرِي اَللّٰهُ شَاهِدِي اَللّٰهُ مَعِي
نوین مراقبہ اسم ذات بحت دسوین مراقبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ گیارھوین مراقبہ نفس
بارھوین مراقبہ جمیع اسماء حسنیٰ تیرھوین مراقبہ تلاوت کلام مجید چودھوین مراقبہ
تصور فناے خود - اور ایک مراقبہ اثبات ہستی حق بہمہ حال و فناء اپنے
و جمیع کائنات کا ہے جس جگہہ ہوا اسم اللہ کو باطن مین کہے صفائی دل
حاصل ہو - و مراقبہ اوسکو کہتے ہین کہ دل کی نگاہبانی کرے دلکو طرف حق
کے متوجہ رکہے و غیر حق کو باطن مین جگہہ نہ دے اسواسطے صوفی کو صاحب
دل کہتے ہین - کتاب کشف المتواری مین لکہا ہے کہ حضرت شیخ بہار الدین قدس سرہ
کے مرید و خلفا بہت تھے اونمین سے ایک شیخ محمد بن شیخ ابراہیم ملتانی ہین
قدس سرہ کہ بعد وفات پیر کے شہر بیدر مین سجادہ نشین اپنے پیر کے ہوئے اور ایک
حضرت سید ابراہیم ایرچی ہین قدس سرہ اور مولانا علیم الدین کہ اوستاد میر ابراہیم ایرچی
کے تھے اوائل حال مین زیارت حرمین شریفین کی کی و چند سال وہان اقامت
بہی کی و شیوخ حدیث سے تصحیح سند و تکمیل اوس فن کی کرکے مسند عالی قبول کی
و زمانہ سلطان غیاث الدین خلجی مین طرف ہندو کے آئے اور آپ سے تلقین
طریقت کی پائی علوم متداولہ مین کمال تبحر رکہتے تہے علم کیمیا و سیمیا و طریق دعوت

اسمار الہی غیب جانتے تھے۔ حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ کو بوقت سننے نغمے
بوے خوش کے ایسا ذوق وحال ہوتا تھا کہ قریب ہلاکت روح کے ہوتا تھا چنانچہ
سبب ظاہری آپکی وفات کا بھی ہوا یعنی یہ کہ ایک مرتبہ حالت نقاہت مین
ایک شخص آپکے روبرو غنا گیلا لایا اوسی ذوق مین سنہ ۹۲۱ نوسو اکیس ہجری مین آپنے وفات پائی
انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ آپکی وفات کی گیارھوین شہر ذی الحجہ سنہ ۹۲۱ھ
ہے مزار مبارک آپکا مقام دولت آباد مین ہے جو توابع دکن سے ملک ہندوستان
مین واقع ہے۔ فقط

حالات حضرت سید ابراہیم ایرچی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت سید ابراہیم بن معین حسنی و حسینی قادری ایرچی پیر مرشد حضرت
مخدوم شیخ بہکہاری قدس سرہ کے تھے۔ کتاب تذکرۃ الاصفیا مین مرقوم ہے
کہ حضرت سید ابراہیم بن معین الایرچی بزرگ ومتبرک ودانشمند کامل وجملہ علوم
عقلی ونقلی ورسمی وحقیقی مین عبور رکہتے تھے بہت کتابین ہر علوم سے آپنے مطالعہ فرمائی
تہین واونکے مشکلات کو ایسا حل کیا کہ ہر شخص کو اوس سے مناسبت ہوا دنی حصہ
استعداد کے لیئے استاد کی بہی حاجت نہین رہی تہی آپکے زمانہ مین دہلی مین کوئی
شخص آپکے علم مین مقابل نہ تہا۔ آپکے کتب خانہ سے اسقدر کتب برآمد ہوئین
کہ حد حصر وضبط سے خارج ہے وتنجملہ اونکے اکثر آپ ہی کے ہاتھ کی لکہی ہوئی
تہین حق یہ ہے کہ جو شخص معاصر آپکا تہا اگر اوسنے آپ سے استفادہ نکیا اور اوسکے
علم کا قائل نہوا وہ بے انصاف تہا۔ آپ بوجہ جہل ونا انصافی وناحق شناسی
اہل زمانہ کے ہمیشہ گوشہ مین مطالعہ وتصحیح کتب کے مشغول رہتے تھے واپنے کتاب

کسیکو کمتر دیتے تھے مگر اوس شخص کو کہ مخلص پاتے تھے خدا جانے کہ آپکو اوس کیا منظور تھا۔ شیخ عبد العزیز حسن و دیگر صوفیان آپکے آگے علوم و فنون مین تلمذ کرتے تھے و مشائخ کرام و علماء عظام آپ کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے آپنے خرقہ قادریہ شیخ بہاء الدین بن ابراہیم الانصاری الحسینی الشطاری القادری سے پہنا تھا اور بہت فنون علم حاصل کئے تھے اسیطرح درویشون کی صحبت مین حاضر ہوکر دیگر مشائخین کی سلاسل مین ارتباط پیدا کرکے اوراد و اشغال اوراذکار و دعوات و طریق تربیت بھی جمع کئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے رسالہ مختصرہ مین حال شیخ عبد العزیز شکر بار حید ماد ری اپنے مین لکھتے ہین کہ وہ مدت تک سید ابراہیم ایرجی کی خدمت مین استفادہ علوم تصوف کا کرتے رہے ہین اور خرقہ قادریہ پہنا سید ابراہیم ایرجی فنون علم مین کامل تھے و تبرکات اکثر خانوادون کی جمع کئے تھے لیکن نسبت قادری آپ پر غالب تھی۔ کتاب تذکرۃ الاصفیا مین بھی لکھا ہے کہ نسبت آپکے سلسلۂ عالیہ قادریہ مین سب پر غالب تھی۔ جو رسالہ کہ شیخ بہاء الدین قدس سرہ نے طریقہ شطاریہ مین تصنیف کیا ہے کہتے ہین کہ آپہی کے واسطے تصنیف کیا ہے۔ اور کہتے ہین کہ آپنے بے واسطہ شیخ نظام الدین اولیا قدس سرہ سے معاملہ مین خرقہ پایا ہے آپ مجلس سماع مین حاضر ہوتے تھے ایسا سنا گیا ہے کہ شیخ رکن الدین بن شیخ عبد القدوس کہتے تھے کہ ایک روز مین نے آپکی خدمت مین عرض کیا کہ آج عرس حضرت خواجہ قطب الدین کا ہے اگر آپ تشریف لے چلین و مجلس مین حاضر ہون حاکم ہین فرمایا تم جاؤ اونکی قبر کی زیارت سے مشرف ہو وسماع در حاشیت او نکے متوجہ ہوکر

کیا فرماتے ہین پس ہین واسطے زیارت کے گیا و بمقابلہ قبر شریف خواجہ صاحب متوجہ بروحانیت اونکے کے بیٹھا و مجلس سماع کی گرم تھی و قوالان و صوفیان جوش خروش مین تھے اس اثنا مین حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ان بدبختون نے میرا دماغ پریشان کیا و میرے وقت کو مشوش کیا پس ہین خدمت مین سید ابراہیم کے آیا آپنے ہنسکر فرمایا کہ اب مجکو معذور رکھتے ہو یا نہین مین نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہین حق بجانب آپکے ہے - بندگی شیخ پیارے بن شیخ الاسلام شیخ چاند آپ کی خدمت مین پہونچے ہین و تلقین ذکر و خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ کی آپ سے ہے - کتاب وفیات الاولیا مین ہے کہ میر سید ابراہیم ایرجی بن سید معین الدین بن سید عبد القادر الایرجی حسنی قادری مولد و منشا ایرج ہے و مرید شیخ بہاء الدین قادری شطاری کے ہین اور وہ مرید سید احمد جیلی قادری شافعی کے اور وہ مرید پدر اپنے سید حسن کے وہ مرید پدر اپنے سید موسی کے وہ مرید پدر اپنے سید علی کے وہ مرید پدر اپنے سید محی الدین ابی نصر کے وہ مرید پدر اپنے سید ابو صالح کے وہ مرید پدر اپنے سید عبد الرزاق کے وہ مرید پدر اپنے شیخ عبد القادر جیلانی کے ہین رضی اللہ تعالے عنہم - الحاصل سلسلہ ارادت میر سید ابراہیم ایرجی قدس سرہ کا آٹھ واسطہ سے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ تک منتہی ہوتا ہے - آپ اواخر عہد سلطان بہلول نوسو ہجری مین بمقام دہلی شریف تشریف لائے اور عہد سلطنت اسلام شاہ ۹۵۳ نوسو ترپن ہجری مین وفات پائی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مزار مبارک آپکا احاطہ جنوبی درگاہ حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین اولیا

قدس سرہ کے اوس مقبرہ مین ہے جو پائین روضہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کے
ہے۔ تاریخ وصال آپ کی مطابق تحریر بیاض خاندان مارہرہ شریف کی
پانچوین ربیع الثانی ہے۔ فقط

حالات حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب کشف المتواری فی حال مخدوم نظام الدین قاری مولفہ شاہ تراب علی
صاحب کاکوروی قدس سرہ مین بحوالہ بیاض معتبرہ وکتاب زاد الآخرۃ مصنفہ مولانا
عبد الرشید ملتانی کہ اکابر خلفاے حضرت مخدوم شیخ بہکھاری قدس سرہ سے
ہین ودیگر کتب معتبرہ کے حالات حضرت مخدوم صاحب موصوف کے اسطرح پر
لکھے ہین کہ اسم شریف آپکا نظام الدین ہے و مشہور بہ شیخ بہکھاری اور یہی
نام آپکے شجرہ بیعت مریدان مین درج ہے و فرامین بادشاہی مین بھی کہ
در باب مدد معاش کے ہین بعضے جگہہ نام آپکا شیخ بہکھاری لکھا ہے مگر قصبہ
کاکوری مین نام آپکا صرف مخدوم شیخ بہیکہ مشہور ہے۔ آپ اولاد امجاد محمد
بن امام الاولیا حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ سے ہین جو مشہور بہ محمد بن حنفیہ ہین
اسطرح پر کہ مولانا قاری نظام الدین بہیکا المعروف بہ شاہ بہکھاری بن قاری
امیر سیف الدین بن قاری امیر حبیب اللہ نظام الدین المعروف بامیر کلان بن
قاری امیر نصیر الدین دلیل اللہ بن قاری محمد صدیق المعروف بہ ابو محمد خانی بن
قاری عبید الصمد بن قاری عبد الصمد بن قاری امیر شمس الدین ترد معروف بقاری
محقق جامع جمع الجوامع کثرت احادیث و ثقا سیر بن قاری عبد المجید دربان آستانہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بن حاجی الحرمین سلطان حسین بن قاری امیر

ابراہیم[11] بن قاری سلطان عبد اللطیف[12] بن قاری امیر عبد اللہ[13] خافی بن مولانا
شمس[14] الدین صابر بن قاری مجید[15] الدین خافی بن قاری امیر سلیمان[16] بن مولانا
وجیہ[17] الدین احمد بن قاری محمد[18] بن قاری احمد[19] بن علی[20] بن محمد[21] جو بلقب محمد بن حنفیہ
کے مشہور ہیں بن جناب حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ رحمہم اللہ تعالےٰ
اجمعین - قصبہ کاکوری ہیں حضرت قاری امیر سیف الدین والد ماجد حضرت مخدوم
شیخ بہکھاری قدس سرہ نے استقامت اختیار فرمائی - جناب مخدوم حضرت
شیخ بہکھاری قدس سرہ کو اللہ تعالےٰ نے استعداد قویہ و حوصلہ وسیعہ عنایت
فرمایا تھا اور آپکو رویائے صحیحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایما فرمایا کہ
تمکو سات اشخاص کاملین سے تکمیل ہوگی چنانچہ وہ وقوع میں آیا کہ سات اشخاص
کاملین سے آپکو تکمیل ہوئی اور وہ اسمائے سبعہ اسطرح پر ہیں کہ پانچ تن عالم
ظاہر سے و دو تن عالم ارواح سے کہ ساتھ روح مبارک کے ہر کام میں حضرت کے معین سے
مرشد اول[1] والد ماجد آپکے قاری امیر سیف الدین کہ اونسے علوم درسیہ و دیگر
علوم تفاسیر قرآن و تصحیح علم تجوید و بیشتر اذکار و اعمال حضرت کو حاصل ہوئے
واستاد و مرشد دوم مولانا ضیاء الدین محدث مدنی کہ اونسے فیض درس حدیث
و اشارہ ورود کہ اوس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی و مہا نب النشور
کے بشارات حاصل ہوئیں سوم[3] حاجی عبد اللطیف ہراتی کہ بیس برس
سیاحی گذرنے حالات سے مستبشر ہوئے اور وہی حالات مطابق واقعہ کے ظہور
میں آئے و نصائح و فوائد کثیرہ و ذکر پاس انفاس سے آگاہ فرمایا چہارم[4] ہجرت
و تحقیقات مقدمات سلوک و دیگر فوائد بیش از قیاس و اشارہ کرنے اکثر اسرار

غوثیہ کے حضرت سید ابراہیم ایرجی بن معین ہین قدس اللہ سرہما پنجم پیر طریقت تکمیل وہدایت مشغولی ارسال غوثیہ ورفع کرنے نزاع وحدت وجود ووحدت شہود ومعاینہ دینی امرین بحضوری روح مبارک حضرت غوث الثقلین وتقریر فرمانے حضرت غوث پاک وافی وشافی کے حافظ ابراہیم صاحب زادہ ہین بن سید احمد بن سید حسن رحمتہ اللہ علیہم یہ سب پانچ بزرگ ہین کہ عالم صورت مین فیض معنی حضرت کو پہونچایا۔ وہ دو بزرگ سے نسبت اُویسی ہی کہ اونکے ارواح طیبہ سے ہمیشہ مدد غیبی حضرت کو پہونچی ہے اوّل جناب حضرت غوث الثقلین ہین رضی اللہ تعالے عنہ دوم حضرت شہاب الدین سہروردی ہین رحمتہ اللہ علیہ پس اسصورت سے بواسطہ رجال سبعہ کاملین کے فیض الہی حضرت کو پہونچا۔ وحضرت میر شرف الدین شکارپوری نے ان اسمار متبرکہ کو اپنے بیاض مین اسطرحپر لکھا ہے کہ اسم مبارک حضرت شہاب الدین کو ایک اسم حضرت غوث پاک کا قرار دیتے ہین واسم شیخ کا تحت اسم غوث پاک کے جانکر وہ ایک اسم اُویسیہ لکھا ہے وجہ اسمار صورت لکھا ہے یعنے اسم عبدالرحیم مجذوب کا زیادہ کر دیا ہے جو کہ حضرت میر صاحب اجل خلفا سے حضرت سے ہین لہذا جو کچہ لکھا ہے بمصلحت معنی لکھا ہے مصنف کتاب زاد الآخرہ لکھتے ہین کہ اسقدر فقیر نے بھی زبان مبارک حضرت قبلہ یعنے جناب مخدوم صاحب سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مین اکثر زیارت حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ سے مشرف ہوا ہون کبھی نہ تنہا حضرت کو نہ تنہا شیخ شہاب الدین کو دیکھا جب دیکھا ہر مرتبہ شیخ کو ہمراہ حضرت کے دیکھا بوقت کلام بھی سوا اسکے

کہ اتباع کلام حضرت غوث پاک کی کرتے ہین اپنی طرف سے کبھی ایک کلام
نہ فرمایا اس امر پر مجکو تردد رہتا کہ یہ کیا ماجرا ہے روبروے والد ماجد کے یہ حکایت
بیان کی فرمایا کہ اس امر پر تردد کیا ہے حضرت غوث پاک کو اہل کشف صاحب
تحقیق ذو الجناحین کہتے ہین جناح اول شیخ شہاب الدین و جناح دوم محی الدین
بن العربی ہین و اکثر اہل کشف نے اسمقدمہ کو زبانی حضرت غوث الثقلین
رضی اللہ تعالے عنہ کے دریافت کیا ہے و تحقیق کیا ہے خود حضرت فرماتے
تھے رضی اللہ تعالے عنہ کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دو حصہ
کیا نصف اوس سے شہاب الدین سہروردی کو دیا اور وہ علم شرایع و اتباع
سنت ہے و نصف اوس سے محی الدین بن العربی کو دیا اور وہ علم حقایق
و معارف ہے کہ وہ ذات بحت تعالے شانہ سے متعلق ہے و یہ دونون
علم یکجا نہین ہوتے الا در بطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ معنی ہر دو علم
تمام و کمال ایک آدمی مین جمع نہین ہوتے الا ایک جز و اجزا سے جو کہ اندونون
مین ہمت ہماری اکثر متوجہ بہ علم شرایع و اتباع سنت ہے اسلئے شیخ بمعیت
حضرت کے نظر آتے ہین و الا وہی ایک ذات حضرت کی تصور کرنا چاہیے مخدوم
صاحب فرماتے ہین کہ بعد چند روز کے ماہ رمضان آگیا میرے دل مین گذرا
کہ مدت ہوئی زیارت غوثیہ سے مشرف نہین ہوا و بعد آداے تراویح کے
قدرے بغفلت سو گیا دیکھا حضرت غوث پاک ساتھ دو شخص نکے تشریف لاتے
ہین ایک اونمین سے شیخ ہین دوسرا شخص کہ اثر مستی کا اوسکے ناصیہ حال سے
ظاہر ہوتا ہے قمیص کشادہ بدن پر ہے کہ دونون آستین اوسکی کمر تک پہونچین

ہین مین نے حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ یا حضرت
یہ کون بزرگ ہین فرمایا کہ کہتا ہون واوس بزرگ کیطرف اشارہ فرمایا کہ اس سے
مصافحہ کر نظام الدین یہی شخص ہے کہ تو مشتاق اوسکا تھا و بجاہت کلام مستانہ
تیرے کے اپنے تئین تو دہ تیر باری یاران کا کیا ہے فی الفور ہوشیار ہوکر
کمال تمنا پاک سے مصافحہ کرکے چپٹا لیا و کہا کہ حضرت اگر یہ لوگ حمایت میرے کلام
کی نہ کرین تو اور لوگ اس کلام کی قدر کیا جانین یہ نبیرہ قاری ابراہیم کا ہے جد اسکا
اسی کام مین مصروف رہتا تھا بعدہ حضرت بیٹھ گئے واونکے داہنے طرف شیخ
شہاب الدین بیٹھے و بائین طرف جانب قلب محی الدین ابن العربی و مجکو وہ برو
بیٹھنے کو فرمایا بعد بیٹھنے کے شیخ نے مجھہ سے پوچھا کہ تمہارے جد قاری ملا براہیم
نے بجواب معترضان کے اچھا رسالہ لکھا ہے تمنے بھی تحریر جد اپنے سے کم نہین
لکھا ہے مین نے جواب اوسکا مطابق حال اپنے کے کہا فقط

یہ کیفیت واقعہ مین نے والد ماجد سے عرض کی اونھون نے فرمایا الحمد للہ ثم الحمد للہ
کہ تجہ مشغولی ارسال نے پہل لذیذ و خوش ذائقہ تجکو بخشا اب چاہیے کہ وظیفہ
اس مشغولی کا ہرگز نہ چھوڑ کہ بطفیل اسی مشغولی کے تو حقیقت مراتب غوثیہ سے
کما ہو حقہ آگاہی دیا گیا و جو کچھہ تھا مطابق واقعہ نفس الامری کے دکھلا دیا گیا
مصنف کتاب زاد الآخرۃ فرماتے ہین کہ حضرت میر شرف الدین نے اگر اس ارشاد
حضرت کو کہ رویا مین پیش آیا تمسک گردان کر فقط ایک اسم اویسے قرار دیا ہے تو ہوسکتا
ہے و حضرت سید عبد الرحیم مجذوب کو ساتھہ پانچ تن کے شامل کرکے سب چھہ
اسم عالم صورت مین لکھا ہو تو یہ بھی قابل تصدیق ہے کہ روز ملاقات مشاہ

عبدالرحیم کے فقیر بھی ہمراہ رکاب سعادت کے تہا جو کچہ گذرا روبروے فقیر کے
گذرا۔ کتاب زاد الآخرۃ مین لکہا ہے کہ حضرت مخدوم صاحب فرماتے تھے جب
مین بخدمت امام الاتقیا وسید العرفا حضرت سید ابراہیم بن معین الایرجی قدس سرہ
کے مقام فیروزآباد مین مشرف بہ بیعت ہوا حضرت سید نے ایسا الطاف وعنایت
میرے حال پر فرمایا کہ دل میرا تمام وکمال رہین کرامتہا و بزرگی اونکی کا ہوا مین
چند ماہ اونکے حضور مین حاضر رہا ہر روز کیفیت تازہ اعمال ظاہری واحوال باطنی
دونون مین مین نے خود مشاہدہ کیا واکثر احوال ماضیہ وکیفیت درس وتدریس
وتعلیم وتعلم ووقوف اذکار سے تکرار تمام مستفسر ہوتے تھے جو کچہ کہتا مین مفصل
عرض کردیتا وجو کچہ کہ وہ خود فرماتے تھے اسکو دل وجان سے بجا لاتا تہا جب
کبھی وقت درس احادیث کے یاد فرماتے تھے کبھی اپنے طرف سے مین دخل
نہ دیتا تہا الا بوقت استفسار اور وہ بھی کمتر بیان مین کہ طریقہ آداب مقتضی اسکا
تھا واکثر مجکو حکم امامت کا فرماتے تھے کہ تم سے قرات خوب ادا ہوتی ہے
آواز بھی حزین ہے ناگزیر باتباع حکم کے عمل مین لاتا ایک روز بعد نماز مغرب کی
مجمع عظیم مین ارشاد فرمایا کہ تمہارے آنے سے میرے دلکو ایسی خوشی ہوئی
کہ حد سے باہر ہے وہر روز مناسبت جدید میرے دل سے تمہارے طرف
پیدا ہوتی ہے وجو سبب دوسرا مناسبت کا ہے یہ بھی متحقق ہے بعد ایک
ساعت کے ذکر مولانا سید ضیاء الدین کا کرکے بہت تعریف اونکی فرمائی اور
سب حاضرین کے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ شاگرد ان ارشد مولانا صاحب مین
ومولانا نے بھی شیخ نفس کے خطرے سے وطن میں سکونت اختیار کی اور وہین انتقال فرمایا

رحمۃ اللہ علیہ بعد ایک ساعت کے مجھسے فرمایا کہ مولانا سے معنی اس حدیث
شریف کے کیا دریافت کیا اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ مین نے جسقدر
بزبان مبارک حضرت مولانا سے سنا تہا بیان کیا اسکے سننے سے حضرت پر ایک
کیفیت طاری ہوئی فرمایا کہ مکرر اسکو کہو مین نے پہر عرض کیا جو مندیل کہ مبارک
پر تھی میرے سر پر رکہی وکمال عنایت سے ہاتہہ اپنا میرے منہہ پر لاکر
فرمایا کہ حدیث کے معنی بیان کرنے کو اسطرحکا اچہا منہہ چاہیئے اس الطاف
بے نہایت پر مین تسلیم بجالایا بعدہ اوراد یومی میرے استفسار فرمائے جسقدر
کہ وظیفہ مقرر تہا عرض کیا تب اور عنایت کیا کہ کتاب اوراد خود وپیراہن تبرک
حضرت سید احمد قدس سرہ کہ شیخ بہاء الدین انصاری قدس سرہ نے اپنے پیر سے
پایا تہا مجکو بخشا چندروز اور خدمت مین حاضر رہکر مین نے رخصت وطن کی
چاہی بکمال شفقت وعنایت رخصت فرمایا مین نے وطن پہونچکر سرگذشت اپنے
والد ماجد سے عرض کی اونہون نے بہت دعا دی - بعد چندے آیندگان حضور
سے معلوم ہوا کہ حضرت فیروزآباد سے رونق افزاے چرکہی کے ہوئے ہین
وبعد چندے متوجہ دہلی کے ہونگے حضرت والد ماجد نے ارشاد فرمایا کہ بالفعل
پہونچنا تمہارا چرکہی مین مناسب ہے واسفر دہلی تمکو خالی تکلیف مسافت
بعیدہ سے نہین ہے چونکہ حضرت کی خدمت مین پہونچنا ضروری تہا رخت سفر
جانب چرکہی کا درست کرکے مین روانہ ہوا عرصہ عشرہ مین دولت حضوری
سے مشرف ہوا ایسا مورد عنایت وتفضلات کا ہوا کہ اپنے مین اصلا لیاقت
اس سرفرازی کی نہین پاتا تہا دو مہینہ تک مین حاضر رہا سواے کلمات

معارف یہ معانیہاے بلند و نکات تحقیق بہت باریک و نازک کے اور کوئی
حرف ذکر مین نہین آتا تہا ایک روز وقت فرصت کا پاکر مین نے عرض کیا
کہ جسقدر عنایت و تفضلات حضرت کی مین اپنے بارہ مین پاتا ہون زبان
کہان کہ ادائے شکر کرون اب چاہتا ہون کہ اگر مشغولی ارسال غوثیہ سے
آگاہی پاؤن کہ سب اوس مشغولی مین ہمت باندھون کہ طریقہ مجاہدہ سے قاصر
نہ رہون اوسکے جواب مین کمال شفقت و توجہات سے بہ انبساط کلی ارشاد
فرمایا کہ اسوقت کلمہ کرامت کا تمہارے زبان سے نکلا دو روز سے میرے دل
مین تہا کہ مین اس باب مین تم سے کچھ کہون سو تم نے خود اوس مضمون کو یاد کیا سنو
جسقدر نسبت توجہ و تعلق باطنی فقیر کی تمہارے ساتھ ہے یقین ہی کہ تمہارے
دل مین پوشیدہ نہوگا اور جو کچھ قسم تبرکات و اذکار و اسرار طریقہ سے مین نے
سالہا سال مین شیخ بہاء الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ سے پایا تہا وہ
سب یکبارگی عرصہ قلیل مین ہمراہ شجرہ متبرکہ اسماء پیران قدس اللہ اسرارہم کے
بہ اجازت تمام تمکو دی الا دو چیز ایک یہی مشغولی ارسال غوثیہ دیگر مثال مہری
و کتبہ ضوابط اعتکاف ۔ عوض مثال و کتبہ ضوابط کے کتابت دوسری تمہارے
واسطے اپنے مہر سے مین نے لکہی ہے وقت رخصت کے انشاء اللہ تعالے
تمکو دونگا یہ دو چیز بہ مصلحت موقوف اور بردست مبارک مخدوم زادہ مخدوم
خود یعنے حضرت مولانا حافظ سید ابراہیم کے رکہا ہے کہ تکمیل طریقہ تمہارے
کا دست مبارک صاحبزادہ عالی گہر سے ہو جو سر کہ انشین ہی اوس سے
تجکی تمکو بشیر کرین کہ اسم تمہارا عالم معانی مین بارہ وان اسم واقع ہے جسطور

کہ اسم مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا بوساطت شجرۂ آبائی
کے بارھوان اسم واقع تہا اور یہ ایک مقام بہت بڑا ہی وایک امانت بہت
بزرگ ہی مجہ سے سنتے کلمات بشارت زبان حضرت سے میرے بدن مین لرزہ
آگیا عرض کیا سبحان اللہ مین بہی لایق خطاب ان اشارات کا ہون فرمایا تعجب
مت کرو ہی ناچیزی و خاکساری تمہارے نزدیک ان مقدمات بلند کے ہوئی
ہے قریب ہے کہ مخدوم زادہ میرے مخدوم کا وطن شریف سے ہند مین
وارد ہوا ور تمہارا کام اپنے مرتبہ مین پہونچا وے دوسرے عالم کو فیض غوثیہ
سے مالامال کرے منتظر وقت کے رہو ان دنون دل میرا متعلق بہ روانگی دہلی
کے ہے یہی کہ تمکو رخصت وطن کر کے خود روانہ اوس طرف کا ہون۔ پہر دوسرے
روز کتبہ وصایا و اجازت نامہ مہری عنایت کر کے مجہکو رخصت وطن کی فرمائی
مین وطن پہونچکر قدمبوسی حضرت والد سے مشرف ہوا و ماجرائے سفر خود سب
عرض کیا فرمایا کس زبان سے شکر منعم حقیقی کا کرون یہ کلمات بشارت سید
ابراہیم اپنے حق مین مطابق واقع کے جانو اسی عرصہ قریب مین سید عبدالرحیم
مجذوب کو مین نے خواب مین دیکہا گویا مجہ سے ظرافت کرتے ہین کہ ایک
سید مغرب سے آکر تیرے پسر کو پارہ انبہ دیگا تنہا خود ہی نگلنا چاہئے پہر کہا
پسر تیرا الپسر میرا ہے مجہ سے کب تنہا خوری کریگا قرائن اس خواب سے بہی
تصدیق بشارت سید کی ہی اور جو اشارہ کہ اسم مبارک حضرت غوث پاک
رضی اللہ تعالی عنہ کا کیا تہا وہ بہی واقعی ہے حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ
تعالے عنہ نے رسالہ مسمی بہ لطائف قادری مصنفہ اپنے مین بتوضیح تمام مقدمہ

کو لکہا ہے واس مشغولی ارسال کو زبان مبارک حضرت غوث پاک رضی اللہ
تعالے عنہ سے تحقیق کرکے لکہا ہے کہ حضرت فرماتے تھے مجکو تلقین اس مشغولی
کی حضرت خضر علیہ السلام سے ہے ہو سید صاحب موصوف خود کسب اس مشغولی
مین حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بادائے شرط اعتکاف کے مجاز ہوے
ہین۔ صاحب زاد الآخرہ لکھتے ہین کہ خاطر مبارک ہمارے حضرت کی مستفسر
حالات صاحبزادہ عالی گوہر کی بہت تہی وہر وقت وہر لحظہ آیندگان مغرب سے
بمبالغہ تفحص کرتے تھے جب وقت معاودت قافلہ زائرین حرمین شریفین کا پہونچا
معلوم ہوا کہ صاحبزادہ عالی گوہر باجمعیت کثیر بغداد شریف سے ہند مین وارد
ہوئے ہین وایک عالم کو فیوض برکات غوثیہ سے سیراب کیا ہے بالفعل لاہور
مین ہین ولاہور سے آگرہ مین داخل ہونے کی خبر گرم ہے یہ مژدہ سنکر حضرت
نے احباب ضلع آگرہ وکالپی وغیرہ کو اطلاع کی کہ جس جگہہ ورود صاحبزادہ بلند
ہمت کا ہو وچندے صورت اقامت کی بہی قرار پاوے فوراً خبر دین آخرکار
معلوم ہوا کہ خود بدولت باجمعیت اہل برکت لاہور سے کرنال وآگرہ ہوتے
ہوے ہوئے کالپی مین رونق افزا ہوکر ایک جگہہ واسطے سکونت کے پسند
فرمائی مگر فی الحال حسب درخواست راجہ ہاے اوس نواح کے متوجہ مقام
جہالسی کے ہوئے وحسب تمناے راجہ جہالسی ودیگر راجہ ہاے اوس نواح
کے کہ جناب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ سے اعتقاد بہت رکہتے
تھے حضرت نے چندے سکونت جہالسی کے منظور فرمائی یہ سب حال مفصل
حضرت مخدوم صاحب نے سنا وحسب تجویز حضرت والد ماجد اپنے کے تہیہ اسباب

مصارف پانچ چہ مہینہ کا کرکے دس بارہ رفقا ہمراہ لیکر وطن ثانی سے روانہ سمت
جہانسی کے ہوئے صاحبزادۂ عالی گوہر بھی ہند مین داخل ہونے کے وقت
سے ہر شخص سے مستفسر حال خاندان حضرت مخدوم صاحب قبلہ کے تھے
کہ وقت روانگی اس طرف کے حضرت سید احمد قدس سرہ انکے والد ماجد نے
ارشاد فرمادیا تھا کہ بعد پہونچنے ہند کے دریافت حال اولاد قاری امیر ابرہیم
کا ضرور ہے اگر اونمین سے کوئی شخص قابل ملاقات کے سنا جائے تو اوسکو اپنے
حال سے ضرور خبردار کرنا کہ وہ شخص غمخواری وخصوصیت برادرداری مین اوس
ملک بیگانہ مین بہتر بیگانہ سے ہوگا۔ آخرکار حضرت مخدوم صاحب مین غایت
انتظار وتلاش وتردد بسیار مین کہ حضرت صاحبزادہ کو لاحق حال تھا بارہ منزل
طے کرکے مقام جہانسی مین داخل ہوئے وجسوقت شرف ملازمت سے فائز
ہوئے بمجرد ملاحظہ جمال جہان آرا حضرت کے حضرت صاحبزادے نے ادراک صحیح
ونور فراست سے دریافت کرکے کمال جوش خاطر سے معانقہ فرماکر یہ مصرعہ پڑھا
مصرعہ یار در خانہ ومن گرد جہان میگردم + بعدہ نظر غور سے حضرت کیطرف
دیکھکر استفسار اسم حضرت واسم والد ماجد حضرت کا فرمایا حضرت نے بڑے
جوش عشق وتپاک سے نشاندہی اسلاف اپنے کے فرمائی حضرت صاحبزادے نے
جمیع راجہاے حاضرین محفل سے خصوصیات خاندان عالیشان اپنے کے
کہ نسبت خاندان حضرت کے تھے بکمال اتحاد واخلاص بیان فرمائی اور ان مین
سے اکثر ون سے کہ مادہ آدمیت وانسانیت کا درست رکھتے تھے نیازمندی
وبیعت اوس ہی تعلق سے درست اٹھا کیا صاحبزادہ عالی گوہر نے اوس روز بلحاظ کسل راہ کے

صرف چار یا پنج گھڑی ملاقات رکھکر واسطے استراحت وسکونت حضرت کے ایک مکان اپنے مکان
کے برابر تجویز کر کے وفور اخلاص وکمال اخلاق سے حضرت کو اپنے ہمراہ اوس مکان
مجوزہ مین لاکر اسباب ضروری مثل فروش وظروف گلی وغیرہ کے خدام حضرت
کو سپرد فرمایا و دو تین گھڑی وہان بیٹھکر حضرت کو واسطے قیام اوس مکان کے
فرمایا و خود اپنے فرودگاہ مین تشریف لاکر اپنے ہمراہیان سے بمبالغہ تمام واسطے
آرام دہی و نہ ہونے تکلیف حضرت کے تاکید فرمائی۔ رات کو بعد کھانے
کے مردمان صاحبزادہ متواتر واسطے خبر کے پہونچتے و اوقات شریف حضرت
صاحبزادہ کو خبر پہونچاتے بعد انقضاے شب قبل نماز صبح کے ایک شخص حضرت
صاحبزادہ کے پاس سے پہونچا کہ نماز جماعت تیار ہے تشریف لاکر شریک جماعت
کے ہوجیے چونکہ حضرت حسب عادت قدیم اپنے تھوڑی رات باقی رہے باوضو
منتظر نماز صبح کے تھے فی الفور ہمراہ آدمی کے اوٹھکر شریک جماعت کے
ہوے و بعد نماز صبح تا نماز اشراق صاحبزادہ عالی گوہر کے ساتھ طرف
حق کے مشغول رہے ربودگی دونوں طرف سے ایسی ظاہر ہوئی کہ اکثر کسان
ہمراہی صاحبزادہ کہ نسبت باطن درست رکھتے تھے زبان اقرار سے گویا ہوے
کہ آج گرمی صحبت کی اور وضع پر ہے بعد نماز اشراق کے تخلیہ کلی کر کے حضرت
صاحبزادہ مستفسر حالات ماضیہ وواقعات گذشتہ حضرت سے ہوے جسقدر
احوال ابتدا سے تھا آگاہی ذکر از والد ماجد خود و سوانح مولانا ضیاء الدین محدث
و بشارات سید عبداللطیف ہراتی و نیز حال بیعت خود بخدمت سید ابراہیم
ایرجی قدس اللہ اسرارہم و بہرا گاہ فرمانا سید صاحب کا ورود ذات شریف

صاحبزادہ کا ایک ایک سبب حضرت نے بیان فرمایا حضرت صاحبزادہ نے بکمال رغبت بخاطر ہر ایک کلمہ حضرت کا گوش قبول سے سنکر ارشاد فرمایا کہ تمہارے حال سے مین بالکل مطلع ہوا بالفعل کالپی پہونچنے تک تجدید ذکر پاس انفاس کا ضرور ہے انشاء اللہ تعالے عنقریب کالپی پہونچکر ایک مقام واسطے اعتکاف تمہارے کے ٹھہراکر واسطے پرداخت مشغولی ارسال غوثیہ کے اجازت دیجائیگی کیونکہ ضابطہ مقررہ واسطے اجازت اس مشغولی کے مشروط بشرائط اعتکاف ہے بالفعل کالپی پہونچنے تک رسالہ ملہمات قادری کے سیر کرو۔ حضرت مخدوم صاحب فرماتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ نے دوسرے روز کتاب ملہمات مجکو عنایت فرمائی مین نے اوسکو دیکھا واقعی سخنان بلند و کلمات نادر اوسمین مندرج ہین حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہ کہ اول اسناد اسی مشغولی ارسال کے لکھا ہے زبان مبارک جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل فرماتے ہین و لکھتے ہین کہ یہ مشغولی حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچی ہے۔ اور اسرار و نکات مقدمات غامضہ تصوف علاوہ اس مشغولی کے کہ اوسمین مین نے مندرج پائی دوسرے کتب مروجہ اس علم مین پائے نہین جاتے بوقت مطالعہ جو انوار و برکات وارد ہوتے ہین اوسکے شرح مین دست و زبان قاصر ہین مدت بیس روز تک کہ مقام جیالسی مین حضرت صاحبزادہ نے تشریف رکھی فقیر کو بجز مطالعہ اس رسالہ کے اور کوئی کام نہ تھا جب مین خوب غور کرتا تھا تب باوجود نارسائی ذہن کے استعداد الہیہ مجکو مراغ ملتا تھا کہ مقام حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا علوم عرفانیہ مین جمیع عرفا

بالاتر ہے و بلندی مراتب جمیع صوفیہ صافیہ کا مطالعہ و ملاحظہ کلمات طیبات غوثیہ سے عیان و آشکارا دیکھتا تھا و جو کچھ حالت استغراق مین زبان مبارک پر آئی ہے وہ نظر اہل تحقیق مین وہ روح ہے کہ جسم شریعت سے مجسم ہے اور وہ جسم ہے کہ پیراہن آداب نبوی سے پیراستہ اور ملبوس ہے بیان مین نہین آتا کہ کیونکر حقیقت حق کو پیرایہ شریعت مین آراستہ کیا ہے و شریعت کو روح حقیقت سے زندہ کیا ہے۔ ایک روز حضرت صاحبزادہ نے فقیر سے استفسار فرمایا کہ مطالعہ رسالہ سے کچھ آگہی اصل کام سے حاصل ہوئی مین نے عرض کیا کہ فقیر کو اسقدر کہ استعداد واسطے دریافت اس علوم عالیہ کے دی ہے البتہ اسقدر مین نے دریافت کیا کہ اللہ تعالے نے درمیان امت محمدیہ کے ذات بابرکات حضرت غوث پاک کو ایک علم جدید بہت برتر اور ساتھ شوکت و صولت نبوی کے عطا فرمایا ہے کہ ہر نکتہ اس رسالہ سے بلندی معارف حضرت پر عیان و آشکارا گواہی دیتا ہے فرمایا کتاب عوالم المعالم جنیدی بھی تمہارے نظر سے گذری ہے مین نے عرض کی کہ عرصہ چند سال کا گذرتا ہے شرح ابراہیمی کہ قاری میر ابراہیم نے اس کتاب پر لکھا ہے اور وہ شرح حل المتن ہی خدمت مین والد ماجد کے پڑھی ہی فرمایا کہ شرح ابراہیمی بھی میرے ہمراہ ہی انشاء اللہ تعالے کالپی پہونچکر درس اوسکا ہوگا و یہ رسالہ الہامات پہلے نسق عوالم پر تصنیف مین آیا ہے و حضرت والد ماجد سید احمد مد اللہ ظلہم بارہا ارشاد فرماتے تھے کہ جس شخص نے کتاب عوالم کو نظر دقت نہین دیکھا اوسکو دریافت ہونا رسالہ الہامات کا بہت دشوار ہے الحمد للہ کہ تمکو مسائل کتاب عوالم مین پہلے سے آگاہ کر دیا ہے مین نے عرض کیا کہ رموز و غموض رسالہ پہ پہنچنے کو

کمال ذہن رسا دیا ریک چاہیے فقیر اپنے ذہن کو قابل دریافت کرنے مسائل
عرفانیہ کے نہین دیکہتا مگر یہ کہ آپ کی توجہات اپنا کام کرے میری اس عرض پر بہت
عنایت فرما کر کہا کہ اس راہ ہستی مین نیستی راہبر ہے جس شخص کی سرمایہ نیستی ہے
اوسکو ہستی حضرت حق کی دولت نقد ہے - بعد چندے جہانسی سے کالپی مین تشریف
لائے وایک مسجد قدیم و پورانی کہ درمیان فرودگاہ حضرت و دریاے جمن کے
واقع تہی واسطے اعتکاف فقیر کے تجویز فرما کر حکم اعتکاف کا کیا و جملہ شرائط اوسکے
ایک کاغذ پر لکہکر عنایت فرمایا اور غرہ ذیقعدہ سے دولت اعتکاف سے مشرف
کیا جو کہ اللہ تعالے نے اپنے خاصان کو جمیع صفات عمدہ سے متصف فرمایا ہے
اعتکاف فقیر کا گویا عین اعتکاف حضرت کا تہا جمیع مقدمات مرجوعہ فقیر سے خود پابجا
فرماتے تہے ہر روز بلاناغہ رات کو باوجود اس فاصلہ کے کہ آدہے کوس سے کچہ
زیادہ تہا پیادہ پا و تنہا کہ خادم بہی ہمراہ نہ ہوتا تہا تشریف لاتے تہے اور واقعہ رات
کہ فقیر پر گذرتا تہا یہ استفسار مکرر آگاہ ہوکر وہ سخن کہ ارشاد سے مناسب ہوتی تہی
اوس سے سرفرازی بخشکر پہر مقام فرودگاہ مین تشریف لیجاتے تہے ان تکالیف
شاقہ پر جسقدر کہ مین عرض کرتا تہا ہرگز خیال مین نہین لاتے تہے عنایت بغایت
تعالے شانہ سے مع الخیر ساتہہ جمیع شرائط مرقومہ کے بروز عید الضحی اعتکاف سے
انفراغ حاصل ہوئی اوس روز جو خوشی خاطر کہ بندگان حضرت کو لاحق حال تہی
مین کس زبان سے شکر کرون جو شخص کہ راجہ صاحب اوس نواح و دیگر عمایدِ شہر سے
بسبب روز عید کے روبرو حضرت کے آتے تہے سبہون سے
یہی حکم نافذ تہا کہ پہلے روبرو فلانی کے پہونچکر نذر پہونچاؤ و بعد ازان میرے پاس آؤ

وجو اور کلمات طیبات سے اپنے فقیر ہیچمیرز کو بر سر محفل سرفرازیان بخشتے تھے زبان
کہان کہ بیان شکریہ ادا کیا جاے۔ بعد فراغت اعتکاف کے ایک دوسرے
مکان مین کہ ہم پہلو اپنے مکان کے پہلے سے تجویز کر رکھا تھا واسطے استقامت
کے ارشاد ہوا و بعد نماز صبح کے چار گہڑی تک اپنے ساتھ مکان کے گوشہ مین
واسطے مشغولی طریقہ کے مقرر فرمایا بعدہ درس شرح عوالم جنیدی کا ہوتا تھا و شامل
اوسکے رسالہ ملہمات کا قرار پایا اس اثنار مین جسقدر کہ نکات و اسرار حقایق معرفت
بیان مین آتے تھے دلیل مبرہن اوپر کرامت و قوت ولایت حضرت کی ہوتی تھی
در وقت استفسار کے جسقدر ذہن ناقص فقیر مین گذرتا تھا اوسکو بھی عرض کرتا
تھا بمقتضاے وفور اخلاق موروثی اوسکو حضرت بکمال لطف و عنایت قبول فرماتے
تھے و سہ پہر کو بعد نماز پیشین کے وقت نماز عصر تک درس تفسیر معالم التنزیل و کتب
احادیث سے کبھی درس بخاری شریف کا و کسی روز سنن ابی داؤد کا مقرر فرمایا و بعد
عصر کے وظیفہ مسبعات عشر قادری پڑہنے کو تقید بلیغ فرمائی و بعد فراغ وظیفہ
کے اگر کچہ دن باقی رہتا تھا تو اس عرصہ مین نماز مغرب تک بہ سکوت محض بہ غایت
انفاس کے ذکر خفی اسم ذات کا فرماتے تھے و بعد نماز مغرب تا عشا دورہ کلام
الہی کے مشغول ہوتے تھے پانچ پارہ سے چہ پارہ دورہ وظیفہ مقررہ تھا و بعد فراغ
دورہ و نماز عشا کے طعام تقسیم ہونا شروع ہوتا تھا پہلے مردمان ہمراہی ملازمین مسکین کو
روبروے آپنے تقسیم فرماکر بعدہ ساتھ چند اشخاص مخصوص کے خود تناول فرماتے تھے و بعد تناول چار گہڑی
کامل تک ذکر پیشوایان و مذکور اعمال و احوال بزرگان سے محفل شریف گرم رکھتے تھے
اسی ضمن مین کلمات معارف و نکات اسرار تصوف تقریب مین آتی تھی غرض

کوئی عمل اعمال شریف سے خلاف کتاب و سنت کے پایا نہین جاتا تھا و
اندرون باطن سے یقین تازہ ظہور فرماتا تھا۔ مدت چار مہینہ تک کہ میعاد انکے
دنون کی مطابق تین چلہ کے ہوتے ہین ہمراہ اوقات شریف کے فقیر کو بھی ایک
وضع خاص پر ضبط اوقات سے مقید فرمایا۔ مین چھ مہینہ دولت حضوری شبانروزی
سے مشرف رہا اس عرصہ مین جس حال سے مین بہرہ مند ہوتا تھا مشروحاً خدمت
مین عرض کرتا تھا۔ الحق اللہ تعالے لے اپنے فضل و عنایت خاص الخاص سے
اہل تصوف کو ایسی دولت پر پہونچاتا ہے کہ سوا اونکے کسی مخلوق کو اوس دولت
پر پہونچنا نصیب نہین ہوتا اگر نارسائی بخت و قصور ہمت تحصیل اس دولت بے زوال
سے باز رکھے سزاے محل تاسف و حسرت ہے دیدۂ انصاف و عقل عاقبت بینی
اونکو کلید قفل ظہور اوکائنات کا قرار دیا ہے و بخطاب قاسم خزینۃ اللہ کے مخاطب
کیا ہے صرف شامت نفس و بطالت باطن اپنے سے اوس عروج سے اس نزولی
مین پڑے ہین اَستغفرُ اللّٰہ ربّی مِن کُلِّ ذَنبٍ وَّ اَتُوبُ اِلَیہِ تعالیٰ اسنات
حال ان بے حالون پر رحم فرماوے کہ قدر اس نعمت ہاے غیر متناہیہ کی بواقعی
پہچان کر مثل طفلان غیر معقول کے جوز و مویز دنیاے دنیہ پر فریفتہ ہوں تا اپنی
ہمت کو تحصیل اس دولت دائمی سے قاصر کرین اَللّٰھُمَّ ثَبِّت قُلُوبَنَا وَ قُلُوبَ
جَمِیعِ المُؤمِنِینَ عَلٰی دِینِکَ بعد گذرنے مدت چھ مہینہ و کچھ دن کے بلحاظ
تنہائی حضرت والد ماجد کے مین نے درخواست رخصت دو مہینہ کی حضور مین صاحبزادہ
کے کی فرمایا ہر چند دل فقیر کا ان دنون مین مفارقت تمہاری ہرگز پسند نہین کرتا
لیکن بخیال تنہائی و پیرانہ سالی تمہارے والد کے ناچار مفارقت دو ماہ اپنے

اور با ختیار کی بہتر یہ ہے کہ وطن پہونچکر تسکین خاطر آپنے والدکی کرو و لیعد ایام
موعودہ کے معاودت اسطرف کی بہی قبیل عہد موثق سے جاؤ۔ بروز رخصت
وطن کے کلاہ مبارک و امثال مہری اسمار پیران و اجازت نامہ اپنے مہر خاص
سے و مندیل سر مبارک حضرت پیران پیر جناب سید احمد دامت برکاتہم کے
دست مبارک سے فقیر کے سر پر باندہ کر وطن کو رخصت فرمایا بعنایت الٰہی عرصہ
ایک ہفتہ مین دولت قدمبوسی حضرت والد ماجد سے ذخیرہ اندوز سعادت کا ہوا
مدت العمر مین کبہی اتفاق دوری کا اقدام میمنت التزام سے باین طول مدت
نہ ہوا تہا با اینہمہ قلق مفارقت کو جو عوض کیا حق تعالے شانہ نے رائے دیگر پیش
نگاہ بندگان خاص الخاص اپنے کے کی ہے و وسعت کا ماہ ان بزرگوارون کے
سینہ مین ودیعت فرمائی ہے ارشاد ہوا کہ اے بابا نظام الدین راہ خدا
طلبی مین سب سے گستہ داوسکے ساتہہ پیوستہ ہونا چاہئے بعد انقضا کے
ایام موعودہ کے جسطرح ہو اپنے تئین خدمت مین صاحبزادہ کے پہونچانا
اور صحبت ایسے جوان مبارک سرشت کی اپنے حق مین کبریت احمر جاننا
از ہمہ اولی و انسب ہے تمنائے دلی اس فقیر کی اسیقدر ہے کہ اللہ تعالے تمکو
اوس منصب پر کہ میرا دل چاہتا ہے میری عین حیات مین پہونچا دے کہ چشم سر سے
دیکہون مین نے عرض کیا کہ خاطر شریف جمع فرمائے صرف حصول شرف پابوس
آنجناب کا مدنظر تہا انشاء اللہ تعالے دو روز پیشتر وعدہ سے خدمت بابرکت
حضرت مرشدزادہ کے حاضر ہونگا بعد انقضائے مدت کمتر از دو ماہ کے مین روانہ
کالپی کا ہوا عنایت و تفضلات شانہ سے سرفرازی پائی اور مکان سابق

مین حکم اقامت کا ہوا اور بین اوقات مقررہ سابق مین مستعد و سرگرم ہوا و ہر روز
ایک امر جدید کہ کرامتون پر دال تہا پیش آتا تہا اس عرصہ مین کتاب لمعات کو فارسی
مین ترجمہ کرنا شروع کیا و اکثر خود بدولت بھی اوسکے ترجمہ مین متوجہ ہوتے
تھے عرصہ دو مہینہ مین ترجمہ رسالہ سے فارغ ہوا شکر خدا کا کہ پسند خاطر مبارک
کے آیا بعدہ دو مہینہ اور حاضر رہکر پہر رخصت وطن کی پائی اسیطرح سے حاضر ہوکر
مورد عنایات بیغایات کا ہوا۔ جب چوتھے مرتبہ مین حاضر ہوا ارشاد ہوا کہ زیارت
آثار بزرگان ہند کی کہ اس ضلع مین جانب جنوب واقع ہین کرنا چاہیے کہ روز
بروز دل تنگی ہے چند واقعات عجیبہ نظر آئے ہین اندنون دو روز مابین عشا و تہجد
کے ماجرائے عجیب دیکھا گیا کہ چند آدمی بصورت بزرگان دین و اہل معنی کے
مکان فقیر پر تشریف لائے ہین و اونکے آنے سے تمام مکان نورانی ہوگیا
پہر ایک نے فقیر سے مصافحہ کرکے کہا کہ ہم چالیس آدمی ابدالان سے ہین
بعض ہم سے قلعہ کالنجر پر سکونت رکھتے ہین و باقی تمام ملک دکن مین دائر
سائر پیشتر ہین آج دل ہمارا تمہارے دیکھنے کو چاہا کچہ تمکو ہم دیتے ہین کہ آج
ایک شخص جانب ابدالان اسلام کے پاس سے تمہارے پاس آویگا و پانچ ہزار روپیہ
سلطان کی طرف سے نذر دیگا و طلب دعا کی سلطان کے حق مین چاہے گا
تم ایک ثلث اسمین سے یہان کے مساکین کو دینا و ایک ہزار روپیہ بغداد روانہ کرنا
باقی اپنے صرف مین لانا و ہم کچہ اور دیتے ہین کہ اس ملک دکن مین اکثر آثار اون
بزرگان کے کہ صاحب نسبت وقت کے تھے ہین و اب بھی اگر کوئی اونکے مزار
پر جا کر حاضر ہوکر چند روز بہ ادب متوجہ ہو مقصود اونکی کی کرے بالضرور عجائب قدرت

حق سے اوسکو نظر آوے چنانچہ شام کے وقت محمد سعید خان نامی ایک شخص
سرچوکی خاص بادشاہی کا پانچہزار روپیہ نذرانہ لئے ہوئے مطابق کہنے ابدالون
کے پہونچا اوسیوقت موافق کہنے ابدالون کے نسبت روپیہ کے عمل کیا گیا اوسوقت
سے واسطے سیر ملک دکھن کے میرا دل بہت چاہتا ہے سو تم بھی ہمراہ چلو پھر
بعد چند روز کے مکانات کالپی مین آدمی چھوڑکر روانہ ہوئے وفقیر بھی ہمراہ
حضرت کے چلا پہلے حوالے سرونج مین اوپر زیارت ایک شہید مرد کے کہ بہت
مشہور تھے پہونچے وہان دو مقام کیے صبح وشام اوس مزار شریف کے طرف
مشغول ہوتے تھے دوسری رات کو ایک سوار اسپ کمیت پر سوار آیا اور اونسنے
کہا کہ تم ابدالون کے کہنے سے واسطے سیر اس نواح کے آئے ہو ایک ایک دو دو دن
سے زیادہ ہر بزرگ کے مزار پر اتفاق رہنے کا نہ ہو وجو کچھ عجائب قدرت اوسکے
سے تمکو نظر آوے اوسکو اسرار اولیاء اللہ جانکر دل مین رکھنا چاہیے کہ ظاہر کرنا اسرار
اولیاء اللہ کا واسطے اپنے بلائے عظیم لاتا ہے - پھر نماز صبح کی اوس مقام مین پڑھکر
طرف کالنجر کے چلے ایک گاؤن محمد نگر نام مین کہ اوسمین تکیہ ایک فقیر سید مظفر نامی کا
تھا پہونچے وہ درویش مدت تیس [۳۰] برس سے خلق سے بیگانہ اپنے پروردگار سے
یگانہ ذکر وشغل طریقہ مین مستغرق وسرگرم طریقہ سہروردیہ رکھتا تھا جو دیکھا یہ اخلاق
تمام باعث رہنے ایک دو شب کا ہوا و حالات دریافت کرکے باشتیاق وظیفہ
مشغولی اربسال غوثیہ کے حسب ارشاد صاحبزادہ کہ مقام کالپی مین اعتکاف کرادینے
کا وعدہ فرمایا تھا محمد روشن نامی ایک شخص خوش اوقات کو بھیجا ہے اپنے تکیہ مین
موجود کرکے روانہ ہوا جو پہونچے قلعہ کالنجر کے پہونچے سید مظفر نامی ایک شخص نے علی محمد خان

قلعہ دار کو اطلاع کے علی محمد خان نے سو روپیہ نذر و دیگر پیشوائی کی و ذخیرہ اندوز
سعادت کا ہوکر پیادہ رکاب تھامے ہوئے مکان استقامت اپنے مین لایا
دو سو روپیہ راجہ کیطرف سے نذر گذرانی اور راجہ کو اطلاع کی خود مہمانداری مین مشغول
ہوا اور ساتھ پینتالیس محافظان قلعہ کے شرف بیعت سے مشرف ہوا اور راجہ
نے پانچسو روپیہ نذر بھیجکر واسطے قیام دو روز دیگر کے عرضی لکھی حضرت نے عرض
راجہ کی قبول فرمائی بعد گذرنے دو رات متواتر کے تیسری رات کو بعد فراغت تہجد
کے حسب عادت اپنے اتفاق مشغولی کا ہوا ایسا نظر آیا کہ ایک شخص نے بصورت
سپاہی کے آکر اظہار کیا کہ چار آدمی مسمی فلانے فلانے از ابدالان بزمرہ محافظان
قلعہ کے ملازم ہین آج نماز صبح مین شریک ہوکر بعد فراغ نماز بحالت تنہائی خبر
دوسری پہونچاوینگے کہ اون اسما چالیس آدمیون نے سب کیفیت حضرت کو ظاہر
ہوگی اور مقامات سکونت ہر ایک سے نشان دینگے۔ الحاصل جو وقت
نماز صبح کا پہونچا وہ چار کسان بصورت سپاہیان آکر شریک جماعت کے ہوے
بعد فراغت دعا کے جب آدمی جماعت کے اوٹھ گئے حضرت خود گوشہ مین اُٹھ گئی
اس فقیر سے اشارہ فرمایا کہ ان لوگون کو اپنے ساتھ میرے روبرو لاؤ حسب الارشاد
اون چارو آدمیون کو مین نے اپنے ساتھ حضرت کے حضور مین پہونچایا اسوقت
حضرت نے براہ عنایت فقیر کو ایما حاضر باشی کا فرمایا اون چار آدمیون نے حضرت سے
مصافحہ کرکے بآداب تمام بیٹھکر ابتدائے کلام اس تقریر سے کیا کہ اللہ تعالی نے
کمال عنایت بنہایت اپنے سے حضرت کو قطب الارشاد ان ممالک کا کیا ہم سب چالیس
آدمی ابدال ہین اسی مخفی صورت سے بعضے بوضع سپاہیان و بعضے در فرقہ مزارعان

دہیہ باسم فلانے و فلانے و فلانے مقسیم فلان و فلان بیاو سکونت فلان
مقام کہتے ہین بمجرد شروع کرنے اس تقریر کے حالت عجیب فقیر پر طاری
ہوئی ہر چند کتاب اولیاء اللہ مین بہت حالات نوادر دیکھے گئے و ایسے
اسرار مخفیات نظر آئے ہین کہ حد حصر سے متجاوز ہین لیکن چشم سر سے سوائے ان
دو تین مرتبہ کے اتفاق دیکھنے کا نہین ہوا اور وہ بھی بصراحت کلی کہ اس بار پیش
نظر آیا کبھی میسر نہ ہوا گونہ تردد اس فقیر کو لاحق ہوا کہ حضرت نے اس خطرہ فقیر پر
آگاہ ہوکر کلمات و بشارات سید عبد اللطیف ہراتی سے تنبیہ فرمایا مین متنبہ
ہوکر استغفار مین مشغول ہوا و ذکر پاس انفاس کا شروع کیا بارے عنایت ایزدی سے
مراتب یقین کے چشم زدن مین پیرایہ ظہور سے آراستہ ہوگئے و گوش سامعہ
نے اخبار صحیحہ ابدالان کے آشنا ہوئے کہتے ہین کہ پرسون راجہ مع اہل و
عیال کے حاضر خدمت ہوگا اور ایک ہزار روپیہ نقد و چند سیلہ پارچہ چند ململ باف
نذر لاویگا اور رانی ایک سو اشرفی دو پسر اوسکے بائیس بائیس اشرفی نذر گذرانینگے
اور اس قلعہ مین حضرت پندرہ روز تک تشریف رکھینگے بعد ازان آہستہ راہ
مکرندپور کے متوجہ ہونگے اثنا راہ مین چھپرن اور فلانے و فلانے مقام سے گذر کر
مین پہونچینگے بعد پہونچنے اون چھپرن کے دوسرے روز جب آپ قیام پذیر
ہونگے اکثر سے از عالم جنیان حاضر ہوکر درخواست بیعت کی کرینگے اور بیعت ہوکے
رہوہ تک صحبت اوسکی فیض طریقت سے بہرہ یاب ہوکر ذکر الٰہی مین مشغول ہوجاینگے
اور فوائد بابرکات حضرت سے ارشاد و تلقین ایسا قوت پکڑینگے کہ ... الارادہ
بہ کمال ... کے ہزار ... مشہور ہونگے ... کہ ... کامل حضرت

ادن چار و شخصون کے کلام سنتے رہے بعدہ رخصت فرما کر اوراد و نماز اشراق
مین مشغول ہوے اور فقیر بھی واسطے اداے نماز اشراق کے دوسرے مکان
مین پہونچکر نماز و اوراد ضروری اپنے سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوا ارشاد فرمایا کہ
حال ابدالان ان ممالک سے آگہی پائی عرض کیا واقعی جو کچھ ارشاد فرمایا اوسی
روز سے یقین کلی ہوا آج بطفیل حضرت کے چشم سر سے ملاحظہ کیا حق یہ ہے
کہ اللہ تعالے نے اپنے اولیا کو ایک عالم دوسرا عنایت فرمایا ہے اور مشاہدہ کمال
قدرت اپنے سے اس عالم ظاہر سے مستغنی کیا ہے جس شخص کو کہ اوس دولت
ابدالات سے سرفراز کیا ہے اوسکو حاجت اس کارخانہ ناپایدار و فانی کی کیا ہے
ارشاد ہوا کہ حاصل کرنا دولت باقی کا اس عالم فانی مین کام مردونکا ہے و اس فانی
مین دل باندہنا و ساتھ نقرہ و طلا اسکے پیوستہ ہونا کام بے بصران بے ہمتان
کا ہے جو کچھ کہ اشیاء اس دنیا سے ہاتھ آوے اوسکو مساکین و محتاجون کو
دینا چاہیے اور گنجینہ دل اپنے مین محرم ناپاک اوسکا کچھ نہ رکھنا چاہیے ولایت مراد ہنین بے تعلقی قطع تعلق
سے ہی ہے بے تعلقی اسی [illegible] پایا اور دوسرے روز پھر وہی ہماہیان وقت نماز صبح کے پہونچکر
شریک جماعت [illegible] کے ہوے نماز اشراق بہمیت حضرت مشغول حق رہکر رخصت ہوے
[illegible] اپنے وقت پر پہونچکر شریک نماز صبح کے ہوے و نماز اشراق تک مشغول رہے و وقت
رخصت کے [illegible] اپنے [illegible] کے وقت [illegible] پھر [illegible] آوے [illegible]
[illegible] پسران کے دولت پابوسی
[illegible] مشرف ہو کر [illegible] ابدالان کے ساتھ گذرانتی [illegible] کے [illegible]
[illegible] اصرار و ساجت سے حضرت سے پندرہ روز وہان قیام فرمایا بعدہ

متوجہ سمت ریوہ کے ہوئے دو منزل تک راجہ بھی معہ اہل وعیال کے ہمراہ رکاب
سعادت رہکر رخصت ہوا تیسری منزل مین رات کو کہ تیاری نماز عشا کی تھی وہ
چھ تن کہ منجملہ اونکے دو تن بصورت سپاہیان و چار تن بصورت مزارعان کے
پہونچکر شریک جماعت کے ہوئے بعد فراغت نماز و دعا کے سب آدمی رخصت
ہوکر اپنے جگہہ پر گئے اون چھہ تن نے حاضر آکر بعد سلام و مصافحہ کے اپنے حال
سے آگہی دی و کیفیت تیس تن باقی ماندگان کی مشرح عرض کی کہ وہ سب یکبارگی
بروقت داخل ہونے کالپی کے حاضر ہونگے حضرت بھی انتہاے سفر اپنے کے ریوہ
تک منحصر فرماوین کہ ذات عالی صفات سے مقدمات ارشادیہ بہت متعلق ہین ان
ایام مین ایک عالم کالپی مین حاضر ہوکر بے نیل مقصود پہر گئے چونکہ التماس ابدالان
نے خاطر مبارک مین جگہہ پکڑی اوسیوقت فقیر سے ارشاد فرمایا کہ اب ایک منزل ریوہ
اور باقی ہے وہان پہونچکر دو مقام کرکے معاودت کالپی کی خوب ہے مین نے
عرض کی کہ اصلح بھی ہے سید مظفر و علی محمد خان قلعہ دار و دیگر ہمراہیان اوسکے بھی امیدوار
معاودت کالپی کے ہین کہ وہان پہونچکر اپنے مقاصد سے فائز ہوکر اپنے مقامات کو
رخصت ہون اتفاقاً اوسی رات کو نصف سے کچہ زیادہ گذری ہوگی ایک ہوا تند وتیز
چلی اوسوقت صرف یہ فقیر و حضرت تنہا بیٹھے تھے باقی سب ہمراہیان خواب مین تھے
جب ہوا تیزی سے کچہ کم ہوئی آثار آواز آدمیون کے معلوم ہوئے حضرت نے فرمایا
کہ اسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چند اشخاص جنبان سے آتے ہین ہنوز یہ بات
تمام نہوئی تھی کہ قریب دس بارہ شخص کے بصورت انسانی کہ اونہین سے ایک
پیرمرد عبد الحمید نام باقی سب بصورت جوانان کے تھے حاضر آکر مصافحہ کیا اور اپنے

حالات سے آگہی دیکر سوال بیعت کا کیا حضرت نے ہر ایک کا حال سنکر ارشاد فرمایا کہ بعد دو تین روز کے معاودت فقیر کی بطرف کالپی ہوگی اوسوقت تم بھی وہان پہونچکر اپنے مقاصد کو پہونچوگے عرض کیا کہ ہم سب اسلام سے مشرف ہین چاہتے ہین کہ طریقہ قادری سے فائز ہوکر اشغال و اذکار اوسکے سے آگاہی پاوین ارشاد ہوا بہتر ہے بعد پہونچنے کالپی کے یہ سب عمل مین آویگا دو تین گھڑی بیٹھکر رخصت ہوئے حضرت نے آرام فرمایا و فقیر بھی سوگیا۔ صبح کو بعد نماز بقصد ربوہ کے سوار ہوئے مکرندپال راجہ ربوہ خبر پاکر پانچ کوس پیشوائی کو آیا و سواری فیلان سے اوترکر مع فرزندان و عزیزان کے پابوس سے مشرف ہوکر بہت نذر نفایس روزگار سے پیشکش کئے و ربوہ مین داخل ہوکر بہر نذر گذرانی و بوجہ منت و سماجت راجہ ورانی کے وہان پر حضرت نے بیس روز قیام فرمایا ایک عالم فیض توجہ سے بہرہ یاب ہوکر شرف بیعت سے مشرف ہوا و بہ آگہی اذکار و اشغال ضروری کے سرمایہ دولت ابدی کا مہیا کیا پھر حضرت ربوہ سے طرف کالپی کے متوجہ ہوئے و راجہ بھی اپنے سرحد تک پہونچاکر تبرکات عمدہ سے سرفرازی پاکر عازم ربوہ کا ہوا و حضرت چھٹے روز مین کالپی داخل ہوئے و تین چار روز کے بعد علی محمد خان قلعہ دار وہمراہیان اوسکے کو شجرہ عنایت فرماکر اوراد و اشغال ضروری تعلیم کرکے قلعہ کا نیچہ کو رخصت فرمایا۔ سید منظفر کو اوسی مسجد مین کہ فقیر معتکف ہوا تہا حکم اعتکاف کا ہوا و بنا پر آگاہ کرنے ضوابط اعتکاف کے فقیر کو حکم ہوا در مقررتہ تک جسطرحپر کہ حضرت اعتکاف فقیر مین پہونچکر خبرداری فرماتے تھے اوسیطرحپر فقیر بھی پہونچکر خبرگیران حال سید منظفر کا ہوتا تہا الحمدللہ کہ بخوبی اعتکاف سید کا خاطر خواہ حاصل ہوا سید مذکور نے مشغولی ارسال غذ شیخ سے اجازت پاکر دو مہینہ تک اور بدر یافت اشغال

واذکار طریقہ قادری کے حاضر خدمت رہکر اپنے مکان جانے کی رخصت پائی۔
اس مرتبہ یہ فقیر دو مہینہ تک حاضر خدمت رہا ہر روز عنایت جدید سے سرفرازی پاتا
تھا ایک روز از راہ کرم و عنایت کے ارشاد فرمایا کہ مجکو جدائی تمہاری ایک روز کی بھی گوارا
نہیں ہے اور مندیل سر مبارک کی و قمیص تبرک حضرت سید احمد قدس سرہ کا مع ایک تسمہ
کمر حضرت کی مجکو عنایت فرمایا - بعدہ ارشاد ہوا کہ وقت شب بعد دورہ کلام الٰہی کے
درس معالم التنزیل کا تفاسیر سے و درس جامع الاصول کا احادیث سے مثل ضروریات
کے لازمی مقرر ہو حسب الامر درس تفسیر و حدیث مذکور کا مقرر ہوا وقت بیان معانی
کے نکات عجیب و حکم غریب مذکور ہوتے تھے اوسوقت اس خاکپا کے اپنے کو کلمات
طیبات سے سرفراز فرماتے تھے - ایک روز اثناے درس مین بعد دریافت مدت
حاضری فقیر کے ارشاد فرمایا کہ مین جدائی تمہاری ایک مہینہ سے زیادہ نہین چاہتا
مگر حضوری خدمت والد کی بھی تمکو ضرور ہے چار مہینہ فقیر کے پاس و ایک مہینہ خواہ
دو مہینہ بخدمت والد ماجد کے رہنا چاہیے بعد ارشاد اس کلام کے ارشاد ہوا کہ جتنے [illegible]
آیات و احادیث درباب محبت و اخلاص کے وارد ہوں بہ اہتمام تمام و توضیح وافی
کے معرض بیان مین لانا چاہیے کہ مقصود اس پیدایش عالم سے کسب محبت و
تحصیل اخلاص ہو جمیع کتب مصنفین اہل تحقیق اگر کوئی بنظر غور ملاحظہ [illegible] کرے تو یہی
پاوین حاصل اون سب تصانیف کا سواے تحصیل محبت و کسب اخلاص کے اور کچھ
نہ پایا جائیگا حسب الامر تعمیل چند آیت معالم التنزیل سے کہ مخصوص اسی باب مین وارد
ہین و چند حدیث جامع الاصول سے [illegible] آیات شریف کے نکال کر درس مین شروع
[illegible] کہ متصل شریف مین جاری ہوئی قابل لکھنے کے [illegible]

[illegible]

وابستگی باخدا دولت نقد حاصل ہوئی وحضرت کو ایسا استغراق ہوا کہ اوسکے اثر
سے جملہ محفل بیہوش تھی فقیر بہی قوت استغراق حضرت سے کتاب ودست
واز خود رفتہ تہا وہر ایک تمامی حضار پر یہ حالت رہی بعدہ ہر ایک کو افاقہ ہوا
فاتحہ پڑھکر اپنے اپنے مکان کو گئے اوسوقت اپنے اس بندہ کمینہ کو کمربند غوثیہ
سے سرفرازی دیکر رخصت مکان کی فرمائی صبحکو بعد الفراغ وضو کے ہمراہیون
سے ارشاد ہوا کہ آج جماعت نماز صبح کی فلانے کے مکان پر ہوگی تمامی ہمراہی
جمع ہوکر بمعیت حضرت کے فقیر خانہ مین داخل ہوئے ارشاد ہوا کہ آج تم پر منصب
جد اپنے قاری امیر ابراہیم کے قائم ہو جیسے روز میرے جد سید عبد الرزاق رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے قاری کو مسند خلافت پر بٹھلایا وہ روز عید الضحیٰ ومجمع عظیم کا تہا اول حکم
امامت نماز عید کی قاری کو فرمایا بعد فراغ نماز کے مندیل وکمربند غوثیہ اوسکے سر
وکمر پر باندہ کر مسند خلافت پر بٹھلایا ومجمع کو حکم فرمایا کہ میرے روبرو قاری کو نذر
دو جب امر جلیل سب حضار محفل نے بجا آوری احکام اوس قطب زمانہ کے جان و
دل سے کی لہذا کہا جاتا ہے کہ آج تم بھی بوراثت جد اپنے کے قائم ہو کر امامت
مجمع مسالکین کی کرو بجواب ایسے عنایت بے غایت کے جو کچھ کہ زبان سے
یاری دی مین نے خدمت مین عرض کی ارشاد ہوا کہ جناب باری عز شانہ مین
بہی ناچیزی ونابودگی پسندیدہ تر ہے عجب نہین ہے کہ ہمارے تمہارے حال
پر بہی نگاہ فرما دے کہ کام ان ناتمامان کا اپنے انجام کو پہونچے جب مین نے
دیکہا کہ غایت مرضی شریف اسی پر ہے سوائے بجا آوری فرمان کے چارہ نہ دکہیا
نماز صبح کی ادا کی بعد الفراغ دعا کے خدام سے ارشاد ہوا کہ سب خوانوں سے

مصری کالپی سے کہ دو روز پہلے سے مین تے اسی کام کے واسطے رکھے ہین لادین
حسب ارشاد کے خدام پچاس خوان کوزہ مصری سے بہر بستہ ہوئے حاضر لائے
ارشاد ہوا کہ پہلے اسپر فاتحہ سید کائنات صلے اللہ علیہ وسلم و پیران کبار طریقہ عالیہ
قادریہ کا ہو پانچ خوان واسطے ہمراہی انکے کے ہین کہ وطن مین پہونچکر تقسیم کرین
و بقیہ مین سے نصف حضار مجلس کو و نصف رؤساے شہر کالپی کو تقسیم کیا جائے
خدام حضور اوسی طرح پر بجا لائے بعد اتمام فاتحہ کے مثال مہری و کتابہ ضوابط اسمائے
غوثیہ و مجموعہ اوراد شریف کہ بخط نسخ نہایت پاکیزہ و لطیف تہا اس خاکسار کو عنایت
فرمایا و کمال عنایت و تفضلات سے جو کلمات کہ زبان مبارک سے فرمائے ہرگز
لیاقت فقیر گواہی اون کلمات کے نہین دیتی جزاینقدر کہ خداوندی خداوند نعمت
کی ہے اسطرح پر سرفرازی بخشکر خود دستے و مصافحہ فرماکر چہپٹا لیا در خصت وطن
کیطرف فرمایا جب مین وطن پہونچا حالات گذشتہ سے حضرت والد کو آگاہی دی
کمال انبساط و نشاط سے فرمایا کہ جو خدمت صاحبزادہ کی تم سے ظہور مین آئے
تمنائے دلی فقیر کی یہی ہے چنانچہ جب تک حضرت صاحبزادہ عالی گوہر حافظ
ابراہیم صاحب کالپی مین تشریف رکھتے رہے معمول حضرت کا یہ تہا کہ ہر سال
مین یکبار خواہ دوبار کالپی تشریف لیجاتے تھے و چند مہینہ صحبت بابرکت حضرت
صاحبزادہ ممدوح مین رہکر پہر اپنے مکان مین تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ
حسب الطلب حضرت صاحبزادہ کے قریب ماہ رمضان حضرت نے قصد کالپی
کا کرکے منزل اول بمقام نیوتنی مکان قاضی ضیاء الدین مین فرمایا وہان سے
چھ روز مین کالپی پہونچکر دولت زیارت حضرت سید والا نظام پر فائز ہوئے

وماہ مبارک رمضان مین کلام مجید سنا او صحبت بزرگون کی رہی او تیسوین
تاریخ کتابت حضرت قاری امیر سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کی بنام جناب سید
کے پہونچی کہ ان دنون طبیعت فقیر کی بعارضہ ضیق النفس بہت کشاکش مین ہے
اگر ولدی نظام الدین کو فرصت ہو کرم کر یہان سے قریب تر ہے کہ رخصت وطن
کی فرماوین چنانچہ اوتیسوین کو حسب امر جلیل حضرت سید کے اتفاق روانگی
وطن کا حضرت کو ہوا او عبور دریاے جمن کا فرمایا جب قریب موضع کہرسوان
کے تشریف لائے فرمایا کہ اسجگہہ قریب ایک بزرگ شاہ عبدالرحیم نامی آشنایان
والد ماجد سے ہین بروقت روانگی اسطرف کے جناب والد نے ارشاد فرمایا تہا
کہ اگر اثناے راہ مین شاہ عبدالرحیم مجذوب کا سراغ پانا تو بالضرور اونکے پاس
حاضر ہو کر طلب دعا کی اپنے حق مین کرنا اکثر اوہنون نے تمہارے حق مین مجکو
بشارت دی ہے ۔ اب اس گانون مین حال اونکا دریافت کرکے اون کی
خدمت مین پہونچنا چاہیئے ایک شخص واسطے استفسار کے گیا جب پہر آیا عرض
کیا کہ اس جگہہ سے بہت قریب ہین او اونکا معمول ہے کہ حالت جذب مین اپنا
وقت صحرانوردی مین خوش گذران کرتے ہین جسوقت کچہ افاقہ ہوتا ہے اسی
گانون مین پہونچکر اوپر دروازہ فقیر باب اللہ تکیہ دار کے شب گذرانتے ہین اسکے
سنے سے خاطر مبارک حضرت کی خوش ہوئی وصرف مرزا محمد شمس الدین خان کو
ومولانا سید عبدالرشید کو ہمراہ لیکر مکان تکیہ دار مرقوم مین تشریف لے گئے دیکہا
کہ ایک شخص سر و پا برہنہ ایک بوریا پر بیٹہا ٹربار رہا ہے حضرت نے قریب تر ہوکر
السلام علیکم فرمایا جواب مین بہت بلند آواز سے کہ اوسکے سنے سے قلب انسانی

مین زلزلہ آوے علیکم السلام کہکر فرمایا آؤ اے برادر زادہ میرے بعد ایک ساعت
کے فقط اسی لفظ سے مخاطب ہوئے کہ اے نظام مسئلہ شیر مادر و صوفیان کا تو پڑہ
آیا اچھا پڑہا تو نے اوسکے جواب مین حضرت نے اوٹھکر سلام کیا جب بیٹھے پہر کہا
کہ آگے قرار عرب کے تو نے کتاب فصوص الحکم کو پڑھا اب درس فص محمدی کا
میرے آگے کہہ حضرت نے فی الفور اپنے ہمراہ سے کتاب طلب کر کے دمقام
فص محمدی نکالکر پڑھنا شروع کیا عبارت و معانی بجز حضرت کے فہم مولانا عبد الرشید
و مرزا محمد شمس الدین خان مین کچہ نہ آیا عرصہ ایک پہر کامل مین وہ تقریر تمام
ہوی شاہ صاحب ہاتہہ دعا کا اوٹہا کر حرف دعا عجیب کا زبان پر لائے کہ جو
کچہ سنت ہو فرض ہو وہ جو کچہ فرض ہووے حجلہ ہو ۔ آمین آمین آمین ۔
بعدہ فرمایا اے نظام جلد جا بہائی میر تیرے انتظار مین بیٹھا ہے میرا سلام
کہنا و یہہ کہنا کہ جو کچہ مین لایا تہا سب تیرے پسر کو دیا اچھا آیا تو و اچھا اوٹھ
حضرت نے مصافحہ رخصت کا کر کے مقام سکندرہ مین منزل فرمائی وہان سے
منزل بمنزل وطن شریف مین پہونچے بعد پہونچنے حضرت کے پانچوین روز جناب
قاری امیر سیف الدین قدس سرہ نے اس وطن ظاہری سے رخت ہستی
کا طرف وطن معانی کے باندھا گویا صرف انتظار پہونچنے حضرت کا تھا اس
پانچ روز مین لساناً ذکر تفاسیر و قلبیاً ذکر نفی اثبات یا پاس انفاس ہوتا تھا
اور گفتگو دنیاوی کچہ درمیان مین نہ تھی بروز انتقال حضرت کو یاد فرمایا و سرگذشت
سفر و حال ملاقات قرار عرب کیفیت قرآن خوانی و ماجرا پہونچنے کا خدمت مین
شاہ عبد الرحیم کے و نیز پہونچانا پیغام اونکے کا زبانی حضرت کے گوش جان

سنا وحمد اَدوگانہ جناب باری کا ادا کر کے ہاتھ دعا کا اوٹھا کر جناب احدیت مین
عرض کیا کہ یا رب العزت جو نعمت کہ میرے اسلاف مین تو نے دی ہے
امیدوار ہون کہ میری اولاد بھی اوس نعمت سے بہرہ ور ہوں بعدہ سب کو رخصت
فرمایا صرف حضرت کو آگے اپنے رکھکر معلوم نہین کہ کیا فرمایا جب حضرت باہر آئے قدرے
اشک دیدہ مبارک سے نمایان تھے کہ تیاری تجہیز و تکفین کی شروع ہوئی اِنَّا
لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بیاض سید ولی اللہ شاہ مین مرقوم ہے کہ تولد قاری
امیر سیف الدین کا ۸۶۷ھ آٹھ سو سرسٹھ ہجری مین ہے وفات ۹۵۹ھ نو سو اونسٹھ ہجری مین ہوا عمر
شریف بانوے برس کی ہوئی تھی و مہینہ وفات کا ذیقعدہ تھا۔ مولانا عبد الرشید
ملتانی کتاب زاد الآخرۃ مین لکھتے ہین کہ وفور اخلاق و کمال اتباع خصائل نبوی
علیہ التحیات والتسلیمات سے معمول ہمارے حضرت کا تھا کہ بندگان خدا سے کسی بندہ
کو سوائے کلمہ تعظیم و توقیر کے کوئی حرف توہین کا ہرگز زبان سے نہین فرماتے
تھے حتیٰ کہ نسبت اس کمترین ناچیز کے بھی سوائے لفظ سید کے کبھی نام بھی زبان
مبارک پر نہین لاتے تھے ارشاد فرماتے تھے کہ وائے او پر حال اوس شخص کے
کہ تھوڑی زبان ہلانے سے خاطر بندونکی خوش نہین رکھتے کہ خوشنودی قلوب مخلوق
کی از روئے نصوص کے دلیل خوشنودی خالق کی ہے۔ و معمول شریف حضرت کا
یہ تھا کہ بعد نماز مغرب تا نماز عشا ورد کلام الٰہی مین مشغول رہتے تھے و اکثر اصحاب خاص کو
حکم مشغولی کا فرماتے تھے و اوس حال مین انوار و برکات کہ دل حضار پر ورود فرما
تھے اوس نسبت مخصوص سے چیزے دیگر مفہوم ہوتی تھی بعدہ قدرے
تناول فرما کر ایک پہر اور محفل شریف ذکر تفاسیر و احادیث سے رونق پکڑتی تھی

وخلاصہ تحقیق سے زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا تھا و حاضرین اوسکے فیض سے نفع کثیر اوٹھاتے تھے۔ ایک روز بعد رخصت حضار محفل کے اس خاکسار سے واقعات ماضیہ عمر مبارک اپنے کے اسطرحپر بیان فرمایا کہ مین عمر دہ سالہ مین دولت حفظ کلام اللہ سے مشرف ہوا و کتب درسی شرح عقاید و رسالہ تجوید شاطبی کو والد بزرگوار سے پڑھا جو کہ توجہ خاطر حضرت کی سب فرزندان اپنے سے میرے حال پر بہت زیادہ تھی بعد فراغ نماز عشا کے تعلیم ذکر نفی اثبات کا فرماتے تھے و اکثر زبان مبارک سے فرماتے تھے کہ اے نظام الدین جلد خبردار ہو مجھہ فقیر کو تجھسے بہت کام ہے۔ الحمد للہ کہ ہمین توجہ شریف آنکے سے عمر چہاردہ سالگی مین بیضاوی شریف و کتاب اتقان فی علم القرآن شروع کی و کتب تحصیلی سے فراغ کلی پائی عرصہ قریب مین قدم مبارک حضرت مولانا سید ضیاء الدین محدث رونق بخش اس جوار کے ہوئے و حضرت والد ماجد نے مجکو ملازمت حضرت مولانا مین سپرد کیا و مولانا نے درس بخاری شریف و جامع الاصول سے سرفراز ی بخشی وقت درس کے توجہ خاطر مولانا کی اپنے حق مین زیادہ تر پاتا تھا ایک روز اثنار درس مین فرمایا کہ اے بابا نظام الدین اگر تجکو زیارت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میسر آوے تو تو کسقدر محظوظ ہو مین نے عرض کیا کہ زہے سعادت ادس بندہ کی کہ اس دولت عظمیٰ سے فائز ہو پھر ایک درود شریف کا نشان دیکر فرمایا کہ پنجشنبہ سے پنجشنبہ تک پڑھ انشاء اللہ تعالے تو فیض زیارت سے مشرف ہوگا حسب الارشاد حضرت مولانا کے رات کو درود مبارک پڑھنا شروع کیا جس دولت کا مین متمنی تھا پانچوین روز اوسکی زیارت سے سعادت حاصل ہوئی ہر چند خاہرت صولت نہ ہو علیہ التحیۃ

والتسلیمات سے میرا بدن تمام عرق عرق ہوا لیکن وفور شوق و غلبہ سرور زیارت
سے بے اختیار چند مرتبہ مین نثار ہوا و دست بستہ تسلیم عرض کیا اس منہ و زبان
کو قابلیت اسکی ہرگز نہین ہے کہ شرح انوار و برکات اوسوقت کی ادا کرے
اول اشارہ اوس کلمہ سے فرمایا کہ جو ہنگام طفلی مین ایک روز درمیان طلبہ کے
میری زبان پر آیا تھا کہ مجھکو ایسے صاحبون سے تعجب ہے کہ زیارت کو جاتے ہین
و پھر اوس سعادت کبری سے دوری اختیار کرکے معاودت کرتے ہین جسوقت
میرا اتفاق ہوگا مدت العمر تک معاودت نکرونگا سعادت اسی مین ہے کہ خاک آستانہ مبارک کا ہو جاؤن
اسی کلمہ سے سرفرازی بخشکر فرمایا کہ تو چاہتا ہے کہ زیارت کعبہ شریف کو پہونچے و پھر دامن
نکرے تجکو ہند مین رہنا چاہیے کہ لوگ تجھسے نفع کثیر حاصل کرین و جوعقد کہ تو ہند مین کریگا
اوس سے اولاد صالح و باخدا وجود مین آوینگے بعد ارشاد اس کلمہ کے دست مبارک
اپنا اوٹھا کر میرے سر پر رکھا مجرد ورود اس عنایت سے دماغ میرا ایسا معطر ہوا کہ
گویا اثر بیہوشی طاری ہوا دست مبارک سے سر کو تھوڑی حرکت دیکر فرمایا کہ بیخود ہونا آسان ہے
و بیخود رہنا و باخدا ہونا کار عظیم ہے بندہ ساقط الخدمت سے کام معہود کا راست نہین آتا
شکر تعالے شانہ کا کرکہ تجکو اوسقدر استعداد قویہ عنایت فرمائی ہے کہ صرف صحبت رجال
سبعہ کاملین سے تکمیل کو پہونچے گا اوسوقت حقیقت کما ہی احسان کے تجھپر کشف
ہوگی بعد ازان دست مبارک چہرہ کیطرف سے لا کر سینہ تک پہونچایا اور کلمہ ارشاد
ہوا کہ اوسکی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے الحاصل جو دست مبارک سینہ
پر پہونچا تین مرتبہ جانب راست سے جانب چپ لائے و جانب چپ سے جانب
راست لے گئے اور وہی کلمہ تکرار فرمایا صلے اللہ علیہ وسلم بعدہ دست مبارک

اوٹھا کر یہ آیت پڑھی سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ اس حال مین آنکھ کھل گئی جو اوٹھا زبان اپنی
آوازے حمد خالق مین گویا پائی صبح کو یہ واقعہ خدمت مین حضرت مولانا کے عرض کیا
مولانا نے فوراً مجکو ہمراہ لیکر حضور مین حضرت والد ماجد کے یہ حال ظاہر کیا جناب والد واسطے
اوراد اپنے کے مصلی پر تھے اوٹھ کر دوگانہ حمد کا ادا کرکے مولانا سے کہا کہ اس شخص کے
حق مین بشارت کثیرہ چند بزرگان سے میرے کانمین پہونچے ہین اللہ تعالے کے سبب
فرمودہ بزرگان کے جلد تر ظہور مین لاوے بلکہ دو مرتبہ قبل تولد اسکے مین نے
کچھ دیکھا ہے اونمین سے ایک یہ تھا کہ تو خدمت سامی سے اجراے شبینہ ظاہر ہوا
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ حضرت فرماتے ہین کہ مین بارہ برس کا تھا کہ ایک رات
دو گھڑی رات باقی رہی قبل نماز صبح سے صداے گریہ حضرت سید عبد اللطیف ہراتی
کی مجکو بیقراری مین لائی اونکے حضور مین حاضر آکر تسلیم عرض کیا وسبب گریہ کا استفسار
کیا فرمایا کہ اے نظام الدین اسوقت میرا حال مت پوچھ ایک عورت جمیلہ کو لباس حلیہ مین میرے
آگے لائے ہین وے کہتے ہین کہ تجھپر مباح ہے بلا انضباط عقد اس سے مقاربت کر ہر چند واویلا کرتا ہون
کہ مین نے مدت العمر مین کبھی زن عورت نہین کی کیونکر اس سے مقاربت کرون کہ مجھپر حرام ہے
مگر میرے گریہ پر اصلا گوش نہین کرتے وے اپنے کہنے پر اصرار کرتے ہین بعد بہت قیل وقال کے اب پسر لے آئے
ہین اگر مقاربت نہین کرتا تو شیر اس سے کہنچ پر دودہ بھی لذیذ وافراط سے کہتی ہے مین نے کہا کہ طفل
شیرخوار ہی نہین ہون کہ مجکو دودہ کی حاجت ہو مجھے یہ مباحثہ ہوتا تھا کہ تیرے پیر کی آواز سنکر میرے
آگے سے بہاگ گئے آو تھوڑا میرے نزدیک بیٹھ کر استغفار مین مشغول ہو کر راہ عورتون
کی ایسی راہ بہت ہین وحربہ واسطے دفع اس قطاع الطریق کے کلمہ استغفار ہے حسب فرمودہ

سید کے مین استغفار مین مشغول ہوا بعد دیر کے فرمایا کہ اوٹھو اپنے کام مین مشغول ہو چونکہ ایام طفلی و نارسائی کے تھے نافہمیدہ اس حکایت کو مین نے حضرت والد سے بیان کیا خشمگین ہوکر منع فرمایا کہ خبردار رہ یہ اسرار اولیاء اللہ کے ہین زنہار کسی سے ظاہر مت کر گو ہمراز و رفیق تیرا ہو کہ کھولنا بھید کا مورد بلا ہے جسوقت قربت صحیحہ اولیاء سے ہوتی ہے اوسوقت نفس شوم شیطان سے شریک ہوکر حاسدانہ کاروائی مین رخنہ ڈالتا ہے تا قرب و اتصال سے دوری رہے و حرمان سے نزدیک ہو اس راہ مین بہت لوگ خراب ہوکر عروج اتصال سے نزول دوری مین پڑگئے ہین آگاہ ہو کہ فوت ارشادی حضرت سید کی ہر نشیب و فراز اس راہ سے تجکو آگاہ فرماتی ہے وہ منجملہ مراد دنیا سے ہے کہ نفس شوم اس راہ مین شیطان ہوکر تارک مجرد کو حکم کرتا ہے و چاہتا ہی کہ توجہ ذات باری عزاسمہ سے دور ڈالکر اس دنیا نابکار کیطرف متوجہ کرے اور توہمات فانیہ مین مستغرق کرکے اصل کام سے دوری دی لہذا حضرت سید نے تجکو حکم استغفار کا فرمایا - صاحب زاد الآخرۃ لکھتے ہین کہ تیسرا کلام معجز نظام حضرت پیرو مرشد کا یہ ہے کہ فرماتے تھے کہ شرافت کی دو قسم ہے شرافت نسبی و شرافت کسبی ہرچند شرافت نسبی اعتبار تمام رکھتی ہے و ادراک ماہیت اوسکے کا دشوار لیکن شرافت کسبی کہ مخصوص ریاضت و مجاہدہ سے حاصل ہوتی ہے رذائل بشری زائل کرکے کسب حمائد انسانی و کہلاتی ہے - یہ شرافت نو قسم پر منقسم ہے جیسا کہ جدی قاسی امیر ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے شرح عوام الجنیدی مین تحریر فرمایا ہے پہلی قسم معرفت الہی دوسری قسم معرفت کلام الہی تیسری قسم معرفت احادیث چوتھے قسم معرفت اقوال امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اولیاء اللہ سے پانچوین قسم معرفت کلام بادشاہان

عادل چھٹوین قسم معرفت اخلاق حمیدہ واسطے تبدیل صفات رزیلہ کے ساتوین
قسم معرفت کلام صالحین وعلما محققین آٹھوین قسم معرفت قلوب نوین قسم معرفت ایمان
ویقین کامل - حال صبر ورضا وتفویض وتسلیم وشکر وقرار دل حضرت کا وقارسی امیر
سیف الدین والد حضرت قدس اللہ سرہما کا خطوط حضرت موسومہ مرزا شمس الدین خان
ومولانا عبدالرشید ملتانی سے جو حضرت نے مشتمل بر تعزیت واطلاع حال وفات حافظ
شہاب الدین عرف سوندھو صاحب فرزند رشید اپنے کے کہ عین عالم شباب مین
انتقال فرمایا تحریر فرمایا تھا ظاہر ہے حق یہ ہے کہ صبر ورضا ایسے ہی بزرگونکا کام
ہے ہر شخص سے عمل صبر ورضا کا بہت دشوار ہے معاینہ مکتوب مسطور سے معلوم
ہوتا ہے کہ کسقدر آپ صبر ورضا کے پابند تھے ومکتوب الیہما کو کسقدر تلقین صبر
کی فرمائی ہے وخود کسقدر احتیاط فرماتے تھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ملا
عبدالقادر بداونی نے کہ صحبت بابرکت حضرت سے فائز ہوئے تھے منتخب التواریخ
مین لکھا ہے کہ شیخ بھیکہ کاکوری اعلم علماے روزگار ومتورع ومتشرع تھے ولقوی
مین امام اعظم ثانی تھے ودرس وافادہ خلق مین اشتغال رکھتے تھے وسخن
تصوف مجلس مین نہ کہتے تھے مگر محرمان راز سے خلوت مین - ایک شخص ماہ مبارک
رمضان مین کوئی کتاب علم منطق سے واسطے سبق کے لایا آپنے فرمایا کہ کوئی کتاب
علوم دینی سے پڑھنا چاہیئے - کتاب وفیات الاولیا مولفہ سیف الدین محمد
ہاشم النوری مین بھی اسی قسم کے صفات حمیدہ حضرت کے درج ہین - غرض کہ تا حیات
حضرت کے بہت کچھ فیض حضرت کا جاری رہا آخر کار تاریخ نوین ذیقعدہ ۹۸۱ نوسو اکیاسی
ہجری کو پنشنبہ دنیا سے فانی چھوڑکر رحلت فرمائے عالم جاودانی کے ہوکر وصال باری لتعا

عز اسمہ کا قبول فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مطابق تحریر بیاض میر شاہ ولی اللہ دہلوی کے تولد حضرت کا ۸۹۰ھ آٹھ سو نواسی ہجری مین ہوا وفات شریف ۹۸۱ھ نو سو اکیاسی ہجری مین ہوا اس حساب سے مدت عمر اکا نوے برس ہوے۔ مزار مبارک آپکا قصبہ کاکوری مین جو توابع لکھنؤ سے ہے نور آگین بمقام جھنجھری روضہ بلقب درگاہ حضرت مخدوم بھیکہ کے مشہور ہے و مخدوم زادگان قصبہ مذکور اپہی کی اولاد امجاد ہین فقط۔

حالات حضرت قاضی ضیاالدین عرف قاضی جیا قدس اللہ سرہ العزیز

قاضی ضیار الدین المعروف بقاضی جیا قدس سرہ اکابر ارباب ولایت و اعاظم اصحاب ہدایت سے تھے احوال قوی و عبادت و تصرف کثیر رکھتے تھے مرید و خلیفہ شیخ بھکھاری قدس سرہ کے تھے۔ گو صاحب تذکرۃ الاصفیا نے انتساب بیعت آپکا بطرف شیخ وجیہ الدین گجراتی کے کیا ہے مگر یہ امر مسلم ہے کہ پیر آپکے شیخ بھکھاری قدس سرہ ہین جیسا کہ کتاب بحر زخار مین مذکور ہے کہ قاضی ضیار الدین مشرب قادریہ رکھتے تھے واسطہ آپکا ان وسایط سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے کہ قاضی ضیار الدین از شیخ محمد بھکھاری وہی از سید ابراہیم ایرجی وہی از شیخ بہار الدین انصاری وہی از سید احمد جیلی وہی از والد خود سید حسن الی آخرہ کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ شیخ محمد بھکھاری رحمۃ اللہ علیہ اجل خلفاے میر سید ابراہیم ایرجی سے ہین و قاضی ضیار الدین المعروف بقاضی جیا قدس سرہ مرید اونکے تھے و خرقہ اونسے رکھتے تھے۔ کتاب ثمرات الاولیا مین مذکور

ہی کہ شیخ جمال اولیاء بن شیخ مخدوم جہانیان بن شیخ بہاءالدین بن شیخ بڑا فاضل کامل و دانشمند متبحر تھے و صاحب درس و تذکرہ مرید شیخ ضیاء الدین عثمانی المعروف بقاضی جیا نیوتنوی کے ہین اور وہ مرید شیخ بہکاری کے وہ مرید سید ابراہیم ایرجی کے وہ مرید شیخ بہاءالدین قادری کے وہ مرید سید احمد جیلی قادری شافعی کے ہین الی آخر الوسایط رحمہم اللہ تعالے۔ وجملہ شجرہ خاندانہائے سلسلہ قاضی جیا قدس سرہ موصوف مین اب تک اسیطرح درج چلا آتا ہے پس اسمین کوئی جگہہ بحث کی نہین ہے کہ قاضی صاحب موصوف مرید و خلیفہ شیخ بہکاری قدس سرہ کے تھے۔

واصل کتاب کشف المتواری موجودہ تکیہ شریف کاکوری مین جو بتحقیق حال مخدوم شیخ بہکاری کاکوروی قدس سرہ کے حضرت شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ تالیف فرمائی ہی شاہ صاحب موصوف جو اولاد امجاد حضرت مخدوم صاحب موصوف قدس سرہ سے ہین بمقام تذکرہ خلفائے مخدوم صاحب ممدوح بعد ذکر مولوی عبدالرشید ملتانی کے افادہ فرماتے ہین کہ دیگرے ازان قاضی ضیاءالدین عثمانی عرف قاضی جیا ساکن قصبہ نیوتنی بودند کہ ازایشان بشاہ جمال اولیاء کوڑوی رسیدہ وازادشان بسید محمد کالپوی رسیدہ پس سلسلہ خاندان شاہ اجمل الہ آبادی و پیرزادگان مارہرہ و شاہ حسن علی ساکن چورہ علاقہ کالپی بوساطت حضرت سید محمد موصوف بشاہ جمال اولیاء کوڑوی منتہی میشود۔ بعدہ مختصر حال حضرت شاہ جمال اولیاء قدس سرہ کا تحریر فرما کر لکھتے ہین کہ سلسلہ پیرزادگان مارہرہ بدین نمط است کہ شاہ آل محمد ویرا از سید شاہ برکت اللہ ویرا از سید شاہ فضل اللہ ویرا از سید شاہ سید احمد ویرا از میر سید محمد کالپوی ویرا از شیخ جمال اولیاء ویرا از شیخ ضیاءالدین المعروف

بقاضی جیا و ہر از شیخ محمد بہکھاری و ہر از سید ابراہیم ایرچی ایچ رسیدہ وہم از
سید محمد کالپوی بہ میر افضل الہ آبادی رسیدہ و از ایشان بہ شیخ خوب اللہ الہ آبادی
کہ ہم داماد وہم خلیفہ میر افضل بودہ و شاہ اجمل وغیرہ از اولاد ایشان اند غرض سلسلہ
حضرت مخدوم مادرزاد ولی بواسطہ قاضی جیا کہ از ایشان شیخ جمال اولیا رسیدہ ہنوز
جاری و باقیست فقط - ان عبارتہائے شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ مذکورہ
صدر سے ثابت ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بہکھاری کاکوروی
قدس سرہ کے تھے - مگر بعض اصحاب قائل اسپات کے معلوم ہوتے ہیں
کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ خلیفہ حضرت شیخ بہکھاری برہانپوری قدس سرہ
بن شیخ تاجو کے ہین اور وہ بھی خلیفہ حضرت سید ابراہیم ایرچی قدس سرہ کے تھے
معلوم نہین کہ اصحاب قائل اس خبر نے کسی کتاب معتبر مین بصراحت تمام حال
خلیفہ ہونے حضرت قاضی جیا کا نسبت شیخ بہکھاری برہانپوری بن شیخ
تاجو کے دیکھا ہے یا محض شیخ بہکھاری کے نام کے وجہ سے قائل اسپات
کے ہین جس سے عام طور سے شبہ اختلاف پیدا ہونے کا احتمال ہے فقیر مولف
کتاب ہذا کے نزدیک شاہ تراب علی صاحب قدس سرہ مولف کتاب کشف المتواری
صاحب تحقیق تھے و بہت تحقیقات و کتب معتبرہ سے اونہون نے کتاب کشف المتواری
لکھا ہے قطع نظر تحقیقات کے شاہ صاحب موصوف صاحب باطن و صاحب
کشف تھے لہذا اونکے تحریر پر اس فقیر مولف کو کسیطرح شبہ نہین ہے سوا
اسکے اس فقیر مولف کے شیخ یعنے پیر و مرشد برحق جو اولیائے کاملین و صاحبان
کشف و کرامات سے تھے بجواب استفسار مقام شیخ بہکھاری قدس سرہ مندرجہ

شجرہ اپنے کے فرماتے تھے کہ مزار مبارک حضرت شیخ بہکاری قدس سرہ کا قصبہ کاکوری مین ہے - پس یہ فقیر ناچیز مولف کتاب ہذا قائل اس بات کا ہے کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ نے خرقہ خلافت حضرت شیخ بہکاری کاکوری قدس سرہ سے پہنا ہے اسیوجہ سے اس فقیر مولف نے کتاب ہذا مین یہ سلسلہ حضرات شجرہ کے حالات شیخ بہکاری کاکوری قدس اللہ سرہ العزیز کے درج کئے ہین - کتاب بحر زخار مین لکھا ہے کہ قاضی جیا قدس سرہ نے دیگر سلاسل سے بھی نعمتین پائین ہین و اجازت حاصل کی ہے و طریقہ نقشبندیہ آپ پر غالب تھا - فقیر مولف کہتا ہے یہ عبارت کتاب بحر زخار کی ایسی پر مضمون دلالت کرتی ہے کہ اس سے شبہہ ہر ایک اختلاف کا بھی رفع ہو سکتا ہے اسواسطے کہ اگر شاید شیخ وجیہ الدین گجراتی و شیخ بہکاری برہانپوری رحمۃ اللہ علیہما سے بھی آپکو نعمت خواہ اجازت حاصل ہوئی ہو تو ہو سکتا ہے و یہ امر خلاف قیاس نہین ہے العلم عند اللہ غرض کہ ہر حال مین آپ مقبول و محمود ہین - اوسی کتاب مین مذکور ہے کہ تصرف و خوارق علانیہ آپ سے وقت طالب علمی سے ظاہر ہوئی تھی آپ قاضی گجرات سے پڑھتے تھے اونکی دختر سخت مرض مین گرفتار ہوئی اطبا علاج کرنے سے عاجز رہے آپنے اوستاد سے پیغام دیا کہ اگر آپ میرا سبق سب طلبا پر مقدم فرمادیں تو لڑکی کو آپ کی اسیوقت آرام ہوتا ہے اوستاد نے آپ کی درخواست منظور فرمائی آپ کی دعا سے قاضی کے لڑکی نے شفا پائی پھر اوس لڑکی کو قاضی نے آپ ہی کے نکاح مین دیا - و کتاب سلاسل الانوار مین اسطرح پر لکھا ہے کہ قاضی ضیاء الدین خوردسال تھے واسطے طالب علمی کے گجرات

احمد آباد سے گئے ایک روز جنگل مین راہ بہول گئے اوسوقت حضرت خواجہ خضر علیہ السلام ظاہر ہوئے اور آپ سے فرمایا کہ تمکو چالیس روز میرے ساتھہ رہنا چاہیئے چنانچہ آپ چالیس روز حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کے خدمت مین رہے و تعلیم پاکر جمیع علوم ظاہر و باطن مین رشد تام حاصل کیا بعدہ گجرات احمد آباد مین بمدرسہ شیخ وجیہ الدین گجراتی قدس سرہ کے آئے و دیکہا کہ شیخ مضطرب ہین کبہی اندر مکان کے جاتے ہین و کبہی باہر آتی ہین یہ حال دیکہکر آپ ہنسے طالب علمون نے کہ آمادہ سبق پڑہنے کے بیٹھے تھے آپ سے وجہ ہنسی کی دریافت کی آپ نے فرمایا کہ اگر اپنے استاد سے میرا سبق اپنے سبق سے پہلے معین کرادو تو مین اس جن کو شیخ کی دختر واوسکے جمیع اہلخانہ کو ایذا دیتا ہے دفع کرون اس درمیان مین شیخ گہر سے باہر آئے اونسے طالبعلمون نے یہ حال بیان کیا کہ طفل مکتب اسطرحپر کہتا ہے شیخ نے فرمایا مین نے قبول کیا آپنے شیشہ طلب کیا و موکلون کو متعین کیا اونہون جن کو حاضر کرکے شیشہ مین بند کر دیا پہر شیخ وجیہ الدین نے اوس دختر کو آپ ہی کے نکاح مین دیا بعدہ آپ چندے گجرات مین کسب علوم کرکے واسطے زیارت حرمین شریفین کے تشریف لے گئے۔ بہرحال دونون کتاب کی تحریر آپ کے کمال مراتب و بزرگی و کرامات پر دال ہین۔ کتاب بحر زخار مین مذکور ہے کہ درحقیقت آپ سید ظہیر الدین کی اولاد مین ہین ایک روز ایک شخص آیا اور اپنے کو سید ظاہر کیا حالانکہ وہ شیخ تہا آپنے باشراق باطن آنقدمہ سے واقف ہوکر فرمایا اگر کہ شیخ سے تم سید نہین بنگئے تو شیخ کہین قبول کرتا ہون او سروز سے آپ ملقب بہ شیخ کے ملقب ہوئے چنانچہ آپکے اولاد بہی اسی طرح کہتے ہین۔ مولف کہتا ہے کہ کتاب کشف المتواری مین بحوالہ کتاب وفیات الاولیا

کے شیخ ضیاء الدین عثمانی لکہا ہے وبعض لوگون کی زبانی بہی سنا گیا کہ آپ شیخ
عثمانی تھے اِس مضمون سے و مضمون کتاب بحر زخار سے مخالفت واقع ہوتی ہے
العلم عند اللہ۔ کتاب سلاسل الانوار مین مذکور ہے کہ جب بعد حج کے آپ مدینہ منورہ
گئے ایک شب زیارت روضہ مقدسہ مین توقف کیا شریف روضہ مقدسہ ملبشر
ہوے و آپکو حکم زیارت کرنے کا ہوا۔ آپنے گیارہ شخص سے زیادہ مرید نہین کئے
کہ ہر ایک اس جماعت سے عالم و عارف ربانی و حافظ کلام سبحانی کے تھے۔
صاحب کتاب بحر زخار لکہتے ہین کہ حضرت قاضی جیا قدس سرہ کے چار پسر تھے
محمد فضیل و ابو الخیر و مقتدر و فضل محمد حاجی محمد فضیل سالک مجذوب بہت صاحب
کمال و عالی احوال تھے خرق عادت بلند کرامت بین و مرتبہ ارجمند رکہتے تھے
قبل وفات اپنے والد ماجد قدس سرہ سے واسطے حج و زیارت مدینہ منورہ کے
تشریف لے گئے تھے وقت وفات حضرت کے حاضر نہ تھے مگر وقت وفات
حضرت قدس سرہ نے فرمایا کہ تجہیز و تکفین میری حاجی محمد فضیل کے ہاتھ سے
ہو اس سخن سے مردم حضار متعجب ہوے کہ حاجی صاحب مدینہ منورہ مین
استقامت رکہتے ہین یہان موجود نہین ہین مگر سب خاموش رہے و آپ نے وفات
فرمائی ایک ساعت نگذری کہ حاجی محمد فضیل رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے وطن
مین پہونچ گئے و تجہیز تکفین حضرت کی کی تاریخ وفات حضرت قدس سرہ کی بائیسوین رجب
سنہ ۹۰۹ نوسو نواسی ہجری ہے کتاب بحر زخار مین یہ مصرعہ مادہ تاریخ وفات کا درج
ہے مصرعہ رفت از دنیا بدین قطب جہان + اس مصرعہ مین ۹۰۹
عدد نکلتے ہین۔ و سنا جاتا ہے کہ قاضی جیا جسکے نوسو پچیس عدد ہوتی ہین

آپکا تاریخی نام ہے یعنے اس نام سے اعداد سال آپ کے تولد کی نکلتے ہین
العلم عند اللہ۔ مزار مبارک آپکا قصبہ نیوتنی واقع ملک اودہ مین جو قصبہ موہان
سے قریب ہے ایک خطیرہ بلند دیوار کے اندر نوگزین ہے واوسی خطیرہ مین آپکے خلف
ارجمند حضرت حاجی محمد فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مزار شریف ہے انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون فقط

حالات حضرت شاہ جمال اولیاء قدس اللہ سرہ العزیز

بیاض دستخطی خاص حضرت سید شاہ علی جعفر آلہ آبادی قدس سرہ محررہ ۱۲۴۳ھ بارہ سو چہلیس
مین کہ نقل بیاض حاجی محمد واصل صاحب مرحوم کی ہے اور وہ نقل بیاض خاص
حضرت شاہ جمال اولیاء قدس سرہ کے ہے لکھا ہے کہ تولد شریف آپکا ۹۷۳ھ نوسو تہتر ہجرے
مین واقع ہوا۔ قبل تولد آپ کے فقیر خدا شیخ بٹن کے زبان سے کہ اوسوقت عمر
اونکی ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی تھی نکلا کہ حضرت مخدوم جہانیان کے گھر مین شیخ
جمال آویگا یہ بات حضرت قطب العالم شیخ بہار الدین قدس سرہ آپکے دادا نے سنکر
آپکے والد حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ کو بلاکر فرمایا کہ تمہارے گھر مین شیخ جمال
آوے گا مبارک ہو۔ پھر جب آپکا تولد ہوا زبان خلق اللہ سے نکلا کہ شیخ جمال آئے
جب آپ سات ۷ برس کے ہوئے خدمت فقراء اللہ کی کرنے لگے اور آپکو جذبۃ اللہ
حاصل ہوا۔ جب آپ بائیس ۲۲ برس کے ہوئے اور آپکو شعور حاصل ہوا بہ ارشاد
سراج الامۃ حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کے تحصیل علوم دینیہ مین مشغول
ہوئے و بیس ۲۰ برس تک علوم دینیہ کی تحصیل کی بعدہ قال اللہ و قال الرسول مین
و خدمت فقراء و طالبان خدا مین مشغول ہوئے۔ اور آپ تحریر فرماتے ہین کہ فقیر
خادم الفقراء جمال بہ ذکر پاس انفاس یعنے بہ ذکر لا الٰہ الا اللہ مشغول ست

وبیشتر ذکر اَللّٰہُ اَللّٰہُ این ہر دو ذکر قرار یافتہ و فقیر خادم الفقرا مسلم و مومن است و
بذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہمیشہ مشغول ست چون این ذرہ خاکسار این دایم گفتہ
بمیر و ہمین ذکر جان برآید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰہُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ
وَرَسُوْلُہٗ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ فقط

آپ مادرزاد ولی تھے و نسبت عالی رکھتے تھے چنانچہ بلا واسطہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ و حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند و حضرت شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس اللہ اسرارہما سے فیض حاصل کیا بعدہ بزرگان ہر سلسلہ سے اجازت و خرقہ پایا آپنے وصیت نامہ لکھا ہے نقل اوسکی بجنسہ درج کیجاتی ہے

وصیت نامہ

وصیت است بہ مسلمانان بدانند کہ خادم فقرا و طلبہ جمال رومی بن حضرت مخدوم جہانیاں مسلمان و مومن است بلا شک و شبہہ و مومن و مسلم زادہ ـ خادم الفقرا جمال رومی بندہ تائب است و ہیچ گناہ کبیرہ از وصادر نشدہ ـ و خادم الفقرا جمال رومی را مراتب دیگر اند کہ اظہار آن شنا بر خود میشود سے بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ـ و وصیت است کہ قبر فقیر در مقبرہ کہ پیش خانقاہ است انجا باشد و چند معصومان دران مقبرہ ہستند فقیر امیدوار است کہ ہمراہ ایشان محشر فقیر شود و فقیر را انجا البتہ نگاہ دارند و وصیت است کہ برخوردار ی شیخ اشرف و شاہ جلال بہ درد نیا دار نروند و نماز بجماعت بکنند و ہرچہ اللہ تعالے بہ قسمت کردہ لفقرا خانقاہ بخورانند و در حق این

صوفی یا طالب علم بے عیال نگاہ دارند کہ خدمت مسجد خوب بکنند و وصیت است
بہ مسلمانان کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال را کسی ایذا ندہد و تعدی نکند
اگر خواہد کرد چنگل من در دامن او بروز قیامت خواہد شد و عند اللہ معذب شود۔
و وصیت است بہ مسلمانان کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال را نچہ اسپردم
اوشان خبردار باشند کہ عند اللہ اجر خواہند یافت ۔ و وصیت است بہ مسلمانان
کہ برخورداری شیخ اشرف و شاہ جلال را صاحب سجادہ کردہ ام و ہرچہ ملک فقیر و
کتاب ہاے فقیر و مصلہاے فقیر اند شیخ اشرف و شاہ جلال را ہبہ و تملیک کردم
اوشایان قابض و متصرف مانند۔ و وصیت است بہ مسلمانان کہ فقیر مبلغ و زر نذارد
و فقیر آمدم و فقیر می روم۔ و وصیت است کہ شیخ اشرف و شاہ جلال صابر باشند و جفا ہر
کس قبول کنند اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ واقع است و بہ ہیچ کس جنگ و
جدال نکنند و ہر کارے کہ کنند بخدا رجوع کنند۔ و وصیت است کہ بعد نماز فجر بست و یکبار
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ بجہر بگویند و در آخر مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہم گویند و بعد
نماز ظہر دوازدہ بار کلمہ توحید بطریق اول بگویند۔ و ہم چنین بعد از نماز عصر و مغرب
بگویند۔ و بعد از نماز عشا بست و یکبار کلمہ توحید مذکور بطریق مذکور بگویند۔ و بعد از
نماز جمعہ چہل و یکبار کلمہ توحید بگویند۔ و ہمیشہ بہ ذکر خداے تعالیٰ مشغول باشند
و سی و سہ بار بعد از فریضہ سُبْحَانَ اللّٰہِ و سی و سہ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ و سی و
چہار اَللّٰہُ اَکْبَرُ بگویند۔ و دہ بار قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ و دہ بار درود بخوانند۔
و در ہر حال ثبات عقل ہر روز ہفتاد بار استغفار کنند و ہر شب ہفتاد بار استغفار
کنند۔ مدتہا گذشتہ کہ این وظیفہ فقیر است و این وظیفہ حضرت فرمودہ اند

و وظیفہ حضرت ایشان است۔ وغیبت کسی نکند و سخن چینی نکند و با ہر کس
تواضع و اخلاص بکند فقط۔ کتاب بحر زخار مین بحوالہ تحریر صاحب بیاض الاولیا
کے لکھا ہے کہ حضرت شاہ جمال اولیا قدس سرہ خلف ارجمند و خلیفہ شیخ مخدوم
جہانیان کے ہین و آپ سراج الاولیا و تاج الاصفیا تھے و کرامات ظاہرہ و
مقامات باہرہ رکہتے تھے آپ خدمت مین قاضی ضیاء الدین عرف قاضی جیا
قدس سرہ کے تحصیل علوم صوری و معنوی کی کرتے تھے طبیعت آپ کی نہایت
غبی تھی مدعا تک نہین پہونچتی تھی چنانچہ طلبہ علوم کہ ہم درس آپ کے تھے
براہ تمسخر آپکو جمال اولیا کہتے تھے ایک روز جماعت طلبہ نے آپ پر بہت خندہ
کیا آپکو اونکا تمسخر ناگوار طبیعت ہوا وہان سے باہر جاکر ایک غار مین چلے گئے
اور تین روز تک وہان رہے ایک روز شیخ ضیاء الدین قدس سرہ نے پوچہا کہ
جمال کہان ہے عرض کیا گیا کہ تین روز سے اونکو نہین دیکہا شیخ نے فرمایا ڈھونڈہو
اور خود بہی تجسس مین باہر آئے ناگاہ ایک غار پر پہونچے کہ وہان آپ موجود تھے
دیکہا کہ روتے ہین و بسبب گرد و غبار کے آپ کے منہہ پر بہا بہچانے نہین جاتے
شیخ نے آواز دی کہ اے جمال کیون روتے ہو آپنے کہا یا مرشدی طلبہ مجہپر خندہ
کرتے ہین اور تمسخر سے مجکو جمال اولیا کہتے ہین شیخ نے تبسم کرکے فرمایا اونہون نے
سچ کہا مجکو اولیا کیا آپ غار سے باہر آئے شیخ نے پیراہن اپنا اونکو عطا فرمایا اوسروز سے
آپ کی طبیعت کو ایک ذکاوت پیدا ہوئی کہ سب حیران رہے بعد تحصیل علوم کے
شیخ نے آپکو چلہ مین بیٹھایا اور ساتھہ نعمت و خلافت سلسلہ قادریہ کے مشرف کیا
و آپ صحبت فیض شیخ قیام الدین بن شیخ قطب الدین بن شیخ احمد جونپوری

قدس اسرارہم مین بھی پہونچے ہین و خرقہ خلافت سلسلۂ چشتیہ و سہروردیہ و
مداریہ اونسے پایا و قصبہ کوڑا وطن اپنے مین آکر درس و افادہ علوم صوری و معنوی
مین اشتغال رکھا اور بہتون کو منزل مقصود پر پہونچا دیا اور - آپ کے جملہ کمالات
سے ایک یہ ہے کہ آپ جس شخص کو علم ظاہری سکھلاتے تھے پہلے اوس سے
حسب دستور اپنے یہ اقرار لیتے تھے کہ بعد تحصیل علوم کے میرا مرید ہو و حاصل کرنا فوائد
دینی کا کہ عبارت مجاہدہ راہ خدا سے ہے اختیار کرے پھر اگر کوئی طالب علم مریدی
و مجاہدہ کا اقرار کرکے آپ سے علم حاصل کرتا اور اقرار سے پھر جاتا تو آپ کے تصرف
سے علم اوسکا سلب ہوجاتا - بیاض مسبوق الذکر مین لکھا ہے کہ وفات آپکی
تاریخ سلخ ماہ رمضان المبارک یعنی شب عید الفطر کو سنہ ۱۰۴۷ ایکہزار سینتالیس ہجری مین واقع ہوئی
ہے و یوم عرس آپکا غرہ ماہ شوال المکرم روز عید الفطر ہے مزار مبارک آپکا قصبہ
کوڑا ضلع فتحپور مین مشہور و معتبر ہے - بیاض موصوف مین یہ مصرعہ مادہ
تاریخ آپکی وفات کا لکھا ہوا ہے ؎ اولیا شیخ با جمال بود ۱۰۴۷ ❊ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا
اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ○ فقط -

حالات حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کاشف الاستار کے مذکور ہے کہ اصل میر سید
محمد کالپوی قدس سرہ کی سادات صحیح النسب ترمذ سے ہے آباء کرام آپکے
مقام جالندھر مین سکونت رکھتے تھے آپکے والد ماجد میر ابو سعید صاحب نے وطن
سے آکر کالپی مین اقامت اختیار کی تھی - آپنے تحصیل علم شیخ یونس سے کی
و تتمہ کتب کی تحصیل بخدمت مولانا عمر جاجموی کے کی و اکثر حلقہ درس شیخ

جمال اولیا میں رہتے تھے فضیلت ظاہری میں رتبہ حاصل کیا و فاتحہ فراغ کا شیخ جمال اولیا سے لیا و شیخ موصوف سے طریقہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کی و اوس طریقہ میں شیخ موصوف مرید شیخ مخدوم جہانیان کے ہیں اور وہ مرید شیخ بہاء الدین کے اور وہ مرید شیخ سالار بڈہا کے اور وہ مرید شیخ بہاء الدین جونپوری کے اور وہ مرید شیخ محمد عیسیٰ کے اور وہ مرید شیخ فتح اللہ اودہی کے اور وہ مرید شیخ صدر الدین کے اور وہ خلیفہ شیخ نصیر الدین محمود کے رحمۃ اللہ علیہم اور آپنے اجازت سلاسل اربعہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و مداریہ کی شیخ موصوف سے پائی و جو امانات کہ مشائخ سلاسل اربعہ سے پہونچی تھی سب کو تسلیم کیا اور وہان سے معاودت کر کے کالپی میں اقامت کی - پہر ایک مرتبہ آپکو سفر جالندہر کا پیش آیا جب اکبرآباد میں پہونچے میر ابو العلا احراری قدس سرہ سے ملاقات کی و پائین مجلس اقدس میں بیٹھے اس درمیان میں حضرت امیر نے قہقہہ مارا آپ کے دل میں آیا کہ درویش و قہقہہ یہ کیا آئین ہے میر ابو العلا قدس سرہ نے صدر مجلس سے آپ کے طرف نگاہ کیا اور فرمایا - ؎

برہنہ دل باش ہان مانند مرغی پاسبان　　کز بہنہ دل نیاید مستی و شوق و قہقہہ

اور فرمایا کہ قہقہہ میرا اس واسطے ہے - یہ سنکر قریب تہا کہ آپ کے بدن میں رعشہ پڑے مگر بضرورت شرع اپنے تئیں سنبہالا و متوجہ طرف جالندہر کے ہوے - وقت معاودت کے ہر منزل میں میر ابو العلا قدس سرہ کو دیکہتے تھے کہ پالکی آپکی سواری کی اپنی طرف کہینچتے ہیں تا آنکہ بعد پہنچنے اکبرآباد کے التماس اجازت طریقہ علیہ نقشبندیہ کی کی حضرت امیر نے کمال التفات سے تلقین طریقہ کا کیا پہر انہنے

کالپی اگرچہ وہان اُسکے ساتھ مشغولی کے بعد دس برس کے دوسری مرتبہ پھر بخدمت حضرت امیر قدس سرہ کے پہونچے و چار مہینہ صحبت اقدس مین رہکر سب فتوحات فراوان کا کیا و آپکے چہار سفر ولسے یہ سفر اجمیر شریف کا ہے کہ بکشش خواجہ بزرگ قدس سرہ کے بالضرور پیش آیا اس سفر مین ثلثت الصدق آپکے پیر سید احمد قدس سرہ ہمراہ رکاب سعادت تھے جب آپ زیارت مزار مقدس خواجہ بزرگ سے مشرف ہوئے آپکو تھوڑی بیہوشی آئی اوسوقت حضرت خواجہ بزرگ نے آپکو دو پان عنایت فرمائے جب آپکو بیہوشی سے افاقہ ہوا وہ دونون پان آپ کے ہاتھ مین موجود تھے اور ایک حافظ قرآن منکر سماع اولیا آپ کے حضور مین حاضر تھا اوسوقت ایک گویا اوس شہر کا آپکو دیکھکر آیا و یہ ابیات مثنوی کے گانا شروع کیا ۔

گفت حق اندر سفر ہر جا روی	باید اول طالب مردی شوی
قصد گنجی کن کہ این سود و زیان	در تبع آید تو از فرع دان
ہر کہ کارد قصد گندم بایدش	کاہ خود اندر تبع می آیدش
قصد کعبہ کن چو وقت حج بود	چون بر فتی مکہ ہم دیدہ شود
قصد در معراج دید دوست بود	در تبع عرش و ملائک ہم نمود

بمجرد نکلنے لفظ دوست کے زبان گویا سے نعرہ مستانہ حضرت کے منہ سے نکلا و اکثر آدمیون پر بیہوشی غالب ہوئی یہانتک کہ اگر کسی پڑے ہوون کی کوئی دستگیری کرتا تھا تو وہ بھی گر پڑتا تھا اور شراب افتادگی سے مست ہو جاتا تھا اور سب سے پہلے وہی حافظ جو منکر سماع تھا بیہوش ہوا ۔ آپ کے نعرہ کی تاثیر مشہور ہے حتیٰ کہ اثر آپ کے نعرہ کا چوپایون پر بھی ہوتا تھا ۔ اور ہمیشہ آپ

یادِ ال بریان و دیدۂ گریان رہتے تھے ہر مجلس مین ایک یاد ورد مال آنسو سے تر ہوتے تھے۔ واواخر عمر مین آپ مرتبہ عیسوی المشہد و مقام قطبیت کبریٰ مین متمکن تھے (عیسوی المشہد ہونا عبارت اوس مرتبہ سے ہے کہ جیسا احیاء اموات حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے واقع ہوتا تھا احیاء قلوب صاحب اوس مرتبہ سے واقع ہو۔ آپکی تصنیفات شریفہ سے تفسیر سورہ فاتحہ و روائح و رسالہ واردات و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السالکین و رسالہ الفنا و عقائد صوفیہ و رسالہ عمل معمول ہے۔ آپ مذہب وحدت وجود کا رکھتے تھے ایک روز جمعہ کو ایک بال ریش مبارک سے جدا ہو کر آپکے شانہ پر پڑا تھا شاہ محمد افضل الہ آبادی نے عرض کی اگر اجازت ہو اس بال کو اوٹھالون آپ نے فرمایا بہتر شاہ محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ نے اوس بال کو اپنے ہاتھ پر رکھکر حاضرین کو آواز دی سب جمع ہوئے اور موئے مبارک سے آواز اسم ذات کی سنتے تھے اور حاضرین پر ایک حالت طاری ہوئی آخر کار بمقولے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے جب وقت وصال کا پہونچ گیا تب تاریخ چھبیسوین شعبان ۱۰۷۱ ایکہزار اکہتر ہجری دوشنبہ کو آپنے وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ میر غلام علی آزاد بلگرامی نے آپکے وصال کی تاریخ کہی ہے وہ یہ ہے ؎

غوث عالم یگانۂ آفاق ۔۔۔ میر سید محمد ذیشان
گفت تاریخ رحلتش آزاد ۔۔۔ رفت قطب زمان بسوی جنان

شہر کالپی مین بیرون شہر جانب دکھن گوشہ پچھم شہر سے بفاصلہ تخمینًا آدھے میل کے ایک احاطہ موسوم بہ مدرسہ میاں صاحب کے ہے اوسکے اندر عمارت

وایک مسجد وکنی مقبرہ ہین ایک مقبرہ محاذی صحن مسجد کے جنوب رویہ دو سیع ہے اوسکے اندر جانب پچھم مزار پُرانوار آپکا ہے ۔ فقط

حالات حضرت میر سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز

خزینۃ الاصفیا مین مذکور ہے کہ میر سید احمد خلف رشید و خلیفہ میر سید محمد کالپوی قدس سرہ جامع علوم ظاہر و باطن و حقایق و معارف و عشق و محبت و سکر وجذبہ و وجد کے تھے واشعار ہندی و فارسی کے کہتے تھے و منکرون سے مذاکرہ و مناظرہ کرتے تھے و مسائل توحید و مقالات شیخ محی الدین بن عربی کے علانیہ بیان کرتے تھے و بعد ادا ے نماز فجر متصل سلام کے نو مرتبہ کلمہ توحید بآواز بلند کہتے تھے ایک کتاب عبارت عربی مین شرح اسما حسنی کے موسوم بجوامع الکلم وایک کتاب مختصر بعبارت فارسی حقایق و معارف مین اپنے تحریر فرمائی ہے کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے مرقوم ہے کہ میر سید احمد خلف ارجمند و خلیفہ حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ کے ہین عنفوان جوانی ونشو ونما سے فروغ رشد وانوار ولایت آپکے جبین ہمایون سے چمکتا تھا اللہ تعالے نے آپکو جمال صوری و کمال معنوی عطا فرمایا تھا و جمیع صفات حمیدہ و سمات مرضیہ وانہار و مروت آپکے عنصر لطیف مین ودیعت رکہی تھی بعد تحصیل علم صوری کے آپنے اپنے والد ماجد سے بیعت کی چوبیس برس کی عمر مین آپ مسند پر حضرت والد ماجد کے بیٹھے مجلس ارشاد و تلقین کی گرم فرمائی ۔ حق تعالے نے آپکو قبلہ حاجات خلق و شریف کا کیا تھا با وصف اسکے آپکو ذوق و شوق و فاقہ ذوق تھا ایک باری سے ہمیں جو چھٹے تھے و بانتوا کتا ہے

عالمتاب کے پرتو التفات کا سب پر یکسان رکہتے تہے - اور آپ مین حیات پدر بزرگوار اپنے مین سماع و سرود سنتے تہے حالانکہ آپکے والد ماجد برعایت شریعت غرا کے اس سے محترز تہے - آپکی توجہ مین بہت اثر تہا جس شخص پر توجہ کی نگاہ کرتے تہے وہ بیخود ہو کر گر پڑتا تہا - ایک مرتبہ مخلصین مین سے ایک شخص کپڑا اسیا ہوا لایا اور اوسکے پہننے کے واسطے الحاح کیا آپ نے وقت نماز جمعہ کے اوس کپڑے کو پہنا و متوجہ نماز کے ہوے - بعد نماز کے حضرت شاہ علیم اللہ نقشبندی نے اوپر طول آستین کے اعتراض فرمایا - و حضرت شاہ صاحب موصوف ہمیشہ اپنے ساتہہ مقراض رکہتے تہے جو شخص سو جہہ بڑی رکہتا تہا درویشان ہمراہی شاہ صاحب موصوف کے اوس مقراض سے موچہہ اوسکی کترواتے تہے - جب شاہ صاحب موصوف نے یہان آپسے آستین پر نزاع کی آپنے آستین اونکی اپنے ہاتہہ مین لی و آستین اپنی اونکے ہاتہہ مین دی پس آستین شاہ علیم اللہ کی اسقدر زیادہ دکہلائی دی کہ باعث اونکے انفعال کا ہوا و آستین آپکے ہاتہہ کے گرہ تک تہی - آپنے تین پسر شاہ فضل اللہ و سلطان شاہ مسعود و سلطان مسعود چہوڑ کر تاریخ انتیسوین صفر ۱۰۸۰ سنہ ایکہزار چوراسی ہجری کو وفات پائی اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن مزار شریف آپکا شہر کالپی مین بمقام مدرسہ موسومہ میان صاحب اندرون مقبرہ والد ماجد خود بہلوے مزار پر انوار والد ماجد کے جانب پورب واقع ہے - فقط -

حالات حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس سرہ العزیز

شاہ فضل اللہ صاحب قدس سرہ خلف رشید و سجادہ نشین حضرت میر سید

احمد کالپوی قدس سرہ کے ہین کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار
کے لکھا ہے کہ آپ جامع دانش صوری و معنوی کے تھے و عنصر گرامی آپ کا
بصورت بشر ولایت مجسم تھا ذوق و شوق آپکے ہر بُن مو سے تراوش کرتا تھا
و آپ بذل و کرم و سائر صفات رضیہ بمرتبۂ اتم رکھتے تھے ۔ ایک وقت چار
شخص آئے اونہون نے عرض کی کہ ہم لوگون کے دل قساوت سے پتھر ہوگئے
ہین ہماری آنکھون مین تمام عمر آنسو نہین آئے آپ کا نام سنکر بہت دور سے
آئے ہین اوسوقت آپ خط اپنے وطن جالندھر کو لکھتے تھے وہ خط طولانی تھا آپنے
خط چھوڑ کر کے ایسی توجہ فرمائی کہ چارو شخص مثل بسمل کے تڑپنے لگے عکس
تجلی چہرہ مبارک کا ستونہائے ایوانپر کہ قلعی سنگ مرمر سے مثل آئینہ کے تھی
چمکنے لگا اور وہ لوگ دوپہر تک حالت بیخودی و گریہ و بکا مین رہے پھر بعد افاقہ
کے آپ سے بیعت کی اسیطرح بہت آدمی آپ سے فیض یاب ہوئے ہین
و آپکے فضیلت کا حال حالات حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز سے
بھی ظاہر ہے و اکثر حالات آپکے کتاب کاشف الاستار مین درج ہین آپ کی
ذات بابرکات اپنے وقت مین یکتائے زمانہ تھی ۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ یہہ
فقیر راقم الحروف آپکے سلسلہ مین داخل ہے و زہے نصیب اون لوگون کے
کہ ایسے حضرت عالی قدر کے سلسلہ مین داخل ہوکر اپنے کو اونکی غلامی کی طرف
منسوب کرین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وصال شریف آپ کا تاریخ [۱۴] چودھوین ماہ
ذیقعدہ کو سنہ ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ ہجری مین واقع ہوا ہے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار
مبارک آپ کا شہر کالپی مین اندرون مدرسہ میاں صاحب کے اوس قبہ مین واقع

ہے جو قبہ کہ حضرت میر سید محمد قدس سرہ سے جانب جنوب بگوشہ پورب علیحدہ بہت وسیع بنا ہوا ہے وہ بیرون قبہ مذکور چار طرف پراگندہ ہے وا دس قبہ مین آپ کے مزار مقدس کے پہلو مین جانب پورب دوسرا مزار آپ کے بھائی کا ہے فقط۔

حالات حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے و نیز کتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ اسم شریف آپکا برکت اللہ و لقب صاحب البرکات ہے آپ حضرت زید شہید بن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ کی اولاد مین ہین سلسلہ آپکے نسب شریف کا اس طرح ہے کہ السید برکت اللہ بن سید اویس بن سید عبد الجلیل صاحب ولایت مارہرہ بن سید عبد الواحد بن سید ابراہیم بن سید قطب الدین بن سید ماہرو بن سید شاہ بڈہ بن سید کمال بن سید قاسم بن سید حسن بن سید نصیر بن سید حسین بن سید عمر بن سید محمد صغری جد سادات عظام بلگرام بن سید علی بن سید حسین بن سید ابو الفرح ثانی بن سید ابو الفراس بن سید ابو الفرح واسطی جد اعلیٰ جد سادات واسطی زیدی بن سید داؤد بن سید حسین بن سید یحییٰ بن سید زید سوم بن سید عمر بن سید زید دوم بن سید علی عراقی بن سید حسین بن سید علی بن سید محمد بن سید عیسیٰ بن سید زید شہید جد سادات زیدیہ بن حضرت امام سید زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ بن حضرت امام حسین شہید دشت کربلا رضی اللہ تعالے عنہ بن حضرت امام المسلمین امیر المومنین

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ بن ابی طالب - میر سید محمد صغری کہ آپکے سادات قصبہ بلگرام کے اجداد سے ہین وہان کے راجہ کافر متعصب مسمی سری کے وقت مین قصبہ بلگرام مین متوطن ہوئے ۶۱۴ھ چھسو چودہ ہجری مین واقف بعہد سلطان شمس الدین التمش کے غازیان اسلام نے راجہ کو مع اقارب وعیال وسپاہ کے قتل کیا تاریخ اس فتح کی لفظ (خداداد) ہے وبعد اکیس برس کے سید موصوف نے تاریخ چودھوین شعبان ۶۴۵ھ چھسو پینتالیس ہجری مین انتقال فرمایا ومرجع البحرین صوری ومعنوی مرید حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کے تھے - تولد حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا تاریخ چھبیسوین جمادی الآخر ۱۰۷۰ھ ایکہزار ستر ہجری کو ہوا ہے چنانچہ آپنے خود اپنے دیوان مین ایک غزل لکھی ہے اوسمین کا ایک شعر یہ ہے جس سے تاریخ تولد کی نکلتی ہے ؎

سال تولدم ہمہ تقویم دان شناس ، [illegible] شاید بخوبان نوشتہ اند

آپ وہ شاہباز ہین کہ آشیانہ اوسکا سدرۃ المنتہیٰ مین ہے اور وہ یکتاز ہین کہ میدان اوسکا عرش اعلیٰ ہے صدر مسند ارشاد وہدایت جامع نعوت وخصائص ولایت - اگرچہ آپ کے والد نے وقت رحلت اپنے کے آپکو اجازت سجادہ نشینی ودیگر اعمال خانوادہ اپنے کے عنایت فرمائی تھی لیکن آپنے اوسپر اکتفا نہ کرکے سید [illegible] بن سید عبد النبی بن میر سید طیب سے بیعت کی وریاضت شاقہ کرکے خلافت سلاسل قادریہ چشتیہ وسہروردیہ کی حاصل کی - وسید غلام مصطفیٰ بن سید فیروز بن سید عبد الواحد بلگرامی سے [illegible] بلگرامی سے خلافت پائی - ہرچند آباواجداد آپکے سب خاندان چشتیہ مین مرید تھے مگر چونکہ آپکو

طفولیت سے بسبب بشارت کے عشق خانوادہ غوثیہ کا پیدا ہوا تھا لہذا آپ سلسلہ قادریہ مین مرید ہوے و خدمت دیگر اولیا سے بھی فیض حاصل کر کے ہر زمین مین دایر و سایر ہوئے و اپنے کو تعب ریاضات مین ڈالا روز کو شب سے وشب کو روز سے ممتاز نجانا تین برس کامل دو پیسے بھر چاول سے افطار فرماتے تھے و باوجود اس غذا کے قوت روحی سے سروپا برہنہ صحرا مین گھومتے پھرتے تھے و وقت سلوک کے ساتھ مشایخ و قلندران ہر شہر کے تجسس مطلوب کا کرتے تھے و طلب مقصود مین کسی شخص سے ننگ و عار پیرزادگی کا اپنے اوپر ہرگز روا نہین رکھتے تھے و ہر خرمن سے خوشہ حاصل کرتے تھے و حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ سے ہمیشہ فیض روحی مدد و معاون آپکا رہا ہے و بے واسطہ فیوضات باطنی آپکو اونسے حاصل ہوتی تھی - اس درمیان مین آوازہ تربیت طالبان و رہنماے گمراہان ارباب کالپی قدس اللہ اسرارہم کا آپکے گوش حق نیوش مین پہونچا تب وہان کا قصد کر کے آپ بخدمت قبلہ آفاق ہادی عشاق حضرت شاہ سید فضل اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کے پہونچے اوس قدوہ زمان نے آپکو بزرگ جانکر فرمایا کہ تمھاری ذات جملہ امور صوری و معنوی سے معمور ہے اور سلوک تمھارا انتہا کو پہونچ گیا تم رخصت ہو اور اپنے مکان مین قیام رکھو حاجت تعلیم و تعلم کی نہین ہے - پھر ایک دو مقدمات اس راہ کے کہ معظمات سے تھے عنایت فرماکر اجازت سلاسل خمسہ قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و مداریہ کے مع سند خلافت یا دیگر اعمال عنایت فرماکر دو روز سے زیادہ حکم استقامت کا نفرمایا اور نہایت مہربانی سے فرمایا کہ جس جگہ ذات

باہرکات تمہارے استقامت رکھے وہان کے طالبونکو یہان آنے کی حاجت نہین ہے۔ پھر آپ وہانسے رخصت ہوکر مارہرہ شریف مین تشریف لائے اور چھبیس برس اپنے مقام سے نقل وحرکت نہین فرمائی اور ساتھ ہدایت وارشاد سالکان کے مشغول رہے وہی سلسلہ صاحبان کالپی کا جاری کیا مگر پسران واقربا ومریدان قدیم کو سلسلۂ قدیم آبا واجداد اپنے کا بھی مرحمت فرماتے تھے۔ حالات آپکے ذکر وشغل وریاضات ومشاہدات وتاثیرات وعملیات وخوارق عادات وتصرفات وذکر اسرار ونکات کے آپ کے تصنیفات سے ظاہر ہین وحالات ظاہریہ وباطنیہ کے کتاب کاشف الاستار مین مفصل مرقوم ہین۔ آپکا تخلص فارسی مین عشقی تھا وہندی مین پیمی آپکے تصانیف سے چہار انواع رسالہ جواب وسوال وعوارف ہندی دیوان شعر ومثنوی ورسالہ اشعار ہندی مسمّٰی پیم پرکاس ہے۔ عمر شریف آپ کی اکہتر برس کئی مہینہ کی ہوئی ہے ووفات آپ کی تاریخ دسوین محرم الحرام کو ۱۱۴۲ گیارہ سو بیالیس ہجری مین وقت تہجد کے واقع ہوئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ میر غلام علی آزاد بلگرامی نے تاریخ آپ کی رحلت کی لکھی ہے

سید کامل روشن دل صاحب کمال — رفت ازین عالم باحضرت حق یافت وصال
کرد آزاد رقم سال وفاتش بدو طور — یوم عاشورہ ہزار وصد وہم چہل ودو سال

وتاریخ دیگر طبعزاد شاعر مذکور ہے جسکے مادہ تاریخ کا مصرعہ ہی صحیح

فنافی الصمد شد آن پیر محرم ۱۱۴۲

مزار شریف آپکا اندرون قصبہ عالی مارہرہ شریف مین واقع ہے قصبہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ مین متصل مزار حضرات کے جداگانہ ایک احاطہ

مدرسہ کا ہے اوسمین جانب پچھم دو کہن مکانات بنے ہوئے ہین اوسمین مثل دستور
قدیم کے اب بھی مدرسہ ہے وواردین صادرین بھی اون مکانات مین ٹھہرائے
جاتے ہین اوسی احاطہ کے وسط مین بہت بڑا مقبرہ بنا ہوا ہے درمیان مین
قبہ وگرد اوسکے چاروطرف برآمدہ وکونون مین کوٹھریان ہین وصرف جانب
جنوب کا برآمدہ اسوجہ سے کہلا ہوا وباہر سے معلوم ہوتا ہے کہ دروازہ قبہ
کا اسیطرف سے ہے اور تینون طرف باہر کے جانب برابر دیوار ہے اسوجہ
سے اون اطراف مین باہر سے برآمدہ معلوم نہین ہوتا و دروازہ اون اطراف
کے برآمدہ ونکا قبے کے اندر سے ہے - اوس کل مقبرہ مین مع برآمدہ وکوٹھریون
کے تمام مزارات ہین وہ وسط قبے مین تین مزار شریف ہین اون مین سے
درمیان کا مزار مبارک کہ سب سے بڑا ہے آپ ہی کا مزار منور ہے ومقبرہ
سے علیحدہ جانب اوتر وپورب اوسی احاطہ کے اندر آپ کے خاندانی اولاد
وغیرہ کے مقابر وقبور ہین - فقط -

حالات حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین مین بحوالہ کتاب کاشف الاستار کے ونیز کتاب
آثار احمدی مین مرقوم ہے کہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ خلف ارجمند [illegible]
حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کے ہین تولد آپکا مقام بلگرام مین تاریخ اٹھارہ
ماہ رمضان المبارک کو سنہ ۱۱۱۱ گیارہ سو گیارہ ہجری مین ہوا ہی آپکے والد نے سنہ تولد کا
لفظ (ظہور) مین نکالا ہے و سید [illegible] میان نے آپ کی
تاریخ تولد مین دو بیت کہے ہین [illegible] تاریخ

ازبسکہ زشادیش بپا لدھس — چسپان شدہ جامہاے مردم بہ بدن
تاریخ تولدش چو جستم از دل — حق حافظ او باد خرد گفت بمن

و آپکے مہر مین یہ سجع کندہ تھا مصرعہ ظہور آل محمد زبرکت اللہ
آپکے والد کو آپکے ساتھ ایک عنایت خاص و محبت مخصوص تھی - آپنے
تمام عمر ظل حمایت والد بزرگوار مین فیوض حاصل کیے ہین آپ کے والد ماجد
کسیطرح بہر روادار آپ کی جدائی کے نہ تھے چنانچہ کبھی اگر نماز جماعت مین
مسجد مین اتفاق ہوتا تھا تو فرماتے تھے کہ آج مین نے حلاوت نماز کی نہین
پائی - آپ بھی حد سے زیادہ مصروف تھے کہ بیان سے باہر ہے اٹھارہ برس
آپ ریاضات مین مشغول رہے از انجملہ تین برس کامل اعتکاف مین خلوت
گزین رہے اور نان جوین سے افطار فرماتے تھے ان ایام مین عمل و اوراد و
مراقبہ و اشغال و اذکار ہر طریقہ کے جاری رہے و فیوضات و انوار تجلیات
اللہ و الخفی حاصل ہوگئے - آخر الامر حبس نفس کے طرف متوجہ ہوئے و اس
شغل کو درجہ کمال پہونچا دیا اس ضمن مین تین مہینہ تک پیسا بھر پانی پیا و خشک
روٹی باجرہ کی نوش کی و سلوک تمام کیا لیکن مزاج مین حرارت ایسی مشتعل ہوئی کہ
قریب تپ دق کے پہونچی تدبیر حکیم عطار اللہ سے مزاج وہاج اعتدال
پر آیا اسوقت صعب مین بھی تربیت سالکان سے آپ غافل نہین رہے -
و آپ کے والد ماجد قدس سرہ نے تمام خدمت طالبان و سالکان کی آپکے
حوالہ فرمائی و آپ بالکلیہ اس امر مین مستغرق ہوکر آراستگی ظاہر و باطن فقیران
و مریدان مین مشغول ہوگئے آپ کے والد کا قاعدہ تھا کہ کوئی طالب آتا تھا

واسطے عاطر لقمہ کی کرتا تھا تو کسی شغل مین اوسکو مشغول کرکے فرماتے تھے
اگر تو طلب رکھتا ہے تو صحرا مین جا واس کسب کو سرانجام دے واپنے مکان
مین جگہ دیتے تھے اور آپ سلوک وجذب بھی طالبون کو ارشاد کرتے تھے
چنانچہ آپکے والد ماجد طالب سے جو پہونچتا تھا کچھ کہکر فرماتے تھے کہ سید آل محمد
کے پاس جاؤ۔ اور فرماتے تھے کہ سید آل محمد نے میرے سر سے بہت بوجھ
ہلکا کر دیا اور مجکو راحت بخشی۔ آپ آراستگی شریعت ظاہر و تہذیب اخلاق
باطن دنیام طالبان و باریابی سالکان مین کوشش بلیغ کرکے اوسکا سرانجام
کر دیتے تھے و رات و دن تعلیم و تربیت مین مصروف رہتے تھے و مبتدی
ناخواندہ کو (الف با) شروع کراکر ساتھہ سبق باطنی کے ہمراز کرتے تھے۔ غلغلہ
اس فیض عام کا اطراف و نواح شہر مین منتشر ہوا فوج فوج سالکان و دنیاداران
آتے تھے واپنے مقصد کو پہونچتے تھے۔ آپ بمقتضاے تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ وصفا
ضمیر [illegible] معلوم کر لیتے تھے کہ اس طالب کو فلان شغل کارگر ہوگا و فلان
طریقہ سے منزل مقصود کو پہونچے گا لہذا اوسی شغل مین اوسکو مشغول کرتے
تھے۔ کتاب کاشف الاستار مین ذکر آپکے خلفا و مریدون کا و کشف کرامات
و تعلیم ذکر و فکر و شغل و اعمال کا سب مفصل مرقوم ہے۔ آخر کار حسب فحواے
آیہ کریمہ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کے
وقت وفات آپکا آگیا تو آپنے تاریخ آخر شب سولہوین رمضان المبارک روز شنبہ
کو سنہ ۱۲۶۶ [illegible] ہجری مین وفات فرمائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○
شاہ محمد [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے نظم مین یہ تاریخ لکھی ہے ○

سعید زمرۂ سادات کامل برحق | کہ بود آل محمد بہ خاص و عام عیان
بشیر عالم لاہوت و واقف جبروت | ز دست بیعت او فیض بردہ عالم جان
رسید ہر کہ بدرگاہ عالیش بہ نیاز | بخویش یافتہ ہر مطلبی عیان و نہان
بروز شانزدہم شہر صوم زین عالم | بسوے دار لقا رفتہ است جلوہ کنان
ز سال مغفرت او چو پرسی از عارف | بحشر آل محمد بود شفیع جہان ۱۱۶۴

تاریخ دیگر طبعزاد شیخ عبد السبحان

شاہ آل محمد از دنیا | نقل فرمود سوے دار جنان
گفت تاریخ وصل ہاتف غیب | شمس گردید زیر ابر نہان ۱۱۶۴

مزار مبارک آپکا قصبہ مارہرہ شریف مین بروضہ پدر بزرگوار بطرف شرقی واقع ہے یعنی مقبرہ حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا جانب پورب اور بڑھایا گیا ہے جسقدر بڑھا ہے وہ بھی بہت وسیع و بلند مسقف ہے دو درہاے بیرونی برآمدہ شرقی مقبرہ قدیم کے اوس مقبرہ زیادہ شدہ مین کھلے ہین اور اوس مین آمد و رفت کی راہ اسی برآمدہ قدیم سے ہے کسی طرف باہر سے کوئی اور راہ نہین ہے چنانچہ اوس مقبرہ زیادہ شدہ کو جزو مقبرہ قدیم حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ کا سمجھنا چاہئے باہر سے وہ سب ایک ہی مقبرہ معلوم ہوتا ہے اوس مقبرہ زیادہ شدہ مین تین مزار شریف ہین منجملہ اونکے درمیان کا مزار اقدس آپہی کا مزار نور آگین ہے۔ فقط

حالات حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب انوار العارفین و کتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ حضرت سید

حمزہ قدس سرہ خلف رشید و خلیفہ حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ کے ہین - تولد آپکا تاریخ چودھوین (۱۴) ربیع الآخر کو ۱۱۳۱ گیارہ سو اکتیس ہجری مین ہوا ہے - اپنے گیارہ (۱۱) سال کی عمر تک اپنے جد امجد کی تربیت مین رہکر برکات و فیوضات حاصل کیے اور اوسیوقت مین آپکے جد امجد نے اپنی کلاہ مبارک کو آپکے سر پر رکھا و اپنے سیلی آپ کے کمر مین باندہی تھی - جب عمر آپ کی چونتیس (۳۴) برس کی ہوئی آپکے والد بزرگوار قدس سرہ نے اس عالم سے رحلت فرمائی اوسوقت سے آپنے مقام مارہرہ شریف مین مسند خلافت اپنے والد بزرگوار پر جلوس فرمایا تلقین و ہدایت و تعلیم و تربیت خلق مین و ریاضت و عبادت حق مین مشغول ہے - آپ فرماتے ہین کہ قریب چونتیس (۳۴) برس کے ہوتا ہے کہ مین اس مکان مین استقامت رکھتا ہون و عمر میری ستر (۷۰) برس کو پہونچی منتظر لطیفہ غیبی کا رہتا ہون و اکثر اس رباعی کو پڑہتا ہون رباعی

گر گوہر طاعت نسفتم ہرگز — ور گرد گنہ ز رخ نرفتم ہرگز

نومید نیم ز آستان کرمت — زیرا کہ یکے را دو نگفتم ہرگز

عمرے بحسرت گذرانیدہ ام و جائے بحیرت در باختہ ام نہ فلوسے از دوکان یغما در گرہ نہ پشیزے نہ یک کف جو از خرمن رایگان حاصل نہ قیرے با وجود این افلاس جہانیان قطب زمان میگویند و عالمیان غوث ارشاد میخوانندم من هم با این زمرہ عوام و خواص در ساختہ ام و ماتم خود داشتہ ام اے دل تو کجا میروی و کدام راہ می پوئی

نظم

تو چی شہرہ دنیا و دین دیگر چہ خواہی — دو عالم بردہ سازی جہان حاصل کنی خود را

زلو میدہی شکایت میکنی چشم ازکہ میداری کریمی ہم مقرر کن اگر سائل کنی خود را
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔ باوصف اخفاے حال کے
خوارق وکرامات آپ کے بہت ہیں ۔ آپنے اپنی وفات سے چھہ مہینہ پیشتر ایک
وصیت نامہ لکھکر قلمدان میں مخفی رکھا تھا وہ یہ ہے

وصیت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ باقی باقی فانی

بالا بلند عشوہ گر و سرو ناز من کوتاہ کرد قصۂ عمر دراز من

معلوم بندہاے خدا سلمہم اللہ باد کہ فقیر را سفر آخرت در پیش آمد آنچہ قطب العاشقین حضرت جدی انار اللہ برہانہ آخر رسالۂ چہار انواع ارقام فرمودہ اند این جماعہ را پسند است حتی الوسع در آن ساعی باشند و یا نامرادی بسازند و ازین جانب نیز اجازت خلافت سلاسل خمسہ مقرر داشتہ دادیم و باسما اربعین و تسبیح و دعا ہا و سور قرآنی و دیگر ادعیہ و اذکار و اشغال بمشاغل و غیر مشاغل مجاز دما ذون بودہ اند وہستند و اعتنا بشان شریعت غرا آنچہ از دست آید لازم دانند و دست طمع بہ آستین قناعت بپیچند و بہ لا بد اکتفا نمایند اگرچہ اَلْفَقْرُ وَرَاثَۃُ نَبِیِّنَا الْمَشْکُوْرَاتُ نیز گفتہ اند و بکتب سلف و حقایق و اوراد مشغول باشند و کمر سعی در طریقہ انیقہ این طائفہ از دل و جان استوار بر بندند و شمہ کرمیہ اغماض عین و دوری از دنیوی لازم شناسند

ازان رو بید گل و خار اندرین باغ کہ ہم طاؤس در کار است و ہم زاغ
اگر بینی بد و نیکی مزن دم کہ ہم ابلیس می باید ہم آدم

دنیا گذشتنی و گذاشتنی است لہذا با ہمہ کس بہ و انہتنی است و اگر کسے

از اہل او لقاے لا ینظر آید دست شما و دامن او لیکن درین زمان الیست
این امر مفقود و جنسیت موجود و بہ چپ زبانی و شیرین لسانی کسے فریفتہ نشوند
کہ این طایفہ ہر وقت اعوذ من الکذب الرجیم بودہ اند و فاتحہ سالیانہ ہرگز
بتکلف نکنند بلکہ نمایند کہ حکم چنین است بعد بست سال روشن خواہد شد حالا
مسئلہ اجل در حل و کارے ازین اہم در پیش پس ازین دعا ہا بہ بیگانہ و خویش
مصرعہ ہندی لیہہ پڑوسن جہوڑا نت اوٹہہ کرتی رار سے
دیگر مگو نصیحت حافظ کہ رہ نیافت گم گشتۂ کہ بادۂ تلخش بکام رفت

غزل

وقت آن آمد کہ عزم لامکان برپا کنم — این جہان و آنجہان را در ہم و شیدا کنم
وقت آن آمد کہ از یاران تن باشم جدا — عزم سوئے دوستان عالم بالا کنم
نغمۂ فرو آ اے اسد سیر آہستگی نمود — بار فیقان علا آہنگ آن صحرا کنم
نقطۂ آخر بہ اول می رسانم اے فلان — دورۂ قوسین را قرب با و ادنیٰ کنم
بعد و ہمی را بقرب و سوسہ سازم بہم — این خیالات توہم را بخود رسوا کنم
نفی در اثبات و اثبات است در نفی کذا — لا و الا را بہم آریم تا لا لا کنم
رخش را بالا و الا بر جہانم این زمان — زان طرف بیدای امکان خیمہ برپا کنم
صورت تن از ہیولای قفس آرم برون — طایر قدسی نشین را مادۂ عنقا کنم
بیخود آتا با خدا اے خویش گردم ہمعنان — بیخود آ شو از خودا تا با خدا یکتا کنم
سازش بانگم وا این پردہ آنجان در ہم — با صدای ہوا ہویت طنطنہ در نا کنم
تازہ شد بہ وصل جانان کنم تنہا — دورہ با مرکز السد را یکتا کنم

وصیت نامہ ختم ہوا فقط اس وصیت نامہ مین جو نصیحت فاتحہ سالیانہ کے درج ہے کہ ہرگز بہ تکلف نکنند بلکہ ہنا بیند کہ حکم چنین است بہ بہشت سال روشن خواہر شد فقط سوا اسکے نسبت کہتے ہین کہ ظہور اس پیشین گوئی کا اسطرح پر ہوا کہ بعد بیس برس کے جاگیر آپ کی انگریزون نے ضبط کر لی تھی مگر آپ کے فضل الہی سے واگذاشت ہوگئی - کتاب کاشف الاستار (جسکا حوالہ او[illegible] کے حالات مین ہوا ہے) آپہی کی تصنیف ہے - آپکے تین پسر تھے اول سید آل احمد ملقب بہ اچھے صاحب دوم سید آل برکات معروف بہ ستھرے صاحب سوم سید آل حسین مشہور بہ بچے صاحب قدس اللہ اسرارہم - وفات شریف آپ کی یعنے حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ کی تاریخ چودھوین محرم الحرام کو سنہ ۱۱۹۸ گیارہ سو اٹھانوے ہجری مین واقع ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون ٥ مزار مبارک آپ کا بمقام مارہرہ شریف وسط برآمدہ شرقی مقبرہ مقدسہ حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ مین اور نشان سے ہے مزار شریف پر آپ کے ایک مرید نے مختصر گنبد مینا دی بنوا دیا ہے جو ستون ہائے سنگی پر قائم ہے و مقبرہ زیادہ شدہ مذکورہ حالات حضرت شاہ آل محمد قدس سرہ مین جانے کی راہ آپکے پائنتی زیر گنبد ہی سے ہے فقط

حالات حضرت سید شاہ آل احمد مارہروی قدس اللہ سرہ

کتاب آثار احمدی مین لکھا ہے کہ اسم شریف آپکا سید آل احمد ملقب بہ اچھے صاحب ہے آپ خلیفہ ارشاد و سجادہ نشین حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ پدر بزرگوار اپنے کے ہین - ولادت آپکی تاریخ [illegible]

سنہ ۱۱۶۰ گیارہ سو ساٹھ ہجری میں واقع ہوا ہے سلطان مشائخ جہان) آپ کے تولد کا
مادہ تاریخ ہے۔ چار برس تک آپ اپنے دادا کے ظل عاطفت میں
رہے چنانچہ ایک روز آپ مسجد خانقاہ میں بعد عصر اپنے دادا کے زانو پر
بیٹھے تھے و اوس وقت مجمع عام تھا آپ کے جد امجد نے فرمایا کہ حضرت صاحب
البرکات نے فرمایا ہے کہ مجھے بفصل چار واسطے کے ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ فروغ
کاشانہ دلا و شمع دودمان میرے فقر کا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ آپ نے
صحبت بابرکت باپ میں کسب و کمالات صوری و معنوی و بہت فیض حاصل
کیا ہے و آپ ہمیشہ اکتساب و اذکار و مراقبات و اشغال و حبس نفس کبیر و صلوۃ
معکوس و صوم نفل و مجاہدات قویہ باطن وغیرہ اعمال میں التزام رکھتے
تھے و طاعات فوق الطاعات بجا لاتے ہیں و ساتھ روحانیات کرام کے
مستفیض ہو کر بہت انوار و اسرار مشاہدہ کئے ہیں و آثار کرامت و ولایت کے
آپ پر ظاہر ہوئے۔ بعد وفات والد بزرگوار کے آپ نے خرقہ فقر کا پہنکر سجادہ
موروثی پر اجلاس فرمایا و نقارہ ہدایت کو بلند آواز کیا ہزار ہا طالبان معلیٰ
بارگاہ والا میں ہجوم کرکے اپنے اپنے مطالب و دلخواہ پر کامیاب ہوتے تھے
اور آپ بقدر استعداد ہر ایک کے دور کرنے پردۂ غفلت و احد حضرت احدیت
میں کوشش کرکے وصول الی اللہ کی راہ کو ابتدا سے انتہا تک نشان
دیکر احوال و مقامات و مراتب لایقہ میں فائز المرام فرماتے تھے۔ و کاروائیہ
ارشادات و تزکیہ ظاہر و تصفیہ باطن آپکا ایسا گرم تھا کہ عروس جہان کو [illegible]
[illegible] علو و منزلت [illegible] انوار [illegible]

منور کر دیا - فضلاء عصر و علماء متبحر کہ طایفہ عالیہ صوفیہ سے منکر تھے حد سے
زیادہ آپ سب کے معتقد ہوئے - و امراء عظام نے حلقہ بگوش ہوکر خدمات
نمایاں کی - اور اکثر آپ علما و فضلا و فقرا و مساکین و ضعفا سے صحبت رکھتے
تھے - ظاہرا اوقات گرامی آپ کے مجملاً اسطرح پر تھے کہ بعد آدھی رات کے
تجدید وضو فرماکر اندرون حویلی کے نماز تہجد ادا کرکے معاملات باطن اذکار و
اشغال مین مصروف رہتے تھے - وقت ہونے اذان صبح کے مسجد پر
آکر نماز پڑھتے و بعد نماز کے خانقاہ شریف مین وظیفہ و ادعیہ و اوراد وغیرہ
و اشغال باطن مین تا وقت چاشت اشتغال رکھتے تھے اس درمیان مین
خدام خاص بھی باریاب نہین ہو سکتے تھے و بعد فراغ اعمال موصوفہ کے ایک
ساعت توقف کرکے وضو جدید کرتے و حسب معمولات اسلاف درگاہ مین
حضرت صاحب البرکات قدس سرہ کے جاکر بعد زیارت و فاتحہ بزرگان کے
وظیفہ بعض ادعیہ و اشغال معمولہ وہان کا ادا کرتے دو دو تین گھڑی کے بعد روضہ
معلی سے برآمد ہوکر اکثر و خصوص موسم بہارانہ و بیرون تین چار گھڑی باغ
درگاہ مین جلسہ فرماتے و فواکہ ہر فصل کی ہر قسم کے کہ موجود ہوتے فقرا و دنیا داران
حاضرین کو تقسیم کئے جاتے - بعدہ حویلی مین تشریف لاکر ایک ساعت
بار عام کرکے برخاست فرماتے و طعام تناول فرماتے بعدہ ایک ساعت
قیلولہ فرماکر وقت اوسط ظہر کے مسجد مین تشریف لاکر بعد نماز و تلاوت قرآن مجید
کے خانقاہ مین تشریف لاکر کتب حقایق و سلوک و سیر کے سیر مین توجہ رکھتے
و پھر وقت عصر تک بار عام نہ ہوتا بعد و مسجد مین نماز عصر کی پڑھکر حویلی مین تشریف

لاکر بار عام فرماتے اکثر یاران دین و اہل دنیا حاضر ہوکر کلام معجز نظام سے
مستفید ہوتے۔ شام بعد مسجد مین نماز مغرب ادا کرکے خانقاہ مین تشریف
لاتے و مصلا پر صلوٰۃ اوابین و تسابیح وغیرہ اعمال پڑہکر اندرون محلسرا کے
رونق افروز ہوکر دو گہڑی جلسہ فرماتے و عرض حال مستورات شہر کا سنکر
اونکی تسلی خاطر فرماکر حویلی مین تشریف لاتے و بقدر معمول استراحت فرماکر
بعد عشا و تہجد ساتہہ حق کے خلوت رکہتے تھے۔ کتاب انوار العارفین مین
لکہا ہے کہ اپنے وقت مین آپ شیخ المشایخ تھے اوسوقت کے مشایخ
آپ کی بزرگی و مشیخت کا آوازہ سنکر آپ کی خدمت مین آتے تھے و آپ بکمال
بزرگی و اخلاق سے تعظیم و تواضع فقرا و علما و مسافرون کی فرماتے تھے
آپ کے پدر بزرگوار اپنی حیات مین واسطے ریاضات و مجاہدات و شب
خیزی و پڑہنے نماز معکوس کے آپ کی نسبت کوشش بلیغ فرماتے تھے و
ہر روز حال دریافت کرتے تھے اگر تعداد مین شغل و ذکر و شب بیداری پہ نسبت
پسر ثانی کے آپ مین زیادہ پاتے تھے اپنے ساتہہ کہانا کہلاتے تھے والا
اس شفقت سے پسر ثانی کو معزز و ممتاز فرماتے تھے۔ کہتے ہین کہ آپ بارہ
برس تک اپنے کو کنوئین مین لٹکا کر نماز معکوس پڑہتے رہے ہین چنانچہ
پیر مبارک مین نشان رسن کے نمودار تھے۔ **آپکا وصیت نامہ**
بندہاے خدا سلمہم اللہ تعالےٰ آنچہ حضرت ابوے رحمۃ اللہ علیہ در وصیت نامہ
رقم فرمودہ اند بران مواظبت نمایند و طریقہ بیعت بجز خاندان خود چہ از پدر و چہ
از برادر و چہ از خلفاے خاندان خود از جاے دیگر نکنند چرا کہ سلسلۂ صحیح است

باغ مرا چہ حاجت سرو و صنوبر است　　شمشاد خانہ پرور ما از کہ کمتر است

فائز و استفادہ را مضایقہ نیست ع متاع نیک ہر دکان کہ باشد

و در آداب مسجد و خانقاہ و درگاہ بکوشند و از بالیست ملحوظ و از نا بایست محفوظ دارند کہ عمدہ کار شریعت است ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید　　کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

و در خدمت صادر و وارد و در تعظیم و تکریم مشایخ و فقرا و علما و فضلا بکوشند و انچہ از دست ایشان آید رطب و یابس بحرمت تمام متواضع شوند اگر ازین معنی از ایشان کسے راضی نخواہد شد مواخذہ بر ایشان نیست و علم و عمل در پیش دارند کار نیک است۔ دیگر ہیچ زیادہ ازین دعا با بیگانہ و خویش و کار ازین اہم در پیش والسلام۔ و فاتحہ سالیانہ بتکلف نکنند بریک کاسہ شربت یا بریک نان جوین بکنند و خدمت وارد و صادر بصدق دل کنند من خدام خدم در مذہب ابو حنیفہ قائم باشند و رسم تعزیت از سہ روز زیادہ نہ نمایند و روشنی و چراغان بعمل نیارند چرا کہ این عاصی تکلف روا ندارد و تکلف در شرع روا نیست فقط

وصیت نامہ ختم ہوا آپنے کوئی لڑکا اپنے پیچھے نہیں چھوڑا و تاریخ سترہوین ماہ ربیع الاول ۱۲۳۵ بارہ سو پینتیس ہجری مین وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن مزار مبارک آپکا قصبہ بارہرہ شریف میں اندرون قبہ شریف کے حضرت شاہ صاحب البرکات قدس سرہ کے مزار مقدس سے ملا ہوا جانب پائین راست واقع ہے۔ بعد وصال آپکے حضرت شاہ آل رسول قدس سرہ بن حضرت سید آل برکات عرف ستھرے صاحب نور اللہ مرقدہ کہ برادر زادہ

حقیقی و خلیفہ آپ کے تھے سجادہ نشین ہوئے و تا حیات اپنے کار
ہدایت و تلقین میں مصروف رہے آخر کار تاریخ اٹھارہویں ماہ ذی الحجہ ۱۲۹۶ سنہ
بارہ سو چھیانوے ہجری کو آپنے بھی وفات پائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مزار
مبارک آپکا حضرت شاہ سید حمزہ قدس سرہ جد اپنے کے مزار شریف سے
متصل جانب شمال واقع ہے۔ آپ کے پسر کلان سید ظہور حسن اپنے
پسر سید شاہ ابو الحسین الملقب بہ میاں صاحب کو چھوڑ کر رو برو اپنے والد
کے وفات پا چکے تھے و سید ظہور حسین عرف چھوٹو میاں پسر خورد مع
اپنے پسر سید ابو الحسن عرف میر صاحب کے اب تک بعنایت الٰہی بقید
حیات ہیں انتظام دنیاوی متعلق ملک وغیرہ و خانگی اس خاندان کا حضرت
سید ابو الحسن صاحب موصوف کے تعلق ہے۔ و حضرت سید شاہ ابو الحسین
الملقب بہ میاں صاحب بن سید ظہور حسن مرحوم مغفور نے اپنے جد بزرگوار
حضرت سید شاہ آل رسول قدس سرہ سے تعلیم و تربیت پا کر بعد وفات جد موصوف
اپنے کے سجادہ نشین ہوئے فی زماننا ذات بابرکات حضرت سید شاہ
ابو الحسین صاحب موصوف ملقب بہ میاں صاحب کی قصبہ مارہرہ شریف
میں فیض رسان طالبان خدا ہے اللہ تعالےٰ جلشانہ اونکے ذات افاضت
سمات سے ہمیشہ فیض عام جاری رکھے آمین فقط

حالات حضرت سید شاہ محمد غوث قدس اللہ سرہ العزیز

کتاب آثار احمدی میں حالات حضرت شاہ سید محمد غوث قدس اللہ سرہ کے
اسطرح پر مذکور ہیں کہ آپ درویش کامل عارف آگاہ واہل اللہ متوطن قصبہ

زمانیہ تو ابع سرکار بنارس کے تھے و مرید و اجل خلفائے حضرت سید
شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ سے تھے عنفوان
شباب میں باشتیاق خداشناسی اپنے وطن و دیار سے ہجرت کر کے
مارہرہ شریف میں تشریف لائے و اپنے مرشد کے حضور میں حاضر رہکر مطلب
دلی کو پہونچے و بعد کسب فیوض و برکات کے خرقہ خلافت مرشد سے
پاکر اجازت سلاسل خمسہ یعنے قادریہ و چشتیہ و نقشبندیہ و سہروردیہ و
مداریہ کے حاصل کی بعدہ سیاحت اختیار کر کے سفرہائے نیک کیا و مقامات
اولیا میں گذرے بہت لوگوں کو مرید و مستفید فرمایا وقت بداؤں شریف موضع
شیخوپور میں قیام اختیار فرما کر بیرون آبادی چاہ و مسجد و حجرہ بسکونت خود تعمیر
کرایا و عزلت قبول کر کے کمال تجرد و وارستگی سے اوقات بسر کرتے تھے
و فیض رسانی خلق میں مشغول رہکر مرجع اکابر و اصاغر کے ہوے۔ آپ فتوح
کسی سے نہیں لیتے تھے و بہ سبب قلت مداخل و کثرت مخارج کے اکثر
اشخاص آپ کیطرف احتمال دست غیب کا رکھتے تھے حالانکہ آپ کا دست
غیب محض توکل علی اللہ تہا۔ آخر میں آپ شیخوپور سے بداؤن شریف چلے
آئے وہیں بہ شبہہ دست غیب جماعت دزدان نے آپکو بزخمہاے کاری
مجروح کیا آپنے بوفور حلم قلبی کے قاتلان سے فرمایا کہ فوراً تم چلے جاؤ
ایسا نہو کہ کوئی تمکو دیکھ لیوے اور تم گرفتار ہو جاؤ۔ اونکو رخصت کر کے اوسی
زخمہاے کاری کے اثر سے آپ نے مرتبہ شہادت کا پایا سبحان اللہ
دیکھو آپ میں کیسا حلم تہا کہ اوسوقت نے تو آپکو قتل کیا اور آپنے اونکے گرفتاری

والا پسند نفرما کر فوراً اوسنے چلے جانے کو ارشاد فرمایا یہ ثمرہ ریاضت و مجاہدہ
نفس کا ہے - اہل اللہ راہ خدا مین مجاہدہ کو مقدم جانتے ہین و ایسا مجاہدہ کرتے
ہین کہ خود اطاعت نفس سے باہر اکر نفس کو اپنا مطیع و منقاد کر لیتے ہین انسان
کو چاہیئے کہ پیروی نفس سے ہر وقت گریزان رہے - اور بتحقیق یہ معلوم ہوا
کہ ایک شخص نے جو پہلے آپکا مرید و معتقد تھا پیچھے منحرف ہو گیا تھا اوسنے
روپیہ خرچ کرکے براہ حسد شہید کروا ڈالا بہر حال آپ نے شہادت پائی و شہادت
آپ کی تاریخ پانچوین شہر شعبان ۱۲۵۵ھ بارہ سو پچپن ہجری شب جمعہ کو ہوئی ہے انا للہ
وانا الیہ راجعون ۵ مزار مبارک آپکا شہر بداؤن شریف محلہ پیر بو ولا مین چبوترہ
پختہ مزار حضرت احمد بو لا رحمۃ اللہ علیہ پر جانب پورب واقع ہے سرہانے
ستون پختہ ہے اوسمین چھوٹے چھوٹے چند طاق بنے ہین فقط

حالات حضرت شیخی و مرشدی حضرت آخوند حافظ عبد العزیز دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت مرشدی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین اسوۃ الواصلین ماہر اسرار
رب العالمین متبع سنت سنیہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ
وآلہ واصحابہ اجمعین پیرو آثار خلفاے راشدین حامی شریعت مقتداے
طریقت واقف رموز حقیقت غواص محیط معرفت قطب وقت سلطان الکملا
برہان الفضلا عاشق صادق جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے
عنہ صاحب ولایت شیخ المشائخ جناب حضرت آخوند حافظ شیخ عبد العزیز
صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز مولد و منشا

بجمیع صفات پسندیدہ و اوصاف حمیدہ کے تھے - آپنے بعد بیعت کے
خرقہ خلافت حضرت زبدۃ العارفین یگانہ حضرت صمدیت مقبول بارگاہ احدیت
حضرت سید شاہ محمد غوث شہید قدس اللہ سرہ العزیز سے پہنکر لقب شاہ
مقبول احمد کا پایا - آپکے والد ماجد مولوی حکیم الٰہی بخش صاحب بن حافظ
محمد جمیل صاحب ساکن قدیم شاہجہان آباد کے تھے ولادت آپکی ۱۱۱۱ھ گیارہ سو گیارہ
ہجری نبوی مین ظہور مین آئی - ایام طفلی مین پہلے آپنے حضرت آخوند برہان صاحب
سے قرآن شریف حفظ کرکے نو سال کی عمر مین تکمیل حفظ قرآن مجید کی کی و بعد
حفظ کے حسب اجازت حضرت آخوند صاحب موصوف استاد اپنے کے
تیمناً و تبرکاً آخر رکوع سورہ بقرہ کا حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی
قدس سرہ سے پڑھا - حضرت آخوند برہان صاحب موصوف باشندہ
پشاور تھے بزمانہ شاہ عالم بادشاہ بمعیت غلام قادر بہ نیت تاراج شاہجہان آباد
کے آئے تھے پر تو نظر فیض اثر جناب مولانا شاہ عبدالقادر صاحب موصوف
رحمۃ اللہ علیہ برادر خورد حضرت خاتم المفسرین و المحدثین آیۃ اللہ فی الارضین
جناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ سے اونکو راہ راست نصیب
ہوئی اور بیعت خاندان نقشبندیہ مجددیہ سے بدست مولانا شاہ عبدالقادر
صاحب موصوف مشرف ہوکر فیضان صوری و معنوی سے سرفرازی ہوئی
و مراتب علیا کو پہونچے - جناب آخوند صاحب خود فرماتے تھے کہ ہم غلام قادر
کے ساتھہ دہلی کو لوٹنے آئے تھے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب کی نظر نے
ہمکو لوٹ لیا - جناب آخوند صاحب ناظرہ خوان تھے مگر کمال صاحب تصرف

تھے جس شخص کو قرآن شریف پڑھایا وہ شخص حافظ قرآن ہوا و مکروہات دنیاوی سے محفوظ رہا۔ منجملہ کرامات وخوارق عادات آخوند صاحب کے ایک یہ ہے کہ جو شخص بحسن عقیدت شب کو آپکے چارپائی کے نیچے سوجاتا وہ حق جلشانہ کی زیارت سے مشرف ہوتا اسیواسطے جناب آخوند صاحب ہضماً للنفس اولٹی چارپائی پر آرام فرماتے۔ آپ ارباب دنیا واہل دول سے متنفر ولوث نجاست حرص وطمع سے پاک وصاف تھے توکل آپکا کامل تھا۔ ایک مرتبہ نواب محمد امیر خانصاحب والی ٹونک کو کوئی مہم اہم درپیش ہوئی وہ حاضر ہوکر جناب آخوند صاحب سے خواستگار دعا کے ہوے آپنے ایک ہفتہ ختم خواجگان با شرائط معمولی پڑہکر دعا فرمائی اللہ تعالیٰ نے وہ مشکل نواب صاحب کی حل کر دی تب نواب صاحب نے حاضر خدمت ہوکر زر خطیر از قسم نقد وجنس بحضور خدام والا مقام کے پیش کیا جناب آخوند صاحب نے غصہ ہوکر فرمایا کہ نواب صاحب ہم نے اپنی دعا بعوض اس مال کے فروخت نہیں کی محض خالصاً للہ دعا کی تھی ہمکو مال کی کچھ حاجت نہیں ہے تم اپنا مال لیجاؤ نوابصاحب نے عرض کی کہ یہ مال طلبہ وفقرا و مسجد کے صرف کے لئے ہے آپنے فرمایا کہ ہم نے وقت عزلت نشینی سے آجتک کسیکے نقد وجنس کو اپنا ہاتھ نہیں لگایا تم اپنے ہاتھ سے جسکو چاہو تقسیم کردو چنانچہ نوابصاحب نے کچھ روپیہ تقسیم کیا باقی اپنے ہمراہ واپس لیگئے اور پچیس روپیہ ماہواری واسطے صرف مسجد وخرچ طلبہ کے مقرر کردیا پچیس روپیہ اسوقت سے اوائل زمانہ مسند نشینی حضور اقدس یعنی جناب

مرشدی قدس سرہ تک برابر جاری رہے بعدہ بوجہ بد انتظامی و بے اعتنائی
بعض ملازمان نواب صاحب کے خدام حضور اقدس مرشدی قدس سرہ
نے بعلو ہمت و کمال استقامت اپنے کے موقوف فرما کر علیٰ رؤس الاشہاد
ارشاد فرمایا کہ درس طلبہ کا آخوند صاحب کے جانب سے خالصاً للہ ہے
تا قیامت جاری رہے گا چنانچہ حسب ارشاد جناب حضور اقدس قدس سرہ
کے وہ درس بعنایت الٰہی آجتک جاری ہے - بعد حفظ قرآن مجید کے
حضور اقدس قدس سرہ کبھی ایک منزل وکبھی دو منزل ہر روز بلا ناغہ تلاوت
فرماتے تھے اور جب حضرت خواجہ خواجگان قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے زیارت کو تشریف لیجاتے تو
آمد و رفت مین ایک قرآن شریف تمام وکمال ختم کرتے - بعد تکمیل حفظ قرآن
مجید کے حضور اقدس قدس سرہ نے تحصیل علم فارسی و عربی کی فرمائی
چنانچہ شافیہ ابن حاجب و شرح ملا جامی کو مولانا محمد کریم اللہ صاحب علیہ الرحمۃ
سے کہ اوسوقت مین مولانا صاحب خود بھی تحصیل علوم فرماتے تھے و طلبہ
علوم کو بھی درس دیتے تھے پڑھی تھین و کتاب مشکوۃ المصابیح کو جناب
خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھی و اکثر
بغرض رفع شبہات بخاری شریف کے جناب مولانا حاجی محمد اسحاق علیہ الرحمۃ
کی خدمت مین تشریف لیجاتے تھے و کتب تصوف اکثر اہل باطن و ارباب
کشف سے اخذ کین چنانچہ لوایح جامی حضرت قدوۃ العرفا حافظ محمد علی
صاحب المعروف بحافظ محرم علی صاحب اجل خلیفہ قدوۃ الکبرا حضرت

شاہ سلیمان صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے و مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ
علیہ کی حضرت زبدۃ الاصفیا رحقایق پناہ شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی بعد نماز تہجد تخمیناً دوسو ابیات مثنوی شریف
کے مطالعہ کرکے حضرت شاہ صاحب موصوف کے خدمت مین پہونچکر مستفید
ہوتے تھے۔ الغرض حضور اقدس حضرت مرشدی قدس سرہ نے شروع
عالم شباب مین علوم ظاہری سے استفادہ حاصل فرماکر حضرت قبلۃ الکاملین
قدوہ ارباب عرفان جناب سیدہ محمد غوث صاحب شہید قدس اللہ سرہ العزیز
اکمل الخلفا رجناب ملائک مآب سند العرفا سید السادات حضرت سید
شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب قادری مارہروی رضی اللہ تعالے عنہ
سے خاندان عالیہ قادریہ مین بیعت حاصل کی دعرصہ چندرور مین اکتساب
علوم معنوی وطرق خاندہا اعنی خاندان عالیہ قادریہ و چشتیہ نظامیہ
ونقشبندیہ ابوالعلائیہ وسہروردیہ ومداریہ وجملہ اشغال واوراد واعمال سے
مشرف ہوکر ارادہ مراجعت کا فرمایا اوسوقت حضرت کے مرشد اقدس نے
فرمایا ہم نے تمہارا لقب شاہ مقبول احمد رکھکر مجاز ارشاد کیا جو شخص بارادہ
بیعت تمہارے پاس آوے اوسکو طریق خاندانی مین مستفیض کرو بجواب
اوسکے آپنے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ یہ خادم اس امر کی لیاقت نہین رکھتا
فرمایا ہم نے تم کو بحکم پیران عظام علیہم الرحمۃ کے مجاز اس امر کا کیا ہے
اگر کوئی طالب بحسن عقیدت بنظر استفادہ تمہارے طرف رجوع کرے
بعد حصول اجازت پیران عظام واستخارہ معمولی خاندانی کے اوسکی دستگیری

کر دو پھر ارشاد فرمایا کہ دہلی مین اکثر لوگ طالب فتوحات وعمل حُب وبغض و دست غیب کے رہتے ہین اگر تمکو شوق اس امر کا ہو تو یہ امر بھی ممکن ہے آپنے دست بستہ عرض کیا کہ یہ خادم محض بپاس حصول راہ حق جلشانہٗ کے حاضر خدمت ہوا تھا حضور نے یہ الطاف مربیانہ تعلیم فرما دی اب مجکو کسی چیز کی ضرورت نہین ہے موافق ارشاد وتعلیم کے تا زیست عمل در آمد کرتا رہونگا - چنانچہ حضور اقدس قدس سرہ نے ابتدائے زمانہ مسند نشینی سے تا دم واپسین کسی شخص کو بلا اجازت وارشاد مرشدین عظام کے داخل طریقہ خاندانی نہین کیا - ایک مرتبہ ایک شخص گوالیار سے بہ ارادہ شرف بیعت کے حاضر خدمت ہوا بمجرد حاضری اوسکے بلا عرض حال آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے شخص تجکو جناب میر عبداللہ صاحب خلف الصدق جناب شاہ صابر بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ داخل سلسلہ فرماوینگے چنانچہ وہ شخص میر صاحب موصوف سے مشرف بہ بیعت ہوا - حافظ نصیر الدین صاحب دش برس کامل آپ سے خواستگار شرف بیعت کے رہے آپ نے فرمایا کہ حافظ صاحب آپکا حصہ میر عبداللہ صاحب کے پاس ہے چنانچہ حافظ صاحب موصوف نے جناب میر صاحب موصوف سے خاندان چشتیہ صابریہ مین بیعت حاصل کی - عشرت علی خادم درگاہ حضرت قدوۃ پاکان زبدۂ خاصان کردگار سید محمود بحار چشتی رحمۃ اللہ علیہ کئی سال تک آپ سے بیعت کے لئے اصرار کرتے رہے و آپ انکار فرماتے رہے ایک روز بعد نماز صبح بجذب شوق عشرت علی حاضر خدمت ہوئے آپنے ارشاد

فرمایا کہ عشرت علی آج ارشاد ہوگیا ہے بعد وظائف سے کے داخل سلسلہ کرونگا چنانچہ اوسی روز بعد وظائف کے شرف بیعت سے مشرف فرمایا۔ ایام شباب مین تا ایام غدر آپ اکثر زیارت مزارات اولیا رکبار قریب و بعید سے مثل اجمیر شریف و پاک پٹن شریف و پانی پت و سونی پت و مارہرہ شریف وغیرہ و مزارات خاص دہلی شریف کے فیضیاب ہوتے چنانچہ مقام نقش قدم مبارک جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم واقع کوٹلہ بیرون شہر دہلی مین بعد نماز مغرب و مزار مبارک جناب سید الواصلین حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ پر بعد نماز عشا عرصہ تیس ۳۰ سال تک دوازدہ ماہ تشریف لیجاکر مراقب ہوا کرتے تھے۔ بعد اجلاس مسند ارشاد کے حضور اقدس قدس سرہ کا یہ حال تھا کہ شب و روز سوا سماعت و تلاوت قرآن مجید و اشغال و اذکار و اوراد کے اشتغال دنیادی سے آپکو کچھ سروکار نہ تھا و یاد کردگار و ذکر الہی سے آپکو اسقدر شوق و ذوق تھا کہ زمانہ سن تمیز سے تا آوان ارتحال شب کو گاہے غفلت آپکے قرین حال ہوتی اگر احیاناً بمقتضائے بشری خواب غالب ہوتا تو تھوڑے عرصہ مین متنبہ ہوکر نفس کو ملامت فرماتے اور آبدیدہ ہوتے۔ اوقات شریف آپ کی اس طرح پر تھی کہ تہجد کے وقت حوائج بشری و تقاضائے حاجات ضروری و طہارت کامل سے فراغت حاصل کرکے نماز تہجد مین مصروف ہوتے و بعد نماز تہجد کے سر بسجدہ ہوکر ایسے کلمات خضوع و خشوع و الفاظ عجز و فروتنی کے زبان سے فرماتے کہ قلب سامعین کا ادراک معانی اون الفاظ سے متاثر ہوتا۔ بعدہ

حبس دم و شغل سلطان الاذکار و دیگر ریاضات شاقہ مین صبح تک مشغول رہتے پھر وقت صبح صادق کے بنفس نفیس بآواز بلند اذان فرماکر درویشان مسجد و حاضرین خانقاہ کو بیدار فرماتے اور اندرون حجرہ بالاے مسجد مین اسقدر مکث و تانی فرماتے کہ ہر شخص بعد قضاے حاجت و طہارت کامل کے منتظر قدوم میمنت لزوم کا رہتا پھر حضور اقدس قدس سرہ مسجد مین تشریف لاکر بنفس نفیس امامت فرماتے و ہر دو رکعت مین قراءت طویل طوال مفصل و دیگر سورہ قرآن دو رکوعات سے بتجوید و ترتیل ادا فرماکر بعد سلام کے وظائف مسنونہ عقود انامل پر پڑھکر ادعیہ ماثورہ وغیرہ سے بخشوع و خضوع دعا فرماتے بعدہ گیارہ ضرب نفی و اثبات کے بجہر فرماکر بعد السلام علیک و مصافحہ کے حضار جماعت سے ہر ایک کو بمژدہ جانفزا و نوید فرحت افزا مرحبًا بالصباح الجدید والیوم السعید مشرف فرماکر دروازہ بام بند کرکے اندرون حجرہ تشریف لیجاتے و تا طلوع آفتاب ذکر الٰہی مین مشغول رہتے بعد نماز اشراق کے ورد و وظایف مین مصروف ہوتے بعد از انفراغ وظائف نوبجے استنجا و وضو سے فارغ ہوکر مجلس خانہ معروف بہ مسافر خانہ مین تشریف فرما ہوکر طلبہ مسجد کو سبق قرآن مجید پڑھاکر دیگر حاضرین بارگاہ کو بانجاح مرام کامران فرماتے پہلے آپ خود بعد نماز ظہر کے قرآن خوانی کرتے تھے مگر چونکہ بوجہ مرور آفت مردمان کے تعظیم و توقیر تلاوت قرآن شریف مین نقصان عاید ہوتا تھا لہذا آپنے نماز تہجد و صلوٰۃ الاوابین مین قرآن شریف پڑھنا اختیار فرمایا۔ حضور اقدس قدس سرہ کے مزاج عالی مین عظمت قرآن مبارک

کی اسقدر تھی کہ اثنار سماعت قرآن شریف مین اگر کوئی شخص السلام علیک ومصافحہ ومکالمہ کرتا تو بوجہ ناگوار ہونے کے چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا تھا۔

الغرض دوپہر تک سماعت قرآن مجید واستخراج مرام حاضرین مین مصروف رہتے بعدہ بقدر قوت لا یموت طعام ماحضر نوشجان فرماکر قیلولہ فرماتے پہر وقت متوسطہ مین نماز ظہر ادا فرماکر ختم خواجگان نقشبندیہ قدس اسرارہم بجمع حضار محفل وحاضرین خانقاہ ودرویشان مسجد پڑہتے بعدہ مسافرخانہ مین مسند ارشاد پر اجلاس فرماکر آموختہ وسبق طلبہ سنکر حل مشکلات ارباب حاجات مین تا وقت عصر سعی بلیغ فرماتے ازان بعد اول وقت نماز عصر پڑھکر بعقد محفل ختم بطریق پنج آیت کے اولاً آپ کوئی سورہ آغاز فرماتے بعد تلاوت چند آیات کے دیگر حفاظ قرآن شریف وحضار مسجد اوسکو اختتام کو پہونچاکر پہر ایک ایک رکوع ودیگر سورہ قرآن شریف پڑہتے من بعد درود شریف بعدہ قصائد مشتمل بر حمد خدا ونعت سرور انبیا ومناقب ومدایح بزرگان با صفا پڑہ ہوا کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ودیگر بزرگان دین متین کے ارواح پاک کو ایصال ثواب فرماتے وبعد ختم کے مسافرخانہ مین تشریف لاتے جو مستورات پردہ نشین کہ بحوائج خود یا بغرض زیارت وملازمت خدام ذوے الاحترام کے حاضر ہوتین اونکے حال زار پر حسب حاجت توجہ مبذول فرماتے۔ وآپکا معمول تہا کہ جب مسافرخانہ مین باستخراج مرام مستورات پردہ نشین کے تشریف لیجاتے بلا استیذان داخل مسافرخانہ نہوتے ہرچند اکثر مستورات آپ سے حجاب نہین کرتی تہین مگر بوجہ کمال

تقوی و احتیاط کے بلا استیذان تشریف لیجانے مین عجلت نفرماتے
اگر کوئی عورت بحسن اعتقاد و خلوص عرض کرتی کہ حضور سے پردہ نہین
ہے آپ تشریف لادین تو ارشاد فرماتے کہ غیر محرم سے پردہ نکرنا شرعاً ممنوع
ہے اور وقت بیعت کے بھی آپکا یہی معمول تھا کہ مستورات کے ہاتھ کو لمس
و مس نفرماتے اور بجائے مصافحہ کے رومال و یا کنارہ عمامہ شریف ہاتھ
مین دیکر آیات قرآنی پڑہتے و استغفار تعلیم فرماتے - بعد انجاح مرام طالبین
ذکور و اناث کے حجرہ بالائے مسجد پر تشریف لیجاتے و دروازہ بند کرکے
تا نماز مغرب شغل حبس دم و سلطان الاذکار مین مشغول رہتے بوقت مغرب
مسجد مین تشریف لاکر بنفس نفیس نماز پڑھا کر پھر حجرہ بالا مین تشریف
فرما ہو کر بعد ادائے سنت و نوافل و صلوٰۃ الاوابین و صلوٰۃ التسبیح کے دیگر
نوافل مین مصروف ہوتے - حضور اقدس قدس سرہ بعد نماز مغرب بیشتر
نوافل بطریق تحفہ و ہدایا بنام نامی حضرات اولیا رکبار رحمہم اللہ کے پڑہتے
تھے بعدہ ایک یا دو پارہ قرآن مجید کے نفل مین پڑہکر اول وقت نماز عشا
کی ادا فرماکر وظائف مین مصروف ہوتے بعد انقضائے پہر رات کے قدرے
طعام نوش فرماکر قریب ۱۱ بجے شب کے بدفع ماندگی جسم اطہر کے استراحت
فرماتے ان اوقات معینہ مین بلا ضرورت کسی سے کلام نفرماتے مگر بضرورت
ختم و فاتحہ بزرگان دین متین کے کہ اوسوقت اپنے معمولات کو کم از عادت
معہودہ ادا فرماکر محافل بزرگان عظام و مجالس عراس مشائخین کرام مین
شرکت فرماتے - اور آپکا معمول تہا کہ بروز جمعہ بعد وظائف تا دو پہر حاضرین

خدمت عالی سے ملاقات نفرماتے گاہے بعیادت مرضیٰ وگاہے مسترشدین
ومنتظرین قدوم میمنت لزوم کے مکان پر تشریف لیجاکر شرف زیارت سے
مشرف کراتے اور چہارشنبہ کو بھی بعد وظایف کے کسی سے ملاقات نفرماتے
غسل کرکے عمل چہارشنبہ پڑہتے تھے - حضور اقدس قدس سرہ کے خلوص
کی کیفیت تھی کہ باوجود فقدان قوت وسقوط طاقت وبحوق اوجاع وامراض
واختلاف موسم وضعف پیری کے اسقدر مراقبہ واشغال مین مستغرق رہتے
تھے کہ بعض اوقات کسیکی حاضری وغیر حاضری کی اصلا خبر ہنوتی تہی - و
آپ نے بدون غسل کے عمل چہارشنبہ کا کبہی ادا نہین فرمایا مگر صرف دو
مرتبہ ایک چہارشنبہ آخر ماہ ذی الحجہ دوسرے ہفتم ماہ محرم المکرم قریب ایام وفات
کے کہ ضعف ونقاہت سے نہایت نحیف ہوگئے تھے صرف وضو پر
اکتفا کرکے عمل معمولی کو ادا فرمایا والا کسی حال مین غسل ترک نہین فرمایا حتیٰ
کہ بعض ایام مین خاص چہارشنبہ کو اتفاق مسہل کا بہی ہوا اور اطبا یونانی
نے غسل سے منع کیا آپنے بوسعت اخلاق اطباء کے معروضات کو رد
نہین فرمایا لیکن وقت معمولی پر غسل فرماکر عمل پڑہا - و ماہ مبارک رمضان
مین آپ تمام مہینہ کا اعتکاف فرمایا کرتے الا قریب زمانہ وفات کے کہ جسم
اطہر کو تحمل تاب تابستان کا نرہا تھا صرف عشرہ اخیر ماہ مبارک کا اعتکاف
اختیار فرمایا - عالم شباب مین بارہ سال تک آپنے ذکر دوازدہ تسبیح
کا جہر فرمایا ہے ابتداے زمانہ شغل واشغال مین ایک نقاب سبز چہرہ مبارک
پر رہا کرتی تھی ایک مرتبہ بعد شغل واشغال کے بے اختیار چہرہ مبارک سے

نقاب اوٹھ گئی شیشہ گلاب کہ بمواجہ شریف رکھا تھا پر تو نظر ہیبت اثر سے فوراً شق ہوگیا۔ باوجود پیری وطریان ضعف ونقاہت آپکے وقت ذکر جہر تاثیر ضرب لا الہ الا اللہ سے حاضرین محفل پر صورت ارتعاش در و دیوار کو جنبش معلوم ہوتی تھی۔ ایام غدر مین حضور اقدس قدس سرہ مقبرہ مقام نقش قدم مبارک جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم واقع دہلی مقام کوٹلہ مین تشریف رکھتے تھے ایک مرتبہ اتفاقاً کرم الہی آپ کے مرید نے دست بستہ عرض کیا کہ حضور اس خادم نے کبھی طریق ورزش اشغال خاندان قادریہ ونقشبندیہ وغیرہ نہین دیکھا اگر بتوجہات بندگان عالی اوسنے آگاہی ہوجاوے تو کمال نوازش ہے آپنے بفرط عنایت والطاف مریبانہ تذکرہ اشغال خاندانہاے مسطور کا فرماکر بجذب شوق ارشاد فرمایا کہ سالکان راہ خدا کو بعد اس ورزش کے جو کیفیت حاصل ہوتی ہے وہ یہہ ہے۔ اسقدر فرماکر ایک ضرب لا اللہ کی اس شدومد سے کی کہ عالم غشی طاری ہوگیا وہوش وحواس بالکل زائل ہوگئے کرم الہی نے یہ کیفیت کبھی دیکھی نہ تھی سخت گھبرا گیا اسی اثنا مین آپکو افاقہ ہوا فرمایا دیکھا تو نے کرم الہی متحیر ہوکر ساکت ہوا اور کچھ عرض نکر سکا۔ ایام شباب مین حضور اقدس قدس سرہ حبس دم بکثرت فرماتے تھے آپکی والدہ ماجدہ مرحومہ بشفقت مادری طعام ہاے لذیذ وروغنی آپ کے واسطے پکا رکھتی تھین بعد عشا کے وہ طعام آپ خفیہ کسی مسافر یا طالبعلم کو کھلاکر خود تمام شب حبس دم مین مصروف رہتے تھے کسی درویش نے یہ حکایت بطور شکایت آپکی والدہ ماجدہ سے عرض کی اوس روز سے

آپ کی والدہ ماجدہ بفرط محبت ہواجہ اپنے کہاناکہلاکر رخصت فرمائین آپ
فرماتے تھے کہ پھر اس فقیر سے جس دم نہ ہوسکا - ایام شباب مین آپ تلاوت
قرآن شریف بکثرت فرماتے تھے حتیٰ کہ سالہاسال ہر روز بلاناغہ آپنے ایک
قرآن مجید کامل نماز تہجد مین ختم کیا ہے ایک مرتبہ ایک درویش باکمال نے
بکشف خود یہ حال معلوم کرکے بطور نصیحت ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب آپ
اسقدر محنت شاقہ سے شب بیداری نکیا کیجئے عالم ضعیفی مین مرض ضعف
دماغ عارض ہوجائے گا مگر اشتیاق یادالہی وجذب شوق فیوضات لامتناہی
سے آپنے درویش کی نصیحت پر کچھ خیال نفرمایا - فرماتے تھے حضور اقدس
قدس سرہ کو حقیقت آپ عالم ضعیفی مین بالکل محنت نہین ہوسکتی باوجود اس
کہ ام تہ بانہمہ ضعف پیری وکبرسنی کے آپ تمام شب یادالہی مین مصروف
رہتے تھے اور ایک لمحہ بھی غفلت قرین حال فیض مال نہوتی تھی جیساکہ اوپر
آپ کے اوقات کے حالات درج ہوچکے ہین - حافظ عبداللہ صاحب پولہ
فروش رحمتہ اللہ علیہ اجل خلیفہ آپ کے فرماتے تھے کہ یہ خادم عرصہ دس برس
کامل تمام شب حاضر خدمت بابرکت رہا آپکو کبھی کسیوقت غافل نہین پایا -
حضور اقدس قدس سرہ کو اللہ تعالےٰ نے مدارج اعلیٰ ومراتب علیا بہت کچھ
عطا فرمائی تھی جسکو عام طور سے اشخاص نہین سمجھ سکے اب بعد وصال آپکے
باستماع بعض واقعات مشتے نمونہ از خروارے کے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کیسے
خدارسیدہ تھے - ایک مرتبہ نواب رضا علیخان صاحب مرادآباد سے بسواری
ریل گاڑی تشریف لاتے تھے گاڑی مذکور پر اونسے ایک شخص محمد سلیمان صاحب

نامی باشندۂ مکہ معظمہ سے ملاقات ہوئی نواب صاحب نے بعد السلام علیک
کے اونسے دریافت کیا کہ آپ کہاں تشریف لیجائینگے اونہوں نے فرمایا
کہ میں بپاس شرف زیارت قطب وقت حضرت مولانا حافظ عبد العزیز صاحب
کے دہلی جاتا ہوں مکہ معظمہ میں حضرت ابراہیم رشید مکی نے کہ وہ بھی ایک
درویش باصفا و صاحب عرفان ہیں مجھسے فرمایا تھا کہ جب تم ہندوستان
کو جانا تو دہلی میں ضرور حضرت کی خدمت میں جانا کہ جناب موصوف دہلی
میں قطب وقت ہیں - دہلی میں ایک سیدانی صاحبہ مجذوبہ تھیں شیخ قادر بخش
سو لی پتی نے اونکا حال حضور اقدس قدس سرہ سے دریافت کیا آپنے
ارشاد فرمایا کہ دہلی میں اہل خدمت بیشتر ہیں منجملہ اونکے ایک یہ بھی ہیں دہلی
سب میں ایک صاحب ولایت ہیں شیخ قادر بخش نے عرض کیا کہ وہ
صاحب ولایت اہل سلوک سے ہیں یا اہل جذب سے حضور نے اسکے
جواب میں سکوت فرمایا و اسکی تصریح کچھ نفرمائی چونکہ ارباب عقیدت کو شبہ معلوم
تھا کہ بجز ذات ملکی صفات کے اور کوئی اہل تصرف متحمل اس شبہ کا نہیں ہے
لہذا اسکی تصریح میں زیادہ اصرار نہ کیا گیا - جب حضور اقدس قدس سرہ مقام
ٹھسک میران شاہ بھیکہ میں تشریف لے گئے ایک درویش عارف باللہ حضرت
محمد شاہ عرف زندہ پیر لب دریاے مارکنڈہ پر تشریف فرما تھے اون کے
تصرفات تجرد و تفرد کا شہرہ سنکر حضور اقدس قدس سرہ نے ارادہ
ملاقات کا کیا اکثر درویشان خانقاہ نے اونکے تجرد و تفرد و عدم توجہی کی شکایت و
کبر مجھول کر کے مانع ملاقات کے ہوئے حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا کہ فقیر کو

تعظیم و تکریم سے کیا غرض ہے درویش صورت سے بنظر استفادہ و استفاضہ
ملازمت حاصل کرنا چاہیے و بعد اس کلام کے حضور اقدس قدس سرہ مع چند
درویشان خانقاہ بخدمت حضرت شاہ صاحب کے تشریف لے گئے شاہ
صاحب بوضع قلندرانہ چارپائی پر بیٹھے ہوئے حقہ پی رہے تھے و قریب
چارپائی کے ایک بوریا بچھا ہوا تھا حضور اقدس قدس سرہ نے بعد اولے
السلام علیک کے اوسی بوریا پر اجلاس فرمایا شاہ صاحب جمال جہان آرا آپکا
ملاحظہ فرما کر سرنگون ہوئے بعد عرصہ کے مثل ماہی بے آب طپان و لرزان اپنے
خادم کو آواز دیکر فرمایا کہ غلام دستگیر جلد ایک چوکی لا کر جناب حضرت صاحب کو بالائے
چوکی بٹھاؤ ہمکو نہیں معلوم تھا کہ دہلی میں بھی ایسے لوگ بقید حیات ہیں بعد مراسم تعظیم
و تکریم کے حضور اقدس قدس سرہ سے مخاطب ہوکر بعجز و انکسار ایسے کلمات
متصوفانہ بیان کئے کہ اونکے ادراک معانی سے فہم حاضرین کے قاصر تھے
وقت رخصت کے شاہ صاحب چند اقدام بمعیت حضور اقدس قدس سرہ
کے حاضر رہے اور قدمبوس ہوکر بحیثیت شعری اپنے مقام پر واپس آئے
بہ ایام وصال حضور اقدس قدس سرہ ایک مرید حضور کا شہر بنارس میں
تھا اوسکا بیان ہے کہ ماہ محرم میں بروز عاشورہ یوم وصال حضور اقدس کے
بمقام بنارس ایک مجذوب نے بعد مغرب مجھ سے فرمایا کہ اسوقت ایک بزرگ
کا جنازہ بیرون شہر دہلی جاتا ہے وہ شخص قطب وقت تھا آج انتقال ہوگیا
مولوی محمد علیم اللہ خانصاحب نے اوائل ماہ صفر سنہ ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری میں بمقام راجپور
شب کو یہ خواب دیکھا کہ ایک میدان وسیع میں اکثر بزرگان دین جمع ہیں اور

اونکے پاس جنازہ جناب سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہے اور وہ لوگ کمال عظمت سے تعظیم وتکریم مین مصروف ہین اوراوسی عالم خواب مین مولویصاحب نے دوسری سمت دیکھا کہ جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم خود نماز مین مصروف ہین ۔ یہ حال دیکھکر مولویصاحب خواب سے بیدار ہوئے اور صبح کو یہ خواب اپنے اُستاد جناب مولانا حضرت محمد سدید الدین خانصاحب سے عرض کیا مولانا صاحب نے ارشاد فرمایا کہ زیارت جناب سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہو مگر جنازہ کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی فرد کامل دنیا سے نقل کرنے والے ہین بعد چندروز کے مولوی علیم اللہ خانصاحب موصوف کو خط مرسلہ مولوی حافظ محمد عمر صاحب آپکے سجادہ نشین سے حال ارتحال حضور اقدس قدس سرہ کا دریافت ہوا اونہون نے یہ حال مولانا صاحب موصوف اپنے اوستاد سے عرض کیا مولانا صاحب نے فرمایا کہ آپکے خواب کی یہی تعبیر ہے افسوس جناب حافظ صاحب اپنے وقت کے فرد کامل تھے ۔ حافظ عبداللہ صاحب پولہ فروش رحمۃ اللہ علیہ اجل خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ کے فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ دہلی مین ہیضہ وبائے بکثرت تھا ایک شب حضور اقدس قدس سرہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ بحکم قادر بیچون آج شب مین اس بلائے جانکاہ کو ہمارے علاقہ سے خارج کرنا چاہتے ہین ایک گھوڑا نذر دیتا ہون آج ہی شب کو تم تعمیل حکم کی کرو چنانچہ حسب ایماء حضور اقدس کے اوسی شب وہ بلا دفع ہو گئی بعد دو تین روز کے آدخط ہانسی سے معلوم ہوا کہ وہان زور وشور

ویکا دہلی مین تہا ویسا ہی ہانسی مین ہورہا ہے۔ مولانا حافظ محمد عمر صاحب
سجادہ نشین حضور اقدس قدس سرہ کے فرماتے ہین کہ قبل ارتحال جناب
غفران مآب قدس سرہ کے شب پنجم ماہ ذیقعدہ کو مین نے بعالم خواب یہ واقعہ
دیکہا کہ حضور نے احقر کو اپنے قریب بلایا اور عنایات مخصوصہ سے ممتاز
فرمایا خاکسار نے عرض کیا کہ اگر حضور اپنے علو درجت و سمو منازل سے احقر
کو شرف آگاہی بخشین تو عنایات مرہیانہ سے کچھ بعید نہین جناب والا نے
بالطاف کریمانہ خادم کو کیفیت تصرف و قوت باطن و انتظام اسرار مکنونہ و
اہتمام امور مستترہ کے دہلی سے ہانسی تک ظاہر کر کے مشرف فرمایا خواب سے
بیدار ہو کر شکر نوازش جناب والا کا بجالایا۔ حافظ عبدالرزاق ولد حافظ سعد اللہ
صاحب ہانسی بغرض حصول شرف بیعت متجسس شیخ کامل کے
تہے ایک روز او صاف حمیدہ حضرت شاہ نورالدین صاحب باشندہ قصبہ
لاڈہو کے سنکر باشتیاق تمام ہمراہ اپنے والد کے اونکی خدمت مین پہونچے
اتفاقاً شاہ صاحب کسی مقام پر تشریف لے گئے تہے اونسے ملاقات نہوئی
ناچار حافظ صاحب حسرت سے روتے ہوئے بے اختیار بستر نامرادی
پر گرے اوسی حالت مین خواب غفلت طاری ہوا دیکہا کہ ایک مکان عظیم الشان
مستقف بسقف بلند و مسطح البسطح ارجمند لایق جلوس شاہانہ کے آراستہ
ہے اور گروہ انام خواص و عوام بہزار شوق اوس مکان مین صف بصف
استادہ بخلوص تمام صدق نیت و فرط محبت سے ورد کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ مین مصروف ہین حافظ صاحب نے دریافت کیا کہ

تم لوگ کن صاحب کے قدوم میمنت لزوم کے منتظر ہو سپاہی نے متفق اللفظ بیان کیا کہ اس مکان میں شیخ وقت تشریف لانے والے ہیں ہر ایک حضار محفل اونکے جمال جہان آرا کا مشتاق ہے پھر حافظ صاحب نے پیش قدمی کر کے دیکھا تو صورت مبارک حضرت حضور اقدس قدس سرہ کے مانند نور نظر کے جاگزین حدقہ بصر ہوئی مگر چونکہ حافظ صاحب کو پہلے کبھی اتفاق شرف زیارت کا نہوا تھا حضور پر نور کے علو مرتبت و رفعت شان کے ملاحظے سے متحیر ہو کر خواب سے بیدار ہوئے و عرصہ تک اس خیال میں رہے کہ شاید مشیت الہی و امر تقدیری صدق اس خواب کا کمن بطون سے منصۂ ظہور پر جلوہ افروز ہو پھر حافظ صاحب قصبہ لاڈہونڈ کو رسے بے نیل مرام اپنے وطن میں واپس آئے بعد عرصہ بعید کے حافظ صاحب کو اتفاق دہلی آنے کا ہوا ایک روز اپنے ماموں شیخ فاذ بخش صاحب سے شمائل مرضیہ و خصائل حسنہ و خوارق کریمہ حضور پر نور قدس سرہ [illegible] میں حاضر ہوئے ملاقات و شرف زیارت سے [illegible] بشارت عالم منام کی اپنے دل میں حاصل کی تا قیام دہلی ہر روز حاضر خدمت ہوتے رہے آخر کار شرف بیعت سے مشرف ہو کر طریق تا لنا لی سے مستفیض ہوئے حافظ صاحب بعد نماز ظہر حاضر خدمت ہوا کرتے تھے و حضور پر شفقت مرشدانہ و الطاف مربیانہ نظر مہربانی و عنایت سے اونکو سرفراز فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ بعد نماز جمعہ کے اکثر مریدان و ارباب حوائج و روسا شہر حاضر خدمت تھے کثرت حضار سے قریب جناب والا کے جگہ بیٹھنے کی نہ تھی حافظ صاحب متصل صحن مسجد کے

استادہ ہوکر آداب و تسلیمات بجالائے حضور نے جواب سلام سے ممتاز فرمایا مگر حسب عادت شریف استفسار حال نفرمایا حافظ صاحب کو یہ خیال ہوا کہ واللہ اعلم مجھسے کیا تقصیر ہوئی کہ جناب مستطاب نے خلاف معمول مجھسے کلام نفرمایا اسی وسواس مین محفل سے اوٹھکر مکان پر چلے گئے و بحالت حزن و ملال شب کو سو رہے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ مین ایک بیابان وسیع مین متصل مسجد جو رفعت و بلندی مین مثل جامع مسجد کے ہے استادہ گریہ و زاری کر رہا ہون ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے و فرمایا کہ عبد الرزاق اسقدر کیون روتے ہو مین نے عرض کیا کہ بہ تمنائے تقبیل اقدام حضرت مرشد برحق کے نالہ و زاری کرتا ہون فرمایا کہ تم میرے ہمراہ آؤ مین تمکو شرف زیارت سے مستفیض کراؤن مین نے عرض کیا کہ بعذر شرعی مسجد مین حاضر نہین ہوسکتا اسی اثنا مین دیکھا کہ تمام جنگل آب رحمت سے پر ہے اور ایک مقام غار مین پانی بکثرت جمع ہے مین نے غسل کیا و بمعیت اون بزرگ کے مسجد مین آیا دیکھا کہ اکثر بزرگان اولوالعزم فرش مسجد پر با ادب بیٹھے ہین اور حضور اقدس قدس سرہ ایک منبر بلند پر رونق افروز ہین مین لشرف پابوسی و تقبیل اقدام میمنت التزام سمت چپ پایہ منبر کے حاضر ہوا حضور اقدس قدس سرہ نے بعین عنایت و چشم مکرمت قریب منبر کے بلاکر ایسی توجہ خاص مبذول فرمائی کہ جملہ شکوک و اوہام رفع ہوگئے پھر حافظ صاحب خواب سے بیدار ہوکر شکر حق بجالائے اور وقت معمولی پر حاضر خدمت ہوئے حضور نے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ عبد الرزاق یہ فقیر بفضل الصمد العزیز المنان مریدین و منسوبین خاندان سے ہرگز غافل نہین

ہے تم کو مناسب ہے کہ اپنے طریق خاندانی میں علی الخصوص نماز تہجد سے
غفلت نہ کیا کرو۔ اللہ جلشانہ اپنے کلام میں متہجدین کی تعریف فرماتا ہے
تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ حق سبحانہ تعالے ہر روز آخر شب میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا
ہے اور انوار تجلیات بندگان متہجدین کو عطا فرماتا ہے وہ وقت خاص حق
دعوات و رفع حاجات و عطائے نعمائے الٰہی ہے جو بندہ اوسوقت بخضوع
قلب و حضور دل جناب الٰہی سے دعا کرتا ہے مرادات دارین سے کامیاب
ہوتا ہے۔ حضور اقدس قدس اللہ سرہ العزیز کو جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم و جناب حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ سے
کمال تقرب حاصل تھا کہ دونوں بارگاہ عالی سے بوفور شفقت خاص استدعا
و خواہش حضور اقدس قدس سرہ کے کبھی رد نہیں ہوئی۔ حافظ عبداللہ صاحب
پولہ فروش رحمۃ اللہ علیہ کو عرصہ سے اشتیاق زیارت حرمین شریفین کا
تھا لیکن جب حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت روانگی کی چاہتے تھے
یہی جواب پاتے تھے کہ ابھی تمہارے تقدیر میں نہیں ہے بعد کئی سال
کے حافظ صاحب موصوف نے ایک شب خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں
ہوں اور حضور اقدس قدس سرہ نے مجکو احرام بند ہوا پایا ہے اس اثنا میں
حافظ صاحب خواب سے بیدار ہو گئے وعلی الصباح آستانہ حضور اقدس
میں حاضر ہوئے قبل عرض کرنے خواب کے حضور اقدس قدس سرہ نے

تبسم فرماکر ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ آج جناب حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت ہوگئی ہے اس سال تم قصد حرمین شریفین کا کرو چنانچہ بہ ارشاد عالی حافظ صاحب روانہ ہوئے جب مکہ معظمہ مین پہونچے ایک شب حرم شریف مین حافظ صاحب پر غفلت طاری ہوئی دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ کے قرآن خوانی کی آواز آتی ہے باشتیاق پابوسی حاضر خدمت ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا کہ حافظ عبداللہ اس فقیر کے ہمراہ چلے آؤ دہمعیت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارکان حج ادا کرو چنانچہ بہ ارشاد حضور حافظ صاحب زیارت جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوئے وبرکت کمال تقرب حضور اقدس قدس سرہ کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حافظ صاحب کا ہاتھ پکڑکر تعلیم ادعیہ حج کے ارکان حج ادا کراکر مژدہ قبولیت حج زبان مبارک سے ارشاد فرمایا پھر حافظ صاحب عالم غفلت سے متنبہ ہوئے دیہ ایام معہودہ آداے حج وزیارت مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفًا وتعظیمًا سے مشرف ہوکر دہلی مین آئے وقدمبوسی حضور اقدس قدس سرہ کی حاصل کی حضور نے جملہ واقعات وہان کے جو وقوع مین آئے تھے خود ہی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمادی۔ ایک مرتبہ بہ ایماے مولوی عبدالغفور صاحب یوسف پوری کے اوائل ماہ رجب سنہ ۱۲۹۴ھ بارہ سو چورانوے ہجری مین مولانا محمد عمر صاحب سجادہ نشین نے واسطے ایک کام دنیاوی منشی محمد خلیل تحصیلدار کے حضور اقدس قدس سرہ سے عرض کیا آپ نے دربارہ مداخلت واصرار اوس کام کے اونکو ملامت

فرمائی مگر با وجود ممانعت کے مولانا محمد عمر صاحب مُصر رہے آخر الامر حضور
اقدس قدس سرہ نے پیشگاہ حضرت خیر الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
سے باین طور ممانعت کرائی کہ مولانا صاحب موصوف حسب معمول خود بعد
نماز تہجد ورد دعاے سیف الرحمن مین مصروف تھے کہ عالم غفلت طاری ہوا
دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہین و بنفس نفیس ہین
الفاظ ارشاد فرماتے ہین کہ تم اسمقدمہ مین دخل ندو پھر مکرر ارشاد ہوا کہ تم
اس مقدمہ مین دخل ندو مولانا صاحب موصوف فرماتے ہین کہ مین نے متنبہ
ہوکر عہد کیا کہ انشاء اللہ تعالے آیندہ سے کبھی دخل ندونگا - جو خطوط مریدین
ومعتقدین کے حضور اقدس قدس سرہ کے حضور مین آیا کرتے تھے اونکا
جواب لکھنا بوجہ کبر سنی حضرت کے مولانا محمد عمر صاحب موصوف کے متعلق
تھا و مولانا صاحب بوجہ عدیم الفرصتی درس تدریس کے جواب خطوط صرف
بروز جمعہ تحریر فرمایا کرتے تھے اسوجہ سے بعض مستعجلین نے شکایت عدم سرعت
جوابات کی حضور اقدس قدس سرہ کو تحریر کی اون عرایض شکایت آمیز کو
مولوی حافظ سید محمد بخش اللہ صاحب مرحوم گورکھپوری نے جو اون ایام
مین بہ ارشاد حضور اقدس قدس سرہ بغرض تعلیم کتب درسیہ مولانا صاحب
موصوف کے وہان موجود تھے دیکھکر مولانا صاحب سے فرمایا کہ محمد عمر تم
اپنی اوقات معینہ مین سے ہر روز ایک ایک وقت خاص مقرر کرکے تحریر
جوابات کو امورات لابدیہ سے جانکر اسکے انجام مین سعی بلیغ کیا کرو مین یقین
کرتا ہون کہ عرصہ چندروزمین اللہ تعالے الطفیل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

وبرکت مرشدین عظام تلافی اس حرج اوقات کی بوجہ احسن فرمانے گا
یہ کلام مولوی صاحب موصوف کا سنکر مولانا محمد عمر صاحب نے التزام کیا
کہ آئندہ انشاء اللہ العزیز تا امکان خود اس امر مین کبھی تساہل نکرونگا چنانچہ عرصہ
تک یہ التزام رہا مگر پھر بھی دو ایک مرتبہ تحریر جوابات مین تعویق ہوئی تب
حضور اقدس قدس سرہ نے جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پر
تاکید تحریر جوابات کی کرائے کہ ایک شب کو بمعاینہ خواب مولانا محمد عمر صاحب
کو یہ امر ظاہر ہوا کہ جناب نبوت مآب صلی اللہ علیہ وسلم خاص اسی مسجد آخوند
صاحب مین قریب ستون خشتی کے رونق افروز ہین اور مین خدمت بابرکت
مین حضور کے دست بستہ حاضر ہون حضور لامع النور صلی اللہ علیہ وسلم
زبان حق ترجمان سے ان الفاظ سے ارشاد فرماتے ہین کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے
جاوین - میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے جاوین -
میری محبت اور میری اتباع یہ ہے کہ جواب خطوط لکھے جاوین - مولانا
محمد عمر صاحب نے خواب سے بیدار ہوکر اوس روز سے التزام تام کیا
کہ آئندہ سے انشاء اللہ تعالے ہزارہا کام کو ترک کرکے اس امر کے انجام مین سرگرم
رہونگا - حضور اقدس قدس سرہ بعالم شباب ایک صحرائے لق ودق مین
لب دریا یہ اداے اربعین دعا حرز یمانی کے مصروف تھے ایک روز
یہ اقتضاے بشریت بعض شرائط اربعین مین کچھ تبدیل وتغیر ہوا منجملہ موکلان
سیفی شریف کے ایک موکل بکمال خشونت وسختی درپے آزار کے ہوا اپنے

بجرائت تمام پیش قبض مارسی اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت اوس موکل کی عرض کی جناب سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس موکل کو ایسی تنبیہ فرمائی کہ پھر کوئی موکل درپے ایذارسانی کے نہ ہوا۔ بزمانہ کبر سنی وضعف پیری حضور اقدس قدس سرہ کے چشمان مبارک میں کثرت مجاہدہ وریاضت شغل واشغال سے آشوب آگیا طغیانی آب نزول سے بینائی بالکل ساقط ہو گئی باتفاق رائے اطبا ایک چشم کو قدح کرایا بعد کئی سال کے بامر تقدیری کثرت تحریک نوازل سے اوسی چشم مبارک میں مکرر آشوب آگیا و بمشورہ اطبائے یونانی ارادہ قدح کرانے چشم ثانی کا ہوا الحال نے باتفاق رائے حاضرین خدمت کے عرض کی کہ کل کے روز نو بجنے کے یہ خادم حاضر خدمت شریف ہوگا آپنے فرمایا خیر المستار اللہ تعالیٰ پھر الحال چلا گیا اوسی شب اللہ تعالیٰ نے بوسیلہ وبرکت لعاب دہن و ریق انیق جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے آشوب چشم دفع کردیا اور حضور پرنور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک درود شریف خاص بدفع نزول زبان مبارک سے آپ کو تعلیم فرمایا کہ وہ درود شریف ہمیشہ حضور اقدس قدس سرہ کے ورد میں رہا و بتوجہات جناب نبوت مآب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ محنت شاقہ وتکلیف قدح سے محفوظ رہے۔ ایک شخص سید عبدالغنی نامی کشمیری مقام کشمیر سے بہ بشارت ایک مجذوب بامید کامیابی کے فیضان صوری ومعنوی حضور اقدس قدس سرہ سے تاریخ نویں محرم سنہ ۱۲۹۶ بارہ سو چھیانوے ہجری روز جمعہ کو حاضر خدمت ہوئے اوسوقت طبیعت

فیض طویت حضور اقدس قدس سرہ کے ازبس علیل تھی وہ دوسرے روز
یوم عاشورہ کو آپکا وصال ہوگیا سید صاحب اپنی ناکامی سے بہت
پریشان وافسردہ خاطر ہوئے ایک روز اسی افسردہ خاطری سے تمام
شب گریہ وزاری مین مشغول تھے کہ خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ مقام
فرودگاہ مین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہین اور ارشاد
فرماتے ہین کہ عبدالغنی حافظ عبدالعزیز کو مین اپنے ہمراہ لے گیا سید صاحب
خواب سے بیدار ہوئے وآتش شوق اونکا زیادہ مشتعل ہوا مزار پرانوار پر
حاضر ہوکر بصد آہ وفغان عرض حال کیا دوسری شب کو خواب مین دیکھا کہ
قریب صحن مسجد محاذی مرقد شریف کے ایک خیمہ استادہ ہے اوسمین حضور
اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہین و مین بمواجہہ شریف دست بستہ استادہ عرض
حال کررہا ہون وحضور بخندہ پیشانی ارشاد فرماتے ہین کہ سید عبدالغنی یہ فقیر
زندہ موجود ہے تم اسقدر کیون بیقرار ہو بعدہ سید صاحب خواب سے بیدار ہو
فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کا اس فقیر کے حال زار پر جناب محبوب
سبحانی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کی اسقدر عنایت ہے
کہ کوئی امر بدون استرضاے واجازت حضور کے نہین کرتا بمجرد کلمہ یا سیدی
یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کے معاً ہم کلام ہوکر جواب لا ولنعم سے
مشرف ہوتا ہون۔ شیخ قادر بخش نے بغرض اطمینان قلب پنجابی ایک مقدمہ
اپنے متدایرہ عدالت کے حضور اقدس قدس سرہ مین حاضر ہوکر عرض حال
کیا حضور نے چشم فیض شیم بند کرکے بکمال استغراق بجانب عراق توجہ

فرما کر بعد تھوڑے عرصہ کے ارشاد فرمایا کہ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ارشاد فرماتے ہیں کہ مقدمہ آج ہی فتح ہو جائے گا چنانچہ وہ مقدمہ اوسی روز
فتح ہو گیا - قادر بخش مرید حضور اقدس قدس سرہ بمقام جالندھر ایک درویش
صاحب تصرف کی خدمت میں حاضر ہو کر شریک جلسہ توجہ ہوا کرتے تھے شاہ
صاحب بعلو ہمت خود اونکو توجہ والقا سے ممتاز فرماتے مگر اونپر کچھ اثر نہوتا
جناب شاہ صاحب موصوف نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قادر بخش تم حضرت
محبوب سبحانی غوث الصمدانی سلطان الاولیا شیخ محی الدین سید عبدالقادر
جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے محبوب کے ہاتھ پر بیعت رکھتے ہو تمپر کسیکی
توجہ اثر نکرے گی تمہارے شیخ جناب غوث پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی
ذات پاک سے کمال تقرب رکھتے ہیں - جیسا کہ قادر بخش پر شاہ صاحب
کی توجہ کا کچھ اثر نہیں ہوا اسیطرح کے اور واقعہ بھی ہوئے ہیں حضور اقدس
قدس سرہ نے اپنے مرید پر کسی دوسرے صاحب کمال کے توجہ کا اثر نہیں
ہونے دیا - شیخ قادر بخش سوتی پٹی مرید حضور اقدس قدس سرہ شہر کانپور
میں ایک بزرگ با صفا کی خدمت بابرکت میں مجلسِ توجہ حاضر ہوتے تھے
جملہ متوسلین اونکے خاندان کے فیضان توجہ سے فیضیاب ہوتے مگر شیخ
قادر بخش کو اصلا خبر نہوئی بعد کئی روز کے اون بزرگ نے خود ارشاد فرمایا
کہ قادر بخش ہماری توجہ والقا کا اثر تمہارے قلب پر نہوگا اسلئے کہ تمہارے
شیخ کامل کی نظر عنایت تمپر اسقدر غالب ہے کہ کسیکی توجہ تمپر اثر نکرے گی - حضور
اقدس قدس سرہ اپنے مریدو نپر کمال عنایت فرماتے تھے و کسی وقت حال

مریدون سے غفلت نفرماتے تھے واب بعد وصال کے بھی غافل نہین ہین
وامید ہے کہ دن قیامت کے بھی غفلت نفرماوینگے۔ جب میان غلام صابر
کا ختنہ ہوا تھا حضور اقدس قدس سرہ نے واسطے حفاظت ونگرانی اونکے
کے ایک طالب علم مقرر کردیا تھا اتفاقاً ایک شب جملہ طلبہ مسجد ونیز غلام صابر
سوگئے و غلام صابر نے بعالم خواب یہ واقعہ دیکھا کہ ایک شخص نے مجکو ایک
قفس مین بند کردیا ہے ہرچند مین واویلا کرتا ہون کوئی شخص فریادرسی نہین
کرتا اسی اثنا مین حضور اقدس قدس سرہ نے بنفس نفیس تشریف فرما ہوکر یہ
آواز بلند فرمایا کہ غلام صابر ہوشیار وخبردار باش لاحول پڑہ ایک بلا سے
ناگہانی آئی تھی حق سبحانہ تعالے نے دفع کردی پھر غلام صابر خواب سے
ترسان ولرزان بیدار ہوکر بعد توبہ واستغفار کے شکر عنایت بے غایت
حضور اقدس قدس سرہ کا بدرگاہ قاضی الحاجات بجالائے۔ ایک مرتبہ میان
غلام صابر قصبہ فتحپور مین بطریق سیاحت گئے وہان مرض مہلک مین
گرفتار ہوگئے ہرچند باشندگان اوس موضع نے تدبیر کی مگر صورت فائدہ
کی نظر نہ آئی بلکہ روز بروز ووقتاً فوقتاً مرض کی ترقی ہوتی تھی ایک روز
عالم یاس مین اونکو یہ خیال ہوا کہ دم واپسین زیارت حضرت پیر مرشد کی
حاصل نہ ہونے کا حسرت وافسوس ہے اسی خیال مین خواب غفلت طاری
ہوا دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرماے بستر ناتوانی ہین اور مجکو بلاکر
اپنے دست مبارک سے کوئی چیز منہہ مین عنایت فرماکر زبان حق ترجمان سے
ارشاد فرماتے ہین کہ غلام صابر تو کیون گھبراتا ہے اب صحت ہوجائیگی مگر غلام صا

خواب سے بیدار ہوکر شکر حق بجالائے اور بیماری لاحقہ سے صحت کامل
حاصل ہوگئی ۔ مولوی شاہ عبدالغفور یوسف پوری خلیفہ حضور اقدس
قدس سرہ ایک مرتبہ شہر گورکھپور مین بخانقاہ حضرت صوفی ولاور علی شاہ
صاحب نقشبندی ابوالعلائے علیہ الرحمہ کے اندرون حجرہ شریف بوقت
دوپہر اس حسرت وافسوس مین مغموم ومحزون تھے کہ حضرت سید محمد علی شاہ
صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مرشد اول عالم بقا کو تشریف لے گئے اور
حضرت قبلہ وکعبہ جناب آخوند صاحب دہلوی مرشد ثانی کے خدمت مین
بامید استفاضہ کئی بار حاضر ہوا مگر فیضان معنوی سے مشرف نہ ہوا اسی
خیال مین تھے کہ خواب غفلت طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس جناب آخوند
صاحب قبلہ تشریف فرما ہین وایک ضرب لا الہ الا اللہ کی اس شدومد سے
میرے قلب پر ماری کہ صدمہ ضرب سے بیدار ہوا تین روز تک قلب کو حرکت
اور کیفیت حاصل رہی ۔ حافظ خدابخش مرید حضور اقدس قدس سرہ ایک
مرتبہ سفر پورب مین متصل ایک جزیرہ کے بے سروسامانی سے سخت
پریشان ہوئے پیادہ پا مراحل طے کرتے ہوئے ایک مقام پر پہونچے شدت
بہوکہہ پیاس سے بیتاب ہوکر بدرگاہ رب الارباب مستغیث ہوکر آہ وبکا شروع کیا
کہ عالم غشی طاری ہوا دیکھا کہ حضور اقدس قدس سرہ تشریف رکھتے ہین و بشفقت
مربیانہ وعنایت مرشدانہ ارشاد فرماتے ہین کہ اسقدر کیون گہبراتے ہو عنقریب
صورت بہبودی حاصل ہوجائیگی بیدار ہوکر شکر حق بجالائے اور صدق ارشاد
حضور اقدس قدس سرہ پر یقین کامل کرکے آگے روانہ ہوئے بعد چند روز کے

اللہ جلشانہ نے اپنے فضل و کرم سے اونکو کامیاب کر دیا - بعد تسلط ایام
غدر کے میر امام علی صاحب ولد میر رجب علی صاحب ساکن قدیم شاہجہان آباد
محلہ کٹرہ تڑیان متصل مسجد فتحپوری مرید حضرت مرشدی قدس سرہ باتہام مخبرین
پرکین ناحق گرفتار بلاے عظیم ہوکر محبوس ہو گئے و سرکار انگریزی سے حکم
پہانسی نسبت جملہ محبوسین کے صادر ہو گیا میر صاحب موصوف حضور اقدس
قدس سرہ کو وسیلہ گردانکر درگاہ ذوالجلال والاکرام مین بخشوع و خضوع مستغیث
ہوئے و نیز اونکے فرزند میر گوہر علی نے التجاء خلاصی پدر بزرگوار بخدمت حضور
اقدس قدس سرہ کے کی حضور اقدس قدس سرہ نے بالقاے ربانی و الہام
یزدانی فریاد ادن بیداد رسیدہ و نکی اصغا فرما کر بحکم اور داد ارد و قوت باطن و تصرف
تام بوساطت بعض مردان غیبی و موکلان بارگاہ ایزد متعال کہ منجانب اللہ تحت
حکم محکم و منقاد فرمان تھے ایک عرضی محتوی پر مضمون صدق حال و رہائی
دہانی میر صاحب اونکے والد کی طرف سے صندوق مقفل سرکاری مین
جسمین کاغذات و عرضیان داد خواہان ستم رسیدہ کی رکھی تہین بہجوادی
و بنفس نفیس بصورت مثالی مجلس مین تشریف فرما ہو کر بعالم غفلت میر صاحب
کے اونکو یہ کیفیت ملاحظہ کرائی کہ ایک دریاے عمیق موج زن ہے اور حضور
اقدس قدس سرہ پیش نظر رونق افروز ہین و میر صاحب کو غوطہ دیکر فرماتے ہین کہ میر
امام علی اس دریا سے نکل آؤ یہ کیفیت دیکھکر میر صاحب عالم غفلت سے متنبہ
ہوکر منتظر ظہور مشیت ایزدی کے ہو گئے دوسرے روز قبل پہانسی دینے
کے جسوقت صندوق مقفل کہولا گیا سب سے پہلے وہی عرضی رستگاری

میر صاحب کی لکھی بمعاینہ اوسکے ایک سپاہی مع عرضی مذکور میر امام علی کو دریافت کرتا ہوا مقام محبوس خان میں پہونچا و میر صاحب کو لیکر مع عرضی روبرو حاکم کے پہونچایا حاکم نے بدریافت مضمون عرضی مسطور معًا حکم رہائی دیکر ہمراہ ایک سپاہی کے بحفاظت تمام میر صاحب کو اونکے مکان تک پہونچا دیا میر صاحب نے اپنے مکان پر پہونچکر اپنے والد ماجد کو بحالت ضعف پیری بفراق فرزند نہایت محزون و شکستہ خاطر و بلیز مکان پر پایا تھا تاکید ہو کر حسب استفسار والد ماجد کے میر صاحب نے عرض کیا کہ بذریعہ عرضی استغاثہ آنجناب کے خاکسار کی رہائی منظور ہوئی اونہون نے متعجب ہو کر کہا واللہ مین نے از طرف خود کوئی عرضی نہین بھیجی شاید بتوجہ باطنی مرشد برحق کے یہ امر وقوع مین آیا ہو پھر بعد غسل و تجدید لباس کے میر صاحب بخدمت حضور اقدس قدس سرہ حاضر ہو کر بعد عرض اداب کے قدمبوس ہوئے حضور اقدس قدس سرہ نے متبسم ہو کر فرمایا کہ میر صاحب اس فقیر نے بالقاے ربانی و مدد حضرت رسول رحمانی صلے اللہ علیہ وسلم و اعانت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ کے و روز تک آپ کے رستگاری کا خیال کیا الحمدللہ کہ حق سبحانہ تعالے نے قبول فرماکر آپ کو نجات عطا فرمائی بعدہ حضور اقدس قدس سرہ نے شیرینی منگوا کر فاتحہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و جناب غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کا کرکے حاضرین میں تقسیم فرمائی - شیخ قادر بخش سوداگر نے حسب اجازت سید احمد علی شاہ صاحب واسطے کشایش روزگار کے ایک اسم الٰہی بشرایط اربعین مقام کانپور مین پڑھنا شروع کیا ایک روز ایام چلہ مین بعالم خواب اونکو ایک بلا نے ایسا دبایا کہ وہ از خود رفتہ ہوگئے

اوسی اثنا رعالم خواب مین حضور اقدس قدس سرہ تشریف فرما ہوئے اور
ارشاد کیا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ؀ بہدایت حضور اقدس
قدس سرہ یہی آیت اونکی زبان سے بھی برآمد ہوئی معًا وہ بلا دفع ہوگئی -
مولوی محمد سعید صاحب گورکھپوری کو بہ استدعاے اونکے حضور اقدس قدس سرہ
نے دعاے سیف الرحمن تعلیم فرما کر بہ اداے اربعین دریاے جمنا پر اجازت
فرمائی و ایک طالب علم مبارک علی نام کو بانتظام امور متعلقہ ایام چلہ کے اونکے
ہمراہ کیا مولوی صاحب بہ اداے اربعین مصروف ہوئے اتفاقًا اون ایام
مین طغیانی دریاسے پانی قریب نشستگاہ مولوی صاحب کے آگیا مولوی صاحب نے بخوف جان
ارادہ کیا کہ وہان سے علیحدہ ہو کر کسی مقام محفوظ مین نشست اختیار کر کے
ایام باقی ماندہ کو تمام کرین حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود و قوت
تصرف معنوی صورت مثالی سے بصداے جان بخش یہ الفاظ ارشاد فرمائے
کہ محمد سعید خبردار حصار سے قدم باہر نہ نکالنا یہ فقیر تمھارے ہمراہ ہے مولوی
صاحب موصوف یہ آواز تسلی آمیز سنکر باطمینان خاطر اوسی مقام پر اداے
اربعین مین مشغول رہے و تکمیل اربعین کی کی منجملہ کیفیت کشف حضور
اقدس قدس سرہ کی یہ ہے کہ ایک نواب صاحب رؤساے
شہر دہلی سے فوت ہوئے مولوی محمد حیات صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ
سے عرض کیا کہ نواب صاحب مرحوم کے عزیز و اقارب مین کوئی شخص لائق مسند
نشینی کے نہین ہے آپ نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ زوجہ نواب صاحب
کی حاملہ ہین بعد انقضاے نو ماہ کامل کے فرزند ارجمند پیدا ہوگا اور بچا رہے

نواب صاحب کے مسند امارت پر بالاستقلال جلاس کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سنہ ۱۲۸۰
بارہ سو اسی ہجری مین سکندر علی شاہ مرید حضور اقدس قدس سرہ نے
قصد زیارت حرمین شریفین کا کرکے حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت
روانگی کی طلب کی حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود جواب تحریر فرمایا
کہ امسال زیارت حرمین شریفین سے محروم ہوگے سال آیندہ مین قصد
کرنا مگر سکندر علی شاہ ارشاد حضور اقدس قدس سرہ پر لحاظ نکرکے لوگون کے
کہنے سے راہی سفر حجاز کے ہوئے چودہ روز جہاز تباہی مین پڑا رہا بعدہ
ایسے وقت منزل مقصودہ پر پہونچا کہ ایام حج تمام ہوچکے تھے آخرکار دوسرے
سال حج بیت اللہ شریف و زیارت روضہ مقدسہ جناب سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وسلم سے شرف یاب ہوکر ہندوستان کو مراجعت کی۔ ایک سوداگر
معتقد حضور اقدس قدس سرہ نے ایک سال بتحریص و تحریک بعض تجار کے
ارادہ سفر کلکتہ کا کیا و حسب معمول خود حضور اقدس قدس سرہ سے اجازت
روانگی کی چاہی حضور سے بہ تحریر ارشاد فرمایا کہ حاجی صاحب امسال آپ
قصد کلکتہ کا نفرماوین ورنہ سخت نقصان ہوگا چونکہ حاجی صاحب اپنے تجویز
سے اقرار سفر کا کرچکے تھے طوعاً و کرہاً کلکتہ مین جاکر بصرف زر کثیر مال و متاع
خطیر خرید کیا بعدہ چند روز کے صدمہ آتش زنی سے تمام مال و متاع جلگیا
حاجی صاحب اپنی نافرمانی کے سبب بکمال نادم ہوئے۔ زمانہ درپیشی مقدمہ
واپسی اپنی جاگیر کے نواب ضیاء الدولہ صاحب نے بکمال الحاح حضور اقدس
قدس سرہ سے عرض کیا کہ بارے واگذاشت جاگیر کے ایسی توجہ فرماوین کہ

کہ بہت جلد واگذاشت ہو جائے حضور نے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ نواب
صاحب آپکا مقدمہ لاہور مین فتح ہوگا نواب صاحب بموجب ارشاد حضور لاہور
تشریف لے گئے وببرکت توجہات باطنی حضور قدس سرہ وصدق عقیدت
نواب صاحب کے مقدمہ مذکور حسب دلخواہ فتح ہوگیا - ایک معتقد حضور
اقدس قدس سرہ اپنے بعض احباب کے اصرار سے مدرسہ حسین بخش مین
جو متصل جامع مسجد کے ہے جاکر مولوی ضیاء الدین کے وعظ مین شریک ہوا
بعد وعظ کے بعض لوگون نے مولوی صاحب سے کہا کہ یہ شخص آخوند صاحب
کے یہان محفل ختم وفاتحہ مین شریک ہوا کرتا ہے مولوی صاحب نے سنتے
ہی اوس شخص سے کہا کہ اے شخص آخوند صاحب بڑے بدعتی ومکار دغاباز
درویش ہین توہرگز اونکے پاس نجانا وہ شخص معتقد دلی جناب مرشدی قبلہ و
کعبہ کا تھا بصبر وتحمل وہان سے چلا آیا اور وقت واپسی کے حسب معمول خود
قبل نماز عصر حاضر خدمت ہوا حضور اقدس قدس سرہ نے بکشف خود اسکے
حال سے واقف ہوکر بمجرد ملاحظہ اوس شخص کے فرمایا کہ میان مولوی صاحب
صحیح فرماتے ہین یہ فقیر بدکردار بدافعال ایسا ہی ہے اور مولوی صاحب اپنے تو
بقول العلماء ورثۃ الانبیاء بڑے فاضل وہمارے عالم ہین - وہ شخص
سخت نادم ہوا اور بہ نیت صادق عہد واثق کیا کہ آیندہ انشاء اللہ العزیز کبھی
انکے وعظ مین شریک نہ ہونگا - حافظ خدابخش صاحب مرید حضور اقدس
قدس سرہ کی بی بی فوت ہوگئین بعد تجہیز وتکفین کے حافظ صاحب نے قبل ماہ
رمضان المبارک حسب معمول خود تہیہ سفر پورب کا کیا اور بوقت روانگی

واسطے آستانہ بوسی جناب والا کے حاضر ہوئے حضور نے اونکو رخصت
فرماکر مولانا حافظ محمد عمر صاحب سے بکشف خود ارشاد فرمایا کہ حافظ صاحب
نے علاقہ پورب میں عرصہ سے نکاح کرلیا ہے وقت واپسی کے اوس بی بی
کو اپنے ہمراہ لاوینگے یہ سنکر مولانا صاحب بہت متعجب ہوئے مگر بخیال سوادبی
کے کچھ عرض بھی نکرسکے بعد ماہ رمضان المبارک کے حافظ صاحب اپنی بی بی
کو لیکر واپس آئے دموجودگی مولانا صاحب موصوف کے اپنی بی بی کو
شرف ملازمت حضور اقدس قدس سرہ سے مشرف کرایا حضور نے تبسم فرماکر
مولانا صاحب سے فرمایا کہ حافظ صاحب اپنی بی بی کو ہمراہ لے آئے بعض
لوگون کو اس فقیر کے کہنے کا یقین نہ تھا مولانا صاحب ممدوح فرماتے ہیں
کہ مین سخت نادم ہوا اور کچھ جواب نہ دے سکا۔ حافظ نجم الدین صاحب مرحوم
کی والدہ از بس علیل تھین مولانا محمد عمر صاحب دامت برکاتہ اونکی عیادت
کو تشریف لے گئے و بعد واپسی کے حال اونکی علالت کا حضور اقدس
قدس سرہ سے عرض کیا حضور نے سنکر اونکے حق مین دعائے خیر کی پھر
بعد نماز تہجد قبل طلوع صبح صادق کے مولانا صاحب موصوف سے ارشاد
فرمایا کہ آج شب پنجشنبہ ہے حافظ نجم الدین صاحب کی والدہ نے کیا روز
مبارک وفات کا پایا ہے مولانا صاحب نے عرض کیا کہ حضور ابھی تو وہ بقید
حیات ہین فرمایا اللہ تعالے انکی مغفرت کرے بندگان خاص کو حق جلشانہ ایسا ہی
روز مبارک عطا فرماتا ہے۔ بعد نماز صبح کے معلوم ہوا کہ حافظ صاحب کی
والدہ نے شب کو انتقال کیا۔ سید نواب میر صاحب کا فرزند علیل ہوا جسب

خواہش سید صاحب موصوف کے میاں غلام صابر حضور اقدس قدس سرہ
کی خدمت میں حاضر ہوکر بکمال الحاح عرض پرداز ہوئے کہ اگر حضور بالطاف
مربیانہ قدم رنجہ فرماکر جملہ حاضرین داہلخانہ کو تسلی و تشفی فرماویں تو کمال بندہ نوازی
ہے پہلے حضور اقدس قدس سرہ نے محض انکار فرمایا جب اونہوں نے
زیادہ اصرار کیا تب آپ نے ارشاد فرمایا کہ غلام صابر تم ہمیں بدنام کروگے
ع قضائے نبشتہ نباید سترد۔ اسی اثنار میں باقتضائے حسن اعتقاد
و محبت کے خود سید صاحب موصوف حاضر ہوکر ملتجی و مُصر تشریف بری
کے ہوئے حضور اقدس قدس سرہ بوسعت اخلاق طوعاً وکرہاً سید صاحب
کے مکان پر تشریف لے گئے وبعد مراجعت کے مولانا محمد عمر صاحب سے
ارشاد فرمایا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ ٭

ہرچہ کند خدا کند   بندہ بیچارہ چہ کند

بعد دو گھنٹے کے معلوم ہوا کہ لڑکا جان بحق تسلیم ہوا۔ ایک مرتبہ بعد نماز
عصر و ختم معمولی کے آپ مع چند خدام کے بالائے مسجد حجرہ میں تشریف
رکھتے تھے دفعتاً چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور تین ضرب بلفظ حق حق حق بلند
فرماکر دروازہ حجرہ بند کرلیا اس واقعہ خلاف معمول سے حضار پراگندہ خاطر
ہوئے وبعد مغرب بکمال ادب عرض کیا کہ حضور آج کیا واقعہ حائل ہوا جس کی
وجہ سے طبیعت عادۂ استقامت سے منحرف ہوگئی فرمایا کہ آج بوقت
عصر جناب برادر معظم حکیم حاجی خدا بخش صاحب نے جیپور میں انتقال فرمایا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ بعد دو تین روز کے آمد خط جیپور سے معلوم ہوا

کہ وقت عصر کے جناب حاجی صاحب نے انتقال کیا۔ ایک روز قبل عصر حضور اقدس قدس سرہ وضو فرماتے تھے دفعتاً آفتابہ زمین پر مارا اور کلمہ استرجاع زبان مبارک پر جاری فرمایا و بعجلت تمام بہ آداے نماز عصر مشغول ہوئے بعد نماز بعض ارادتمندان خاص نے عرض کیا کہ آج کیا حادثہ واقع ہوا کہ اسقدر رنج و اضطراب لاحق ہوا فرمایا کہ حضرت غلام محمد شاہ عرف مسکین شاہ صاحب نے بیچے پور میں انتقال فرمایا اس فقیر نے جناب مرحوم سے مثنوی شریف پڑھی تھی۔ ایام گرما میں شب جمعہ کو بعد نماز تہجد حضور اقدس قدس سرہ سقف مسجد پر تفریحاً خرام فرماتے تھے ناگاہ کلمہ تودیع و استرجاع زبان مبارک سے برآمد ہوا حضار مسجد نے عرض کیا کہ حضور اسوقت کیا سانحہ ظاہر ہوا فرمایا کہ بادلی شاہ مجذوب نے سرائے فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی اونکی روح مبارک اسوقت اس فقیر سے ملاقات کرکے بہ اعلی علیین روانہ ہوئی علی الصباح ایک شخص مسلوب الحواس محزون و مغموم نے حاضر خدمت بابرکت ہوکر خبر انتقال شاہ صاحب کی پہونچائی حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس فقیر کو معلوم ہے بعد نصف شب کے شاہ صاحب نے انتقال کیا جناب حضور اقدس قدس سرہ کی نظر نہایت زود اثر تھی و آپ سے خرق عادات و کرامات اکثر ظاہر ہوئے ہیں منشی محمود حسن مرید حضور اقدس قدس سرہ بیان کرتے تھے کہ بعد حصول شرف بیعت کے میں نے زبانی بعض احباب کے شناخت ولی کامل و درویش باصفا کی یہ سنی کہ جو شخص انکے پس پشت درود شریف پڑھتا ہے معاً وہ درویش عظمت و تعظیم قاری درود شریف

کی بجالاتا ہے چنانچہ حسب تمنائے نفس کے مین نے کئی بار حضرت کے پس پشت درود شریف پڑھا جب پڑھا حضور اقدس قدس سرہ نے فوراً فرمایا کہ محمود حسن آگے آجاؤ والا اور کبھی ایسا نفرماتے۔ لالہ گور سہاے ساکن میرٹھ نے حسن اخلاق وفیضان صوری ومعنوی حضور اقدس قدس سرہ کا سنکر بصدق عقیدت حاضر آستانہ ہوکر عرض کیا کہ حضور بندگی حضرت نے نظر فیض اثر سے ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا علیک وبعد تلاوت قرآن مجید کے کہ اوسوقت بعد نماز ظہر بمعمولات خاندانی مصروف بہ قرآن خوانی تھی ارشاد فرمایا کہ لالہ صاحب کہو کیا مقصد ہے لالہ صاحب پہلے ہی پرتو نظر فیض اثر سے بمقولے صدق انتمائے ؎

نگاہت دشمنان را دوست کردہ اثرہا در رگ و در پوست کردہ

از خود رفتہ ہوچکے تھے بے اختیار قدم پر گرے وبصد تضرع وزاری عرض کیا کہ اس ذرہ بیمقدار سرگشتہ راہ ضلالت گم کردہ راہ ہدایت کو شرف اسلام سے مشرف فرمائیے اور زمرہ خدام مین منسلک فرماکر فائز المرام کیجئے آخرکار حضور پرنور نے اوس نیک نہاد کو شرف اسلام سے مشرف فرماکر مشتاق احمد نام رکھا و طریقہ انیقہ خاندانی سے سرفراز کرکے فائز المرام فرمایا بعد کامیابی کے مشتاق احمد مذکور جب اپنے وطن میرٹھ مین پہونچے ایک قصیدہ مسمی بہ نیک اختر کہ تاریخ بھی اس نام سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۸۱ ہجری بمدح ومنقبت حضور اقدس قدس سرہ کے تصنیف کرکے بھیجا وہ قصیدہ کتاب ریاض الازہار مین درج ہے۔ ایک بابو صاحب بہدایت ازلی باستماع حال فیضان اشتمال

وخوارق کریمہ وکرامات جسیمہ حضور اقدس قدس سرہ کے دہلی مین حاضر ہوکر مع
قبائل شرف اسلام سے مشرف ہوکر داخل سلسلہ عالیہ قادریہ کے ہوئے
وشجرہ خاندان قادریہ باہتمام تمام بصرف زرخود طبع کرا کے خدمت والامین بھیجے
وہنوز بصدق دل خادم آستانہ فیض کاشانہ کے ہین - لالہ مادہو داس
باشندہ دہلی بمعاینہ خوارق حضور اقدس قدس سرہ کے بصدق عقیدت
وبرضا ورغبت خلعت اسلام سے ممتاز ہوئے حضور نے اونکا نام الہی بخش
رکھا بہ اجازت حضور اقدس قدس سرہ کے الہی بخش مذکور حرمین شریفین
زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً کو تشریف لے گئے - ایک ہندو بقال عارضہ تپ دق
مین مبتلا تہا معالجہ اطبار یونانی سے عاجز آکر حاضر آستانہ حضور اقدس
قدس سرہ کے ہوا حضور نے حال دریافت فرماکر ارشاد فرمایا کہ لالہ صاحب
اگر تم آب دم کردہ فقیر چالیس روز نوش کرو تو انشاء اللہ تعالے عنقریب
اس مرض مہلک سے نجات پاؤ لالہ صاحب نے بصدق نیت دل وجان سے
اس امر کو قبول کیا چنانچہ بتوجہ حضور بعد چالیس روز کے لالہ صاحب کو شفاء
کامل وصحت تام باستقامت حاصل ہوگئی بعدہ بشان کبریائی وتصرف حضور
پرنور کے لالہ صاحب بطوع ورغبت خود سعادت دین اسلام سے شرفیاب
ہوئے - فقیر جنید جوہری ساکن قدیم دہلی شاہجہان آباد محلہ جوگی واڑہ فقرار
طریقت سے بہت اعتقاد رکہتا ہے اور جناب حضور اقدس قدس سرہ
کی خدمت بابرکت مین عرصہ سے آتا تہا وبدل معتقد تہا ایک مرتبہ اوسکا بسبب
عارضہ درد سر مین مبتلا ہوا شدت درد سے اوسکو بہت تکلیف تہی تا بہ ظاہری

سے کچھ فائدہ نہوا تب فقیر چند اوسکو لیکر حضور مین حاضر ہوا اوسوقت حضور
اقدس قدس سرہ مسجد سے حجرہ بالاے مسجد پر تشریف لئے جاتے تھے و
زینہ اول پر قدم مبارک رکھہ چکے تھے فقیر چند کو دیکھ کر فرمایا کہ تو اسوقت کیون
آیا ہے فقیر چند نے عرض کیا کہ حضرت میرا لڑکا شدت درد سے مرتا ہے آپ
فرماتے ہین کیون آیا ہے کچھ دم کر دیجئے تاکہ لڑکے کو صحت ہو جاوے
آپ نے فرمایا کہ تو ہی کیون نہین چھو کر دیتا فقیر چند نے عرض کیا کہ مین
چھو کر دون فرمایا کہ ہان چھو کر دے فقیر چند نے لڑکے کے سر کے پاس منہہ
لیجا کر کہا چھو پس فوراً درد جاتا رہا لڑکا اچھا ہوگیا پھر حضرت حجرہ کو تشریف لیگئے
و فقیر چند مع اپنے پسر کے اپنے مکان واپس آیا۔ الغرض اللہ تعالے
نے حضور اقدس قدس سرہ کی ذات ملکی صفات کو بہت مراتب علیا عنایت
فرمائی تھی اس مقام پر بخیال طوالت کتاب اس فقیر مولف نے حالات مختصر
پر اکتفا کیا معاینہ کتاب ریاض الانوار سے حال کمالات و کرامات و مراتب
اعلی حضور اقدس قدس سرہ کے کسیقدر معلوم ہو سکتے ہین۔ باوجود ان مراتب
اعلی کے جو اللہ تعالے نے حضور کو عطا فرمائی تھی حضور نہایت منکسر مزاج تھے
حتی کہ اگر کوئی شخص بپاس عقیدت و فرط محبت کے آپکا قدمبوس ہوتا تو
ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالے قران مجید مین فرماتا ہے۔ وَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا
فَسَلِّمُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً السلام علیک و مصافحہ طریق
مسنون ہے یہ فقیر گنہگار بدترین خلایق لیاقت و صلاحیت اس تعظیم تکریم
کے نہین رکھتا پھر اگر کوئی شخص بحسن ارادت و خلوص عقیدت جواباً عرض کرتا

کہ حضور آپ ہمارے مرشد برحق ہین تو اوسکے جواب مین فرماتے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بِالْخَوَاتِیْم ابتداے زمانہ مسند نشینی مین کثرت شغل اشغال سے بیشتر اوقات
قلب عالی حضور اقدس قدس سرہ پر حرارت طاری رہتی تھی اوسکے دفع
کے لئے عرق نیشکر استعمال فرمایا کرتے تھے ایک روز کسی شخص نے
بعناد قلبی وبغض ناحق عرق نیشکر مین از قسم سمیات ملاکر خدمت عالی مین
بھیجا اوسمین سے قدرے عرق لفضل قادر برحق زمین پر گر گیا ایک بلی نے
وہ عرق اوفتادہ چاٹ لیا اوسیوقت وہ بلی مرگئی حضور اقدس قدس سرہ
نے تبسم فرماکر ارشاد فرمایا کہ اس عرق کو دفن کرو چنانچہ وہ عرق دفن کردیا گیا
حاضرین خدمت نے نام اوس ناکام کا دریافت کیا حضور اقدس نے
کچھہ جواب نفرمایا نہ نام بتلایا - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ یہہ
فقیر زیارت قدم مبارک سے واپس آتا تھا ایک درویش صاحب کمال
خاکی شاہ نامی باشندہ قصبہ پانی پت صحرا مین زیر درخت تشریف فرماتھے
چند اوباش باہم مذاق کرتے ہوئے اونکی خدمت مین آئے اور کہا کہ اے
درویش تیرا کیا نام ہے فرمایا کہ خاکی شاہ ایک ناحق شناس آوارہ نفس امارہ
نے اونکی ریش مبارک پر پیشاب کردیا شاہ صاحب نے بوفور تحمل اور حلم
کے کچہ نفرمایا جب وہ شخص پیشاب کرچکا شاہ صاحب نے فرمایا بابا خدا
تیرا بھلا کرے ہم اپنی داڑہی کو پاک کرلینگے - یہ حکایت بیان فرماکر حضور
اقدس قدس سرہ آبدیدہ ہوکر فرمانے لگے کہ سبحان اللہ کیا نفس قدسی
وپاک تہا کہ باوصف اس کمال ومراتب علیا کے ایسا تحمل کیا کہ حیطۂ ضبط

سے خارج ہے۔ اگر کوئی درویش صورت جفا رسیدہ از اہل دنیا شکستہ
خاطر حضور اقدس قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض حال کرتا تو برفق
ومحبت ارشاد فرماتے کہ شاہ صاحب خون جگر خوردن بہ خوردار ہی است
حضور اقدس قدس سرہ میں اخلاق وتواضع ایسا تھا کہ جو شخص کسی ملت و
مشرب کا آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو بوجہ خلق عام آپکے وہاں سے واپس
جانے کا اوسکا دل نہ چاہتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک درویش رسول شاہی حضور
اقدس میں حاضر ہو کر خواستگار عمل حفاظت عداوت اعدا کا ہوا حضور اقدس
قدس سرہ نے فرمایا شاہ صاحب درویش کو تجرید خدا کے حب اور بغض
سے کیا غرض بعدہ ارشاد فرمایا کہ بعد نماز عشا فلان عمل پڑھا کرو شاہ صاحب
نے عرض کیا کہ ہم لوگ نماز نہیں پڑھتے ہمارا مذہب ترک وجود ہے
حضور اقدس قدس سرہ نے فرمایا سبحان اللہ پھر حاضرین سے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ کوڑا لیا شاہ صاحب کو بغرض ترک نماز فہمایش کرو اگر ضرب
تازیانہ سے اونکا جسم مجروح ہو فہو المراد والا دعوی ترک وجود میں شاہ صاحب
صادق ہیں شاہ صاحب نے اس کلام کو سنکر ترسان ولرزان ارادہ فرار کا
کیا حضور اقدس قدس سرہ نے متبسم ہو کر ایک تعویذ اور عمل خوب تعلیم
فرما کر بفرط اخلاق وتواضع شاہ صاحب کو بشفقت ومحبت رخصت فرمایا۔
حضور اقدس قدس سرہ کا معمول تھا کہ اگر کوئی صاحب مریدان سلسلہ ومتوسلین
خاندان میں سے حاضر ہوتے تو بوسعت اخلاق وشفقت تمام لیطعام
ما حضر اونکی مہمانی ضرور فرماتے اور بعض اوقات غیر متوسلین خاندان کو بھی

دعوت ما حضر و تبرک ما ہو الموجود سے محروم نفرماتے اگر کبھی ایک یا دو
آدمی کے قوت کے موافق کہانا موجود ہوتا اور مہمان زیادہ ہوتے تو حضور
اقدس قدس سرہ کے ادنی توجہ سے اللہ تعالےٰ پردہ غیب سے ایسا
سامان مہیا فرماتا کہ سب مہمان سیر ہو جاتے اور اگر کوئی شخص وقت کہانا
کہانے کے بخواہش خود کسی اور طعام کا خیال کرتا فوراً حضور اقدس قدس سرہ
بکشف صادق اوسکے ما فی الضمیر سے آگاہ ہو کر فرماتے کہ اس فقیر کے ناک
مین فلان فلان طعام کی خوشبو آئی ہے اللہ تعالےٰ لے بقدرت کاملہ عطا فرماتا
ہے چنانچہ اوسیوقت کوئی شخص وہی طعام لیکر حاضر ہوتا اور حضور اقدس
تقسیم فرما کر جملہ حاضرین کو کہلاتے اور آپ کہانے مین مبالغہ فرما کر ارشاد فرماتے
کہ یہ کہانا تمکو نقصان نہین کریگا - ایک روز حضور اقدس قدس سرہ
بوفور شفقت مربیانہ اس فقیر مولف کو اپنے مواجہ مین کہانا کہلواتے تھے
و بار بار اصرار و مبالغہ فرماتے تھے کہ اور کہاؤ پہر اخیر مین ایک فقرہ پر معنی
ہدایت مشحون یہ ارشاد فرمایا کہ کہانا کہاتے جاؤ حلق تک کہالو پانی اپنی
جگہہ کرہی لیگا رہا معاملہ سالن کا وہ چاہئے آوے یا چاہئے نہ آوے
یہ فقرہ فیض اثر اگرچہ بادی النظر مین استہزا معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے والون
کے حق مین عین ہدایت ہے اس فقیر مولف کو یہ فقرہ نہین بہولتا حضور
اقدس قدس سرہ کے مزاج فیض امتزاج مین اسقدر آداب و حسن اعتقاد
اولیاء کرام و مرشدین عظام سے تہا کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ کا ذکر خیر کرتا تو سرنگون
ہو کر کمال ادب اصغا فرما کر چشم پر آب ہوتے و اگر کوئی صاحب سادات

عظام و اولاد اولیا ر کرام مین سے بنا بر شرف زیارت حاضر خدمت ہوتے
آپ بحسن اخلاق براہ تعظیم و تکریم قیام فرماتے تہی اکہ بعد وصال کے بہی
اسلیے الآن مزاج فیض امتزاج مین اسقدر آداب ہے کہ اگر کوئی شخص از
مریدان خود بمزار فایض الانوار حضور مغفور علیہ الرحمۃ کے قبل شرف زیارت
و فاتحہ خوانی حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ کے کہ ایک ہی
احاطہ مین دونون مزار مقدس ہین حاضر ہوکر حضور اقدس قدس سرہ کے
روح پاک کو ایصال ثواب کرتا ہے تو جناب غفران مآب کے خاطر فیض
مظاہر پر گران گذرتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ قاضی احمد خانصاحب مرید حضور
بنا بر شرف زیارت و فاتحہ خوانی کے مزار پر انوار حضور اقدس قدس سرہ
پر حاضر ہوئے اور قبل فاتحہ خوانی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
دروازہ حظیرہ شریف حضور اقدس کا بغرض زیارت و فاتحہ خوانی کے
کہولنا چاہا و بقدر قوت خود دروازہ کہولنے مین زور کرتے رہے مگر دروازہ
کو مطلق جنبش نہوئی قاضی صاحب کو خیال ہوا کہ شاید کوئی شخص باستغفار
و توجہ حاضر آستانہ شریف ہے لہذا قاضی صاحب نے حضرت خواجہ
صاحب کے مزار مہبط الانوار گردگار پر حاضر ہوکر ایصال ثواب کیا بعدہ پہر آستانہ
حضور اقدس پر حاضر ہوئے بحرکت خفیف معاً دروازہ کہل گیا جب قاضی
صاحب نے دیکہا کہ اندرون حظیرہ شریف کے کوئی شخص حاضر نہین ہے
محض بہ تصرف و قوت باطن حضور اقدس قدس سرہ بنظر تعلیم حسن ادب کے
دروازہ شریف بند تہا بہت نادم ہوکر متنبہ ہوئے ۔ جس وقت کوئی شخص

بزرگان دین متین ومرشدین عظام واساتذہ ذوالاحترام کے جناب مین سوء ادبی وگستاخی کرتا حضور اقدس قدس سرہ بوجہ ناگوار ہونے طبیعت کے ایسے کلمات زبان حق ترجمان سے ارشاد فرماتے کہ سامعین کو باعث تحیر وسکوت کا ہوتا چنانچہ ایک مرتبہ ایک طالب علم غریب اللہ نام باشندہ ملک آشام نے مولوی حافظ سید محمد بخش اللہ صاحب گورکھپوری کی خدمت مین چند کلمات گستاخی وبے ادبی کے کہے بعض طلبہ مسجد نے اسکی شکایت حضور اقدس قدس سرہ سے کی حضور نے ارشاد فرمایا کہ آج کل کے شاگردان ناخلف ومریدان ناشایستہ کردار اساتذہ ومرشدین عظام کی تعظیم وتکریم بجا نہین لاتے اسیوجہ سے فیضان صوری ومعنوی سے محروم رہتے ہین یہ فقیر اپنے اساتذہ کے کفش پا علیٰ روس الاشہاد بغل مین لیکر اکثر محافل ومجالس مین بلاننگ وعار بکمال تمکین ووقار حاضر خدمت رہتا ابدالٰہ تعالےٰ نے ببرکت دعا وتوجہات بقایات اونکے فقیر کو فیضان صوری ومعنوی سے مشرف فرماکر کسی امیر وغریب کا محتاج ودست نگر نہین کیا ۔ بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ ارباب دہلی واطراف وجوانب کے اہل دول بوجہ حسن عقیدت ووثوق اعتقاد حافظ صاحب کے خدمت گذار ہین حاشا وکلا ہرگز یہ امر نہین ہے بلکہ اللہ جلشانہ نے بفضل وکرم خود بتوجہات مرشدین عظام ودعاے اساتذہ کرام اسقدر وسعت واختیار اس فقیر کو عطا فرمایا ہے کہ صحراے لق ودق مین ہزار آدمی روزانہ کہلاسکتا ہون اگر کسیکو امتحان منظور ہو تو بچشم خود معاینہ کرکے اطمینان حاصل کرے مگر یہ فقیر قصداً اس

امر کو منظور نہیں رکھتا کہ یاد الٰہی میں حرج ہوگا اور اہل دنیا سے عقب گذاری
مشکل ہوگی۔ دعاے اساتذہ وحسن توجہ مرشدین کرام باعث فلاح دارین
ہے و بے ادبی وسوء اعتقاد سبب خسران مآل ہے۔ ارباب عقائد
فاسدہ نے بدعوی مساوات ومساہمت انبیاء مرسلین واولیاء کاملین کے
عقائد نا واقفین میں خلل اندازی کی اسیوجہ سے شہر دہلی و دیگر دیار وامصار
میں آفت ناگہانی برپا ہوگئی **ابیات**

ادب تاجیست از لطف الٰہی | بنہ بر سر برو ہر جا کہ خواہی
آدمی زادہ اگر بے ادب است آدم نیست | فرق در جنس بنی آدم وحیوان ادب است
از خدا جوئیم توفیق ادب | بے ادب محروم ماند از لطف رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد | بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ہمسری با انبیا برداشتند | اولیا را ہمچو خود پنداشتند

اولیاے کرام بمجوائے صدق انتماے اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ گو بدیدۂ صورت میں اکل وشرب و دیگر افعال واقوال میں بشر
آنام ہیں مگر بچشم معنے وعین حقیقت بطغراے غراے اولیائی تحت قبائی
لا یعرفہم غیری اونکے علو درجات وسمو منازل کو بجز خدا عالم الغیب کے اور کوئی
نہیں جانتا۔ اسیطرح اور اکثر اقوال فیوض اثر حضور اقدس قدس سرہ کے
ہیں مگر بخیال طوالت کتاب کے صرف بعض اقوال بطور مشتے نمونہ از خروارے
یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ مردان
خدا و عرفاء اہل صفا غفلت چشم زدن دخواب بطرفۃ العین کو موت بلکہ کفر

جانتے ہین حضرت صوفیہ صافیہ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم نے ہوش دردم
کو بتفسیر رعایت نفس یعنے کوئی دم ذکرالہی ویاد کردگار سے خالی نجاوے
تعبیر فرمایا ہے چنانچہ ایک بزرگ کسی درویش باکمال کا شہرہ عرفان
سنکر مشتاق ملازمت ہوئے وقصد حاضری اونکی خدمت کا کرکے
روانہ ہوئے اثنا رراہ مین ایک آواز بے پیکر عنصری وصورت جسمانی
کی سنی کہ اے شخص تو جسکے زیارت کو جاتا ہے وہ شخص اسوقت مرگیا
یہ سنکر اونکو سخت رنج ہوا اور ارادہ فسخ عزیمت کا کیا مگر بخیال زیارت اونکے
مزار مقدس وایصال ثواب واستفاضہ فیضان معنوی کے چلے گئے اور اوس
شہر مین پہونچکر لوگون سے استفسار حال اون درویش کا کیا اونکے زندہ موجود
ہونے کا حال معلوم کرکے متعجبانہ اونکے خدمت مین حاضر ہوئے حضرت
شاہ صاحب نے فرمایا کہ جو خبر راہ مین آپنے سنی تھی وہ صحیح تھی یہ فقیر اسوقت
یاد الہی سے غافل تھا صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الَّذِیْ
یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ فرماتے تھے حضور اقدس
قدس سرہ کہ بعض ارباب معنی واہل ذوق کو بدون سماع مطلق کے بھی بدلیلے
تصفیق وصدائے صفیرے وجد وبیخودی ہوجاتی ہے چنانچہ اس فقیر نے
ایک بزرگ کو بچشم خود دیکھا کہ ہاتھی سوار تشریف لیجاتے تھے ایک
شخص نے تالی بجائی وہ بزرگ بے اختیار ہاتھی سے گرکر بیہوش
ہوگئے - ونیز ایک بزرگ بازار مین جاتے تھے ایک کنجڑے نے آواز
دی سوئیا پالک پکارا وہ بزرگ یکایک نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے جب

افاقہ ہوا لوگون نے دریافت حال کیا فرمایا کہ کنجڑا سچ کہتا ہے سو ہی
پلک چوک گیا - فرماتے تھے حضور اقدس اقدس سرہ کہ انسان جب
درویشی مین قدم رکہے پہلے کثرت مجاہدات وریاضات شاقہ سے خواہشات
نفسانی کو دفع کرے واگر کوئی شخص براہ حسد وتعصب خواہ بہ امتحان
تکلیف وآزار پہونچاوے تو اوسکا تحمل وبرداشت کرکے بجائے انتقام
کے دعاے خیر سے یاد کرے - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ
کہ انسان کو چاہئے کہ ظاہر حال درویش پر معترض نہو بلکہ مقتضاے انسانیت
یہ ہے کہ ہر مقام سے طالب امر حق کا رہے بقول سعدی علیہ الرحمتہ ع
ور نبشتہ است پند بر دیوار - یہ فقیر ایک مرتبہ بعد شرف زیارت قدم مبارک
کے مکان آتا تہا راہ مین ایک مقام پر چند قمار بازی مین مصروف تھے
ایک شخص اون مین سے ہر مرتبہ ہارتا تہا وپہر شوق بازی مین مستعد رہتا تہا
یہ فقیر بھی سیر کرتا ہوا وہین جا کھڑا ہوا و تماشا دیکہتا رہا اوس شخص کے شوق
اشتیاق کی یہ کیفیت تھی کہ اولاتمام وکمال مال ومتاع کہویا بعدہ اپنے جسم
کے کپڑے ہارے پہر اپنی زوجہ کو اونکے سپرد کرکے بے سروسامان
با تن عریان بخندہ پیشانی کسی طرف چلا گیا اس فقیر کو اس مقام پر کمال عبرت
ہوئی اور دل مین خیال کیا کہ اللہ اکبر یہ کیسا پختہ شخص ہے کہ اپنے خیال
عشق مین سب مال ومتاع حتیٰ کہ زوجہ تک بہی باقی نرکہا مفاد دنیاے دنی
مین ایسا محو ہوا کہ ماسواے نفس خود سب نثار کردیا طالبان صادق
ورہروان طریق معرفت اگر نقد جان نثار راہ معشوق حقیقی کرین تو سزاوار

ہے فی الواقع عاشق صادق و سالک مسالک عشق و محبت کو چاہیئے کہ جان و مال نثار راہ حق کرکے بجز ذات باری عزاسمہ کے کسی غیر کی محبت و الفت دل میں نہ رکھے۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جب کوئی شخص کسی درویش مجذوب یا سالک کی زیارت کرے بعجز و نیاز و تمکین و وقار سالکین سے بنظر استفاضہ و مجذوبین سے خالصاً لوجہ اللہ ملازمت حاصل کرے اور جو اقوال و افعال کہ بظاہر خلاف شریعت ہوں بلا تجسس و استفسار اونپر معترض نہو بعض اولیائے کاملین و واصلین الی اللہ دیدہ و دانستہ بتنفر از عامہ خلایق مستحبات و سنن زواید کو ترک کردیتے ہیں بلکہ بچشم ظاہر طریق خلاف اختیار فرماتے ہیں تاکہ عوام بل خواص انام اونکے حال سے واقف و آگاہ نہوں ارباب دانش کو لایق ہے کہ اگر بفہم خود ادراک معانی تذکرہ بزرگان دین متین سے قاصر ہوں تو بمقتضائے خذ ما صفا و دع ما کدر کے سکوت و احتراز اختیار کریں۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت عجز و انکسار پیش نظر رکھے اور غرور و استکبار و خود آرائی سے احتراز کرے اور حسن عمل پر تکیہ نکرے تا باعث ذلت و خواری کا نہو ؎

آدمی را فقر و عجز آمد امان   از بلائے نفس و حرص و غمان

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جن ارباب بصیرت کو حق جل شانہ نے چشم حقیقت بین عطا فرمائی ہے وہ لوگ بجز نام پاک جناب محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہ کے فیضیاب ہوتے ہیں حضور کی وہ ذات بابرکات

مقدس ومطہر ہے کہ مشابہ ومماثل آنجناب ولایت مآب کے کوئی فرد عالم
ظہور میں مکمن بطون سے جلوہ گر نہین ہوا تمام اولیا رمتقدمین ومتاخرین
حاضرین وغائبین آپ ہی کے انوار فیض سے مستفیض ہین۔ فرماتے تھے
حضور اقدس قدس سرہ کہ روز فاتحہ بزرگان دین متین مین حتی الامکان
تبدیل وتغیر نکرے بقدر تیسیر جسقدر موجود ہو بلا رعایت فاتحہ مین صرف کرے
واگر احیاناً اوسوقت کوئی چیز موجود نہ ہو تو قرض حسنہ لیکر فاتحہ کرے بشرطیکہ
خلوص تام اور خیال پابندی رسم دنیاوی لگا نہو انشا ر اللہ العزیز بتوجہات
ارواح طیبات کے بار قرض سے بہت جلد سبکدوش ہوجائے گا پھر فرمایا
کہ بزمانہ کسی درویش باکمال کے ایک بزرگ کامل صاحب طریقت
ہرسال فاتحہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے اتفاقاً
ایک سال کوئی چیز واسطے فاتحہ کے میسر نہوئی ناچار اون صاحب طریقت
نے اپنی کلاہ ملبوس خاص خادم کو دیکر فرمایا کہ اسکو جس قیمت پر بکی فروخت
کرکے شیرینی واسطے فاتحہ کے لاو حسب الحکم خادم نے کلاہ فروخت کرکے
شیرینی حاضر کی صاحب طریقت موصوف نے حسب معمول ایصال ثواب
کرکے شیرینی تقسیم کردی اون درویش باکمال نے جو معاصر صاحب طریقت
تھے اور علی الدوام بنفس نفیس اوسی تاریخ معین کو بانواع اقسام طعام
بدعوت عام فاتحہ جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے بکشف
خود معلوم کیا کہ وہ شیرینی جو بعوض کلاہ مبارک بین الحاضرین تقسیم ہوئی
تھی پیش نظر فیض اثر جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے موجود تھی

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ اکثر حفاظ قرآن مجید بوجہ سوء ادبی و بے تعظیمی قرآن شریف کے محتاج و مفلوک الحال رہتے ہین اگر قرآن مجید کو باآداب و شرائط پڑھتے رہین تو کبھی مفلس نہون یہ فقیر زمان سابق مین بمعمولات خاندانی بعد نماز ظہر کے قرآن خوانی کرتا تھا آمد و شد مردمان سے تعظیم و توقیر قرآن شریف کی ادا نہو سکتی تھی ورلے فلاکت حال و عُسرت و افلاس کے انوار و برکات کلام پاک سے محروم رہنے لگا ناچار بعد ظہر کے تلاوت ترک کر کے نماز تہجد مین قرآن شریف پڑھنا شروع کیا اللہ جلشانہ نے ببرکت عظمت اپنے کلام پاک کے فیضان صوری و معنوی عطا فرمایا اور قضاء حوائج ضروری ولابدی سے بیفکر فرمایا۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ جب یہ فقیر قرآن مجید پڑھتا ہے بفضل اللہ العزیز المنان اسقدر انوار و برکات مشاہدہ کرتا ہے کہ زبان اوسکے وصف سے قاصر ہے اور بعد تلاوت قرآن مجید کے جب شغل و اشغال خاندانی مین مصروف ہوتا ہے کمال استغراق و فرط حلاوت سے از خود رفتہ ہو جاتا ہے اور دنیا و مافیہا سے اصلا خبر نہین رکھتا رَزَقَنَا اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ فَیْضَانِہٖ وَلَنِعْمَ مَاقَالَ الْحَافِظُ الشِّیْرَازِیْ رحمہ

مستم چنان بکن کہ نہ انم ز بیخودی | در عرصۂ خیال کہ آمد کدام رفت
چو بیخود گشت حافظ کے شمارد | بیک جو مملکت کاؤس و کے را

فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ مرید بجائے فرزند و مریدہ بجائے دختر کے ہے لیکن احتیاط و تقوی امقتضی اس امر کو ہے کہ مستورات کے لمس و مس و نظر سے احتیاط کرے تا فتنہ سے محفوظ رہے حدیث شریف مین

آیا ہے العینان زناہما النظر والاذنان ہما الاستماع واللسان زناہ الکلام
والید زناہا البطش والرجل زناہا التخطی والقلب یہوی ویتمنی ویصدق ذلک
الفرج ویکذبہ۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ طالب صادق
ومجاہد کامل بوفور محنت شاقہ وریاضت شدیدہ اگرچہ باعتبار جسم عنصری وپیکر
صوری کے ضعیف ونحیف ہوجاتا ہے فاما روح اوسکی بوجہ کمال تصفیہ
وقوت تزکیہ کے متصعد بصعود ہوکر مقام قدس میں جاگزین ہوتی ہے بلکہ کثرت
مجاہدہ وارتیاض سے پیکر عنصری آلایش وکدورت سے مبرا وپاک ہوکر
بقولے صدق انتمائے اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا اَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا قوت روحیہ پیدا
کرکے مشابہ روح ہوجاتا ہے۔ فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ
ورود وظایف واعمال واسطے پابندی اوقات وتزکیہ ظاہر وتصفیہ قلب وانجاح
مرام حاجتمندان واستحصال مقاصد ارباب اغراض کے ہیں اور شغل واشغال
مزیل غربت وباعث استہلاک خواہشات نفس وانقطاع عما سوے اللہ
واستغراق حال وفنا فی الذات وبقا باللہ کے ہیں پس طالب صادق کو
لازم وواجب ہے کہ بمقتضاے صدق ارادت وحسن نیت خود تا حیات
مستعار وقیام دنیا ناپایدار قولاً وفعلاً وظاہراً وباطناً ترک لذات جسمانی وتنعم
خواہشات نفسانی کرے تا لمعہ تجلیات ذات واشعۂ انوار صفات سے درک
حقیقت وجود وکشف اسرار ہستی بوجہ احسن ظاہر ہو۔ فرماتے تھے حضور
اقدس قدس سرہ کہ بعض اوعیہ میں استقدر احتیاط ہوتی ہے کہ با یام اربعین
اگر کوئی امر خلاف شرائط چلہ کے واقع ہوتا ہے تو مقاری ورد کو نقصان

پہونچتا ہے اور اگر کوئی دوسرا شخص اوسکے درپے نقصان کے ہوتا ہے
تو اوسکو بھی ایذا و تکلیف پہونچتی ہے یہ فقیر قبل ایام غدر حجرہ مسکونہ مین
زکوۃ قصیدہ بردہ کی ادا کرتا تھا ایک درویش حلیم شاہ نامی نے کہ اس فقیر
سے بیعت رکھتا تھا باغوائے کسی شخص کے گوشت گاو کا سقف حجرہ
پر رکھدیا بحکم الہی مکان مین آگ لگی عرصہ تین روز تک وہ آگ مشتعل رہی
تمام مکان مع اسباب کے جلگیا وحلیم شاہ جسوقت گوشت رکھکر بھاگا
بام سقف سے ایسا بے اختیار گرا کہ ساق پا ٹوٹ گئی - مولانا محمد عمر صاحب
سجادہ نشین فرماتے ہین کہ جب عرصہ تین روز تک آتش زبانہ خیز وشعلہ
انگیز رہی اور کوئی تدبیر اوسکے فرو ہونے کی معلوم نہوئی تب حضور اقدس
قدس سرہ نے بقوت تصرف قریب منبر مسجد کے تین ضرب الا اسد کی ماری
وہ آتش بالکل فرو ہوگئی - فرماتے تھے حضور اقدس قدس سرہ کہ اس زمانہ
مین لوگون کو شوق عمل ہمزاد کا ہے اکثر اشخاص اس فقیر سے بھی دریافت
کرتے ہین مگر یہ فقیر کسیکو تعلیم نہین کرتا ایک بزرگ میر محمدی صاحب نامی
عمل ہمزاد کا کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اونکے احباب نے بروز عمل شکنبہ
منگانے کی فرمایش کی میر صاحب نے بقوت عمل اوسیوقت ایک ہانڈی
شکنبہ پختہ کی منگوا کر ہدیہ احباب کی اسی اثنا مین ایک زن خاکروب
محلہ افغانان وغیرہ ان آئے اور کہا کہ میر صاحب میری ہانڈی اسوقت چولہے
پر سے غائب ہوگئی ہے مدد کیجیے تمام لوگ خندہ زن ہوئے اور ہانڈی
اوس عورت کو حوالہ کردی - ان ایام نکبت انجام مین بعض لوگونکو خیال

حرام و حلال کا نہیں رہا صرف کرشمہ و طلسم واسطے اغوائے خلق کے عمل کر کے لوگوں کو اپنے جانب رجوع کرتے ہیں اور نقص ایمان و مسلمات روز عدل و داد سے بالکل بیخوف ہیں اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اللہ تعالےٰ جلشانہ نے بطفیل اپنے حبیب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و اپنے محبوب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ذات بابرکات حضور اقدس حضرت مرشدی قدس سرہ العزیز کو جامع علوم صوری و معنوی و مجمع کمالات ظاہری و باطنی فیض رسان عالم و عالمیان دستگیر درماندگان رہنمائے اوفتادگان ہادیٔ ضلالت ہادی گم کردگان راہ ہدایت بنایا تھا چنانچہ تا دم واپسین جیسا فیض عام حضور ذوالاحترام کا عالم میں جاری رہا اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے۔ اس زمانہ پر آشوب میں قیام ذات اظہر کا باعث فلاح دارین ہر فرد بشر تھا مگر چونکہ بمضمون صدق مشحون اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ انتقال مکانی حضور قدس سرہ کا بھی اس سرائے فانی سے بعالم جاودانی ضروری تھا و حضور بھی مشتاق وصال ربانی تھی لہذا بسبب ظاہری وصال کا یہ ہوا کہ آخر ماہ شوال ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری میں طبیعت آپکی بعارضہ تپ علیل ہوئی و بجائے صحت کے ضعف و نقاہت بڑھتا گیا و بخار زیادہ ہوتا گیا قبل شروع ہونے ماہ محرم کے ایک روز آپنے مولانا محمد عمر صاحب سے ارشاد فرمایا کہ آج اس فقیر نے جناب برادر معظم حکیم حاجی خدا بخش صاحب و برادر بزرگوار قاری محمد عبدالرحیم صاحب او رجناب والدہ ماجدہ مرحومہ کی زیارت کی ہے

وہ سب باستقبال میرے تشریف لائے ہین - پھر آخر جمعہ ماہ ذی الحجہ کو فرمایا
کہ اسوقت بعد وظایف معمولی کے یہ فقیر بوجہ ضعف و نقاہت چارپائی پر
لیٹا تھا کہ حضرت مرشد برحق قدوۃ الاصفیا شاہ محمد غوث صاحب شہید
رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے یہ فقیر قدمبوس ہوا حضرت نے فرمایا کہ مین
باستقبال تمھارے آیا ہون - پھر چوتھی تاریخ محرم کو طبیعت فیض طویت
پر کمال ضعف طاری ہوا نوین ماہ مذکور کو مولانا محمد عمر صاحب نے وظیفہ
سنانا شروع کیا اثناء وظیفہ مین غشی طاری ہوئی اور زبان مین لکنت
آگئی اوسی حالت مین مولوی جان محمد صاحب و مولوی محمد شاہ صاحب
بپاس عیادت تشریف لائے اوسی حالت غشی مین حضور نے فرمایا کہ
مولوی صاحب کے واسطے جا نماز بچھاؤ اور شیرینی فاتحہ کی دو - حکیم
محمود خانصاحب بھی تشریف لائے بعد تشریف لیجانے حکیم صاحب کے
حضور نے کاغذ خلافت نامہ و تولیت نامہ مولانا محمد عمر صاحب اپنے سجادہ نشین
کو دیکر ارشاد فرمایا کہ اسکو بہت احتیاط سے رکھو پھر دوپہر کو ارشاد فرمایا کہ آج
روز جمعہ ہے واسطے ادائے نماز جمعہ کے مسجد مین چلونگا چنانچہ پالکی
مسجد سے مسافرخانہ مین تشریف لائے و قدرے طعام تناول فرمایا قبل
نماز جمعہ کے پھر غشی طاری ہوئی بعد جمعہ مولانا محمد عمر صاحب نے بغرض
صحت طبیعت حضور کی حسب معمول خاندان سورہ انعام پڑھنی چاہی
حضور نے ممانعت فرمائی - بروز عاشورہ بعد نماز صبح با اجازت حضور کے
مولانا محمد عمر صاحب نے پھر وظیفہ سنانا شروع کیا بعد ختم ہونے وظیفہ کے

ارشاد فرمایا کہ دم کرد و پھر تا انتقال کسی سے مطلقاً کچھ کلام نہین کیا اور ساعت
بساعت حال متغیر ہوتا گیا قریب دس بجے کے حالت نزاع شروع
ہوئی اور کلمہ حق حق اس فصاحت سے جاری ہوا کہ حاضرین بخوبی سنتے
تھے آخرکار بوقت ظہر روح مطہر بالفظ حق سوے حق پرواز کرگئی اِنَّا لِلّٰہِ
وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ بعد نماز مغرب بیرون شہر بمعیت تخمیناً ہزار آدمی بہ
امامت جناب مولوی محمد یعقوب صاحب کی نماز جنازہ کی ہوئی کثرت
مخلوق سے صدہا آدمی کندھا دینے سے محروم رہگئے قبل نماز جنازہ
کے جسقدر لوگون نے سعادت حاصل کرلی تھی وہ تو حاصل کرلی بعد نماز
کے چار شخص بصورت مردمان ولایتی کے ظاہر ہوکر چارون پائے چارپائی
کے ایسے مضبوط پکڑے کہ پھر چھوڑا مدفن شریف تک کسی اور کو نوبت کندھا
دینے کی نہ آئی وہی لوگ جنازہ شریف لے گئے وتا طیاری سرداب دست بستہ
گرد جنازہ شریف کے مشغول تلاوت قرآن شریف رہے و جو شخص حاضرین
سے کلام دنیاوی کرتا و یا جنازہ شریف کو پشت دیکر کھڑا ہوتا اوسکو بزجر
و توبیخ منع کردیتے بعد دفن کے وہ لوگ سب کے نظروںسے غائب ہوگئے
کسیکو نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھے اور کہان سے آئے تھے اور کہان گئے
واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ تاریخ وصال حضور اقدس قدس سرہ دسوین ماہ محرم الحرام ۱۲۹۶ھ
بارہ سو چھیانوے ہجری روز شنبہ ہے سرآمد شعرا زمان جناب حافظ
غلام رسول صاحب المتخلص بہ ویران مرحوم نے یہ قطعہ تاریخ صوری و معنوی
وصال کا موزون کیا ہے ۔

شیخ کامل عاشق حق حضرت عبدالعزیز — چون بصدر خلد با صد راحت و آرام خفت

سال و ماہ و روز و تاریخ وفاتش چرخ پیر — عشرۂ ماہ محرم بود و دوشنبہ بود گفت

یہی قطعہ پتھر پر کندہ ہوکر ستون بالین مزار پرانوار مین نصب ہے مزار مقدس دہلی مین شہر سے باہر بہ احاطہ مزار شریف حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ صحن مسجد کے پورب کے گوشہ اوتر خطیرہ بلند دیوار جداگانہ مین نورافزا ہے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے اکثر خلفاء اجل بمقامات مختلف فیضرسان ہین واون مین سے بھی بعض رحلت فرماے عالم بقا کے ہوئے وبعض کی ذات بابرکات سے بہ عنایت ایزدی اب تک فیض عام جاری ہے جناب مولانا حضرت آخوند حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ دہلی شریف مین محلہ کھڑکی فراشخانہ کوچہ آخوند صاحب و مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت برکاتہ شہر کانپور محلہ پورا تا ناچ گھر مین بہ مسجد مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ صاحب قدس سرہ و شاہ عبدالرحمن صاحب دامت برکاتہ مقام ردولی شریف مین فیضرسان عالم ہین اسیطرح پر دیگر مختلف مقامات مین فیض حضور اقدس قدس سرہ کا بذریعہ دیگر خلفاء کے تا حال جاری ہے وانشاء اللہ تعالے تا قیام قیامت جاری رہے گا۔ ایک اجل خلیفہ آپکے حافظ عبداللہ صاحب مرحوم پولہ والے ساکن صدر بازار شہر دہلی شریف کے تھے جنکا ذکر اوپر کئی جگہہ آچکا ہے وہ بزرگی و مراتب اونکے اونہین ذکرون سے ہویدا ہین اونکا وصال ہوگیا تاریخ وصال اونکی پانچوین رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ تیرہ سو ایک ہجری ہے چنانچہ یہ قطعہ تاریخ ستون

بالین مزار شریف پر کندہ ہے ؎

حافظ نیک عمل شیخ اجل عبداللہ — چون بفردوس بریں رفت ازین جائے گاہ

سال ترحیل سر لوح مزار پاکش — ثبت گردید کہ او داخل فردوس شدہ ۱۳۰۱

مزار شریف دروازہ حظیرہ حضور اقدس قدس سرہ پر دیوار حظیرہ سے ملا ہوا عین دروازہ سے جانب شمال واقع ہے۔ و ایک خلیفہ حضور کے مولانا حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی مرحوم تھے وہ بھی رحلت فرمائے عالم بقا کے ہوئے۔ اس فقیر مولف کو منظور تھا کہ تھوڑے تھوڑے حالات خلفا کے بھی ان اوراق مین قلمبند کئے جاتے مگر بوجہ نہ دریافت ہونے حالات کے معذور رہا لیکن مناسب و ضروری متصور ہو کر حالات حضرت آخوند مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ کے جسقدر معلوم ہو سکے و حالات جناب برادر معظم فقیر مولف کے حضرت مولانا شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ کے جسقدر معلوم ہین و حالات مولانا حافظ سید محمد عبداللہ صاحب بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ کے جسقدر معلوم ہو سکے بطور تذکرہ کے اسی بیان حالات حضور اقدس قدس سرہ مین درج کئے جاتے ہین واللہ ولی التوفیق

ذکر حضرت آخوند مولانا حافظ محمد عمر صاحب دامت برکاتہ صاحب سجادہ

اسم شریف آپکا محمد عمر و لقب عطیہ جناب حضرت پیر و مرشد قدس سرہ شاہ سراج الحق ہے آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت قدوۃ العرفا زبدۃ الاولیا شیخی و مرشدی حضور اقدس قدس سرہ جد مادری اپنے کے ہین و خلافت اکا تصدیق

مولوی حافظ شیخ محمد فرید الدین بن مولوی حافظ شیخ محمد اکرام الدین
واعظ و مصنف کتب طب نبوی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہما کے ساکن قدیم
شاہجہان آباد و نواسہ حقیقی حکیم حاجی شیخ خدا بخش صاحب مرحوم برادر
حقیقی حضور اقدس قدس سرہ پیر و مرشد اپنے کے ہیں مولد و مسقط الراس
آپ کا شاہجہان آباد دہلی محلہ فراشخانہ کوچہ چاہ شیرین عقب مکان حکیم
بدرالدین خانصاحب ہیں ہے تاریخ ولادت آپکی انتیسویں ماہ شعبان معظم ۱۲۷۱ھ
بارہ سو اکہتر ہجری ہے زمانہ ولادت سے تا ایام عذر خدمت والدین میں
آپ پرورش پاتے رہے پھر بعد حصول شہادت اپنے والد بزرگوار کے ظل
عاطفت حضور اقدس قدس سرہ اپنے مرشد وحید اودی میں نشو نما پایا بعمر
چہار سالہ حضور اقدس قدس سرہ نے احاطہ قدم مبارک جناب رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم واقع دہلی مقام کوٹلہ بیرون شہر بالا سے گنبد مسجد میں بسم اللہ
پڑھائی پھر دو تین پارہ کلام مجید مختلف طور پر پڑھکر پارہ پنجم سے تا آخر قرآن
شریف حافظ شرف الدین صاحب ولایتی پشاوری سے پڑھکر بعمر سال ہشتم ۱۲۸۰ھ
بارہ سو اسی ہجری میں ناظرہ قرآن مجید ختم کر کے حفظ کرنا شروع کیا و بعمر سال دوازدہم
۱۲۸۳ھ بارہ سو تراسی ہجری میں قرآن شریف حفظ کر لیا منزل آخر سورۂ (ق) خود
حضور اقدس قدس سرہ سے یاد کر کے اوسی سال محراب سنائی پھر چند روز تا
بسال ۱۲۸۶ھ بارہ سو چھیاسی ہجری تک بعض کتب فارسی حافظ صاحب موصوف سے و
باقی اور کتب فارسی درسیہ مولانا سید یار علی صاحب مرحوم سے تمام کین
پھر بذریعہ ارشاد نامہ حضور اقدس قدس سرہ کے خدمت میں بقیۃ السلف

جناب مولانا محمد کریم اللہ صاحب کے حاضر ہوکر عربی شروع کی واوسی سال ۱۲۸۶ھ
بارہ سو چھیاسی ہجری مین بماہ رمضان شریف بروز پنجشنبہ آپ نے سلسلہ عالیہ قادریہ
مین حضور اقدس قدس سرہ سے بعیت حاصل کی وطلب علم عربی مین کمر ہمت
مستحکم باندہ کر چند کتب صرف وقدوری فقہ ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت
مولانا محمد کریم اللہ صاحب موصوف سے پڑہین وشافیہ حافظ غلام رسول
صاحب متخلص بو بران سے تمام کی وبعض کتب نحو مولوی محمد قدرت اللہ
صاحب ولایتی سے پڑھکر بعض رسائل منطق مولوی محمد عبدالصمد صاحب
بنگالی سے پڑہی وکافیہ مع شرح ملا جامی ومختصر المعانی وشرح عقائد ونفحۃ الیمن
واخوان الصفا ومطول وقطبی مع میر قطبی وہدیہ سعیدیہ ونورالانوار مولوی حافظ
سید محمد بخش اللہ صاحب گورکھپوری سے اور میبذی وملا حسن والتوضیح والتلویح
مولوی محمد علیم اللہ خالصاحب سے وکنزالدقایق وشرح وقایہ ونصف مشکوٰۃ
شریف مولوی محمد یعقوب صاحب سے پڑہین ورشیدیہ فن مناظرہ مین
وہدایہ وموطائے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ مولوی محمد عبدالحق صاحب سے و
دیگر کتب احادیث وکتب تفاسیر مولوی محمد شاہ صاحب سے استفادہ کیا
وانہین ایام مبارک انجام مین حضور اقدس قدس سرہ آپکو طریق خاندانی وادعیہ
واوراد واشغال وغیرہ تعلیم فرماتے رہے وماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۱ھ بارہسو اکانوے ہجری
مین آپکو خلافت عطا فرماکر تولیت نامہ محتوی مضمون جانشینی مزین بمہر خود ودیگر
وثاروعلماء شریعت وفقراء طریقت وارباب خاندان کے عطا فرمایا اور
جبہ خاص جسم اطہر سے اوتار کر اپنے خاص دست مبارک سے آپکو پہناکر و

بلقب شاہ سراج الحق ملقب فرماکر جانشین وسجادہ نشین اپنا فرمایا واس امر کی اطلاع بعض مریدان خاندان موجودہ مقامات دیگر کو بھی بذریعۂ شقہ کے دی چنانچہ منشی محمد عبدالکریم صاحب تخلص مضطر مرید حضور اقدس قدس سرہ نے حال تقرر مسند نشینی سے واقف ہوکر قطعۂ تاریخ تقرر مسند نشینی موزون کرکے بذریعہ عریضہ خدمت بابرکت حضور اقدس قدس سرہ میں بھیجا وہ قطعہ یہ ہے

حامئ دین محمد عمر است — واقف علم معقول ومنقول
حافظ مصحف ناطق بخدا — کاشف سرّ احادیث رسول
مرشدم کرد خلیفہ چو ورا — واشد از غیب معاً باب قبول
شد ملقب بسراج الحق ہم — کہ شناسند ہمہ ارباب عقول
بود مضطر بخیال تاریخ — گفت ہاتف بخلافت مقبول

باوجود حاصل ہوجانے ان مراتب کے ۱۲۹۵ھ بارہ سو پچانوے ہجری تک آپ نے جملہ کتب مسبوق الذکر ختم کرکے وسند احادیث مولوی محمد عبدالصمد صاحب سہارنپوری سند یافتہ از مولانا حضرت شاہ محمد فضل رحمٰن صاحب گنج مرادآبادی سے لیکر فراغ حاصل کیا اور کتب تصوف مثل لوائح جامی ومراتب ستہ وتحفہ مرسلہ ومثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ ودیگر رسائل تصوف وسلوک خاص حضور اقدس قدس سرہ سے استفاضہ کیں۔ پھر حضور اقدس قدس سرہ نے بقرب وصال اپنے بتاریخ آٹھویں ماہ محرم المکرم ۱۲۹۶ھ بارہ سو چھیانوے ہجری آپ کو تجدید اجازت فرماکر بتوجہ خاص وشفقت مربیانہ باین الفاظ ارشاد فرمایا

کہ اللہ تمہارے ساتھ رسول اللہ تمہارے ساتھ جناب غوث الثقلین
تمہارے ساتھ مرشد تمہارے ساتھ آپ تمکو کیا غم ہے۔ اس ارشاد
حضور اقدس قدس سرہ سے آپ کو اطمینان کامل حاصل ہوا و آپ شکریہ عنایات
بیغات حضور اقدس قدس سرہ کا بجا لائے پھر دسویں ماہ مذکور کو بوقت
ظہر حضور اقدس قدس سرہ نے وصال یار تعالی عز اسمہ کا اختیار فرمایا روز
سوم بارھویں تاریخ روز دوشنبہ کو بعد فاتحہ رسومہ بحضور من الآنام از خاص
و عام دستار بندی و سجادہ نشینی آپ کی ہوئی ایک صاحب نے تاریخ
مسند نشینی کی چراغ محمد کہے حافظ غلام رسول صاحب متخلص بویران نے
اس تاریخ کو ایک مصرع میں موزون کردیا وہ مصرعہ یہ ہے ؎
فروزان چراغ محمد عمر ۔ المختصر وقت مسند نشینی سے آپ جلوس فرمائے
سجادہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کے ہیں و حق سجادہ نشینی کا کما ہو حقہ
ادا فرماتے ہیں و بار عظیم سجادہ نشینی کو بلا لحاظ ترود و مشقت شاقہ کے
اس خوبصورتی سے اوٹھایا ہے کہ قدم بقدم حضرت پیر و مرشد قدس اللہ
سرہ العزیز کے ہیں اور اسقدر تک ایسا ثابت قدم ہیں کہ ذرا بھی لغزش
نہیں ہونے پائی حق تعالے ہمیشہ آپ کو اسیطرح جادہ استقامت
پر محکم و ثابت قدم رکھے آمین ثم آمین تاریخ اٹھائیسویں ماہ جمادی الآخرہ ۱۳۱۹ھ بارہ سو
ستانوے ہجری روز سہ شنبہ کو باشتیاق زیارت مشاہد متبرکہ کے آپ روانہ
اجمیر شریف کے ہوئے اثناء راہ میں بمقام قصبہ ریواڑی حضرت شاہ عبدالرحیم
صاحب و شیر رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات شریف و بمقام ریاست الور حضرت

مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کی زیارات سے مشرف ہوئے
ہوئے تاریخ تیسری ۳ رجب روز شنبہ کو اجمیر شریف پہونچکر وہان کی زیارات
سے مشرف ہوئے پھر آٹھوین ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو تاراگڈھ پر حضرت
میران سید حسین قدس سرہ کے مزار شریف کی زیارت کی ۱۰ دسوین ماہ مذکور روز شنبہ
کو بعد نماز عشا بسواری ریل جیپور مین آکر حکیم محمد سلیم خانصاحب کے مکان پر
فروکش ہوئے اور وہان حضرت مولانا ضیاء الدین و حضرت شاہ امانی و
حضرت سید ہوئے و حضرت شاہ غلام محمد عرف مسکین شاہ و جد مادری
حقیقی خود حکیم حاجی خدا بخش و ماموں حقیقی خود میان حمد بخش وغیرہ
رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے مشاہد و مقابر سے شرف حاصل کرکے
تاریخ سترھوین ۱۷ ماہ مذکور یوم شنبہ کو بھرت پور تشریف لائے وہان شب بھر
قیام کرکے دوسرے روز فتحپور سیکری مین حاضر ہوکر حضرت شاہ سلیم چشتی
قدس اللہ سرہ کے مزار فائز الانوار سے استفاضہ حاصل کرکے اوسی روز
اکبرآباد مین تشریف لائے وہان تاریخ تیئیسوین ۲۳ ماہ مذکور روز جمعہ کو بعد نماز
جمعہ حضرت سیدنا ابو العلا قدس اللہ سرہ و دیگر مقابر و مشاہد شہداء سے
مستفیض ہوئے و عمارات تاج گنج و سکندرہ ملاحظہ فرماکر تاریخ پچیسوین ۲۵ ماہ
مذکور روز یکشنبہ کو میرٹھ مین تشریف لاکر حضرت شاہ ولایت و حضرت شاہ
پیر قدس اللہ سرہما کے مزار فیض بار کی زیارت کی پھر اٹھائیسوین ۲۸ ماہ
مذکور روز چہارشنبہ کو اپنے وطن واپس آکر حضور اقدس قدس سرہ کے
خاک آستانہ کو سرمۂ چشم بنایا۔ پھر تاریخ چھبیسوین ۲۶ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۳ تیرہ سو تین ہجری

کو باصرار مولوی فرید احمد صاحب بہ تقریب عرس مولانا محمد رضا اللہ خان صاحب
نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے بمقام خورجہ تشریف لائے وہاں حضرت
شاہ فارغ صاحب وحضرت شاہ ولایت صاحب ودیگر آسودگان بمقام
مذکور کی زیارت کر کے اٹھائیسویں ماہ مذکور کو باشتیاق تقبیل آستانۂ فیض کاشانہ وشمیم
عتبۂ فلک رتبہ حضرات مارہرہ شریف رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے
حاضر ہوئے وفیضان صوری واستمداد معنوی سے مشرف ہو کر مقام
ہمایوں قصبہ بداؤں میں حاضر ہو کر مولانا شیخ عبدالقادر صاحب کے مدرسہ
میں فروکش ہوئے وہاں اولاً حضور پرنور جد طریقت سید العرفا حضرت
مولانا شاہ محمد غوث شہید قدس سرہ وحضرت احمد لودلہ علیہ الرحمۃ کے مزار
فائض الانوار کے زیارت سے شرف استفاضہ حاصل کیا بعدہ بمشاہد
متبرکہ حضرت مولانا محمد فضل الرسول صاحب ومولانا محمد عبدالمجید صاحب ومولانا
نور احمد صاحب وحضرت شاہ ولایت صاحب قدس اللہ اسرارہم کے
برکات ومیامن حاصل کر کے چھبیسویں صفر المظفر کو مکان پر واپس
تشریف لائے۔ پھر دوسری مرتبہ ماہ محرم شریف میں باشتیاق آستانہ
بوسی مارہرہ شریف تشریف لے گئے مگر اس مرتبہ صرف دو پہر قیام کر کے
واپس تشریف لائے۔ پھر دوسری ماہ شوال المکرم روز دوشنبہ کو بہ بشارت
فیض اشارت حضور اقدس قدس سرہ کے بمقام قصبہ سونی پت پہونچکر
حضرت آخوند احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ وحضرت امام ناصر الدین وحضرت شاہ
ولایت قدس اللہ اسرارہم ودیگر شہداء علیہم الرحمۃ کے قصبہ مذکور میں زیارت

حاصل کی چھٹوین ماہ مذکور روز جمعہ کو وہان سے قصبہ پانی پت پہونچکر
حضرت شاہ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ وحضرت مبارک خان وحضرت شیخ
جلال الدین کبیر الاولیا وحضرت شاہ ولایت شمس الملۃ والدین ترک ومولانا
شاہ غوث علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم ودیگر مزارات فیض آیات سے سرفراز ہوکر
بارھوین ماہ مذکور روز پنجشنبہ کو پھر قصبہ سونی پت واپس آئے بعدہ
نرملہ مین یک شب قیام کرکے بعد نماز جمعہ نرملہ سے اسٹیشن ریلوے
دھلی سے بالا بالا بسواری ریل کلیر شریف تشریف لے گئے وہان حضرت مخدومنا
سید علاء الدین علی احمد صابر قدس سرہ وامام ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف
کی زیارت سے مشرف ہوکر تاریخ پندرھوین ماہ مذکور روز یکشنبہ کو اپنے مکان
مقام دھلی شریف مین واپس تشریف لائے تب سے ابتک کہ شروع ۱۳۰۹ تیرہ سو نو
ہجری ہے اتفاق کسی سفر کا نہین ہوا سجادہ حضور اقدس قدس سرہ
پر مسند نشین طریقت رہکر اوقات اپنی یاد رب العالمین وتعلیم وتلقین مسلمین
طالبین مین صرف فرمایا کرتے ہین۔ مسجد کہ تعمیر اوسکی زائد سو برس سے
تھی وبوجہ مرور زمانہ کثیر کے بوسیدہ وجابجا سے شق ہوگئی تھی آپنے
اوسکی تجدید بنا پر کمر ہمت مستحکم باندہ کر تعمیر اوسکی ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ ہجری مین شروع کی
الحمد للہ کہ بدولت آپکی ہمت کے اعلی اللہ ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری مین تیار ہوکر اختتام کو پہونچ
گئی اوسکے آغاز وانجام کی تاریخ بطور تخرجہ کے سخنور لاثانی سید مرتضی
صاحب متخلص بیان یزدانی رئیس میرٹھ مالک مطبع حدیقۃ العلوم نے
لکھی ہے وہ یہ ہے ۔

مسجد کہ بنام حضرت آخوند مشہور زمین و ہم زمان است
این خانۂ حق بنا رمقبول نقش دگرش سراج حق لیست
آن زینت مسند عزیزی در کعبۂ خلیل وار بنشست
نامش عمر است ازان چو فاروق بر تخت خلیفگیش چست است
دستور سپیش سادہ آراست سلطان بجوار قدس پیوست
نو کردہ رواق منظرش را کو دست کلید کعبہ در دست
در سہ صد و یکہزار و پنجم آغاز شد و بہشت وا است
انگلند سر اہل دین بیان گفت ہذا بیت اللہ العزیز است

اس مسجد کا یہ تعمیر پختہ و سنگین و کمال استحکام آگین کے پہنچانا بلا موجودگی اسباب و آمدنی ظاہر کے بظاہر مستبعد تھا مگر تصرف حضور اقدس قدس سرہ و حضرت آخوند برہان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معین ہوا۔ حضور اقدس قدس سرہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ فیض اس فقیر کا قیامت تک جاری رہے گا۔ اور آخوند صاحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ و سلم مع خلفاء راشدین رضی اللہ تعالے عنہم اس مسجد میں بجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ صبح کو حضرت آخوند صاحب نے حضور اقدس قدس سرہ سے فرمایا کہ بھائی عبدالعزیز تمکو مبارک ہو آج شب کو اس فقیر نے یہ واقعہ دیکھا ہے یہ درس تمہارے یہاں کا قیامت تک جاری رہے گا۔ جب حضرت ممدوح کے یہ تصرفات و ارشادات ہیں تو اللہ تعالے الکیٔ کر مسجد کو جہاں درس حضور اقدس قدس سرہ کا جاری ہے تعمیر کراوے قطع نظر اسکے حضرت آخوند

حافظ محمد عمر صاحب جنکے یہ حالات مرقومہ ہین چونکہ متوکل علی اللہ ہین اور توکل
آپکا کامل و صادق ہے لہذا اثر آپکے توکل و صدق نیت کا یہ ہوا کہ مسبب الاسباب
نے کام تعمیر مسجد کا آپ کے ہاتھ سے انجام کو پہونچایا اور یہ ظہور تعمیر مسجد عین
ثبوت آپکے کمال توکل علی اللہ کا ہے۔ زمانہ مسند نشینی سے ابتک جملہ
معمولات حضور اقدس قدس سرہ کو آپنے بوجہ احسن سرانجام کیا بلکہ علاوہ
معمولات سابقہ کے آپنے بخلوص نیت بعض معمول زائد کر دئے جیسا کہ فاتحہ حضور
اقدس قدس سرہ کا ہر مہینہ کے دسوین تاریخ و فاتحہ سالانہ بروز عرس بطعام
ماحضر ہوتا ہے و فاتحہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا ہر مہینہ کی اکیسوین تاریخ
آپکے یہان ہوتا ہے۔ اوقات شبانہ روزی آپکے بعینہ وہی ہین جو اوقات
شبانہ روزی حضور اقدس قدس سرہ کے تھے۔ حضور اقدس قدس سرہ کے
عنایات اتم و الطاف و کرم جو حالت حیات مین آپ پر تھی اب بھی بعد وصال
کے آپ پر مبذول ہین اوسکے بیان سے زبان معترف بعجز و قصور ہے ع
تا قیامت گر بگویم قاصرم۔ حضور اقدس قدس سرہ کی توجہ سے آپکو چند مرتبہ
زیارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہونا و جناب رسالتماب
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپسے مخاطب ہونا بعض حکایات کتاب ریاض الانوار سے
ظاہر ہے و بعض حکایات کتاب مذکور کے بعض مضامین ضمناً آپکے کمال باطن
پر بھی دال ہین و دو امر ثبوت آپکے کمال باطن کے جو مجھپر ظاہر ہوئے ہین وہ کرامات
بھی آپکی انکو بغرض درستی اعتقاد مسلمانون کے لکھی جاتی ہین وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ اس گنہگار کے روبرو ایک شخص آپکی خدمت مین حاضر ہوا و شکا

درد سر کی بشدت بیان کی آپنے اوسکے سر پر ہاتھ رکھکر تین مرتبہ چند کلمات پڑھکر
پھونک دیا درد سر فوراً جاتا رہا وہ چند کلمات ہندی کے تھے نہ کوئی درود شریف
تھا نہ کوئی دعا و آیت کلام مجید کی تھی۔ دوسری کرامت یہ ہے کہ سقف مسجد
و حجرہ ملحق مسجد کے ایک ہی ماہ محرم ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری میں جب یہ گنہگار بغرض
شرکت عرس شریف حضور اقدس قدس سرہ کے حاضر آستانہ ہوا تھا اوسوقت تک
سقف مذکور خام تھی چونہ اوسپر نہ پڑا تھا نہ حجرہ بالائی طیار ہوا تھا اسوجہ سے
آپکا قیام مسافرخانہ زیرین ملحق مسجد میں رہا کرتا تھا مگر بوجہ گرمی کے اس گنہگار نے
و جناب بھائی صاحب قبلہ مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت برکاتہ
نے شب کو سقف مذکور پر رہنا اختیار کیا و اور بعض لوگ بھی شب کو وہیں رہتے
تھے ایک شب حسب معمول یہ گنہگار وہیں سوتا تھا و میاں محمد محسن صاحب آپکے
مرید و جناب بھائی صاحب قبلہ بھی وہاں آرام فرماتے تھے اوسکے صبح کو آپنے
سقف مذکور پر تشریف لاکر ہملوگوں سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ آج شب
کو میں یہاں آیا تھا آپ سب صاحب سوئے تھے۔ اس فرمانے سے
غرض آپکی محض یہ گنہگار کے ایک فعل ناشایستہ سے متنبہ کرنے کی تھی ورنہ
شب کو آپکے تشریف لانے کی کوئی ضرورت نہ تھی نہ اسبات کی فرمانے
کی کچھ ضرورت تھی اگر آپ اوس فعل کو ظاہر کرکے صراحتاً منع فرماتے تو موجب
رسوائی اس گنہگار کا متصور تھا لہذا بوفور اخلاق کریمہ کے آپنے ظاہر کرنا اوس فعل کا
روا نہ رکھکر اس پیرایہ میں متنبہ فرمایا اس امر کو بجز اس گنہگار کے اور کوئی شخص
نہیں سمجھا نہ اب تک اوس کیفیت سے کوئی واقف ہوا اس کرامت سے بھی ثبوت

آپ کے کمال باطن کا ہے - بہرحال میری سمجھ مین حضور اقدس قدس سرہ
آپکو نعمت باطن بہت کچھ عطا فرمایا کرتے ہین میرے عقیدہ مین آپ بالقصور
صاحب باطن اہل کمال وصاحب کشف ہین - آپکو اس امر کا بہت خیال
ہے کہ کسی بندہ خدا کی رسوائی نہ ہو نہ کسیکے دل کو رنج پہونچے سب لوگ
خوش وخرم رہین - اس گنہگار کو اکثر آپ کی خدمت مین حاضر رہنیکا
اتفاق ہوا ہے کبھی آپ کو کسی پر غصہ ہوتے نہین دیکھا - اخلاق کریمہ
آپ کا ایسا بڑھا ہوا ہے ویوماً فیوماً ترقی پر ہے کہ یہ گنہگار کسی سے تمثیل
نہین دیسکتا ۔ اس عاصی کے نظرون مین کوئی شخص آپکا نظیر ہے - آپکے
انکسار مزاج کا حال لکھنے سے زبان قلم عاجز ہے آپکے الطاف ناموں
کے مضامین سے جو بجواب عرائض عاصی کہ مشعر دریافت حالات خدام
جناب موصوف کے تھے صادر ہوئے ہین واسجگہ درج کئے جاتے
ہین قیاس کرلینا چاہیے وخیال کرنا چاہیے کہ باوجود ایسے مراتب عالیہ کے
اپنی نسبت کیسے کیسے الفاظ ومضامین تحریر فرماتے ہین - عبارت الطاف نامہ
رقم زدہ تیسری ماہ محرم الملکم ۱۲۹۸ھ بارہ سو اٹھانوے ہجری روز دوشنبہ وآنکہ از حال بندہ
استفسار فرمودہ اند این عبارت بعد خاتمہ کتاب ثبت فرمایند بندہ عاصی
پر معاصی ناخلف ناشائستہ کردار حقیر وذلیل روسیاہ سواد الوجہ فی الدارین
ننگ خاندان عزیزیہ بدنام کنندہ نیکو نامی چند مسند آرائے حماقت وسفاہت
زیب وسادہ جہالت احقر محمد عمر تجاوز اللہ عن ذنوبہ وحماہ عن السیأت
وھداہ اللہ الی الصراط المستقیم - عبارت الطاف نامہ رقم زدہ گیارھوین

ماہ شعبان المکرم ۱۳۰۳ تیرہ سو تین ہجری روز یکشنبہ۔ حالات اس خادم کے قابل تحریر
نہیں یہ روسیاہ بدکردار آوارہ کوے بے تمیزی قابل اسکے کہاں ہے کہ
داخل سلسلۂ بزرگان دین کیا جاوے۔ عبارت الطاف نامہ مرقومہ یکم ماہ
رمضان المکرم ۱۳۰۳ تیرہ سو تین ہجری روز شنبہ۔ آپکے اس تحریر سے کمال مجکو
رنج ہوتا ہے یہ خاکسار اس قابل نہیں کہ اس قسم کے جملے میرے نسبت لکھی
جائیں حالات اس فقیر کے بمضمون حضرت نظامی رحمۃ اللہ دگر خفتنی باز یا خوردنی
قابل تحریر نہیں نہ قابل منہ دکھانے کے نہ لایق سر اوٹھانے کے آپ کے
اصرار سے خاکسار مجبور ہوکر عرض کرتا ہے کہ بعد رمضان شریف ان شاء اللہ تعالیٰ
جسقدر ممکن ہوگا اکہار اپنا بیہودہ پن ظاہر کرونگا میں تو اپنے گمان میں اسی
قابل سمجھا کہ آپ بعد اتمام کتاب کے اسقدر تحریر فرما دیتے کہ جناب قبلہ و کعبہ
مرشد برحق قدس اللہ سرہ العزیز کے متوسلین میں سے ایک نااہل بدچلن
بدنام کنندہ نیکونامی چند روز جہلم میں بمقام فلاں تحصیل مسند حفظ و اقراء پر پڑا رہا اور
وہ نسخہ اسلے صراط العزیز الحمید رہتا ہے۔ عبارت الطاف نامہ مرقومہ پندرھویں
ماہ صفر ۱۳۰۸ تیرہ سو آٹھ ہجری روز شنبہ۔ فقیر خاکسار کے حالات کے نسبت جو
لکھا ہے شاید پہلے بھی میں آپکو لکھ چکا ہوں کہ یہ فقیر اپنے آپ کو اس قابل
نہیں دیکھتا کہ تذکرہ اولیاء کبار میں میرا ذکر لکھا جاوے بجز اسکے کہ بندہ روسیاہ
بدکردار بدافعال آوارہ کوے بے تمیزی معرا از شعور و تمیز بدنام کنندہ نیکونامی چشتیاں
جو شخص ایسے رذائل و ذمائم کے ساتھ موصوف ہو اوسکو درج اوراق
تذکرہ اولیاء راہ اولوالقسمت میں کرنا کتاب کو پایہ قبولیت سے گرا دینا ہے

میرا حال یقیناً و صدقاً یہ ہی کہ نہ قابل منہہ دکھانے کے نہ لایق سر اوٹھانے کے ہا ہا امید مغفرت لیکر تیرے سرکار مین آئے ہے

مثل من نیست در جہان ثانی | حرف خوانی ز لوح نادانی
منکہ علیم ہمہ سر تا پا | در ہنر ہے کس شوم سخن آرا
چہ گویم از سر و سامان خود عمر یست چون کاکل | سیہ بختم پریشان روزگارم خانہ بر دوشم
صرفت العمر فی لہو و لعب | فاہا ثم آہا ثم آہا
کفیت اذی یا من تعد محاسنی | علانیتی ھذا و لم تدر باطنی

اگر ایسا ہی آپکو میرے حالات لکہنے کی ضرورت ہے تو جو کچہ آپکو معلوم ہے لکہہ دیجئے اللہ تعالے آپکا حسن ظن میرے نسبت قبول فرماوے اور طریق مستقیم عطا فرماوے اور خاتمہ بالخیر فرماکر صف نعال حضور پر نور رہبری و مرشدی انار اللہ برہانہ و رزقنا صحبتہ مین محشور کرے اگر یہ مراد حاصل ہوئی فہو المراد و الا خسر الدنیا و الآخرہ ذلک ہو الخسران المبین ہے فقط

یہ گنہگار اپنے قلم و زبان مین بقدر مشتے نمونہ از خروارے بہی آپ کے حالات حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے تحریر و تقریر کی طاقت نہین پاتا ہے لہذا مجملاً صرف اسی بات پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ ہر شخص آپ کے شرف صحبت بابرکت سے مشرف ہوکر حالات و اوصاف واقعیہ آپکے دریافت کرسکتا ہے - آپ کی ذات بابرکات سے نزدیک و دور و خاص و عام لطیف پر نور و آپ کے فیض عام سے تمام جہان معمور ہے اللہ تعالے آپ کی ذات تقدس آیات سے ہمیشہ سجادہ حضور اقدس قدس سرہ کا ابداً آباد دائم

دآبادو رکھے آمین ثم آمین - آپ کے تصانیف سے اسوقت تک ہر دو جلد کتاب ریاض الانوار ملقوبہ ملفوظات و بیان واقعات و خوارق کریمہ حضرت حضور اقدس مرشد برحق قدس اللہ سرہ العزیز و رسالہ منبع الانوار ردفالیض الانوار و رسالہ احسن البضاعہ فی اثبات النوافل بالجماعہ فیض بخش عالم ہے الحمد للہ علے کل حال فقط

ذکر مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ

اسم مبارک آپکا محمد عادل و نام تاریخی غلام لغیم ہے و لقب شاہ مشتاق احمد عطیہ مظہر فیض عمیم حضرت پیر و مرشد برحق وارث جنۃ النعیم ہے قدس اللہ سرہ العزیز و سجع جو نقش نگین مہر آفتاب ہے وہ یہ مصرع ہے ع حاکم محکمۂ شرع محمد عادل - و آپ مرید و خلیفہ حضور اقدس شیخی و مرشدی حضرت آخوند حافظ عبد العزیز قدس سرہ کے ہیں - و سلسلہ نسب آپ کا جہانتک اس گنہگار کو محفوظ ہے اسطرح پر ہے کہ مولوی محمد عادل بن شیخ محی الدین بخش بن شیخ کریم بخش بن شیخ محمد پناہ بن شیخ محمد خرم برادر حقیقی شیخ بدر الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بن شیخ محمد اسحاق بن شیخ محمد سعید بن فخر الانام شیخ محمد اسلام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین - وطن قدیم اجداد و اسلاف کا جو رئیس و تعلقہ دار تھے قصبہ سانڈی سرکار خیر آباد مضاف صوبہ اودھ تھا اب انتظام انگریزی میں یہ قصبہ ضلع سیتاپور سے متعلق ہو گیا ہے - شیخ محمد اسحق صاحب مرحوم اپنے وطن مالوف سے بذات خود بغرض قدمبوس پیر و مرشد خود قصبہ سلون میں تشریف لائے وہان سے بتقریب سیاحت شہر کڑا ہوتے ہوئے وارد قصبۂ احمد آباد عرف

ناراہو گئے شیخ عبدالرزاق مرحوم نے جو یہان کے قانون گو و رئیس و تعلقہ دار تھے اپنی دختر کے ساتھ اونکا عقد کر دیا و بتقاضاے مشیت الٰہی وہ اس بات سے انکار نکر سکے تب سے قصبہ احمد آباد عرف نارا مذکور وطن اونکے ذریات کا ہوگیا اس وجہ سے مولد و منشار آپ کا بھی قصبۂ احمد آباد عرف نارا مسطور ہے۔ مذہب آپکا حنفی و مشرب قادری ہے تاریخ ولادت کی آپکی گیارھوین ماہ ربیع الثانی ۱۲۴۱ھ بارہ سو اکتالیس ہجری قدسی ہی جیساکہ نام تاریخی سے ظاہر ہے جو اوپر مذکور ہوچکا - ایام خوردسالی مین آپنے کتب ابتدائی مکتب وطن مین میانجی خدا بخش و عطا بخش وغیرہما سے پڑہین پھر آپکو بعمر ششش سالگی جناب والد ماجد مغفور ہمراہ اپنے ضلع فتحپور خاص مین کہ بذریعۂ ملازمت کے وہان قیام پذیر تھے لائے وہان بھی آپنے قریب ایک سال خواہ ڈیڑہ سال کے رہکر بعض رسائل مختصرہ فارسی تحصیل کئے بعدہ حضرت والد ماجد بوجہ تبادلی کے مقام فتحپور سے کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور مین مع جملہ اعزہ ہمراہیان اپنے کے تشریف لاکر قیام پذیر ہوئے وہان آپنے بھائی میر بہادر علی صاحب سے بعدہ مولوی مرتضیٰ خانصاحب و محمد یسین خانصاحب سے کتب فارسیہ اختتام کو پہونچایا - پھر جناب مولوی شوکت علی صاحب جہان آبادی سے جو شاگرد رشید حضرت مولوی محمد اشرف صاحب لکھنوی کے تھے تحصیل علم شریف عربی کی شروع کی اور کافیہ تک اونسے پڑھا اون کے بعد حسب خواہش حضرت والد ماجد مرحوم کے بیس برس کی عمر مین آپ جہان آباد سے کانپور تشریف لاکر بزمرۂ طلبۂ علوم مدرسہ مین جناب مولانا حضرت شاہ

محمد سلامت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ کے داخل ہوئے وہاں اولاً حسب
ارشاد مولانا صاحب ممدوح قدس سرہ کے آپنے شرح ملا جامی تہذیب المنطق
مولوی سید الطاف حسن صاحب موہانی و شرح تہذیب یزدی و رشیدیہ
مناظرہ مولوی شاہ غلام محمد خانصاحب متوطن کوٹ ضلع فتحپور سے کہ وہ
دونوں صاحب تلمیذ رشید مولانا صاحب ممدوح کے تھے وہ اوس وقت
تک خود بھی مدرسہ مذکور مین تحصیل علم فرماتے تھے درس کین بعدہ خلاصۃ الحساب
و فرائض شریفی کو حاجی حافظ مولوی محمد عبد اللہ صاحب کانپوری سے
کہ وہ منجملہ مستفیدین خدمت بابرکت مولانا مرزا حسن علی صاحب محدث لکھنوی
کے تھے اور مولانا صاحب سابق الوصف سے بھی کچھ استفادہ فرمایا تھا
پڑھا پھر قطبی میر خود جناب مولانا صاحب سابق الذکر قدس اللہ سرہ سے
شروع کی اور جملہ کتب درسیہ و کتب فقہ و تفسیر و حدیث کو خدمت فیض منقبت
مین حضرت معزی الیہ کے اختتام کو پہونچایا اور سند فراغ علوم معقول و منقول
و فروع و اصول کے مولانا صاحب ممدوح قدس سرہ سے حاصل کی مولانا صاحب
موصوف نے سند مذکور بشرح و بسط تمام باثبات مہر و دستخط شریف
عطا فرمائی چونکہ نقل کامل سند مزبور کی باعث طول کتاب تھی لہذا صرف
نقل اوس عبارت پر جو اوسکے ذیل مین بدستخط خاص قلمی فرمائی ہے اکتفا
کیجاتی ہے۔ وھو ھذہ ۲ اقول انا الفقیر المذکور اسمہ ۲ و ائل السطور انی
اجزت بروایۃ الصحاح و مشکوٰۃ المصابیح والحصن الحصین والکتب الدرسیۃ
التی تقدم ذکرھا و سندھا العزیز الذی ھو فی الاخلاص اعتقاد الکامل المولوی

محمد عادل نفعہ اللہ بہا فی العاجل والآجل قد انتقر ہذا التحریر لعشر خلون من الربیع الآخر سنۃ ست وسبعین الزائدۃ علی الف ومائتین من ہجرۃ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام فی بلد کنب کانفور حرسہ اللہ من الآفات والشرور حررہ العبد الفقیر محمد سلامت اللہ جعلہ معرضا عما سواہ

[مہر] مولانا صاحب ممدوح نے شرح چہل حدیث خاص المسلسلۃ بالسادات تالیف مولانا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی بھی آپکو عطا مانی اور اوسکے ذیل مین جو عبارت بدستخط خاص رقم فرمایا ہے اور اوسکو مزین بمہر و دستخط فرمایا وہ یہ ہے اقول انا الفقیر المذکور اسمہ واثال لسطور وقد قرء علیّ ہذہ الاربعین المسلسلۃ بالسادات الفاضل جامع صفات الفضائل المولوی محمد عادل عاملہ اللہ بلطفہ الشامل فی العاجل والآجل فاجزتہ بروایتہا الحمد للہ اولا وآخرا [محمد سلامت اللہ] آپکو مولانا صاحب ممدوح سے کسیقدر تعلیم اوراد واشغال کی بھی حاصل ہوئی ہے۔ مولانا صاحب موصوف نے قریب زمان وفات اپنے کے بطیب خاطر شریف خود آپ کو وصیت فرمائی کہ تم ہمیشہ اسی مسجد مین قیام رکھنا یہان سے کہین نہ جانا تاکہ ہمیشہ یہ مسجد آباد و معمور رہے و جملہ معمولات ہمارے قائم بدستور رہین پھر تاریخ تیسری ماہ رجب ۱۲۸۱ بارہ سو اکاسی ہجری روز شنبہ کو مولانا صاحب ممدوح نے وصال بار یتعالے لاغر اسمہ کا اختیار فرمایا۔ مولانا صاحب قدس سرہ عالم متبحر اپنے وقت کے علما پر فائق و فاضل زبردست مرجع خلائق تھے۔ آپ کے بیسیوں شاگرد رشید مولانا عبدالدین محقق دہلوی مرزا حسن صاحب

شاہجہانپوری اور تفسیر و حدیث مین تلمیذ مولانا حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما کے تھے اور فن شعر مین بھی منجملہ شعرائے کاملین تھے تخلص شریف کشفی تھا حضرت موصوف صاحب دیوان ہین نظم و نثر فارسی مین جناب ممدوح کو تلمذ میرزا محمد حسن قتیل سے تھا دیوان کشفی و رقعات کشفی و شرح مثنوی گل کشتی حضرت موصوف کے افادات سے ہے وہ نیز عالم کامل و فقیر واصل مرید و خلیفہ جناب سید السادات واقف اسرار اللہ الصمد حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے میان صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ کے تھے و بباعث نامی و گرامی ہونے کے تمام ہندوستان مین تعریف و توصیف سے مستغنی ہین - اونکے بہت شاگرد عالم ہوئے و اکثر مرید و خلیفہ اونکے ہادی عالم ہوئے - غلام حیدر بلگرامی متخلص بارشدی چند قطعات تاریخ وصال مولانا صاحب ممدوح کے موزون کئے ہین

وہ یہ ہین **قطعہ**

سلامت اللہ کہ بود یکتا العلم و فضل و کمال و تقوے
برفت چون از جناب یزدان بوصل او را پیام آمد
بخواب دیدم کہ سال ارشد بحالت وجد گفت رضوان
محب سبحان سلامت اللہ میان دار السلام آمد
۱۲۸۱

ولہ

حضرت سلامت اللہ رفتہ بہ باغ جنت ... در گلستان عالم ہمرنگ او ندیدم
پنہان ہو آشکارا سالش ز غیب ارشد ... ہجری ہزار و دو صد ہشتاد و یک شنیدم
۱۲۸۱

و مولانا صاحب موصوف کے مزار شریف پر تین بیتین منجملہ ابیات قطعہ طویلہ کے سنگ مرمر پر کندہ ہین سے

مظہر کشف و کرامات جناب کشفی — ہادی راہ خدا کاشف راز عرفان

شدہ بر خاستہ خاطر چو ازین گلشن دہر — رفت در چشم زدن جانب باغ رضوان

سال تاریخ قلمبند نموم ارشد — یوم ہفتہ سوم از ماہ رجب شد ز جہان

چونکہ یہ مادہ تاریخ بہ نسبت اور مادون کے جملہ محاسن تاریخی پر مشتمل ہے یعنے روز وصال و نیز تاریخ وصال و نیز ماہ وصال کی اس مادہ مین تصریح ہے اور سال وصال اسکے اعداد سے واضح ہوتا ہے بخلاف اور مادونکے کہ اون سے یہ جملہ امور معلوم نہو سکتے تھے بنا بران کندہ کرانے کے لئے یہ قطعہ اختیار کیا گیا و ہرگاہ قطعہ مسطورہ طویل تھا مشتمل ابیات کثیرہ پر اور قطعہ سنگ مرمر جسپر یہ اشعار کندہ ہین چھوٹا کہ جملہ اشعار کے کندہ ہونے کی گنجایش نہ رکہتا تھا لہذا ان تین بیتو نپر اکتفا کیا گیا فقط

الحاصل آپنے بہ تعمیل ارشاد و وصیت اپنے استاد یعنے مولانا صاحب سابق الذکر کے قیام کانپور کا مدرسہ و مسجد مولانا صاحب مغفور الیہ مین اختیار فرمایا سال مین ایک مرتبہ وطن مالوف مین تشریف لیجاتے ہین باقی ہمیشہ کانپور مین قیام رہتا ہے آج تک یہی قاعدہ مرعی ہے جب کہ حاجی محمد شریف متوطن قصبۂ بارا عازم سفر حج ہوئے تب آپنے اونکے ہاتھ ایک قطعہ عریضہ بلغت عرب بنام جناب افاضت مآب افادت مناب حضرت سید احمد دحلان بن سید زین دحلان

مفتی شافعیہ بدرخواست اجازت علوم عقلیہ ونقلیہ واعطاے سند کے روانہ کیا چنانچہ مفتی صاحب موصی الیہ نے اوسکے جواب مین اجازت جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کے بمہر ودستخط اپنی لکھہ بھیجی اور صدور جواب مذکور کا بذریعہ حاجی صاحب مسبوق الذکر کے باعث حصول انواع مباہات و افتخار کا ہوا نقل اوسکی یہ ہے ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فاخص باہداء جزیل السلام الوافر والثناء العاطر المتکاثر قدوۃ العلماء الفضلاء ونخبۃ الاذکیاء النبلاء مولانا العالم الفاضل المولوی محمد عادل عاملہ اللہ بفضلہ الشامل واصلح حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل والآجل آمین ثم انہی الیہ ورود کتابہ الکریم الواجب الاجلال والتعظیم فکان للعین قرۃ وللقلب مسرۃ وذکرتم فیہ ان العبد الحقیر یکتب لکم اجازۃ وھو لم یکن من اہل ہذا المسلک ولا ممن جازہ غیر ان حسن الظن منکم اقتضی ذلک الطلب فیلزمنی الامتثال وان خالف سلوک الادب فاقول بعد حمد اللہ والصلاۃ والسلام علی رسولہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وسلم قد اجزتکم بکل ما یجوز لی روایتہ ودرایتہ من العلوم النقلیۃ والعقلیۃ علی ما ہو موجود فی اثبات اشیاخی بالشروط المقررۃ المرضیۃ واوصیکم بتقوی اللہ فیما ظہر وبطن وان لا تنسونی من دعواتکم فی السر والعلن واسئل اللہ لی ولکم وللمسلمین التوفیق والاخلاص والقبول وحسن الختام بجاہ سیدنا محمد خاتم المرسل الکریم

صلی اللہ وسلم علیہ وعلیہم مع الآل والصحب والتابعین لہم علی
الدوام فی البدء والختام قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ
الغفران خادم طلبۃ العلم احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیۃ
بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومشایخہ واخوانہ ومحبیہ
والمسلمین اجمعین (مہر: احمد دحلان) ثم المرجو منکم ابلاغ السلام
الکثیر لمولانا السید حسین علی واخبروہ بان الانتظار طال
لمکاتبتہ ورویۃ شمائلہ ولذیذ مخاطبتہ وکان من غاب عن
العین غاب عن الخاطر ومحی اسمہ من الاوراق والدفاتر اللہم
الا ان یکون مشتغلا بنشر العلوم وتحقیق المنطوق منہا و
المفہوم فنرجوہ صالح الدعوات فی الخلوات والجلوات وان
یجمعنا بکم وبہ عند بیت اللہ عن قریب انہ سمیع مجیب
وجمیع الاسانید التی لاشیاخی تجدونہا عندہ انشاء اللہ مرقومۃ
فتنقلون منہا ما شئتم لتکون لدیکم معلومۃ وذکرتم
فی مکتوبکم انی اکتب لکم ترجمتی فلیس
لی ترجمۃ الا انی عبد کثیر العصیان ارجو من ربی الغفران
وببرکۃ دعائکم یحصل انشاء اللہ المطلوب
ویحصل الفوز للجمیع برضوان علام الغیوب امین والسلام
۲۴ شوال سنہ ۱۲۸۲ ہجری۔ (مہر: احمد دحلان) اور اس سرفرازنامہ کے
لفافہ پر یہ عبارت مرقوم ہے یصل انشاء اللہ قدوۃ العلماء

الاعلام مولانا المولوی محمد عادل عامله الله بلطفه الشامل ام

وآپکو سند دلائل الخیرات کی بروایت شیخ علی حریری مدنی مولوی سید حسین علیصاحب فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ سے ونیز سند اوسکی بروایت سید محمد مغربی کے میر حسن علیصاحب فتحپوری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہے و مولوی حسین علی صاحب کو خود شیخ الدلائل شیخ علی حریری مدنی علیہ الرحمۃ سے سند واجازت حاصل تھی و میر حسن علیصاحب کو سند واجازت مولوی محمد ظہور صاحب مچھلی شہری سے واونکو خود شیخ الدلایل سید محمد مغربی سے حاصل تھی اور آپکو سند قرآن مجید و چند حدیث شریف یعنی حدیث مسلسل بالاولیۃ و حدیث مسلسل بالمصافحہ و حدیث مسلسل بالاضافۃ و مصافحات اربع حسنیہ و خضریہ و معمریہ و منامیہ کی حضرت مولنا سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری الملقب بمیاں صاحب مارہروی دامت فیوضہم سے حاصل ہے۔ تاریخ بیست و سوم ماہ جمادی الاولی ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری روز دوشنبہ کو آپنے بیعت ارادت سلسلہ عالیہ قادریہ میں بدست جناب پیر دستگیر قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین قطب وقت حضرت مرشدنا و مولانا آخوند حافظ عبد العزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد تہاوی قدس اللہ سرہ العزیز کے حاصل کی و حضور اقدس ممدوح قدس سرہ نے نظر باہلیت و قابلیت آپکو خرقہ خلافت عطا کیا و اجازت سلاسل خمسہ جدیدہ مارہرویہ یعنے خانوادہاے قادریہ و چشتیہ نظامیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ ابو العلائیہ و مداریہ میں دیگر معززین و ممتاز وارشاد کے مشرف فرمایا و مثال بزبان عربی و فارسی مہری و دستخطی عنایت فرمائی۔ نقل مثال

بزبان عربی کے بوجہ طول ہونے کے اس رسالہ مختصر میں قلم انداز
ہوئے اور نقل مثال بزبان فارسی کی یہ ہے **مثال خلافہ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ فَمَنْ
نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰہَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا
عَظِیْمًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ امابعد میگوید فقیر حقیر حافظ عبدالعزیز الملقب بشاہ
مقبول احمد کہ چون اجازت سلاسل خمسہ یعنے قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ
و نقشبندیہ و مداریہ بحیکہ فقیر را از مرشدی و مولائی حضرت سید شاہ
محمد غوث شہید رسیدہ وَھُوَ الْمُرْشِدُ مِنْ حضرۃ السید شاہ آل احمد عرف
اچھے میان صاحب قدس سرہما یار ارادتمند مولوی محمد عادل صاحب
الملقب بشاہ مشتاق احمد دادم پس باید کہ ہر کہ ارادہ بیعت در ہر سلسلہ
کہ نماید او را مرید سازند و داخل سلسلہ کنند و نیز اجازت جملہ اشغال و
اذکار و اوراد دادم خدائے تعالے برکت عطا فرماید۔

اے پسر شرط صحبت (بیعت) در طریقت اجازت سلف است
بغلط سکہ بہرہ مسزن کاین رہ کاسدان ناخلف است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (مہر سجع شریف: ہو العزیز الغفور) (مہر لقب شریف: شاہ مقبول احمد)

و تعلیم اوراد و اشغال و اذکار و اعمال کی بھی فرمائے۔ و کچھ اوراد و اعمال
حضرت مولانا حافظ محمد عمر صاحب سجادہ نشین حضور اقدس قدس سرہ

سے بھی آپکو حاصل ہوے - و اجازت سلسلہ عالیہ قادریہ و چشتیہ و
سہروردیہ قدیمہ یعنے آبائی خاندان مارہرہ شریف و اجازت سلسلہ قادریہ
رزاقیہ منسوب بحضرت شاہ عبدالرزاق بانسوے قدس سرہ و اجازت سلسلہ
علویہ مناميہ کی حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری الملقب بمیانصاحب
مارہروی دامت فیوضہ سے آپکو حاصل ہوئی - اجازت سلسلہ علویہ منامیہ
کی تفصیل اسطرح پر ہی کہ حضرت سید شاہ ابوالحسین صاحب احمد نوری مارہروی عم فیضہ
کو اجازت دی اونکے جد امجد حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی
قدس سرہ نے اونکو اجازت دی حضرت مولنا شاہ عبدالعزیز محدث
دہلوی قدس سرہ نے اور مولنا ممدوح انار اللہ برہانہ کو عالم منام مین
بلا واسطہ بیعت و اجازت حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ سے ہوئی
اسیوجہ سے یہ سلسلہ موسوم بہ علویہ منامیہ ہوا بالجملہ
میانصاحب موصوف نے ان پانچون خاندان مذکورہ صدر مین اجازت
بیعت لینے کی آپکو عنایت فرماکر اجازت نامہ مہری و دستخطی مرحمت فرمایا
وہ یہ ہے اجازت نامہ الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ سیدنا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اما بعد میگوید فقیر سید ابوالحسین احمد نوری عرف میانصاحب
کہ اجازت سلاسل قادریہ چشتیہ سہروردیہ قدیم و اجازت سلسلہ قادریہ رزاقیہ و علویہ منامیہ
باخی دینی و یقینی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالے و ابقاہ و ادام و بخشیدم
اللہ تعالے قبول کند و برکت دہد ہر کسے کہ طالب بیعت درین سلاسل
آید او را داخل سلسلہ نماید و باللہ التوفیق و علیہ التکلان ولا حول ولا قوۃ

الاباللہ العلی العظیم تحریر ۱۲ محرم الحرام ۱۲۹۷ھ ابوالحسین - اور جناب میانصاحب موصوف کا ذکر حالات جناب واقف اسرار رب الارباب قدوۃ العرفا حضرت سید شاہ آل احمد مارہروی قدس اللہ اسرارہ مین ہوچکا ہے - آپ یعنے جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ مثل اوستاد و مرشد اپنے کے قدس اللہ سرہما متوکلا علی اللہ بسر کرتے ہین نہ کسی امیر کی ملاقات سے غرض رکھتے ہین نہ مریدون کے یہان دورہ کرتے ہین نہ کچھ خلاف شان وتہذیب کے قبول فرماتے ہین چنانچہ مواضع متعددہ سے چند بار اموال متروکہ اموات تخمیناً مالیتی پانچ پانچ چھہ چھہ سو روپیہ کے بروز چہلم کے آپکے پاس آئے آپ نے اوسکو رد فرماکر ارشاد فرمایا کہ یہ حق محتاجون کا ہے اونکو دیا جاے تاکہ متوفی کو بھی ثواب حاصل ہو اور آپنے ذرا بھی طمع کو راہ ندی سبحان اللہ وبحمدہ حق توکل کا جیسا کہ چاہیئے آپ ادا فرماتے ہین ؎

زہد وتقوے لے چیست اے امر دفقیر لاطمع بودن بسلطان وامیر

اسوقت تک آپ کو زیارت آثار بزرگان دین ومزار اولیاے کبار کی اسطرحپر حاصل ہوئی کہ دھلی شریف مین ۱۲۹۲ھ بارہ سو بانوے ہجری سے اب تک چند مرتبہ باوقات مختلف وتیسری شوال ۱۲۹۴ھ بارہ سو بانوے ہجری کو مقام چھپوند مین وپانچوین وچھٹوین شوال سنہ صدر کو اجمیر شریف مین وساتوین شوال سنہ صدر کو آگرہ مین ویکم محرم الحرام ۱۲۹۷ھ بارہ سو ستانوے ہجری کو قصبہ تونتی و قصبہ

موہان ضلع لکھنؤ میں و دوسری محرم سنہ صدر کو خاص لکھنؤ میں و تیسری
محرم سنہ صدر کو مقام بلسر متصل ردولی شریف میں و چوتھی محرم سنہ
صدر کو خاص ردولی شریف میں و پانچویں محرم سنہ صدر کو مقام اودہ میں
و چھٹویں محرم سنہ صدر کو مقام کچھوچھہ شریف میں و آٹھویں محرم سنہ
صدر کو قصبہ بانسہ شریف و قصبہ مسولی میں و بیسویں و اکیسویں محرم سنہ
صدر کو مقام مارہرہ شریف میں و چوبیسویں محرم سنہ صدر کو مقام ہمایون
بداؤن شریف میں و ساتویں محرم سنہ ۱۲۹۹ بارہ سو ننانوے ہجری کو قصبہ کاکوری میں و
چودھویں و پندرھویں محرم سنہ ۱۳۰۴ تیرہ سو چار ہجری کو مارہرہ شریف میں شرکت
عرس حضرت شاہ حمزہ و شاہ صاحب البرکات قدس سرہما کے و زیارت
تبرکات حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم و جناب حضرت علی مرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ و سبطین طیبین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ
تعالے عنہما و جناب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ کے
و سترھویں محرم سنہ صدر کو سہارنپور میں و اٹھارھویں و انیسویں محرم
سنہ صدر کو لاہور میں و اکیسویں و بائیسویں محرم سنہ صدر کو پاک
پٹن شریف میں و چوبیسویں محرم سنہ صدر کو ملتان میں بہمراہی خدا بخش
نامی ایک شخص پشمینہ باف ساکن ملتان کے و چھبیسویں محرم سنہ صدر
کو کلیر شریف میں و بارھویں و تیرھویں محرم سنہ ۱۳۰۷ تیرہ سو سات ہجری کو کالپی میں و
انیسویں محرم سنہ صدر کو ضلع فتحپور خاص میں و یکم و دوم صفر سنہ صدر
کو کوڑا جہان آباد ضلع فتحپور میں و سرسری طور سے شہر کڑا وغیرہ وکانپور

خاص و قصبہ جاجمؤ مین زیارات حاصل ہوئین ہین - چونکہ زیارات مین ہمیشہ
راقم الحروف بھی آپکے ہمراہ رکاب رہا ہے و ایک رسالہ موسوم بہ معین
الزایرین بمضمون تصریح زیارات و پتہ ہر ایک مقام و مقابر کے مفصل جداگانہ
لکھا ہے لہذا اسجگہ اون سب کا اعادہ کرنا باعث طوالت کتاب ہذا تصور
کر کے صرف تواریخ زیارت و نام مقامات پر اکتفا کیا گیا - اسوقت تک
آپکے تصنیفات سے رسالہ تنزیہ الفواد عن سوء الاعتقاد رد وہابیین
و رسالہ تحقیق الکلام فی التداوی بالشئی الحرام و رسالہ اکتساب الثواب
ببیان حکم ابدان المشرکین والمواکلۃ مع اہل الکتاب موجود ہین علاوہ اسکے
مکاتیب و فتاوی آپ کے کثیر ہین - اب تک آپ کی تصانیف سے
اکثر کتب مکمل ہو جاتین مگر اشتغال بمشاغل شتے عائق اس امر کے
ہین آپکے اوقات شریف اسطرحپر بسر ہوتے ہین کہ ہر روز بجز اون اوقات
شبانہ روزے کے جنمین تھوڑا تھوڑا استراحت کا اتفاق ہوتا ہے یا بوفور
اخلاق کریمہ بحکم حدیث نبوی اِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا تادیہ حقوق زایرین
عمل مین آتا ہے یا طلبہ علوم کو سبق پڑھایا جاتا ہے یا دیگر اہل حاجات
کے حصول مطالب مین جہد موفور کیا جاتا ہے و بعد ارتفاع ان موانع
کے بقیہ اوقات آپکے یاد کردگار مین صرف ہوتے ہین - چونکہ اس مدرسہ
مین عرصہ سے کوئی صورت بسر اوقات طلبہ علوم کے نہین ہے لہذا اب
یہ مدرسہ مثل دیگر مدارس کے نہین ہے تاہم بعض طلبہ علوم جو اپنے
شوق سے پڑہنے کو آتے ہین اونکو تہ دل سے آپ درس دیتے ہین

و ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ وعظ و تذکیر تا وقت عصر فرماتے ہین مگر ماہ محرم کے ہر جمعہ کو حسب طریقہ اپنے اوستاد کے واقعات شہادت شہدائے کربلا رضی اللہ تعالے عنہم بیان فرماتے ہین اسیطرح ماہ ربیع الاول کی ہر جمعہ کو حال میلاد شریف حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا بیان فرمایا کرتے ہین اور ماہ مبارک رمضان کی ہر جمعہ کو فضائل صوم وافطار و تقطیر و مسائل متعلقہ اوسکے واحکام سحور واعتکاف وغیرہ کی مفصل بیان ہین آتی ہین وجب کوئی شخص از ذکور واناث جس سلسلہ مین داخل ہونا چاہتا ہے اوسکو اوس سلسلہ مین داخل فرماکر حسب لیاقت وبادہ کے ہر ایک کو تعلیم فرماتے ہین وجس مین اہلیت خلافت کی پائی جاتی ہے اوسکو خرقہ خلافت بھی پہناتے ہین چنانچہ اب تک اکثر مرید وچند خلفا آپ کے ہو چکے ہین واکثر آپ کے شاگرد ہین غرض کہ آپ کی ذات بابرکات سے کانپور و دیگر نواح مین فیض عام جاری ہے اللہ تعالے آپ کی ذات قدسی صفات سے اسیطرح ہمیشہ فیض جاری رکھے آمین ثم آمین

ذکر مولوی حافظ سید محمد عبداللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

اسم شریف آپکا میر خورشید احمد عرف سید محمد عبداللہ ہے آپ کے والد ماجد عارف خدا آگاہ عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب تقوی وعرفائے عہد مین یکتا حاجی سید آل احمد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ ہین آپ مرید وخلیفہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین جناب مرشدی حضرت آخوند حافظ عبدالعزیز صاحب الملقب بشاہ مقبول احمد دھلوی قدس اللہ سرہ العزیز

کے ہین - مولد آپکا قصبۂ بلگرام علاقہ ملک اودہ ہے سلسلہ نسب آپکا
حضرت زید شہید بن حضرت سید الساجدین امام زین العابدین بن حضرت
سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہم تک منتہی ہوتا ہے بعض
بزرگوار آپکے مدینہ منورہ سے شہر واسط مین آکر متوطن ہوئے
وہان سے حضرت سید محمد صاحب عرف سید محمد صغری ہندوستان
مین جہاد کرتے ہوئے قصبۂ بلگرام مین پہونچے ۶۱۴ھ چہ سو چودہ ہجری مین اس قصبہ
کو فتح کرکے وہین اپنا وطن ٹھہرایا - جو قبائل اونکے اولاد مین متفرع و منشعب
ہوئے اون مین سے قبیلہ اخوان خمسہ عرف پچلیہہ مین آپکا انسلاک ہے
اور جد القبیلہ حضرت میر سید حسین مرحوم کے باغ پچلیہہ مین جسکو نصب ہوئے
تین سو برس کا زمانہ گذرا اب تک آپکا اشتراک ہے - اکیسوین تاریخ
ماہ جمادی الاولی ۱۲۴۸ھ بارہ سو اڑتالیس ہجری مین آپکا تولد ہوا اور وطن مالوف مین نشو و نما
پایا بارہ برس کی عمر مین آپ قرآن شریف ناظرہ پڑہ کے و کتب درسیہ
فارسی سے فراغت حاصل کرکے والد بزرگوار کے ہمرکاب قصبۂ بلگرام سے
شہر کانپور مین تشریف لاکر اپنے ماموں سید فرزند حسین خان بہادر عرف گہورے میان
مرحوم کے ظل عاطفت مین علوم عربیہ پڑہنا شروع کیا - و آپکے برادر معظم حافظ سید
اولاد احمد نے باوقات فرصت آپکو قرآن شریف حفظ کرنے پر مامور فرمایا چنانچہ ۱۲۶۰ھ
بارہ سو ساٹھ ہجری مین آپنے حفظ قرآن شریف کا اختتام بہرہ وافی پایا حافظ ہونیکی تاریخ خود آپنے اس
فقرہ مین فرمائی (حافظ گردیدم) و آیہ کریمہ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ عَدْلًا مین بہی بزیادت
یک عدد کی تاریخ ملی - و آپنے عربی اس ترتیب سے حاصل کی کہ علما

عصر مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ صاحب بدایونی مقیم کانپور کشفی تخلص
قدس سرہ کے بعض تلامذہ سے صرف و نحو و مختصرات منطق پڑہکے خود
بنفس نفیس جناب علامہ مرحوم نے قطبی و شرح وقایہ سے لیکر شرح سلم
حمد اللہ وغیرہ کتب متوسطہ درسیہ تک پڑہا پہر حکیم وقت مولانا مولوی
محمد فضل حق خیرآبادی قدس سرہ کا شہرۂ فضل و کمال سنکر ۱۲۷۱ بارہ سو اکہتر ہجری مین
بشہر رامپور اقاعنۃ جناب موصوف کی خدمت مین تشریف لے گئے و
پانچ برس تک رامپور و لکہنؤ والور مین اونکے ساتھہ رہکر تحصیل علوم مین
مشغول رہے منطق و فلسفہ و قصائد عربی جناب موصوف سے حاصل کیے
جب ۱۸۵۷ اٹھارہ سو ستاون عیسوی کے غدر ہندوستان نے تفرقہ ڈالدیا تب باقی کتب
درسیہ فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ کو ریاست الور مذکور مین حضرت مولانا
مولوی نور الحسن کاندہلی قدس سرہ سے جنکو معقولات مین مولانا ے موصوف
خیرآبادی سے اور حدیث شریف مین مولانا محمد اسحٰق دہلوی سے تلمذ تھا
اتمام کو پہونچایا پہر بعد فرو ہونے غدر کے ملک راجپوتانہ سے معاودت
کرکے شہر کانپور مین جناب مولانا ے بدایونی متخلص کشفی ممدوح الصدر
سے بخاری شریف پڑہکر ماہ شوال ۱۲۷۴ بارہ سو چہتر ہجری مین سند فراغ حاصل کی
شاعر نامی سید غلام حسین قدر بلگرامی نے آپ کے فراغ کی تاریخ طویل
کہی ہے جسکا مادہ تاریخ صوری و معنوی اس مصرعہ مین ہے مصرعہ
ہوئے کامل یہ سیلے مانند بارہ سو چہتر ہین - ۱۲۸۳ بارہ سو تراسی ہجری مین بڑے
عالم نامی حضرت سید احمد بن زین دحلان مفتی شافعیہ و مدرس مسجد بیت اللہ الحرام

کہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً نے علوم حدیث شریف وتفسیر وفقہ کی سند
آپکو عطا فرمائی نقل اوسکی اسجگہ لکھی جاتی ہے۔ الحمد للہ رب العلمین
وصلی اللہ علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ وصحبہ وسلم
علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد فانی اروی کتب الحدیث و
الفقہ والتفسیر وما یتصل بذلک من سائر العلوم عن مشائخ
کثیرین تغمدہم اللہ تعالی برحمۃ وجزاہم عنی خیرا منہم سید
الشیخ عثمان بن حسن الدمیاطی واسانیدہ مذکورۃ فی ثبت
شیخہ الشنوانی وعن الکوبزی والصفوی ولکل واحد منہم
ثبت مشہور وقد اجزت بذلک کلہ اخانا فی اللہ السید عبداللہ
بن السید الحاج آل احمد الحسنی البلجرامی فیروی عنی من ذلک ما شاء
بالشرط المعروف عند اہلہ المذکور فی محلہ والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم
الصالحات والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ امر برقمہ
خادم طلبۃ العلم بالمسجد الحرام والمسجد النبوی المرتجی من ربہ الغفران
السید احمد بن زین دحلان مفتی الشافعیہ بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ
لہ ولوالدیہ ومشایخہ ومحبیہ والمسلمین اجمعین
سنہ ۱۲۹۲ بارہ سو بانوے ہجری میں آپنے دہلی شریف میں حاضر ہوکر جناب غفران مآب
قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مرشدنا حضرت آخوند حافظ عبدالعزیز الملقب
بشاہ مقبول احمد قدس اللہ سرہ العزیز سے خاندان قادریہ میں بیعت کی و
حضرت اقدس قدس سرہ کے حضور سے آپکو خلافت عطا ہوکر اجازت بیعت

لینے کی خاندان قادریہ میں عطا ہوئی الحمد للہ علی احسانہ۔ آپ حنفی مذہب
قادری مشرب تھے وباوجود کمال علم وفضل کے آپ کو فکر آخرت بہت
تھی ایک مقام پر آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اپنی سنین عمر کا شمار کیا لکھوں
کہ پچاس سے زیادہ کی نوبت پہونچی اور ابھی تک آخرت کی کچھ فکر
نہ ہوئی ؎

دنیا طلبیدیم و بمطلب نرسیدیم آیا چہ بود عاقبت بے طلب ما

وسیلہ ظاہری آپکے رزق پہونچنے کا یہ تھا کہ پہلے آپنے اڈیٹری اخبار
مطبع شعلہ طور کانپور کی اختیار فرمائی پھر بعد چندے مدرس عربی ہائی اسکول
کانپور میں بمشاہرہ مبلغ پچاس روپیہ کے مقرر ہوئے و کسیقدر عرصہ تک
اسی کام پر کانپور میں مامور رہے پھر بوجہ حسن لیاقت کے آپکی ترقی ہوکر
ہائی اسکول کانپور سے گورنمنٹ کالج بنارس کی تبدیلی ہوگئی وہاں چند
سال تک آپ امور متعلقہ اپنے انجام دیتے رہے مگر بوجہ ناموافقت آبہوا
کے وہاں اکثر طبیعت آپکی جادۂ اعتدال سے باہر رہا کی و بعد چندے
بیماری زیادہ ہوگئی تب آپ بحصول رخصت کانپور تشریف لائے و معالجہ
آپکا کچھ فائدہ بخش نہوا بالآخر بمصداق آیہ کریمہ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ کے تاریخ شب یکم رمضان المبارک ۱۳۰۵ تیرہ سو پانچ
ہجری کو اس دار ناپایدار کو پدرود کرکے رحلت فرمائے دار آخرت ہوئے وغرہ
شہر رمضان کو مدفون ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ○ مزار شریف آپکا
شہر کانپور میں محلہ کرنیلگنج باغ موسیٰ بکر بلا قبرستان روساے جمہور سکنائے

کانپور مین زینت بخش باغ مذکور ہے۔ غلام حیدر بلگرامی متخلص بارشد نے تاریخ آپ کے وفات کی دو قطعہ جداگانہ مین موزون کیا ہے قطعہ اولے کے کل مصرعہ اخیر سے بلا تعمیہ و تخرجہ تاریخ نکلتی ہے و قطعہ ثانیہ کے مصرعہ اخیر سے بصنعت تخرجہ تاریخ حاصل ہے وہ دونون قطعہ یہ ہین

قطعہ اولی

حضرت مفتی و حافظ مولوی و متقی ۔ نام پاک اوست عبداللہ مشہور زمان
فاضل بے مثل زیب مسند علم و ادب ۔ کامل روشن دل و مصباح بزم عالمان
وادریغا صد ہزار افسوس از در کانپور ۔ گشت راہی زین جہان سوئے بقا سوئے جنان
عالمی را صدمہ جانکاہ زین ماتم رسید ۔ ہر دلے گردید صرف نالہ و آہ و فغان
سال تاریخ وصالش ارشد غمگین نوشت ۔ ماہ روزہ روز یکشنبہ یکم شد از جہان
۱۳۰۵

قطعہ ثانیہ

کردرحلت بجنان سید نا عبداللہ ۔ مفتی و حافظ صاحبدل و عالم فاضل
دید ارشد بغم او و ہم فکر سالش ۔ بے سر و پا ہنر و عقل فہانت بیدل
۱۳۰۵

لفظ ہنر و عقل کے سر و پیر نکال ڈالنے سے حروف ہ و ر و ع و ل نکلکر صرف حروف ن و ق باقی رہتے ہین جسکے ۱۵۰ عدد ہوتے ہین اور لفظ ذہانت کا دل نکال ڈالنے سے حرف الف نکلکر صرف حروف ذ و ہ و ن و ت باقی رہتے ہین جسکے ۱۱۵۵ عدد ہوتے ہین اسی ۱۱۵۵ مین ۱۵۰ مرقومہ الصدر شامل کرنے سے ۱۳۰۵ پورے ہو جاتے ہین اور یہی اعداد آپ کے سن وفات کے ہین۔

آپ کی تصنیفات سے رسائل عین الافادہ فی کشف الاضافہ نحو عربی کے اضافت کے بیان میں و عجائب الہادیہ شطرنج و گنجیفہ وغیرہ کے حرمت کے بیان میں و حاشیہ ہدایہ فقہ کتاب البیوع سے کتاب الشفعہ تک و تحفہ علیہ حاشیہ الہدیۃ السعیدیہ فی الحکمۃ الطبعیہ و مفیض فارسی قواعد فارسی میں بعبارت فارسی و تشریح النحو عربی نحو میں بزبان اردو جسکے صلہ تالیف میں گورنمنٹ انگریزی نے دو سو روپیہ آپ کو عطا کیا اور اپنے صرف سے سرشتہ تعلیم سرکاری کے لئے چھپوایا و فیض الصرف عربی صرف کے قواعد میں بزبان اردو و دفتر عصمت تذکرہ شاعرات اردو و تشریح الابیات و شاہد نظم و گلدستہ دانش کی شرح بہ شرح اردو و انٹرنس کورس معہ سوم بہ حل غوامض ہے۔ اسکے سوا رسائل فرقہ وہابیہ کے رد میں اور قصائد و مکاتیب عربی اور قطعات و تواریخ عربی و فارسی یادگار روزگار ہیں۔

رحمۃ اللہ علیہ و علی سائر المسلمین

معروضات و حال زار بندہ گنہگار راقم الحروف محمد عبد الکریم خاکسار تجاوز عن سیئاتہ العزیز الغفار و ستر عیوبہ الحی القیوم الستار

یہ راقم الحروف بندہ اثیم محمد عبد الکریم عفا عنہ العزیز الرحیم برادر خورد حقیقی جناب مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیوضہ کا ہے تادب یا قلم تادب یا قلم تادب یا قلم تجھ میں یہ جرأت کہاں سے ہوئی کہ تو نے نسبت آخوندیت اس بدکردار کے مولانا صاحب موصوف کے ساتھ

ظاہر کرکے روسیاہی پائی کہاں مشک اذفر کہاں بیل کا گوبر۔

اے قلم تو نے ترقیم اس کتاب مین دو بڑی گستاخی عظیم کی ہے جسکی ندامت سے دل دو نیم ہے ایک باوجود بداعمالی وخصائل رذائل کے اوائل کتاب مین نسبت غلامی کی ساتھ خدام ذوی الاحتشام حضور اقدس یعنے مرشد مقدس قدس سرہ کے ظاہر کردی دوسرے باوجود نالایقی کے نسبت اخویت مولانا صاحب ممدوح خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ کی کردی بالجملہ اظہار ان دونو نسبتون سے مقصود راقم آثم کا یہ ہے کہ بعض مضامین مرقومہ بالا حالات جناب بھائی صاحب قبلہ و دیباچہ کتاب ہذا کی تکرار لازم نہ آوے ورنہ ع

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؎

نسبت خود بسگت کردم وبس منفعلم — زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

اس مقام پر حالات پیران کرام ومشایخ عظام کے ذیل مین اپنا ذکر کرنا اگرچہ خالی از حمق وگستاخی نہین مگر راقم السطور نے پس روے اکابرین کو باعث حصول اعزاز وسعادات کا سمجھ کر باین امید کہ اللہ تعالے اپنی رحمت کاملہ سے انہین حضرات بابرکات کی پیروی مین اس عاصی کی بھی مغفرت کردیوے ذکر کرنے مین اپنے حال پر اختلال کے مقتضی نہین کیا۔ ولادت عاصی کی تاریخ بائیسوین شوال ۱۲۴۹ھ بارہ سو انچاس ہجری مین ہوئی چنانچہ نام تاریخی (غلام حسنین ۱۲۴۹) ہے اس حساب سے عمر اس عاصی کی ساٹھ برس کی ہوئی جسکی اب تک کوئی تدبیر سفر آخرت کی نہ ہوئی

احکام شرعیہ اوامر و نواہی شارع مین منحصر ہین یہ عاصی اب تلک نہ محترز
نواہی سے رہا نہ مرتکب اوامر کا۔ وساوس شیطان رجیم و شر نفس
ذمیم کے سبب طرف سے گہیرے ہین مناہی الہی شبانہ روز کے
قول و فعل میرے ہین۔ کبائر کی انتہا نہین صغائر کا کیا ذکر کہ وہ خارج
از حد احصا ہین۔ حصول نجات از جرائم حقوق اللہ محض خداے تعالے
کے کرم پر موقوف ہے فکر مغفرت معاصی حقوق العباد کے جنکی
بخشش بندگان ذی حقوق سے متعلق ہے زیادہ تر دل کو منتشر کر رہی
ہے۔ مگر یہ کہ اللہ تعالے الغفور رحیم بمقتضاے کرم عمیم بندون سے اونکے
حقوق بخشوا دے۔ تو یہ تو یہ اگر شان غفاری و ستاری سے قطع نظر
کر کے عدل پر آوے تو اس بندہ اثیم کو ضرور سخت سزا فرماوے اوسوقت
پر بجز اوسکے لطف عام و فضل تام و شفاعت حضرت سیدانام علیہ الصلاۃ
والسلام و دستگیری مرشدین عظام کی اور کوئی صورت حسن انجام کی نہین
اپنی طرف سے تا حیات مستعار کوشش اکتساب اعمال صالحہ مین ضروری بلکہ
فرض ہے اسلئے کہ بزرگان دین کا قول ہے کہ بے عمل ثواب کے امید
بہبودی کی رکہنا مرض ہے۔ حضرت امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ رجا و تمنا
کے فرق مین تحریر فرماتے ہین کہ اگر کوئی کاشتکار اپنی کاشتکاری
مین محنت کر کے کہیت کو خوب بناوے و کاشت کرے و بوٹے
و سینچے و اوسکی حفاظت کرے پہر کہے کہ مین اللہ تعالے سے امید رکہتا
ہون کہ وہ مجہکو اس کہیت مین بہت غلہ عطا فرماوے تو یہ رجا ہے اور جو

شخص نہ کبھی کہیت پر گیا نہ جوتا نہ بویا نہ سینچا نہ حفاظت کی پہر اگر وہ کہے کہ مین اللہ تعالے سے امید رکہتا ہون کہ وہ مجکو اس کہیت مین بہت غلہ عطا فرماوے تو یہ محض تمنا ہے اسکا کچہ حاصل نہین۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ جو چیز بوئی جاوے گی وہی اوگے گی ؎

از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جو ز جو

یہان یہ کیفیت ہے کہ نفس امارہ مقتضی ارتکاب نامرضیات پروردگار ہے اگر اوسکی تفصیل لکہی جاوے تو دفتر عظیم درکار ہے۔ قطع نظر اسکے حالت اخفا مین معاصی اس عاصی سے صرف علام الغیوب واقف ہے جس سے بفحواے آیہ کریمہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کے ہر آئینہ امید رحمت بے زوال ہے۔ و بحالت اظہار اپنے معاصی کے بندگان خدا کو گواہ بنا دینا متصور ہے جو بحق اس عاصی کے عموماً نامناسب و مضر ہے لہذا اسقدر حال بالاجمال اپنے معصیتون کا محض اس غرض سے لکہا گیا کہ جمیع مومنین و مومنات و جملہ مسلمین و مسلمات اس گنہگار کے حق مین جمیع منہیات سے بچنے و اوامر کے تعمیل کرنے و دنیا سے با ایمان اوٹہنے و عاقبت بخیر ہونے کے واسطے سچے دل سے حسبتہ للہ دعاے خیر کرین۔ اللہ تعالے اون لوگون کی بھی مرادات دلی برلاوے آمین

یا اللہ تو علام الغیوب و غفار الذنوب و ستار العیوب ہے باقتضاے اپنی رحمت کاملہ و الطاف شاملہ کے و بتصدق اپنے حبیب رحمۃ للعالمین محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ و سلم و بطفیل محبوب سبحانی حضرت

سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ و جمیع خاصان بارگاہ خود رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے اس بندہ گنہگار مجمع سیات و جملہ مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات پر اپنا رحم فرماکر اپنے مناہی پر مبادرت کرنے سے بچا و تعمیل اوامر کی ہدایت دے و دنیا سے با ایمان و با عقیدہ صحیح اوٹھا و جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے درگذر کرکے سب کی مغفرت فرما آمین ثم آمین۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ عَوَاقِبَ أُمُورِنَا بِالْخَيْرِ ۝ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ آخِرَ كَلَامِنَا فِي الدُّنْيَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

الٰہی یہ تیرا گنہگار بندہ نہایت عاجزی و الحاح سے حضرات پیران سلاسل کا واسطہ دیکر تجھ سے مناجات کرتا ہے بو فور رحمت کاملہ اپنے اوسکو قبول فرما۔

۱۔ صل یارب بر محمد مصطفےٰ	سلم اے رب بر جناب مجتبےٰ
۲ بارک اے رب بر محمد ذی تبار	بر ہمہ اصحاب و آل باوقار
۳ بر ہمہ از انبیا و مرسلین	بر ملائک بر عباد صالحین
۴ یا الٰہی از رہ لطف عمیم	وز رہ جود و سخاوت اے کریم
۵ از نیاز و عجز بندہ عبد العزیز	رہنمائے سالکان باتمیز

۶ شاہ معقول احمد او را گفت پیر — شد ملقب زین لقب آن دستگیر

۷ از نیاز و عجز آن پیر زمان — شہ محمد غوث شیخ انس و جان

۸ از نیاز و عجز آن انوار حق — آل احمد مخزن اسرار حق

۹ از نیاز و عجز آن پیر ہدی — شاہ حمزہ سالکان را پیشوا

۱۰ از نیاز و عجز آن ہادی دین — حضرت آل محمد با یقین

۱۱ از نیاز و عجز آن میر عرب — برکت اللہ مظہر برکات رب

۱۲ از نیاز و عجز آن عرفان پناہ — شاہ فضل اللہ فخر عز و جاہ

۱۳ از نیاز و عجز آن سردار دین — سید احمد ہادی شرع متین

۱۴ از نیاز و عجز آن عالی تبار — حضرت سید محمد با وقار

۱۵ از نیاز و عجز آن مخدوم ما — حضرت شاہ جمال اولیا

۱۶ از نیاز و عجز شاہ بے ریا — آن ضیاء الدین لقب قاضی جیا

۱۷ از نیاز و عجز مقبول مجید — آن نظام الدین بھکاری فرید

۱۸ از نیاز و عجز آن سالک زکی — سید ابراہیم اشہر ایرجی

۱۹ از نیاز و عجز آن شیخ کبیر — شہ بہاء الدین ولی روشن ضمیر

۲۰ از نیاز و عجز شاہ باصفا — فخر جیلان سید احمد باوفا

۲۱ از نیاز و عجز آن فخر زمن — رہنمای دین حق سید حسن

۲۲ از نیاز و عجز آن سلطان دین — سید موسی معین مومنین

۲۳ از نیاز و عجز آن نور ہدی — واقف اسرار حق سید علی

۲۴ از نیاز و عجز آن فرخندہ خو — میر محی الدین ابی نصر نکو

۲۵ از نیاز و عجز و آن عالی مقام — میر بوصالح که او باشد امام

۲۶ از نیاز و عجز فہمی خلق اتم — عبد رزاق اشرف عالی ہمم

۲۷ از نیاز و عجز آن قطب زمان — غوث اعظم سرور ہر دو جہان

۲۸ شاہ محی الدین شیخ اولیا — گردن آن جملہ ہستش زیر پا

۲۹ آن شہ جیلان کہ باشد دستگیر — یعنی عبدالقادر روشن ضمیر

۳۰ از نیاز و عجز شیخ مومنین — آن مبارک بوسعید فخر دین

۳۱ از نیاز و عجز آن شیخ کرام — بوالحسن ہکاری خیر الانام

۳۲ از نیاز و عجز شاہ دو جہان — بوالفرح طرطوسی با عز و شان

۳۳ از نیاز و عجز آن قطب الورا — عبد واحد کاشف سر خدا

۳۴ از نیاز و عجز آن والا مقام — حضرت شبلی امام خاص و عام

۳۵ از نیاز و عجز آن خواجہ جنید — شیخ ہر پیر و جوان بے شرط و قید

۳۶ از نیاز و عجز شیخ سالکان — آن سری سقطی رئیس عارفان

۳۷ از نیاز و عجز آن حامی دین — خواجہ معروف کرخی پاک دین

۳۸ از نیاز و عجز مقبول خدا — پیشوای دین علی موسی رضا

۳۹ از نیاز و عجز سردار زمان — موسی کاظم امام مومنان

۴۰ از نیاز و عجز آن ذو الاحترام — جعفر صادق شہ عالی مقام

۴۱ از نیاز و عجز آن عالی جناب — سید باقر ولی مستطاب

۴۲ از نیاز و عجز راس الساجدین — آنکہ نامش ہست زین العابدین

۴۳ از نیاز و عجز شاہ کربلا — سرور پاکان حسین مجتبیٰ

۴۴ از نیاز و عجز شاہ بوتراب	شیر یزدان حضرت عالی جناب
۴۵ از نیاز و عجز آن ختم رسل	باعث ایجاد عالم جزو کل
۴۶ آن حبیب کبریا محبوب رب	آن محمد مصطفیٰ مطلوب رب
۴۷ خبث نفس و شر شیطان دور کن	قلب من از نور خود پر نور کن
۴۸ تا بمانم زندہ در فانی سرا	بر رہ شرع نبی دارے بپا
۴۹ چون شود انجام کارم زین جہان	بر رہ دین محمد بگذران
۵۰ از جرائم بگذری احسان کنی	ہر مہم اُخروی آسان کنی
۵۱ والدین و شیخ و استادان ما	ہمگنان را بخش اے رحمان ما
۵۲ جملہ را از اہل ایمان شاد کن	از حساب و از عذاب آزاد کن
۵۳ بر محمد باد صلوات و سلام	ہم بآل پاک و اصحابش مدام
۵۴ ناظم این نظم باشد بندہ عبد الکریم	در جوار صالحانش کن مقیم

خاتمہ

الٰہی تیری صفت علیم بذات الصدور ہے - دلون اور نیتون کا حال تجھپر غیر مستور ہے - تو خوب جانتا ہے کہ غرض تالیف اس رسالہ سے نام آوری نہین - بجز نفع رسانی کے رسالہ ہذا سے اور کوئی خواہش دلی نہین - غرض تالیف سے محض نفع اُخروی مسلمین ہے - کیونکہ اس رسالہ مین بیان حالات سالکین ہے - یا مجیب الدعوات بر آرندہ حاجات یہ بندہ گنہگار زیادہ معصیت سے سرشار تجکو پکار کا پہونچنے والا جانکر پکارتا ہے

ونہایت عاجزی سے التجا کرتا ہے کہ اس بندہ عصیان گنندہ کو ریا وعجب
کے خدشہ سے ونیز اوس خطرہ سے جو اس رسالہ کے لکھنے مین خود آرائی
کی طرف کھینچے پناہ مین رکھ۔ اور جہان کہین قلم سے کچھ خطا سرزد ہو گئی ہو
ونیز اپنے اقوال سے جنکے موافق عمل نہین کئے اور جو چیز کہ مین جانتا ہون
واسکے عمل کرنے مین مجھہ سے قصور ہوتا ہے وہ سب معاف فرما کر اپنے
امان مین رکھ۔ اور جن نیک کامون سے مجکو واقفیت ہے اونیز اور جنسے
مجکو واقفیت نہین ہے اوسنے واقف کرکے اونپر مجکو توفیق عمل کی نصیب
کر اور میری واقفیت کو مجھپر وبال نکر اور مضامین رسالہ ہذا سے مسلمانون کو
نفع پہونچا۔ خداوندا تو جواد وکریم اور غفور ورحیم ہے اپنے رحم وکرم سے
اس میری پکار کو پہونچ آمین یارب العالمین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ
اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

تمت بالخیر

جدول اول تاریخ وصال حضرات مندرجہ شجرہ قدس اللہ اسرارہم بقید ماہ و سنہ وغیرہ بترتیب تحریر حالات

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جن سے تواریخ لکھی گئیں
۱	جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول	سنہ ۱۱ ہجری	دوشنبہ وقت چاشت	مدینہ منورہ حجرۂ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	بیماری و اثر زہر	سفینۃ الاولیاء و دیگر کتب
۲	حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	۲۱ رمضان	سنہ ۴۰ھ	شب دوشنبہ	نجف اشرف	شہادت و قتل	ایضاً
۳	حضرت امام حسین علیہ السلام	۱۰ محرم	سنہ ۶۱ھ	جمعہ	سر مبارک جنت البقیع واقع مدینہ منورہ و جسم اطہر بکربلا	شہادت و قتل	اکثر کتب
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	شب ۱۰ محرم	سنہ ۹۵ھ	جمعہ	جنت البقیع واقع مدینہ منورہ	شہادت بزہر	مطلع العلوم مجمع الفنون
۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ ذی الحجہ	سنہ ۱۱۴ھ	دوشنبہ	ایضاً	بیماری	ایضاً و دیگر کتب
۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ رجب	سنہ ۱۴۸ھ	جمعہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶ رجب	سنہ ۱۸۳ھ	جمعہ	مقبرہ قریش واقع بغداد شریف	شہادت بزہر	ایضاً

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سن وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	[illegible]	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۸	حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱ رمضان	سنہ ۲۰۳ھ	جمعہ	قبہ خلیفہ ہارون رشید واقع مشہد مقدس متعلقہ ولایت طوس	بزہر انگور	اکثر کتب
۹	حضرت معروف کرخی قدس سرہ	۲- محرم	سنہ ۲۰۰ھ	〃	بغداد شریف	[illegible]	ایضاً
۱۰	حضرت خواجہ سری سقطی قدس سرہ	۳- رمضان	سنہ ۲۵۰ھ	سہ شنبہ وقت صبح	بغداد شریف بمقام شونیزیہ	بیماری	ایضاً
۱۱	حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس سرہ	۲۷- رجب	سنہ ۲۹۷ھ	شنبہ	بغداد شریف	ایضاً	ایضاً
۱۲	حضرت امام ابوبکر شبلی قدس سرہ	۲۷- ذی الحجہ	سنہ ۳۳۴ھ	شب جمعہ	بغداد شریف قریب لکھا ہے حضرت جعفر بن یونس	ایضاً	سفینۃ الاولیا
۱۳	شیخ عبدالواحد تمیمی قدس سرہ	۲۶- جمادی الآخرہ	سنہ ۴۲۵ھ	〃	بغداد شریف درمقبرہ امام احمد حنبل	بیماری	سفینۃ الاولیا
۱۴	شیخ ابو الفرح طرطوسی قدس سرہ	۳- شعبان	سنہ ۴۴۷ھ	〃	.	ایضاً	جدول محبوب عارفین وسیلہ ہدایت طالبین ملحقہ معمولات مظہریہ

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ ماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالات وقت وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱۵	شیخ ابوالحسن ہکاری قدس سرہ	یکم محرم	سنہ ۴۸۶ھ	۔	۔	بیماری	سفینۃ الاولیا
۱۶	شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس سرہ	۷ شعبان	سنہ ۵۱۳ھ	۔	۔	ایضاً	جدول مذکور الصدر
۱۷	جناب حضرت غوث الثقلین محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹ خواہ ۱۱ خواہ ۱۷ ربیع الثانی	سنہ ۵۶۱ ہجری	شب شنبہ	بغداد شریف عرس ملک ہند میں ۱۱ تاریخ ہوتا ہے عرس بغداد شریف میں ۱۷ تاریخ ہوتا ہے	ایضاً	اکثر کتب
۱۸	حضرت سید عبدالرزاق قدس سرہ	۶ شوال	سنہ ۶۲۳ھ	۔	بغداد شریف	ایضاً	جدول مذکور الصدر و محفل گیارھویں
۱۹	حضرت میر ابوصالح قدس سرہ	۲۷ رجب	سنہ ۶۳۲ھ	۔	ایضاً	ایضاً	بیاض خاندان مارہرہ شریف
۲۰	حضرت سید محی الدین ابی نصر قدس سرہ	۲۲ ربیع الاول	سنہ ۶۵۶ھ	۔	ایضاً	ایضاً	بیاض مذکور و محفل گیارھویں و سبع سنابل الانوار
۲۱	حضرت میر سید علی قدس سرہ	۲۳ شوال	سنہ ۷۳۹ھ	۔	ایضاً	ایضاً	بیاض مذکور الصدر
۲۲	حضرت میر سید موسیٰ قدس سرہ	۱۳ رجب	سنہ ۷۶۳ھ	۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وماہ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالات وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۴۳	حضرت میر سید حسن قدس سرہ	۲۶ صفر	سنہ ۸۱۸ھ	٠	بغداد شریف	بیماری	بیاض مذکور الصدر
۴۴	حضرت میر سید احمد جیلانی قدس سرہ	۱۹ محرم	سنہ ۸۵۳ھ	٠	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴۵	حضرت شیخ بہاء الدین قدس سرہ	۱۱- ذی الحجہ	سنہ ۹۲۱ھ	٠	دولت آباد توابع دکھن ملک ہند	بیماری طبیعی	بیاض مذکور الصدر وکشف المتواری
۴۶	حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس سرہ	۵- ربیع الثانی	سنہ ۹۵۳ھ	٠	شہر دہلی اندرون احاطہ حضرت محبوب الٰہی	بیماری	بیاض خاندان مارہرہ شریف ودیگر کتب
۴۷	حضرت شیخ بھکھاری قدس سرہ	۹- ذیقعدہ	سنہ ۹۸۱ھ	٠	قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ ملک اودھ مقام جھجھری روضہ	ایضاً	کشف المتواری
۴۸	حضرت قاضی ضیا قدس سرہ	۲۲ رجب	سنہ ۹۸۹ھ	٠	قصبہ نیوتنی متصل موہان ضلع اوناؤ ملک اودھ	ایضاً	بحر زخار و سلاسل الانوار
۴۹	حضرت شیخ جمال اولیا قدس سرہ	سلخ رمضان یعنی شب عید الفطر	سنہ ۱۰۴۳ھ	٠	قصبہ کوڑا ضلع فتحپور مقام مشہور	ایضاً	بیاض حاجی وصل علیہ الرحمۃ
۵۰	حضرت میر سید محمد کالپوی قدس سرہ	۲۶ شعبان	سنہ ۱۰۷۱ھ	دوشنبہ	شہر کالپی خاص اندرون مدرسہ میاں عماد صاحب	ایضاً	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار
۵۱	حضرت میر سید احمد کالپوی قدس سرہ	۱۹ صفر	سنہ ۱۰۸۳ھ	٠	ایضاً	ایضاً	ایضاً

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ و ماہ وصال	سن وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالات وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
٣٢	حضرت سید شاہ فضل اللہ قدس سرہ	١٤ ذیقعدہ	سنہ ١١١١ھ	۔	شہر کالپی خاص اندرون مدرسہ میاں صاحب	بیماری	انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار
٣٣	حضرت سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ	١٠ محرم	سنہ ١١٤٢ھ	۔	قصبہ مارہرہ شریف ضلع ایٹہ	ایضاً	ایضاً
٣٤	حضرت سید شاہ آل محمد قدس سرہ	١٦ رمضان	سنہ ١١٦٤ھ	دوشنبہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٣٥	حضرت سید شاہ حمزہ قدس سرہ	١٤ محرم	سنہ ١١٩٨ھ	۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٣٦	حضرت سید شاہ آل احمد قدس سرہ	١٧ ربیع الاول	سنہ ١٢٣٥ھ	۔	ایضاً	ایضاً	ایضاً
٣٧	حضرت سید شاہ محمد غوث قدس سرہ	٥ شعبان	سنہ ١٢٥٥ھ	شب جمعہ	شہر بداؤن خاص محلہ پیر بولہ	[illegible]	بیاض خاندان مارہرہ شریف
٣٨	حضرت آخوند حافظ عبد العزیز قدس سرہ	١٠ محرم	سنہ ١٢٩٦ھ	شنبہ	شہر دہلی شریف احاطہ حضرت خواجہ باقی باللہ	بیماری	ریاض الانوار

تمت

جدول دوم تواریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول اول
بہ ترتیب ماہ و تاریخ بلا خیال ترتیب تحریر حالات

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر جدول اول
ماہ محرم الحرام	یکم	حضرت شیخ ابوالحسن ہکاری قدس اللہ سرہ العزیز	١
	٢	حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز	٢
		جناب حضرت سید الشہدا امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ	٣
	١٠	حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	٤
		حضرت آخوند حافظ عبدالعزیز الملقب بشاہ مقبول احمد دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز	٥
	١٤	حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	٦
	١٨	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالے عنہ	٧
	١٩	حضرت میر سید احمد جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	٨
ماہ صفر المظفر	١٩	حضرت میر سید احمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	٩
	٢٦	حضرت میر سید حسن جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	١٠
ماہ ربیع الاول	١٢	حضرت جناب سید المرسلین خاتم النبین شفیع المذنبین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	١١
	١٧	حضرت سید شاہ آل احمد عرف اچھے صاحب مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	١٢
ماہ ربیع الثانی	٢٢	حضرت سید محی الدین ابی نصر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	١٣
	٥	حضرت سید ابراہیم ایرجی قدس اللہ سرہ العزیز	١٤
	٩ یا ١١ یا ١٧ بااختلاف الروایت	حضرت جناب محبوب سبحانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین سید	

ماہ و سنہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر
ربیع الثانی	۱۱	عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ	۱۵
جمادی الاول	〃		〃
جمادی الآخر	۲۶	حضرت شیخ عبدالواحد بن شیخ عبدالعزیز تمیمی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۶
رجب المرجب	۶	حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالے عنہ	۱۷
	۱۳	حضرت میر سید موسیٰ جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۱۸
	۱۵	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ	۱۹
	۲۲	حضرت شیخ ضیاءالدین المعروف بقاضی ضیا قدس اللہ سرہ العزیز	۲۰
	۲۷	حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۱
		حضرت میر ابوصالح جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۲
شعبان المعظم	۳	حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۳
	۵	حضرت سید شاہ محمد غوث شہید قدس اللہ سرہ العزیز	۲۴
	۶	حضرت میر سید محمد کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۵
	۷	حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۶
رمضان المبارک	۳	حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۷
	۱۶	حضرت سید شاہ آل محمد مارہروی قدس اللہ سرہ العزیز	۲۸
	۲۱	حضرت امیرالمومنین و امام المسلمین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ	۲۹
		حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالے عنہ	۳۰

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ شوال المکرم	یکم	حضرت شاہ جمال اولیا قدس اللہ سرہ العزیز	۳۱
	۶	حضرت سید عبد الرزاق جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۲
	۲۳	حضرت میر سید علی جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۳
ماہ ذیقعدہ	۹	حضرت شیخ بھکاری کاکوروی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۴
	۱۴	حضرت سید شاہ فضل اللہ کالپوی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۵
ماہ ذی الحجہ	۷	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالے عنہ	۳۶
	۱۱	حضرت شیخ بہاء الدین شطاری قادری قدس اللہ سرہ العزیز	۳۷
	۲۷	حضرت امام ابوبکر شبلی قدس اللہ سرہ العزیز	۳۸

تمت

جدول سوم تاریخ وصال حضرات غیر مندرجہ شجرہ و متذکرہ رسالہ ہٰذا قدس اللہ اسرارہم بقید ماہ و سنہ وغیرہ

نمبر شمار	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	روز وصال	مقام مزار مبارک	سبب وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱	امّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا	۱۰ رمضان	پانچ سال قبل ہجرت	۰	جنت المعلیٰ واقع مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً	بیماری	اکثر کتب
۲	حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳ رمضان	سنہ ۱۱ھ	۰	جنت البقیع واقع مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً	ایضاً	ایضاً
۳	امّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	۱۷ رمضان	سنہ ۵۸ھ	۰	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴	خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ	۲۱ جمادی الآخرہ	سنہ ۱۳ھ	دوشنبہ	روضہ اطہر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم	ایضاً	ایضاً
۵	خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۲۸ ذی الحجہ	سنہ ۲۳ھ	پنجشنبہ	ایضاً	شہید ہوئے	ایضاً
۶	خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۸ ذی الحجہ	سنہ ۳۵ھ	جمعہ	جنت البقیع	ایضاً	ایضاً
۷	حضرت امام حسن امام دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ ربیع الاول	سنہ ۴۹ھ	۰	ایضاً	زہر سے شہید ہوئے	ایضاً
۸	حضرت مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ ذی الحجہ	سنہ ۶۰ھ	۰	کوفہ	شہید ہوئے	ایضاً

اعداد شمار	نام حضرت	تاریخ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	حالت وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۹	حضرت امام محمد تقی امام نہم رضی اللہ عنہ	٦ ذی الحجہ	سنہ ۲۲۰ھ	سہ شنبہ	بغداد شریف پہلوی جد خود امام موسیٰ کاظم	بحالت زہر	سفینۃ الاولیاء و مطالع العلوم مجمع الفنون
۱۰	حضرت امام علی نقی امام دہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ رجب المرجب	سنہ ۲۵۴ھ	دوشنبہ	سر من رأی مشہور بسامرہ نواح بغداد شریف میں	بیماری	ایضاً
۱۱	حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم رضی اللہ عنہ	۸ ربیع الاول	سنہ ۲٦۰ھ	جمعہ	ایضاً متصل قبر امام علی نقی پدر خود	بیماری	ایضاً
۱۲	حضرت امام محمد مہدی امام دوازدہم رضی اللہ عنہ	۷ محرم	سنہ ۲٦٦ھ	جمعہ	ایضاً	وفات	مخزن الواصلین
۱۳	حضرت آخوند بریان رحمۃ اللہ علیہ استاد حضور اقدس قدس سرہ	۵ ذیقعدہ	.	.	دہلی شریف قبرستان شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ہے خطیرہ جنوبی مزار اول	بیماری	ریاض الانوار
۱۴	حضرت سید آل رسول مارہروی قدس سرہ	۱۸ ذی الحجہ	سنہ ۱۲۹٦ھ	.	مارہرہ شریف جانب شمال متصل مزار جد خود	ایضاً	بیان خلیفہ حضرت
۱۵	حضرت مولانا شاہ محمد سلامت اللہ کانپوری قدس سرہ	۳ رجب	سنہ ۱۲۸۱ھ	شنبہ	شہر کانپور محلہ پورانا ناچ گھر اندرون احاطہ مسجد خود	ایضاً	بیان مولانا حضرت شاہ محمد عادل صاحب دامت فیضہم شاگرد رشید

نمبرات	نام حضرات	تاریخ وصال	سنہ وصال	یوم وصال	مقام مزار مبارک	مقام وصال	حوالہ کتب جس سے تواریخ لکھی گئیں
۱۶	مولانا حضرت محمد کریم اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۲۴ شوال	سنہ ۱۲۹۰ھ	شنبہ	دہلی شریف	دہلی	ریاض الانوار
۱۷	حضرت حافظ عبید اللہ دہلوی پولہ والے رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ	۵ رمضان	سنہ ۱۳۰۱ھ	.	دہلی شریف متصل حظیرہ مرشد خود	ایضاً	بیان صاحب سجادہ حضور اقدس قدس سرہ
۱۸	مولانا حافظ محمد عبید اللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ	یکم رمضان	سنہ ۱۳۰۷ھ	یکشنبہ	شہر کانپور محلہ کرنیلگنج باغ موسومہ کربلا قبرستان اسوساکنان کانپور	ایضاً	قطعہ تاریخ مولفہ غلام حیدر بلگرامی تخلص ارشد
۱۹	حضرت شیخ محی الدین بخش صاحب والد ماجد فقیر مولف	۶ رجب شب	سنہ ۱۳۶۳ھ	شب یکشنبہ	قصبہ احمد آباد عرف نارا گرنہ کڑا ضلع الہ آباد	ایضاً	واقفیت ذاتی مولف
۲۰	حضرت والدہ ماجدہ فقیر مولف	۲۷ صفر شب	سنہ ۱۲۹۳ھ	شب جمعہ	ایضاً	ایضاً	ایضاً

تمت

جدول چہارم تاریخ اعراس حضرات مندرجہ جدول سوم بہ ترتیب ماہ و تاریخ مثل جدول دوم

ماہ [illegible]	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	[illegible]
[illegible]	۷	حضرت امام محمد مہدی رضی اللہ تعالے عنہ امام دوازدہم	۱
[illegible]	"	"	"
[illegible]	۵	حضرت امام حسن امام دوم رضی اللہ تعالے عنہ	۲
[illegible]	۸	حضرت امام حسن عسکری امام یازدہم رضی اللہ تعالے عنہ	۳
[illegible]	"	"	"
[illegible]	"	"	"
[illegible]	۱۱	حضرت صدیق اکبر خلیفہ اول رضی اللہ تعالے عنہ	۴
[illegible]	سلخ	حضرت امام علی نقی امام دہم رضی اللہ تعالے عنہ	۵
[illegible]	۳	مولانا حضرت شاہ محمد سلامت اللہ کانپوری قدس سرہ	۶
[illegible]	"	"	"
[illegible]			
[illegible]	یکم	مولوی حافظ محمد عبداللہ بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضور اقدس قدس سرہ	۷
[illegible]	۳	حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا	۸
[illegible]	۵	حضرت حافظ عبداللہ ٹیلہ والے دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضور اقدس قدس سرہ	۹

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	اعداد شماریہ
تتمہ ماہ رمضان المبارک	۱۰	ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	۱۰
	۱۷	ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا	۱۱
شوال المکرم	۴	مولانا محمد کریم اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲
ماہ ذیقعدہ الحرام	۵	حضرت آخوند برہان رحمۃ اللہ علیہ استاد حضور اقدس قدس سرہ	۱۳
ماہ ذی الحجۃ الحرام	۳	حضرت مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۱۴
	۶	حضرت امام محمد تقی امام نہم رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۱۵
	۱۸	خلیفہ سوم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۱۶
		حضرت سید آل رسول مارہروی قدس سرہ	۱۷
	۲۸	خلیفہ دوم امیر المومنین و امام المسلمین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ	۱۸

تمام

جدول پنجم تواریخ اعراس بعض بزرگان دین علاوہ حضرات مندرجہ رسالہ ہذا بہ ترتیب ماہ و تاریخ

نمبر شمار	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ عرس	نام ماہ
۱	حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ	یکم	ماہ محرم الحرام
۲	حضرت سید شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	۲	
۳	حضرت بابا شاہ فرید الحق والدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	۵	
۴	حضرت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ	۷	
۵	حضرت مرزا مظہر جان جاناں مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰	
۶	حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	۱۴	
۷	حضرت شیخ ممشاد دینوری رحمۃ اللہ علیہ	۱۴	
۸	حضرت مولوی عبد المجید الملقب بشاہ عین الحق بدایونی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	۱۷	
۹	حضرت شاہ درویش محمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹	
۱۰	حضرت شیخ برکت اللہ بدایونی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت سید قادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۱	
۱۱	حضرت شاہ پیر محمد سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲	
۱۲	حضرت سید شاہ غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	۲۴	
۱۳	حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	۵	ماہ صفر
۱۴	حضرت مولوی نعیم اللہ بہرائچی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۵	

اسماء ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ ذیقعدہ	٧	حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	١٥
	٨	حضرت سید عبد الجلیل بلگرامی صاحب ولایت مارہرہ شریف رحمۃ اللہ علیہ	١٦
	٩	حضرت میر ابو العلا نقشبندی اکبرآبادی رحمۃ اللہ علیہ	١٧
	١٢	حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	١٨
		حضرت شاہ عبد الکریم مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ	١٩
	١٣	حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت اچھے صاحب مارہروی قدس سرہ	٢٠
		حضرت شاہ مجید الدین ولد حضرت شاہ عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہما	٢١
	١٨	حضرت شاہ سیدو رحمۃ اللہ علیہ صاحب ولایت ہسوہ فتحپور	٢٢
	٢٢	حضرت شاہ مینا رحمۃ اللہ علیہ صاحب ولایت لکھنؤ	٢٣
	٢٦	حضرت سید محمود بحار رحمۃ اللہ علیہ	٢٤
	٢٧	حضرت خواجہ شیخ عبد الواحد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ	٢٥
	٢٨	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	٢٦
ماہ ذی الحجہ	یکم	حضرت مولانا زاہد رحمۃ اللہ علیہ	٢٧
	٣	حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	٢٨
	٤	خواجہ ابو علی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	٢٩
	٩	حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	٣٠
	١٣	حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	٣١

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرت جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
تتمہ ماہ ربیع الاول	١٣	حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ	٣٢
	١٧	حضرت خواجہ محمود ابوالخیر قنوی رحمۃ اللہ علیہ	٣٣
		حضرت شاہ نور الحق خلیفہ حضرت شاہ حسام الحق رحمۃ اللہ علیہما	٣٤
	١٩	حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	٣٥
ماہ ربیع الثانی	٣	حضرت شیخ نصیر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ	٣٦
	۴	حضرت شاہ علی رضا رحمۃ اللہ علیہ	٣٧
	١٣	حضرت حاجی الحرمین لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	٣٨
	١۴	حضرت شیخ ابو اسحق چشتی رحمۃ اللہ علیہ	٣٩
	١۵	حضرت مجا قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۴٠
	١٧	حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی شیخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ	۴١
	١٩	حضرت شاہ بھیکھا صاحب مجذوب کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴٢
	٢٠	حضرت شاہ کاظم قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴٣
ماہ جمادی الاول	۵	حضرت شاہ تراب علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴۴
	١١	حضرت محمد یحیٰی المعروف بشاہ خوب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۴۵
	١٩	حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	۴٦
	٢۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہم	۴٧
	٢٦	حضرت سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ	۴٨

نمبر شمار	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ عرس	ماہ ہجری
۴۹	حضرت شیخ ابو احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	یکم	ماہ جمادی الآخر
۵۰	حضرت شیخ ناصر الدین ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ		
۵۱	حضرت شاہ کرامت علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۴	
۵۲	حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ	۹	
۵۳	حضرت خواجہ بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰	
۵۴	حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ	۱۵	
۵۵	حضرت شاہ محمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸	
۵۶	حضرت میاں شاہ محمد نور اللہ نحوست مرشد حضرت شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہما	۱۹	
۵۷	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۵	
۵۸	حضرت شیخ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	یکم	ماہ رجب المرجب
۵۹	حضرت خواجہ کرک کڑوی رحمۃ اللہ علیہ	۲	
۶۰	حضرت شہنشاہ ہند غریب نواز خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۵	
۶۱	حضرت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰	
۶۲	حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	۱۳	
۶۳	حضرت مولانا تقی علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷	
۶۴	حضرت شاہ پیر اشرف عطا ابن شاہ پیر کریم عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۹	
۶۵	حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	۲۰	
۶۶	حضرت شاہ اویس رحمۃ اللہ علیہ	۲۰	

نام ماہ	تاریخ	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
۷ ماہ رجب المرجب	۲۵	حضرت شہنشاہ شیخ علاء الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۶۷
	۲۷	حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۶۸
	۲۸	حضرت شیخ فیض اللہ عرف میاں حاجی رحمۃ اللہ علیہ	۶۹
۸ ماہ شعبان المعظم	یکم	حضرت مولوی سید ابوالحسن نصیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ	۷۰
	۸	حضرت شاہ عبدالرزاق خلیفہ شاہ خلیل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۷۱
	۱۴	حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۷۲
	۲۲	حضرت خواجہ اکنکی رحمۃ اللہ علیہ	۷۳
		حضرت سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ	۷۴
		حضرت شاہ فتح محمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۷۵
	۲۵	حضرت قطب الدین بینا دل جونپوری رحمۃ اللہ علیہ	۷۶
		حضرت شاہ راجی امیر سید حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۷۷
		حضرت مولوی سبحان علی رحمۃ اللہ علیہ	۷۸
۹ ماہ رمضان المبارک	۴	حضرت مولوی حسین احمد رحمۃ اللہ علیہ	۷۹
	۱۵	حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	۸۰
		حضرت شاہ حسام الحق مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ	۸۱
	۱۸	حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ	۸۲
		حضرت شیخ محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ	۸۳
	۱۹	حضرت شاہ پیر پناہ عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ۔	۸۴

نمبر شمار	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	تاریخ عرس	مہینہ
۸۵	حضرت میاں شیخ پیر محمد رحمۃ اللہ علیہ	۲۳	بقیہ ماہ رمضان المبارک
۸۶	حضرت سید شاہ آل برکات عرف ستھرے صاحب مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	۲۶	
۸۷	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷	
۸۸	حضرت شاہ پیر اشرف سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸	
۸۹	حضرت عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	یکم	ماہ شوال المکرم
۹۰	حضرت شاہ سراج الحق رحمۃ اللہ علیہ		
۹۱	حضرت شاہ ریاض الدین قلندر رحمۃ اللہ علیہ		
۹۲	حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	۳	
۹۳	حضرت شیخ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ	۴	
۹۴	حضرت شیخ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	۵	
۹۵	حضرت شاہ پیر کریم عطا سلونی رحمۃ اللہ علیہ	۶	
۹۶	حضرت شیخ ہُبیرہ بصری رحمۃ اللہ علیہ	۷	
۹۷	حضرت شاہ غلام باب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	۹	
۹۸	حضرت شاہ عبدالقدوس قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۲	
۹۹	حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	۱۷	
۱۰۰	حضرت مولانا حیدر علی قلندر کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ		
۱۰۱	حضرت سید شاہ نجات اللہ مارہروی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹	
۱۰۲	حضرت شاہ عبدالغفور خورجوی رحمۃ اللہ علیہ		

نام ماہ	تاریخ عرس	اسم مبارک حضرات جنکے عرس کی تاریخ محاذی اسم کے لکھی گئی ہے	نمبر شمار
ماہ ذیقعدہ الحرام	یکم	حضرت منصب علی شاہ کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۳
	۹	حضرت شہنشاہ شیخ نور الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۴
		حضرت شیخ محمد قطب قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵
	۱۱	حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۶
	۱۹	حضرت شاہ غلام حسن رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۷
	۲۱	حضرت مولوی مراد اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۸
	۲۵	حضرت شاہ عبد السلام قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۹
ماہ ذی الحجہ الحرام	۵	حضرت مخدوم شیخ سعدی کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۰
	۱۰	حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیان بخاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۱
	۱۵	حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۲
	۱۷	حضرت شاہ باسط علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۳
	۲۰	حضرت شاہ عبد اللہ مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴
	۲۲	حضرت شاہ اللہ دی احمد قلندر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۵
	۲۳	حضرت سید نجم الدین غوث الدہر رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۶
	۲۷	حضرت شیخ عبد الحکیم موہانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۷

الحمد للہ کہ کتاب عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف والمعارف تاریخ یکم ماہ رجب المرجب سنہ [illegible] ہجری علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد میں طبع ہو کر مطبوع طبایع اہل کمال ہوئی

تقریظ

رقم زدہ کلک براعت سلک جناب کرامت انتساب مظہر حقائق عرفان مصدر دقائق ایقان جامع ملکات سنیہ حاوی کمالات قدسیہ روشن ضمیر تراز شمس والقمر حضرت مولانا اخوند حافظ محمد عمر صاحب قادری دہلوی ادام اللہ تعالی بالافاضۃ والارشاد

ہو العزیز الحکیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا **اما بعد** سراپا عصیان سراسر قصور خاکپائے
انام ہیچمدان احقر محمد عمر الملقب بشاہ سراج الحق عفی عنہ ملتمس ہے
کہ بے شائبہ ریب اذکار اولیاء کبار بطغرائے حدیث تنزل الرحمۃ
عند ذکر الاخیار موجب نزول رحمت حق ہیں و بے شک و شبہہ کا
عیان کردگار باعث تزکیہ نفوس و تصفیہ قلوب بے ریا ہیں و لا شک
جو کتب و رسائل تذکرہ مقبولان ایزد متعال میں تصنیف ہو کر شائع
ہوئیں وہ جملہ تصانیف انکے کمالات فیض سمات کا ایک شمہ یا حصہ
ہے نہایات کا ایک قطرہ ہے انکے بعد مفہوم مضمون رفعت مشحون
اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری خوارق کریمہ و لوارق عظیمہ
کے بیان سے زبان ناطقہ لال ہے و قلم براعت رقم اگر اسکے
تکمیل کا دم بھرے تو کیا مجال ہے مگر بمقتضائے صدق التماس
مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ جس قدر از راہ تہجیہ ہو واقعات واقعیہ کے بیان

مین صفحات قرطاس پر کئے جائین وہ سبب حصول برکات
عمیمہ و وصول فیوضات نامتناہیہ ہین الحمد للہ کہ ان ایام فیض التیام
برکت الضمام مین کتاب مستطاب عمدۃ الصحائف حالات سلسلہ عالیہ
قادریہ برکاتیہ مین مصنفہ صاحب صدق وصفا معدن محبت و وفا متانت
شعار رزانت دثار مرید و دست گرفتہ حضور پرنور غنیۂ طالبین شریعت
وطریقت منیۂ سالکین حقیقت و معرفت سباح صحارے تجرید
سیاح بحار تفرید چراغ کعبہ ایمان سراج اوج ایقان مظہر تجلیات
احد الصمد جدی و مرشدی حضرت مولانا حافظ شاہ محمد عبد العزیز الملقب
بشاہ مقبول احمد قادری دہلوی قدس اللہ سرہ اعنی مولوی محمد عبد الکریم
صاحب سلمہ و زیدت عظمتہ کے جو بعنوان لطیف و بیان سلیس خاطر
نشین سے لکھے گئے ہین بلا مبالغہ واقعات واقعیہ کا اظہار مضامین کا
اختصار عبارت کی خوبی اداے مطلب کی خوش اسلوبی مولوی
صاحب کی کمال لیاقت پر دال ہے سبحان اللہ و بحمدہ اس زمانہ
مین بزرگان دین کے حالات موافق رسم و رواج زمانہ کے زبان
اردو مین سنانا بھولون بھٹکون کو راستہ بتانا ہے اور فی الحقیقت ایسے
وقت صعب مین اگر اہل علم وارباب کمال بزرگان ماضی و حال کے
نام کو زندہ رکھنا چاہین تو انکی سوانح عمری کو لباس اردو مین
جلوہ دین تا ہر شخص اسکے شرف مطالعہ سے آراستہ ہو کر وعقاید
ضعیفہ سے محفوظ رہکر راہ راست سے بہرہ اندوز ہو مولوی صاحب

نے اس خلوص دل سے کتاب لکھی ہے کہ دیکھنے سے آنکھونکو نور اور دل محزون کو سرور حاصل ہوتا ہے ہر حکایت بحوالہ کتاب و ہر نکتہ وکلمہ شطحیہ منقول سے ایسا مطابق ہے کہ اہل مذاق اسکے ادراک معانی سے بہرہ یاب ہوسنگے اور اہل شقاق اپنے نقص فہم سے بدیدہ حسرت ترپ رہینگے فجزاہ اللہ عنا خیر الجزاء وعن سائر الطالبین راقم آثم نے اس کتاب کو من اولہ الی آخر مطالعہ کیا مضامین مسطورہ کو مطابق کتاب صحیح و درست پایا مگر جسقدر مولویصاحب موصوف نے نسبت محیہ ناچیز کے ترتیب رقم فرمایا ہے وہ محض اونکا حسن ظن ہے ورنہ بجز افضال الٰہی وکرم حضرت رسالت پناہی وعنایت حضور مرشدی ومولائی کے اور کچھ ذریعہ نجات ووسیلہ مغفرت محیہ ناچیز کا نظر نہین آتا اللہ تعالیٰ اونکا حسن ظن صحیح کرے وجملہ مومنین ومومنات ومسلمین ومسلمات کے مغفرت فرماوے آمین ثم آمین۔ فقط راقم آثم نامہ سیاہ احقر محمد عمر الملقب بشاہ سراج الحق عفی عنہ تحریر تاریخ ۱۸ ماہ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۳۱۴ھ

تقریظ فروریختہ کلک گہرسلک جناب مولوی شاہ محمد حسین صاحب محب للّٰہی الٰہ آبادی زیدت معالیہ لورک فی ایامہ ولیالیہ

لے در دلِ تو راحت دل ما   داغ تو چراغ محفل ما

یارب وہ صورتین کہان ہین جنکا دیدار تیرے دید کا نمونہ۔ جنکی ذات تیری صفات کا پرتو۔ جسکا فعل تیری قدرت کا کرشمہ تھا۔ جنکا لطف تیری عنایت کی شان۔ جنکے کرم مین تیری بندہ نوازی کی آن۔ وہ دنیا ومافیہا سے الگ جنین

قبر مین سوتے ہین ہم اونکے دیکھنے کو ترستے اونکے دردو دوری مین تھے ہین
خدایا تیری ثنا اور ہماری زبان تیری عنایت کی قربان - کس کس انداز سے
تیری کرم گستری - کن کن طریقون سے تیری بندہ پروری ہی - آنکھین نہین
ورنہ بود کے ہر نمود مین تیری جلوہ گری ہے - رویت کے طالب کو لن ترانی ایک
حجاب تھا - ورنہ کون سائل اور کون مجیب اور کسکا جواب تھا دیدہ بصیرت کور ہی - ورنہ نمایش
کے ہر رنگ مین اوسیکا ظہور ہی اگر اس میخانہ کی مے پی نہین تو خیر اونہین کو دیکھیے
جو اس بادہ کے مخمور - اسکی نشا مین چور تھے اگر دنیا کے جھگڑون نے دوری نہین
قسمت مین اونکی حضوری نہین تو ذرا کان لگا کر اونکی حکایتین سنیے - انکے
احوال کی کتابین دیکھیے اسوقت پیش نظر میرے ایک کتاب ہی جسکا ہر حرف
انتخاب ہے - ہر ہر جملہ بے مثلی مین لاجواب ہی - خاصان حق کی تاریخی واقعات
اہل اللہ کے حکایات ہین - کتاب نہین معرفت کا ایک میخانہ پر جوش - صاحب
ذوق اید ہر جرعہ پیا او وہ مدہوش - عبارت دلاویز - الفاظ حیرت انگیز - معانی
غیرت خیز - طرز ادا سب سے جدا - فصاحت و بلاغت جسپر فدا - عبرت
والی نگاہون کے لیے مرشد کامل - یقینا یہ کتاب اپنے نام کی طرح
عمدۃ الصحائف ہے ناظرین کے لئے بہترین تحائف ہے - کیونکر ہو آخر
مصنف اسکے کون ہین جناب عمدۃ الاطباء - فہم و دانش مین انتخاب
اولی الالباب - ورع مین فرد تقوے مین یکتا - تحقیق مین بے مثل
تدقیق مین بے ہمتا - مظہر اخلاق عمیم مولوی عبد الکریم جزاہ اللہ خیر الجزاء

صحت نامہ کتاب عمدۃ الصحائف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	تباہی	پناہی	۸	۱۰	عاقبت	عاقبت فقیر
״	۶	آئسُالُکُ	۰	۹	۱۰	اوسکی	اوسکے
״	۷	کے	کی	۱۱	۸		——
״	۸	بیعت	بمعیت	۱۲	۱۹	دونون نزدیک	دور و نزدیک
״	۱۳	״	پارہ سوبالکو بچری	۱۳	۱۹	اوسکی	اوسکے
۳	۱۰	کوُر	ماثور	۱۴	۴	دنیا	دینا
۴	۲	والاکی	والاکے	۱۵	۵	یاقیون	یاقیون
۷	۸		——	۱۸	۱۳	علیہ اصلوۃ	علیہ الصلوۃ
״	۱۴		——	۲۰	۵	بن فرار	بن نزار
״	۱۶		——	״	۱۷	رکھتی تھی	رکھتی رہی
״	۱۸		——	۲۴	۱۲	اور وسیوقت	اور اوسیوقت
۸	۱		——	۲۸	۴	لغا	لغاہی
״	۳		——	۳۵	۱۲	کمٹ گئی	کٹ گئی
״	۵		——	۳۸	۱۵	ہوئی	ہوتی
״	۷		——	۴۱	۱۱	ربیعہ	زمعہ
	۹		——	״	۹	رپنب	زینب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۱	۱۳	″	سنہ چار	۵۱	۱۹	″	سنہ چالیس ہجری
۴۲	۱	″	سنہ چون	۵۲	۸	″	سنہ چالیس ہجری
″	۳	″	سنہ اٹھاون	۵۳	۱	″	سنہ تین ہجری
″	۳	″	سنہ پینتالیس	۵۶	۲	″	سنہ چار ہجری
″	″	″	سنہ انسٹھ	۵۹	۳	″	سنہ ساٹھ ہجری
″	۴	″	سنہ بیس	۶۱	۹	″	سنہ ساٹھ ہجری
″	۵	″	سنہ چوالیس	″	۱۴	کہ ونبہ	کہ وہ دنبہ
″	″	″	سنہ اکیاون	″	۱۵	″	سنہ ساٹھ
″	۶	″	سنہ باون	۶۳	۱۵	عمر بن سعد	عمرو بن سعد
۴۳	۱۳	اپنے	اپنی	۶۴	۵	″	سنہ اکسٹھ ہجری
۴۴	۱۵	″	سنہ تیرہ	″	۴	جب حضرت	جب آپ کے پدر حضرت زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بالی رکے سب
۴۵	۱۵	اپنے	اپنی	۶۵	۳	″	سنہ اکسٹھ ہجری
۴۶	۱۱	″	سنہ تینتیس ۳۳	۶۸	۷	″	سنہ چار ہجری
″	۱۶		———	″	۱۹	وجہ سے	وجہ یہ ہے
۴۸	۷	″	سنہ پینتیس ۳۵	۷۳	۱۶	″	سنہ اڑتیس ہجری
۴۹	۱۷		———	۷۴	۱۴	خدا کے	خدا کی
″	۱۹	حضرت نے	حضرت اسد اللہ الغالب نے	۷۷	۱۰	″	سنہ پچانوے ہجری
۷۷	۱۹	″	سنہ ستاون ہجری	۹۳	۹	″	سنہ دو سو اکتیس ہجری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۱۶	〃	سنہ ایکسو چودہ ہجری	〃	۱۳	〃	سنہ دوسو ساٹھ ہجری
۸۰	۱۲	〃	سنہ اسّی ہجری	۹۵	۱	〃	سنہ دوسو اٹھاون ہجری
۸۲	۵	مولی	موالی	۹۶	۱	〃	سنہ دوسو چھپاسٹھ ہجری
۸۳	۱۲	〃	سنہ ایکسو اڑتالیس ہجری	〃	۱۱	〃	سنہ دوسو چھپاسٹھ ہجری
۸۴	۱۰	〃	سنہ ایکسو اٹھائیس ہجری	۹۷	۱	〃	———
۸۵	۱۱	〃	سنہ ایکسو تراسی ہجری	〃	۵	اوراگروہ	اورگروہ
۸۶	۱۰	〃	سنہ ایکسو ترپن ہجری	۹۸	۱۸	بات لکھنا	بات کہنا
〃	۱۸	سنتے	سنتی	۱۰۱	۱	〃	سنہ دوسو ہجری
۸۷	۳	ایک سنے	ایک شخص نے	۱۰۶	۶	〃	سنہ دوسو پچاس ہجری
〃	۴	آپکی	آپ	۱۰۷	۲	طیقوریون	طیفوریون
۸۸	۲	دی احتشام	ذوی احتشام	۱۱۱	۷	اورجا	اوررجا
۹۱	۱۸	〃	سنہ دوسو تین ہجری	〃	۱۷	روزہ کہتے تھے	روزہ رکھتے تھے
۹۲	۱۰	〃	سنہ ایکسو پچانوے ہجری	۱۱۲	۳	حرقۃ	حُرقۃ بمعنی سوزش نقطہ از منتہی عبارت حاشیہ کہ
〃	۱۰	〃	سنہ دوسو بیس ہجری	〃	۵	کمہاسے	کمہارسے
۹۳	۱۱	〃	سنہ دوسو بارہ ہجری	۱۱۷	۶	ہیچ نہین تھا	ہیچ ہیین تھا
〃	۱۸	〃	سنہ دوسو چون ہجری	۱۲۰	۴	اُسکو ہوا ہلاتی	اوسکو ہلاتی
۱۲۲	۳	〃	سنہ دوسو ستانوے ہجری	۱۵۰	۱	بہی کا	کا بہی
۱۲۶	۱	اور آپ	آپ	۰۵۹	۱۹	کتاب السلول	کتاب سیف المسلول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۶	۷	کلام انکے	کلام آپ کی	۱۶۲	۳	حبہ	جبہ
"	۱۲	چاہتا ہون	جاتا ہون	"	۱۵	ابو العباس حضرت	ابو العباس خضر
۱۲۸	۱	تیر سے	بتر سے	۱۶۳	۱۹	انتہا	انتہا ہوئی
۱۳۰	حاشیہ	جمع بمعنی	جمع ہول بمعنی	۱۶۴	۱	ہوا شیخ	شیخ
۱۳۵	۹	"	سنہ تین سو چونتیس ہجری	۱۷۰	۱۷	بطام	بسطام
"	۱۲	سترہ برس	ستہتر برس	۱۷۱	۳	سنہ ۲۲۳	سنہ ۶۲۳
۱۳۶	۵	"	سنہ چارسو پچیس ہجری	"	"	"	سنہ پانسو پچانوے ہجری
"	۱۳	"	سنہ چارسو سینتالیس ہجری	"	۱۲	صالح نفر	صالح نصر
۱۳۷	۳	عادات خوارق	خوارق	۱۷۴	۵	"	سنہ سات سو انتالیس ہجری
۱۳۸	۲	"	سنہ پانسو تیرہ ہجری	"	۱۲	"	سنہ سات سو اکاسی ہجری
"	۹	حضرت حسین	حضرت امام حسین	۱۷۵	۲	"	سنہ اٹھسو ترپن ہجری
"	۱۴	عبداللہ موسی	عبداللہ بن موسی	"	۶	ہوا استدعار	ہوا استدعار
۱۴۱	۵	"	سنہ چارسو اکہتر ہجری	۱۷۶	۳	لیا گیا	کہا گیا
"	۷	"	سنہ چارسو ستر ہجری	"	۱۴	سبھون سے	سبھوں سے
"	۱۶	"	سنہ پانسو گیارہ ہجری	"	۱۵	ہوتا ہے	ہوتا ہے
۱۴۲	۱۵	سب خدمات	سب صنائع خدمات	"	۱۶	"	"
۱۴۴	۴	تھے	تھی	۱۷۸	۴ حاشیہ	روایت	رویت
"	۱۹	عرفہ کے دن عرفہ کے دن	عرفہ کے دن	۱۷۹	۱۲	زیانت	زیارت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۵	"	سنہ نوسو اکیس ہجری	۲۴۲	۱۲	تنو بربنی	تنو برسے
۱۸۲	۱۶	سلطان سنہ ۹۲۱ھ	سلطان سکندر سنہ نوسو	۲۴۶	۱۲	را قرب	را اقرب
				"	۱۶	قاشین	قالہ نشین
۱۸۳	۱۴	مولانا قادری	مولانا قاری	۲۵۱	۱۵	ربیع الاول	ربیع الاول کو
۱۸۶	۱۱	ہر دو عالم	ہر دو علم	۲۵۷	۵	تا قیامت	تا قیام قیامت
۱۸۸	۱۹	خاطر سے وطن مین	خاطر سے انکی وطن مین	۲۶۰	۹	بیشتر	بیشتر
۱۹۲	۱۳	ہوئے ہوئے	ہوئے	"	۱۷	تصرفات تجرد	تصرفات و تجرد
۱۹۳	۱	مصارف	و مصارف	۲۶۸	۱۵	اقدس	اقدس کے
۱۹۸	۱۹	تقرب	تقریب	۲۷۲	۱۰	کہ بعذر	کہ مین بعذر
۲۰۰	۱	آپنے	اپنی	۲۹۲	۱۲	وامرانب	ومرانب
"	۱۵	حین حیات مین	حین حیات	۳۰۰	۴	اقدس قدس سرہ	اقدس قدس سرہ
۲۰۱	۵	اسیطرح سے حاضر	اسیطرح سے بعد دو مہینے خواجہ مین مہینے کے پھر وطن سے حاضر	۳۰۲	۷	لگاہنو	کاہنو
۲۰۳	۴	مشرف ہوا اور	مشرف ہوا اور	۳۰۵	۱۳	برور	بزور
۲۱۱	۱۶	خان کو	خان کوکا	۳۰۶	۱۱	اظہر کا	اطہر کا
۲۱۵	۱۲	بیہوشی طاری	بیہوشی کا طاری	"	۳	قدس قدس سرہ	اقدس قدس سرہ
۲۱۸	۲	معرفت ایمان	معرفت ایمان	۳۱۳	۱۲	ہو جائے	ہو جائے
۲۱۹	۲	آٹھ سو نواسی ہجری	آٹھ سو کو ہجری	"	۱۸	آپنے	اپنی
۲۳۰	۶	مرج البحرین	مرج البحرین فضائل	۳۱۴	۴	بیغات	بیغامات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳۸	۱۸	خلافت یا دیگر	خلافت با دیگر
۳۴۰	۱۸	اچھے میان	با چھے میان
۳۳۰	۱	عقلیہ ونقلیہ	عقلیہ ونقلیہ
۳۳۸	۹	جس مین	جس شخص مین
۳۴۷	۱۷	ستار الغیوب	ستار العیوب
۳۵۰	۱	عجز وآن	عجز آن
۳۵۸	۱۲	تحت ماہ ربیع الثانی مین ۲۳ سید محی الدین	تحت ماہ ربیع الاول مین ۲۲ سید محی الدین ابی النصر
۳۶۰	۳	۱۸	۲۸
۳۶۱	۱۸	۲۰۱	۱۰۱
۳۶۲	۳ و ۴	مابین ۹ و ۱۱ کے لکیر	خانہ ۹ کے نیچے جو خانہ خالی ہے وہ بھی ۹ کا خانہ ہے لکیر درمیانی غلط ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۲۱	۲	بہت کچھ عطا فرمایا کرتے ہین	بہت کچھ عطا فرمایا کریگا وعطا فرمایا کرتے ہین
۴۲۴	۱۳	بدر الاعلام	بدر الاسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح

اطلاع عام

یہہ کتاب مسمی بہ عمدۃ الصحائف فی حال اہل الکشف و الہام
درج رجسٹر گورنمنٹ ہو چکی - صرف پانسو جلد اس کتاب
کی مطبع انوار احمدی واقع الہ آباد مین خود مؤلف نے طبع کرایا
ہے اور ابتک تمام حقوق تالیف کے محفوظ ہین - کوئی صاحب
اہل مطابع بدون اجازت تحریری مؤلف کے قصد طبع
نکرین ورنہ بعوض نفع کے نقصان اوٹھاوینگے

ناظرین کی خدمت مین التماس

اس کتاب مین جہان کہین وقت طبع کے سہواً غلطی ہو گئی ہے اوسکا
صحت نامہ آخر کتاب مین منسلک ہے - لہذا گزارش ہے
کہ پہلے کتاب کو مطابق صحت نامہ کے تصحیح فرما لیجیے بعدہ مطالعہ فرمائیے فقط

المشتہر

بندۂ اثیم محمد عبد الکریم عفا اللہ عنہ ساکن قصبہ احمد آباد عرف نارا پرگنہ کڑا
ضلع الہ آباد وارد حال و وکیل منصفی ضلع جونپور ناصر مؤلف کتاب ہذا

دفعہ اول ۵۰۰ جلد قیمت فی جلد ۱۲ علاوہ محصول

-:RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.